3

اگر تم علم نہیں رکھتے، تو اہل علم سے دریافت کرو (القرآن)

فتاویٰ بحر العلوم

تصنیف لطیف

بقیۃ السلف حجۃ الخلف بحر العلوم

حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ

فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اگر تم علم نہیں رکھتے، تو اہل علم سے دریافت کرو

فتاویٰ بحر العلوم

جلد 3

تصنیف لطیف

بقیۃ السلف حجۃ الخلف بحر العلوم

حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتاویٰ بحر العلوم

ترتیب وتقدیم: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، باقر گنج بریلی شریف
تصحیح وتخریج، تحقیق: مولانا عبدالسلام رضوی، استاذ جامعہ نوریہ رضویہ، باقر گنج بریلوی شریف
مولانا محمد حنیف خاں رضوی، مولانا محمد حبیب رضا خاں

باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اپریل 2010ء/ربیع الثانی 1431ھ
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	مولانا شمس الدین برکاتی مولانا زاہد شاہدی اور ساتھی
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزرز لاہور 0345-4653373
قیمت	روپے

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

کتاب الطلاق

فہرست مسائل ﴿جلد سوم﴾

طلاق کا بیان

طلاق رجعی کا بیان

طلاق بائن کا بیان

طلاق مغلظہ کا بیان

اقرار طلاق کا بیان

ثبوت طلاق کا بیان

وقوع طلاق کا بیان

اضافت طلاق کا بیان

تعلیق طلاق کا بیان

طلاق سکران ومجنون کا بیان

طلاق مکرہ کا بیان

طلاق کنایہ کا بیان

طلاق حاملہ کا بیان

طلاق غضب کا بیان

مفقود الخبر کا بیان

عدت کا بیان

حلالہ کا بیان

خلع کا بیان

لعان کا بیان

متارکہ کا بیان

فہرست مسائل ضمنیہ

کتاب الصلاۃ

کتاب الزکاۃ

کتاب النکاح

کتاب الوقف

کتاب الحظر والاباحۃ

کتاب العقائد

طلاق کے مسائل

(۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کی شادی زید سے ہوئی اور یہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے رہے۔ لیکن زید کچھ دنوں کے بعد ہندہ سے لگاتار کہتا رہا کہ میں تجھے طلاق دے رہا ہوں تو ہمارے گھر سے نکل جا، لیکن ہندہ نہیں نکلی، آخر کار ایک روز زید نے ہندہ سے کہا کہ اللہ کی قسم میں تم کو طلاق دے رہا ہوں اور اس لفظ کو تین بار کہا، نیز کہا کہ تم ہمارے گھر سے نکل جاؤ تم کو اب میں نہیں رکھوں گا، ہندہ زید کے گھر سے کسی طرح نکل کر میکے چلی آئی اور اس کو میکے میں رہتے ہوئے تین سال ہوگیا ہے، اب اسی صورت حال میں ہندہ دوسری شادی کرسکتی ہے کہ نہیں؟ جواب سے نوازیں۔ قطب علی قادری موضع شگل سیال

الجواب

صورت مسئولہ میں ہندہ پر طلاق پڑگئی۔ لیکن ہندہ کے پاس گواہ نہ ہوں اور زید انکار کرے تو طلاق کا ثبوت نہیں ہوسکے گا۔ اور قسم کے بعد شوہر کا قول معتبر ہوگا۔

احادیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی والیمین علی من أنکر" [ترمذی: ۱۳۱۴

اور ہندہ دوسری شادی نہ کرسکے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۳ر جمادی الاخری ۱۴۰۶ھ

(۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے حالت غصہ میں اور نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہا۔ لیکن زید کی بیوی اور اس کی ماں کا بیان ہے کہ لفظ طلاق تین بار کہا ہے مگر شوہر کا بیان ہے کہ صرف دو بار طلاق طلاق کہنے کا مجھے خیال ہے اور یہ دو بار طلاق بھی صرف اس لیے کہا کہ میری بیوی نافرمانی اور حکم عدولی نہ کرے، صرف اپنی بیوی کو ڈرانے دھمکانے کے لیے کہا اور اس کے علاوہ کوئی نیت نہیں تھی۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

اخلاق احمد ولد محمد جمیل خاں محلہ میاپور غازی پور

نوٹ: یہ استفتاء خدمت عالی میں ارسال کیا جارہا ہے اس اہم مسئلہ میں کافی الجھن ہے براہ کرم جلد از جلد جواب باصواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب

ڈرانے دھمکانے کے لیے کہا ہو یا کسی اور نیت سے کہا ہو جب طلاق کے الفاظ اپنی بیوی کے

لیے کہے تو طلاق پڑ گئی۔ صریح طلاق کے لیے نیت کی ضرورت نہیں۔

درمختار میں ہے: "صریحة کأنت طالق یقع بها وان نوی خلافها اولم ینو شیئا ملخصا" [کتاب الطلاق: ٤/٣٣٩]

رہ گیا دو اور تین طلاق کا معاملہ تو اگر عورت کے شرعی گواہ ہوں کہ شوہر نے طلاق کے الفاظ تین مرتبہ کہے یا شوہر کو گواہ نہ ہونے کی صورت میں قسم کھلائی گئی، اور اس نے قسم کھانے سے انکار کردیا تو تین طلاق واقع ہوگئی۔ اور عورت شوہر پر حرام ہوگئی۔

حدیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر"

اور اگر شوہر نے قسم کھائی کہ میں نے تین طلاق نہیں دی تو عدت کے اندر اس کو رجعت کا حق قضاءً حاصل ہوگا کہ ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ [البقرۃ: ٢٢٩] مگر چونکہ یہ کہہ چکی ہے کہ اس کے شوہر نے تین طلاق دی ہے، اس لیے اس پر لازم ہوگا کہ شوہر کو اپنے اوپر بالکل قابو نہ دے۔ اور ہر طرح اس سے چھٹکارا حاصل کرے۔ فتاوی رضویہ و عالم گیری۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید گجرات صوبہ میں رہتا ہے کچھ عرصہ قبل زید کی بیوی ہندہ بھی زید کے پاس صوبہ گجرات میں چلی گئی تھی زید نے اچانک گجرات سے اپنے گھر ہی طلاق نامہ لکھوا کر دستخط بنا کر بذریعہ رجسٹری ڈال دیے سسر کے نام سے روانہ کردیا، رجسٹری آنے پر زید کے سسر نے وہ طلاق نامہ واپس کردیا، کچھ عرصہ بعد زید کے والد گجرات سے اپنے گھر واپس آئے۔ اور طلاق نامہ اپنے ہمراہ لے کر ہندہ کے والدین کو دیا، ہندہ کا جو معاہدہ زید کے ذمہ ہے وہ زید کے والد دینے کو تیار ہیں، لیکن ہندہ کے والدین کا کہنا ہے کہ ہم اس طلاق نامہ کو نہیں مانتے جب تک زید آکر پنچوں کے سامنے اقرار نہ کرے۔

اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا زید کا آنا ضروری ہے جواب دیں۔

المستفتی: عبداللہ مقام پورہ بندحول مدھوبن اعظم گڑھ ۲ر اگست ۸۶ء

الجواب

طلاق دینے میں شوہر مستقل ہے قرآن شریف میں ہے: ﴿بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرۃ: ٢٣٧] نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے۔

اس لیے طلاق پڑنے کے لیے سسرال والوں کے ماننے نہ ماننے سے بالکل فرق نہیں پڑتا طلاق واقع ہوجائے گی، اور عورت کو اعتبار ہو کہ یہ میرے شوہر کا ہی خط ہے تو وہ عدت گزار کر دوسرا نکاح کسی سے

بھی کر سکتی ہے۔ہاں اگر شوہر انکار کر دے کہ وہ خط میرا نہیں ہے اور عورت کے پاس اس بات کے گواہ بھی نہ ہوں کہ یہ خط اسی کا ہے تو شوہر کی بات قسم کے بعد معتبر ہوگی، اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ بہار شریعت۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۵/ذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ

(۴-۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

دو تین مسئلہ پیش خدمت ہے زود تر جواب باصواب سے نوازیں بہت بڑا احسان ہوگا۔ بہت ہی سخت ضرورت ہے۔

(۱) حامد علی صاحب سگریٹ نہیں پیتے تھے۔ بہت دنوں بعد یہ کہتے ہوئے انہوں نے سگریٹ استعمال کیا کہ طلاق مغلظہ دے چکے تھے، ایک صاحب نے کہا حامد صاحب سگریٹ کو طلاق مغلظہ دے چکے تھے پھر پینے لگے اس پر حامد علی نے کہا۔ بیوی میں ایسا تھوڑے کرتا ہوں یعنی بیوی میں ایسا نہیں کرتا ہوں اور اس سے طلاق کی نیت نہ کی تھی۔ نیز اس جملہ میں دو باتوں کا احتمال بھی ہے اول یہ ہے کہ میں بیوی سے ایسا تھوڑے کرتا ہوں یعنی طلاق مغلظہ نہیں دیتا ہوں۔ دوم یہ کہ میں بیوی میں ایسا تھوڑے کرتا ہوں یعنی طلاق مغلظہ کے بعد تھوڑے لوٹاتا ہوں۔ اب استفسار یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں حامد علی کی بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟۔ نیز پڑے گی تو کونسی طلاق پڑے گی بیان فرمائیں۔

(۲) کوئی شخص بیوی سے جدا ہوتے وقت یہ کہا میں تم کو یہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور یہیں سے مراد گھر تھا اگر چہ اس نے ظاہر نہیں کیا تو کیا اس صورت میں طلاق پڑ جائے گی؟۔

(۳) صدقات واجبہ اور زکوۃ کے روپے مدرسین کی تنخواہ میں دے سکتے ہیں یا نہیں؟۔

المستفتی: محمد ابراہیم رضا قادری رضوی دار العلوم شاہ جماعت کے۔آر۔پورم ہاؤس

الجواب

مسلمانوں کا عجیب حال ہوگیا ہے۔ اللہ تعالی تو فرماتا ہے:

﴿أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ﴾۔[التوبة:٦٥]

کیا اللہ اور اس کی آیتیں ہی مذاق کا محور رہ گئی ہیں۔

اور ہم لوگوں کا حال یہ ہے کہ دین کے سنجیدہ مسائل ہی ہماری خوش گپی اور مزاح کا نشانہ ہیں۔ بیوی میں ایسا تھوڑے کرتا ہوں" یہ جملہ نہ طلاق کے صریح الفاظ میں سے ہے نہ کنایہ میں سے ہے۔ شاید سائل یہ سمجھتا ہے کہ کنایہ کی تعریف میں مالم یوضع لہ ویحتملہ سے مراد مطلقا احتمال ہے، صحیح ہو کہ فاسد؟ تو ایسا نہیں۔ شامی میں ہے: اگر کسی نے "منها علی یمین ان لم افعل کذا اگر میں ایسا نہ کروں

تو عورت سے مجھ پر قسم ہے'' سے طلاق کی نیت کی تو طلاق نہیں پڑے گی۔

لانہ ماذکرہ فی الکنائیۃ لیس علی اطلاقہ بل ھو مقید بلفظ یصح خطا بھابہ ویصلح لانشاء الطلاق الذی اضمرہ،او الاخبار بانہ اوقعہ کأنت حرام اذ یحتمل لانی طلقتك أو حرام الصحبۃ ، وکذا بقیۃ الألفاظ ، ولیس لفظ الیمین کذلك اذلا یصح بان یخاطبھا بانت یمین۔ (کتاب الطلاق ،(باب الکنایات ٤/٣٠٩)

اس اصول پر آپ مذکورہ فی السوال جملہ کو دیکھئے تو اس میں طلاق کے کنائیہ بننے کی بالکل صلاحیت ہی نہیں ۔نہ عورت کو اس سے خطاب کیا جاسکتا ہے کہ عورت میں ایسے نہیں کرتا ہوں ۔نہ یہ جملہ انشائیہ کا ہے یہ تو صاف صاف ایک جملہ خبر یہ ہے کہ عورت کے ساتھ میں یہ سلوک نہیں کرتا۔جس کا مطلب بقول سائل یہ بھی ممکن کہ عورت کو طلاق نہیں دیتا۔اور یہ بھی ممکن کہ طلاق دیکر رجعت نہیں کرتا۔ اس آخری احتمال کی صحت کے لیے ہرگز ضروری نہیں ہے کہ طلاق کا ثبوت ہونے پر ہی کہا جائے۔کیونکہ حملیہ سالبہ اپنے صدق کے لیے موضوع کے وجود کو ضروری نہیں قرار دیتا۔یعنی زید موجود ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہے۔کہ زید عالم نہیں اور سرے سے پیدا ہی نہ ہوا ہو تب بھی کہا جاسکتا ہے کہ زید عالم نہیں،کہ جب خود زید ہی نہیں تو عالم کہاں سے ہوگا۔اسی طرح طلاق دیئے بغیر بھی یہ کنایہ کہ طلاق دیکر رجعت نہیں کرتا۔صحیح ہے۔ الغرض اولا یہ جملہ طلاق کے الفاظ میں سے نہیں کہ اس کے بولنے سے طلاق پڑے۔

ثانیا۔طلاق کنائی میں سے بالفرض ہو بھی تو سائل خود تحریر کر رہا ہے کہ اس جملہ سے میں نے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔اور کنایہ سے وقوع طلاق کے لیے نیت یا مذاکرہ ضروری اور یہاں دونوں نہیں۔پس صورت مسئلہ یہ ہے کہ حامد علی کی عورت پر طلاق نہیں پڑی۔واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۶؍ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

(۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

میں نے اپنی بیوی ساجدہ خاتون بنت محمد خلیل موضع زمین لوہر پور ضلع گورکھپور کو بالکل طلاق نہیں دیا ہے اور لڑکی کے والد نے جھوٹے ہی یہ افواہ اڑادی ہے کہ تمہارا خط آیا جس میں تم نے طلاق دیا ہے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ میری تحریر دکھلائیے تو کہتے ہیں کہ میں نے وہ خط پھاڑ کر پھینک دیا ہے،حالانکہ یہ بات بالکل صحیح نہیں ہے میں حلفا بیان کے لیے آمادہ نہ ہوں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق ہی نہیں دیا ہوں محض یہ سب جعلی باتیں ہیں۔

بہر حال اس کے بعد وہ لڑکی ۱۷ر مہینے تک اپنے والد کے گھر یعنی میکے میں مقیم رہی۔میں برابر

جاتا رہا، لیکن وہ رخصتی نہ کرتے، چند ہی دنوں بعد میرے گاؤں میں ایک آدمی کی شادی ٹھہری اس میں لڑکی کے باپ بھی مدعو تھے کچھ گاؤں کے لوگوں نے مل کر سمجھوتے کی بات کہی، تو لڑکی کے والد اور والدہ دونوں مان گئے، اور رخصتی کی تاریخ مقرر کر کے گئے۔ مقررہ تاریخ پر میرے والد صاحب میری سسرال گئے اور بیوی کو رخصت کرا کے گھر لائے، اب وہ لڑکی ابھی جلد ہی ۱۲ر دن تک ہمارے پاس رہی اور میل جول بات چیت سب ہم لوگوں کا ٹھیک رہا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد میری ساس آئیں اور میری بیوی کو لیوا کر چلی گئیں بعدہ میرے گاؤں کے چند لوگوں نے جھوٹے انہیں دست خط بنا کر کے دے دیے، کہ اب لڑکا طلاق دے دیا ہے آپ دوسری جگہ شادی کر سکتے ہیں۔ اور اس میں میرے سسر صاحب بھی شریک تھے حالانکہ جس کاغذ پر چند لوگوں نے دست خط بنا کر میرے سسرال بھیجا اس پر میری دست خط بھی نہیں ہے۔ محض دشمنی کی وجہ سے ان لوگوں نے ایسا کیا ہے۔ بخدا میں نے طلاق بالکل نہیں دیا ہے، نہ ان لوگوں کی شازشوں کی مجھ کو خبر تھی۔ نیز لڑکی بھی مجھ سے راضی ہے وہ کہتی ہے کہ جب بھی رہونگی تو آپ ہی کے ساتھ رہوں گی، ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت مطہرہ کی روشنی میں مدلل جواب سے نوازیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام

الجواب

اگر سائل نے واقعی طلاق دے دی ہو اور اب یہ بیان جھوٹ دے دیا ہو کہ میں نے طلاق نہیں دیا ہے۔ تو ہزار مفتی فتویٰ دیں، اس کی عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ اس لیے خدا سے خوف کھاتے ہوئے سائل کو سوچنا چاہئے اور دوزخ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ موجودہ بیان میں اگر وہ سچے ہیں تو سائل کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

(۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ضروری گزارش خدمت عالیہ میں ہے کہ میری شادی ہوئے آج ۱۲ر سال ہوئے ۱۲ سال کے بعد پتہ چلا کہ میری بیوی کی شادی پہلے کہیں ہوئی تھی مگر لڑکی کے باپ نے نکاح ہوتے وقت بتلایا نہیں کہ میری لڑکی کی شادی پہلے کہیں ہوئی تھی لڑکی کے والدین سے پوچھا گیا جہاں پہلے آپ کی لڑکی کی شادی کئے تھے وہاں سے طلاق ہوئی ہے یا نہیں؟ تو لڑکی کے والد نے کہا جہاں پہلے شادی ہوئی تھی وہاں طلاق ہوگئی ہے، مگر میں ڈر کے مارے نہیں بتایا تھا کہ میری لڑکی شادی شدہ ہے، لڑکی کا والد قسم کھا کر بتلا رہا ہے کہ طلاق ہوگئی ہے، ایسے حالات میں لڑکی والے کی بات کا اطمینان کر لیا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ لڑکی کے

پورے محلہ والوں نے بتلایا کہ پہلی والی طلاق ہوگئی ہے مگر مجھے لڑکی کے والد پر کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ سچ بول رہا ہے کہ جھوٹ بول رہا ہے، ایسے حالات میں کیا کروں۔ والسلام جواب دیں گے۔

الجواب

جب آپ کو کوئی ذاتی اطلاع نہیں ہے، اور آپ کی بیوی کے محلہ والے آپ کے خسر کی بات کی تصدیق کر رہے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے، کہ خوانخواہ کا شبہ کریں وہ عورت بدستور آپ کی بیوی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

(۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مذکورہ بالا میں نوٹس طلاق نامہ کی فوٹو اسٹیٹ کرلی ہے، اس روشنی میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور طلاق واقع ہوئی تو تحریر کریں کہ کون سی واضح طور پر بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی منا گھوسی مورخانہ کے پاس بلرام پور گونڈہ

الجواب

اگر غلام حسین اس بات کا اقرار کرتا ہو کہ یہ تحریر میری ہے، یا بیوی کے پاس اس بات کے گواہ ہوں کہ تحریر اس کے شوہر کی ہے تو تین طلاق ثابت ہوجائیں گی۔ عورت شوہر کے لیے بغیر حلالہ کے حلال نہ ہوگی۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۱۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کی بیوی ہندہ زید کی ناموجودگی میں زنا کرتے پکڑی گئی زید کو اس بات کا علم ہوا، اس نے تحقیق کے لیے ہندہ کو قسم دلا کر پوچھا ہندہ نے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم سے یہ غلطی ہوگئی ہے، اب زید اپنی بیوی ہندہ کو کسی صورت پہ رکھنا نہیں چاہتا ہے جب کہ ہندہ کے بطن سے ایک بچی بھی ہے ایسی شکل میں شرعاً کیا حکم ہے؟ مکمل ومدلل جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔ المستفتی: جنید احمد فاضل نگر دیوریا

الجواب

بدکردار عورت کو طلاق دینا ضروری نہیں۔ درمختار میں ہے: ولا یجب تطلیق الفاجرۃ۔

بلکہ اگر یہ امید ہو کہ سرزنش اور تنبیہ سے آئندہ وہ ایسی حرکت نہیں کرے گی اور اس کی اصلاح ہوجائے گی تو بہتر یہی ہے کہ اس کو طلاق نہ دی جائے۔ ویسے کوئی طلاق دینا چاہے تو کون روک سکتا ہے۔ طلاق اگر پاک دامن عورت کو دی جائے تو وہ بھی پڑ ہی جائے گی۔ الغرض عورت کی زناکاری سے نکاح پر

ں پڑتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۹؍ ذی قعدہ ۱۴۰۷ھ

۱۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کہ زید اپنے وطن قدیم کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہوگیا۔ اور وہیں مع اہل وعیال رہنا
س عورت نے وہاں جانے سے انکار کردیا جب یہ خبر عورت کے باپ کو ہوئی تو اس کے باپ نے کہا
طلاق دے دیجئے یا وہیں رکھئے جہاں پہلے رکھتے تھے تو زید نے (ط) کے بجائے (ت) سے تلاق
ق دینے کے بعد دو ماہ گزرنے پایا تھا کہ زید اپنی طلاق شدہ عورت کو بھگا کر لے گیا تو صحیح مسئلہ یہ
(ت) سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر طلاق واقع ہوگئی تو طلاق شدہ عورت کو بغیر حلالہ کے رکھنے
کم شرع ہے۔

(۲) زید تاڑی وگانجا پی کر مسجد میں جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا منہ بدبو کرتا ہے، زید کو مسجد اور
ں میں شریک ہونے سے روکا جائے یا نہیں زید پر بجانب شرع کیا حکم نافذ کیا جائے گا۔

(۳) زید نے مسجد ومدرسہ میں چندہ دیکر سال دوسال کے بعد زبردستی واپس لے لیا، زید پر شرعی
ہے؟

(۴) زید مسجد میں کچھ آدمیوں کو اکٹھا کر کے جب چاہتا ہے امام چن لیتا ہے جو نہ صحیح قرآن
ہے اور نہ مخرج میں صحیح ادائیگی ہوتی ہے، حالانکہ وہاں صحیح قرآن پڑھنے والے اور مخرج میں صحیح
الے ہیں اس انتخاب شدہ امام نے امام بنائے جانے کی وجہ سے ایک دوسورتوں کو یاد کرلیا ہے،
قتداء میں صحیح قرآن پڑھنے والوں، صحیح مخرج ادا کرنے والوں کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(۵) جب دیہات میں نماز جمعہ صحیح نہیں ہوتی ہے تو نماز جمعہ پڑھنے کے بعد نماز ظہر کے لیے
کی جائے گی، یا فرداً فرداً نماز ظہر ادا کی جائے گی؟

(۶) زید غلط فتوی منگوا کر امام مسجد کو امامت سے اتار کر بے عزتی کرتا ہے زید کے اوپر شرعی کیا حکم
س میں مذکورہ بالا عیوب تمام موجود ہوں اس سے سلام وکلام کرنا کیسا ہے؟

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں اگر زید نے پہلے سے ہی کچھ لوگوں کو اس امر پر گواہ بنالیا ہو کہ میں (ط)
ئے (ت) سے طلاق دوں گا تا کہ طلاق واقع نہ ہو تب تو طلاق واقع نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔
درمختار میں ۴/۳۴۰ پر ہے: "یقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح ویدخل

نحو طلاغ تلاغ وطلاك وتلاك بلافرق بين العالم والجاهل وان قال تعمدته تخويفا لم يصدق قضاء الا اذا أشهد عليه قبله وبه يفتی“

(۲) تاڑی اور گانجا پینا سخت حرام ہے اگر شریعت اسلامیہ ہوتی تو ایسے شخص کو سخت سزا دیتی ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے ضرور روکا جائے گا۔

درمختار میں ہے:” ويكره اكل نحو ثوم وكل ماله رائحة كريهة للحديث الصحيح فی النهی عن قربانی اكل الثوم والبصل فی المسجد“۔[باب احكام المسجد :۶/۴۲۷]

(۳) چندہ کی رقم کا مالک چندہ دینے والا ہوتا ہے اگر وہ رقم ابھی باقی ہے اور مسجد ومدرسہ کو اس کی ضرورت بھی ہے تو واپسی مکروہ ہے۔ اور ضرورت باقی نہ رہی ہو تو واپس لینے میں کوئی حرج نہیں اور ضرورت میں صرف ہو گیا تو واپس لینا حرام ہے۔

(۴) جو شخص قرآن صحیح نہ پڑھ سکتا ہو اس کی امامت ناجائز ہے اور امام بنانا گناہ ہے اور بلاقصور مقررہ امام کو امامت سے علیحدہ کرنا ناجائز ہے۔

شامی میں ہے:”لاینعزل صاحبه وظيفة بلاجنحة “[باب الكسب)

(۵) جہاں نماز جمعہ نہیں ہوتی وہاں جمعہ نہ پڑھی جائے ظہر ہی باجماعت پڑھی جائے۔

(۶) اس سوال کا جواب نمبر۴ سے معلوم ہوا کہ فاسق سے ضرور پرہیز کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی دار العلوم شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

(۱۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید شادی شدہ صاحب عیال سات سال کے عرصہ سے گھر سے غائب تھا، تلاش بسیار کے بعد اسے بمبئی میں پایا گیا اسے واپس گھر آنے کی صلاح دی گئی کہ گھر چل کر اپنے اہل وعیال میں رہے، لیکن کافی کوشش کے باوجود گھر آنے پر وہ رضامند نہیں ہوا، آخر کار لڑکی والوں نے اس سے باصرار طلاق مانگی اور سادہ کاغذ اس کے روبرو رکھا، اس پر زید نے زبان سے کہے بغیر انگوٹھے کا نشان لگا دیا چونکہ زید ناخواندہ ہے، طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی نصر اللہ خاں سکریٹری مدرسہ حمایت العلوم اترولہ گونڈہ ۱۹۸۸/۱۱/۲۰ء

الجواب

سادے کاغذ پر انگوٹھے لگانا طلاق نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

(۱۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

سہولی اور بیچا کو معلوم ہو کہ جو بات آپ لوگ کہے ہیں وہ بات ہم کو بہت اچھی لگی، ہم ابھی تک بھابھی کو نہیں رکھا مگر آپ لوگ کہدیں کہ نصیر بھابھی کو رکھا ہے، جیسے آپ لوگ کہے ہیں ویسے ہم کریں گے، اب ہم بھابھی ہی کو رکھیں گے اب سے ہمارا اور آپ کا رشتہ ختم ہے آج آپ کی لڑکی کو تین بار طلاق زبان سے کہکر خط ڈاک کے ذریعہ بھیج رہا ہوں جو آپ کی لڑکی کر ڈالی وہ سب تھوڑا ہی کر ڈالا، میں آپ سے زیادہ نہیں لکھنا چاہتا ہوں تفصیل گفتگو ملنے پر ہوگی جو سامان آپ دیئے ہیں وہ سامان آکر لے جاسکتے ہیں۔ المستفتی نصیر احمد

الجواب

صورت مسئولہ میں نصیر احمد کی بیوی پر تین طلاق پڑ گئی، خط بھیجے یا نہ بھیجے دونوں صورت میں طلاق واقع ہے۔ اب یہ عورت نصیر پر بغیر حلالے کے حلال نہیں ہوسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۵ رجمادی الاولی ۱۴۰۹ھ

(۱۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی بیوی ہندہ اور بکر کی بیوی خالدہ دونوں بہنیں ہیں اور زید اور بکر دونوں بھائی ہیں۔ زید کی بیوی ہندہ بکر کی رشتے میں بھابھی لگتی ہے، بکر اور ہندہ میں تنازعہ ہوا بکر نے ہندہ کو تکلیف پہنچانے کے لیے کہا کہ میں اس کو طلاق طلاق طلاق دیتا ہوں۔ آیا اس صورت میں بکر کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: شوکت علی بن محمد عمر ملکوی پوسٹ پرسوپور مئو

الجواب

صورت مسئولہ میں بکر کی بیوی خالدہ پر کوئی طلاق واقع نہ ہوئی طلاق دینے کا حق شوہر کا ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة:۲۳۷] زید اگر ہندہ کے لیے یہی لفظ کہتا تو ہندہ اس پر حرام ہوجاتی، مگر بکر کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

آج صاحب معاملہ بکر کے یہاں آیا اس نے قرآن شریف ہاتھ میں لے کر بیان دیا کہ میں نے ۵ رذی الحجہ اتوار کے دن اپنی بھابھی کے ساتھ جھگڑے میں جو طلاق کے الفاظ تین بار کہے، بھابھی کے لیے کہے تھے اپنی بیوی کے لیے نہیں کہے تھے۔ اب ایسی صورت میں فتوے میں جو حکم لکھا ہے کہ بکر کی عورت پر طلاق نہیں پڑی وہی حکم دیا گیا۔

البتہ بکر نے اگر جھوٹی قسم کھائی ہوگی تو وہ اس کے وبال میں گرفتار ہوگا۔ عند اللہ عورت اس کے

لیے حلال نہ ہوگی، اور وہ زندگی بھر کے زنا کے وبال میں گرفتار رہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۸؍ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح: آل مصطفیٰ مصباحی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ۱۸؍ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ

(۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

کچھ باتیں ماں بیٹے کے درمیان ہوئیں، لڑکا پردیس بھاگ کر جارہا تھا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا جہاں جارہے ہو، اپنی بیوی کو لے جاؤ۔ لڑکا غصہ میں آکر چار بار طلاق کے الفاظ بولے۔ اس کی بیوی وہاں موجود نہ تھی، اور نہ وہ جانتی ہے۔ طلاق کے الفاظ کئی صاحبان نے بھی سنے۔ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد فیروز احمد درگاہ مئو یوپی ۲۸؍شوال ۱۴۲۲ھ

الجواب

طلاق دینا شوہر کا کام ہے۔ عورت کا سننا موقعہ پر موجود رہنا یا تصور کرنا، طلاق پڑنے کے لیے ضروری نہیں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة:۲۳۷] نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے، صرف وہی طلاق دے سکتا ہے۔ صورت مسئولہ میں شوہر نے چار مرتبہ طلاق کے الفاظ کہے۔ شوہر سے پوچھا جائے، اگر وہ قسم کھا کر کہے کہ میں نے یہ الفاظ عورت کو نہیں کہے تھے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور اگر دل میں یہ رہا ہو کہ طلاق کے الفاظ اپنی عورت کو کہہ رہا ہوں تو طلاق واقع ہوگئی۔ بغیر حلالہ وہ اس کے نکاح میں دوبارہ نہیں آسکتی۔ قرآن شریف میں ہے کہ: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۸؍شوال ۱۴۲۲ھ

(۲۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ابرار خان کی شادی ۱۴؍جون ۱۹۹۷ء کو ریحانہ بی سے ہوئی درمیان میں ایک لڑکا بھی تولد ہوا۔ پھر ۱۶؍اپریل ۲۰۰۲ء کو آپسی تعلقات بہتر نہ ہونے کے باعث ابرار خان نے چند گواہان کے روبرو تحریر نامہ پر دست خط کردیا۔ تقریباً آٹھ ماہ گذرنے کے بعد یعنی عدت مکمل گذر گئی۔ دونوں میاں بیوی نے ملاپ ومحبت کا اظہار خیال کیا۔ واضح ہو کہ اس درمیان دونوں بالکل جدا رہے۔ تب ابرار خان نے مسجد کے امام صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ اس پر انہوں نے اہل سنت وجماعت کے ایک مفتی صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ اس پر مفتی صاحب نے سارے معاملات کی تحقیق وحلفیہ بیان لے کر ابرار خان اور اس کی بیوی کے

درمیان نکاح ثانی کی اجازت مرحمت فرمادی۔

چونکہ یہ طلاق رجعی تھی اور بعد عدت بائن ہو جانے کے سبب لوٹانے کا حکم ہے۔اس پر گاؤں کے صدر زاہد ناراض ہو گئے،اور کہتے ہیں کہ یہ سب حرام ہوا۔طلاق ایک ہو یا دو، بائن طلاق تو طلاق ہی ہوتی ہے،میں کسی کو نہیں مانتا۔اور لڑکی ریحانہ بی اور لڑکا ابرار خان اس کے والدین اور گاؤں والے بھی خوش ہیں۔ایسی حالت میں شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔

(۱) نکاح ثانی لوٹانے کی اجازت درست ہے یا نہیں؟

(۲) مفتی صاحب کے فیصلہ (فتوں) کو نہ ماننے والے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۳) زید کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

(۴) صورت مستفسرہ میں کونسی طلاق واقع ہوئی؟ محمد فہیم الدین وگیان نگر کوٹہ راجستھان

الجواب

اگر سائل کا بیان اور طلاق نامہ کی تحریر واقعہ کے مطابق ہے تو مسجد کے امام صاحب نے جو عالم اہل سنت سے مسئلہ پوچھ کر بتایا ہے وہ صحیح ہے۔اور ابرار خان نے اپنی مطلقہ ریحانہ بی سے دوبارہ جو شادی کی جائز اور صحیح اور حکم شرع کے مطابق ہے۔ہدایہ ۲/ ۱۵۷ میں ہے: اذا کان الطلاق بائناً دون الثلث فله أن يتزوجها في العدة و بعد انقضائها۔

طلاق بائن ہو اور تین طلاق سے کم ہو تو شوہر عدت کے اندر بھی عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔اور عدت ختم ہونے کے بعد بھی آپ کے صدر صاحب کمیٹی کے صدر ہوں گے۔اگر ان کو شرعی مسئلہ کا علم نہ ہو تو شریعت میں ان کی صدارت نہیں چلے گی۔

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۵ رمحرم الحرام ۱۴۲۳ھ

(۲۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

کچھ عرصہ پہلے زید و ہندہ میں شادی ہوئی۔ ہندہ رخصت ہوئی سسرال آئی کچھ روز وہاں قیام کیا۔نہ معلوم اسے کیا تکلیف ہوئی کہ دوبارہ سسرال جانے کے لیے راضی نہیں ہوئی۔ معاملہ یہاں تک پہونچا کہ طلاق ہو گئی۔تحریر طلاق نامہ منسلک ہے۔اب دونوں یعنی زید و ہندہ ایک ساتھ ازدواجی زندگی گذارنے پر راضی ہو گئے ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید، ہندہ کی ازدواجی زندگی کا رشتہ کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے؟ المستفتی: محمد اسرائیل ساکن کانپور پوسٹ ابرہیم پٹی ضلع بلیا

الجواب

صورت مسئولہ میں زید و ہندہ میں جدائی ہوگئی۔اور طلاق واقع ہوگئی۔لیکن ابھی دوبارہ نکاح کی گنجائش ہے۔اگر دوبارہ دونوں میاں بیوی ہو کر ساتھ رہنا چاہتے ہوں تو دوبارہ مہر مقرر کر کے نکاح پڑھالیں۔اور صلح و مصالحت کے ساتھ زندگی گذاریں۔ہدایہ ۲/۱۵۷ میں ہے:

اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها۔

مگر خوب یاد رکھیں کہ اگر پھر کبھی ایسی حرکت کی اور طلاق ہوگئی تو دونوں زندگی بھر پچھتائیں گے۔ اور حلالہ کے بغیر ایک ہونے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو ۲۶ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ

(۲۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

بینک سے جو رقم انٹرسٹ کی شکل میں ملتی ہے اس پر زید اور اس کی بیوی ہندہ میں تھوڑی سی بات کو لے کر، تو تو، میں میں، ہوئی۔زید نے بے حد غصے میں آ کر بیوی ہندہ کو کئی طلاقیں دے دیں۔جب ذرا غصہ ٹھنڈا ہوا تو زید رونے لگا، اور کہا کہ مجھ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ میں نے کتنی بار طلاق دی، مگر گھر میں بہو اور بیٹیوں کا کہنا ہے کہ تین بار طلاق دی اور کسی عورت کا کہنا ہے کہ چار بار طلاق دی۔ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کونسی طلاق واقع ہوئی اور بہو اور بیٹیوں کا قول معتبر ہے کہ نہیں مفصل تحریر فرمائیں۔فقط والسلام مع الاحترام

المستفتی: محمد ادریس انصاری مقام اترولہ پوسٹ گولا بازار ضلع گورکھپور

الجواب

سوال کی عبارت سے ظاہر ہے کہ زید نے ہندہ کو دو طلاق ضرور دیا ہے کہ سوال کے الفاظ یہ ہیں ''زید نے بے حد غصہ میں آ کر اپنی بیوی ہندہ کو کئی طلاقیں دے دیں'' لفظ کئی اور طلاقوں کے لیے کم سے کم دو ہونا ضروری ہے تو صرف تیسری طلاق کے بارے میں شک ہے کہ اگر واقعہ صرف اتنا ہی ہوتا اس کا حکم بھی مختصر ہوتا۔لیکن صورت مسئولہ میں یہ بھی ہے کہ اس موقع پر موجود رہنے والی عورتیں تین طلاق اور ایک عورت چار طلاق کا بیان دیتی ہے۔ایسی صورت میں ہم بہار شریعت حصہ ہشتم ص ۱۸؍ سے پوری عبارت نقل کرتے ہیں:

''اگر اس میں شک ہے کہ ایک طلاق دی یا زیادہ تو قضاء ایک طلاق ہے اور دیانۃ زیادہ، اور اگر کسی طرف کا گمان غالب ہو تو اسی کا اعتبار کرے۔اگر اس کا گمان زیادہ ہے، اور مجلس میں جو لوگ تھے وہ

کہتے ہیں کہ ایک ہی طلاق دی تھی۔اور یہ لوگ عادل ہوں اور اس کو خیال ہو کہ یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں تو اس کا اعتبار کرے۔

پس صورت مسئولہ میں زید پہلے اپنے دل سے ہی فیصلہ کرے اگر اس کی طبیعت کا رجحان یہ ہو کہ تیسری طلاق بھی دے دی ہے تب تو بغیر حلالہ زید کی عورت اس کے لیے جائز نہیں۔اور خود اس کا رجحان تیسری طلاق کی طرف نہ ہو تو طلاق کے وقت موجود رہنے والی عورتوں کے بارے میں فیصلہ کرے۔اگر اس کا دل جمے کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں میرے بارے میں جھوٹ کیوں بولیں گی تو ان کی بات کا اعتبار کرے، اور ہندہ کو اپنے لیے حرام سمجھے، بغیر حلالہ کے وہ دوبارہ اسے رکھ نہیں سکتا۔اور اگر ان کی بات کا بھی اعتبار نہ ہو تو وہی حکم ہے کہ قضاءً دو، اور دیانۃً تین طلاق ہوں گی۔یعنی دو مان کر عدت کے اندر رجوع کرے تو شریعت کے حکم میں اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی، اور ہندہ اس کی عورت مانی جائے گی، اور عنداللہ اس کا معاملہ خدائے پاک اور اس کے درمیان ہوگا، وہ چاہے تو کوئی مواخذہ نہ کرے اور چاہے تو مواخذہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

(۲۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اور ہندہ کے درمیان کسی وجہ سے تکرار ہوئی زید کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی سے غصہ کی حالت میں کہا تم مجھ سے طلاق لے لو، میں تم کو طلاق دوں گا یہ بات میں نے دوبار کہی۔زید کی بیوی کا کہنا ہے کہ تم نے مجھ کو طلاق دے دیا تو ہندہ نے کہا کہ اب تیسری بار بھی تو مجھ کو طلاق دے تو زید نے کہا کہ ہاں تم کو طلاق دے دیا، طلاق طلاق، طلاق۔تو میں نے کہا کہ تم نے طلاق دے دیا تو زید نے کہا کہ ہاں طلاق دے دیا۔قرآن وحدیث سے اس کی حلت اور حرمت کیا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) زید اور ہندہ کے درمیان کسی بات پر تکرار ہوئی زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر یہ بات تم نے اپنی ماں اور بھائی سے کہا تو تم کو طلاق دے دوں گا اس پر ہندہ نے کہا تم مجھ کو طلاق دو گے اب بھی رہ گیا ہے اس پر زید نے کہا اور تم کہو گی تو میں تم کو طلاق دے دوں گا۔تو ہندہ نے کہا میں کہوں گی اس پر زید نے کہا طلاق، طلاق۔

مذکورہ بالا باتوں سے کیا ظاہر ہوتا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

لیکن زید کا قول ہے کہ ہم دونوں میں آپسی تکرار ہوئی ہندہ نے زید سے کہا تم نے ایسا کیوں کہا زید نے کہا اگر تم ایسا کہو گی تو تم کو طلاق دے دوں گا، یا تم طلاق لے لو، اس صورت میں زید پر کیا حکم نافذ ہوگا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: مناعرف قمر الدین قریشی کندھراپورا عظم گڑھ

الجواب

ایک ہی واقعہ سے متعلق دوسوال ہیں۔ تفصیل پوچھنے پر معلوم ہوا کہ پہلا بیان عورت کا ہے کہ زید نے مجھ کو تین طلاق دے دیا ہے، اور دوسرا بیان شوہر کا ہے جس میں اس نے عورت کے یہ کہنے پر کہ میں کہوں گی شوہر نے کہا طلاق، طلاق۔

اس میں شریعت کا یہ حکم ہے کہ اگر عورت تین طلاق کے شرعی گواہ پیش کرے تو تین طلاق ثابت ہو جائے گی، اور عورت شوہر پر حرام ہو جائے گی، اور بے حلالہ اس سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر عورت گواہ نہ پیش کر سکے تو شوہر سے قسم کھلائی جائے گی اگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام پاک لے کر قسم کھائے کہ میں نے تین طلاق نہیں دی ہے تو شوہر کی بات مان لی جائے گی، اور صرف وہی دو طلاقیں پڑیں گی۔ جو اس نے عورت کی بات کے جواب میں طلاق طلاق کے لفظ سے کہا۔ اگر اس سے پہلے اور کوئی طلاق کہہ نہ دیا ہو تو زید کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق رہے گا اور عدت گذر گئی ہو تو عورت کی رضامندی سے اس سے دوبارہ شادی بھی ہو سکے گی۔ یہ سب باتیں قرآن شریف کی آیتوں سے ثابت ہیں:

۱. ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰]۔

۲. ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة: ۲۲۹]

شوہر سے قسم کھلانے کی صورت میں اگر وہ جھوٹی قسم کھائیگا تو اسکا وبال اس کے سر پر ہوگا اور زندگی بھر حرام کاری میں مبتلا رہے گا۔

مگر سب سے مشکل یہ ہے کہ عورت ایک بار کہہ چکی ہے کہ زید نے مجھے تین طلاقیں دیں اس پر حکم یہ ہے کہ: المرء ماخوذ باقراره آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جائے گا، تو عورت کے لیے یہ حکم ہوگا کہ جس طرح ممکن ہو زید سے اپنی جان بچائے اور اسکو اپنے اوپر قابو نہ دے، بلکہ اس سے طلاق حاصل کرے۔

رہ گئی زید کی یہ بات کہ ہم سے اور بیوی سے آپسی تکرار ہو رہی تھی تو طلاق لڑائی جھگڑے میں ہی اکثر دی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: جده جد وهزله جد ہنسی مذاق میں ہو یا غصہ یا لڑائی میں ہر طرح طلاق پڑ جائیگی۔ آنے کے بیان کے موافق عورت اب یہ کہہ رہی ہے، کہ ہو سکتا ہے کہ میں نے غلط سمجھا ہو، اس کا بھی پہلے بیان کے بعد اعتبار نہیں کہ اس بیان میں وہ مبہم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۸ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

(۲۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ جو میکے ہے، اس سے تہدید کے طور پر کہا کہ تم اپنے میکے سے اتنی تاریخ سے پہلے نہیں آئی تو میں تم کو اتنی تاریخ کو طلاق نامہ لکھ دوں گا۔ تم میرے فون کا انتظار مت کرنا تم سے میرا کوئی تعلق نہیں، یا یہ کہا تم سے کوئی سروکار نہیں، یا یہ کہا کہ تم سے میری یہ آخری بات چیت ہے۔ زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا۔

کوئی تعلق نہیں، کوئی سروکار نہیں، آخری بات چیت ہے، سے کنایۃً طلاق واقع ہوگی؟ ازروئے شرع جواب عنایت فرمائیں۔ المستفتی: محمد نوشاد احمد مہاراشٹر

الجواب

اگر سائل کی تحریر واقع میں سچی ہے تو زید کی بیوی ہندہ پر طلاق نہیں پڑی کہ طلاق نامہ لکھ دوں گا، آئندہ کے لیے وعدہ اور ارادہ ہے، وعدہ اور ارادہ سے طلاق نہیں پڑتی۔ حموی شرح اشباہ میں ہے:

"الطلاق لا يتم بمجرد النية"

اور اس کے بعد جو الفاظ لکھے ہیں، وہ الفاظ طلاق میں سے نہیں ہیں۔ بہار شریعت جلد ششم ص ۲۳/ میں ہے: ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی، اگرچہ طلاق کی نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں، مجھے تجھ سے سروکار نہیں، تجھ سے مجھے کام نہیں، غرض نہیں، مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں، تجھ سے مجھے رغبت نہیں، میں تجھے نہیں چاہتا۔ مگر طلاق کو کھلواڑ نہ بنائے کہ بلا ضرورت اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ یہ طلاق دینے کی تہدید کھلواڑ ہی کے قسم سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو

(۲۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہے اسکے والد بکر اور خسر عمر کے درمیان خانگی معاملات میں اختلاف پیدا ہو کر عداوت کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ زید کی بیوی ھندہ کچھ دنوں کے لیے اپنے والد عمر کے گھر گئی ہوئی ہے۔ زید کے والد بکر اپنی بہو ہندہ کو گھر واپس لانے کو تیار نہیں ہیں حالانکہ عمر اپنی بیٹی کو بھیجنے کیلیے تیار ہیں بشرطیکہ اسے لیجانے کیلیے ھندہ کی سسرال والے شوہر یا خسر تیار ہوں اور وہاں اس نیت سے جائیں۔ زید کے والد بکر اپنی بہو ہندہ کو واپس لانے کو تیار نہیں بلکہ اپنے بیٹے زید کو بھی جانے نہیں دیتے، حالانکہ زید اپنی بیوی ہندہ کو واپس لانے کو تیار ہے۔ زید کے والد اپنے بیٹے سے کہتے ہیں ہندہ کو طلاق دیدو۔ تمہاری دوسری شادی کردیں گے۔ زید اور ہندہ کی ایک بچی بھی ہے۔ زوج وزوجہ یعنی زید اور ہندہ کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں دونوں ایک دوسرے سے علیحدگی پسند نہیں کرتے۔ زید اپنے والد کے دباؤ سے کشمکش میں مبتلا ہے اور اپنی بے قصور بیوی کو طلاق دینے کو شرعی جرم تصور کرتا ہے۔ لہٰذا مندرجہ

ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرما کر زید کی شرعی رہنمائی فرمائیں۔

(۱)۔کیا زید اپنی بے قصور بیوی ہندہ کو اپنے والد بکر کے کہنے پر طلاق دیدے تو از روئے شرع ظالم وگنہگار گردانا جائے گا۔

(۲)۔کیا زید کو اپنی بیوی کے سلسلے میں خود کو مجبور محض تصور کرتے ہوئے اپنے والد کی اطاعت کرنی ضروری ہے والدین کے حقوق کی تشریح فرمادیں۔

(۳)۔زید کے والد بکر اپنے بیٹے سے ہندہ کو طلاق دلوانے میں از روئے شرع کہاں تک حق بجانب ہیں اور با اختیار ہیں جبکہ ہندہ بے قصور ہے۔

(۴)۔زید اگر اپنے والد بکر کے کہنے پر ہندہ کو طلاق نہ دے تو شرعی روشنی میں اس پر کون سی فرد جرم عائد کی جاسکتی ہے۔آپ سے عاجزانہ گذارش ھے کہ بحوالہ جواب مرحمت فرمایا جائے۔

کفش برادر علماء عبد الوہاب

الجواب

سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے اس حالت میں زید کا اپنی بیوی کو طلاق دینا جائز کہ طلاق دیدے تو والدین کی اطاعت ہوگی اگر طلاق نہ دے تب بھی شرعاً گنہگار نہ ہوگا۔لمعات میں ہے:"ان كان الحق في جانب الوالدين واجب للزوم العقوق في الحقوق وان كا ن في جانب المرأة فان طلقها رضاء للوالدين فهو جائز ،، مرقاۃ شرح مشکوۃ ۷/۳۰۹۷ میں ہے۔"عن ابن عمر كانت تحتي امرأة احبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فابيت فاتى عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لي رسول الله ﷺ طلقها ۔امر ندب اووجوب ان كان هناك باعث اخر" ان دونوں عبارتوں سے پتہ چلتا ھے کہ جب والدین خواہ مخواہ بلا کسی سبب صحیح کے عورت کو طلاق دینے کا حکم دیں اس وقت طلاق دینا جائز، زیادہ سے زیادہ مستحب رہتا ہے۔اور شامی میں ہے:"حكمه الثواب على الفعل وعدم اللوم على التراخي "مستحب کا یہ حکم ہے کہ کرو تو ثواب نہ کرو تو کوئی عذاب نہ ملامت۔خلاصہ یہ ہے کہ اس صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے تو کوئی گناہ نہیں نہ والد کی بے جا نافرمانی اور اگر طلاق دیدے تو یہ بھی جائز ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ الجواب صحیح عبد الرؤف عفی عنہ،

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ، ۱۵ ذی قعدہ ۹۷ھ

(۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عبدالجلیل نے اپنی بیوی کو تین سال سے نہ تو نان ونفقہ دیا اور نہ ملاقات کیا البتہ ایک خط لکھا جو درجہ ذیل ہے۔ علیحدہ فرما کر جواب سے جلد آگاہ کریں اور انصاف۔ خوش دامن صاحبہ السلام علیکم میں چند باتوں سے اطلاع کر دینا چاہتا ہوں، ضروری اطلاع یہ ہے کہ آپ اپنی دختر کو ڈلنگ سرائے سے اپنی مرضی سے لے گئیں اور ٹھیک اسی طرح لازم بھی تھا کہ لڑکی کو یہاں پہنچا دیتیں، لیکن ایسا ہوا کہ اس درمیان میں عزیزہ روشن عبدالجلیل کی لڑکی کا بھی انتقال ہوگیا، پھر اسکے بعد مجھے آپ نے ایک کارڈ سے اطلاع کیا کہ روشن کا انتقال ہوگیا جو کچھ ہونا تھا ہوگیا اب مجھے یہ لکھنا ہے کہ آپ کے پاس میں نے ایک خط لکھا کہ روشن کی والدہ کو پہنچا جائیں تو اس بات کا جواب اب آپ نے دیا، آپ نے مجھے ارسال کیا کہ ہم سے رخصتی کو مانگا کہ ہم نے نہیں پہنچایا، میں نے اسکے بعد جلد ہی ایک خط آپ کے پاس لکھا کہ روشن کی والدہ کو یہاں پہنچا جائیں اور محرم الحرام کے آخر میں تاریخ کا وقت دیا اور یہ بھی لکھا کہ آنے جانے کا خرچہ بھی میں دے دوں گا لیکن آج ایک سال کا عرصہ ہوا کہ روشن کی والدہ بختیار پور گئیں، لیکن آج تک آپ لوگوں نے کسی طرح دھیان نہیں دیا، جب ہمیں ہوٹل ہی میں کھانا اور بیٹ پر سونا ہے تو پھر میں اپنا انتظام کر سکتا ہوں بہر کیف لکھنے کو بہت کچھ ہے، لیکن ابھی چند باتوں سے اطلاع کر دے رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ روشن کی والدہ کو یہاں لانے کی ہرگز کوشش نہ کریں اس لیے کہ میں ایسی بیوی کو کسی حال پر نہیں رکھ سکتا ہوں اور میں طلاق دینا جائز سمجھتا ہوں، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ میں اس کو کسی بھی قیمت پر نہیں رکھ سکتا ہوں اب میرا اور آپ کے درمیان جو شخص کشیدگی پیدا کرنے والا ہے، اب میں رائے مشورہ لوں اور جہاں بن سکے بنائیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کا بھی ایسا ہی ارادا تھا اس کو آج میں نے پورا کر دیا اور یہ بھی آپ کے سامنے حاضر کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو ہم سے اور کورٹ عدالت سے نپٹالیں تو نپٹ لیں، اس کے علاوہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں اور میں بختیار پور بھی نہ آسکونگا، اور نہ میں اس عورت کو رکھ سکتا ہوں اور یہ میرا اٹل فیصلہ ہے۔ فقط

عبدالجلیل کیر آف محمد حبیب چوڑی مرچینٹ ڈاکخانہ دلسنگ سرائے ضلع دربھنگہ میں بہت ہی غریب ہوں، اس کا انصاف کیا جائے، جواب کے لیے لفافہ حاضر ہے۔ فقط آپ کی خادمہ مسماۃ بیوی بسیلہ موضع اشرف چک ڈاک خانہ سمری بختیار پور ضلع سہرسا ۱۸/۱۱ پریل ۱۹۶۶ء

الجواب

صورت مسئولہ میں مذکورہ بالا تحریر سے طلاق نہیں پڑے گی۔ اس لیے کہ اس میں جتنے لفظ استعمال کیے گئے ہیں سب آئندہ کا وعدہ ہے، اور صرف ارادہ یا وعدہ سے طلاق نہیں پڑتی ہے۔ الاشباہ میں

ہے: " الفعل لایتم بمجرد النیة "۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲/صفر ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عرصہ چھ ماہ سے میرے اور میری بیوی کے تعلقات خراب ہو گئے عرصہ ایک ہفتہ سے میری بیوی نہایت ہی چرب زبان ہوگئی تھی دوران گفتگو میں جب کہ میری بیوی انتہائی چرب زبانی کرنے لگی تھی تو میں اس کو اماں کہدیا کرتا تھا، اس عرصہ میں میں برابر اس سے کہدیا کرتا تھا کہ تو میری اماں بن گئی ہے اور میں نے تجھ کو اپنی ماں مان لیا ہے، کل کچھ اتنی بات بڑھی کہ میری غصہ کی انتہا نہ رہی میں نے غصہ میں کلام پاک ہاتھ میں لے کر کہدیا کہ تو میری ماں ہے اور تو بھی آج سے مجھ کو اپنا باپ مان لے، اس کے بعد میں نے اپنی بڑی لڑکی سے کہا کہ کتنی بار اماں کہدینے سے طلاق ہو جاتا ہے، اس نے کہا کہ ایک سو دس مرتبہ میں نے کہا کہ میری طرف سے ایک ہزار مرتبہ یہی الفاظ ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ فقط

خادم عبد الحکیم خاں ۶/۲۲ بڑی بازار بنارس

الجواب

سائل اپنی بیوی کو ماں کہہ کر گنہگار ضرور ہوگا لیکن بیوی پر طلاق نہیں پڑی۔ عالمگیری ۱/۶۱۲ میں ہے" و لو قال لها انت امی لا یکون مظاهراً وینبغی ان یکون مکروها و لو قال لها انت علی مثل امی فان نوی الطلاق وقع بائنا " ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۷/صفر ۸۵ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید باہر گیا ہوا تھا، ڈھائی مہینہ کے بعد جب واپس آیا تو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی ہندہ اپنے میکے چلی گئی تھی جس کو لیوانے کیلیے زید اپنی سسرال گیا اور اپنی بیوی ہندہ کی رخصتی کیلیے کہا مگر وہاں کے لوگوں نے منظور نہیں کیا تو منظر کچھ عجیب سا ہو گیا چند آدمی آئے جن کے ہاتھ میں کاغذ تھا اور زید کو زبردستی دھمکی دیکر دست خط کرالیا، زید کو مجبور ہو کر دست خط کرنا ہی پڑا جس کا مضمون یہ ہے۔

کہ زید ڈاکٹری معانہ ایک ہفتہ کے اندر کرائیں اگر اس میں کوئی شکایت پائی جائے تو زید سے ہندہ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور زید سے ڈاکٹری کے بارے میں کوئی بات چیت بھی نہیں کیا زبردستی دست

خط کرالیا گیا ایسی صورت میں احکام شرعیہ سے آگاہ فرمائیں۔صغیر احمد، موضع لوہیا مبارک پور اعظم گڑھ یوپی

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی زید کی بیوی پر طلاق نہ پڑی کیونکہ معاہدہ میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے طلاق واقع ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۶؍ جمادی الاولی ۸۶ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد شریف نے اپنی بیوی کی بدزبانی وشوخ کلامی سے تنگ آکر غصہ کی حالت میں اپنی بیوی تتری خاتون کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ کے سامنے یہ کہا اگر چپ نہیں رہتی ہے تو طلاق دے دیں، طلاق دیدیں، طلاق دیدیں اور تتری کو فرزند ہوئے چالیس دن ہوا ہے، ایسی صورت میں محمد شریف کی بیوی تتری پر طلاق پڑی یا نہیں؟۔ اور محمد شریف اپنی بیوی مذکورہ کا تعلق رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ برائے کرم جو شریعت کا حکم ہو اس سے مطلع فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

المستفتی: علی حسین براٹ نگر نیپال پوسٹ جوگبنی ضلع پورنیہ بہار

الجواب

سوال میں جو لفظ ذکر کیے گئے ہیں ان سے طلاق نہیں پڑیگی کیونکہ اس میں ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ طلاق دے دیں گے اور خالی نیت اور ارادے کے الفاظ سے طلاق نہیں پڑتی۔ الاشباہ میں ہے " الفعل لا یتم بمجرد النیة "۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۸؍ جمادی الاخری ۸۶ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میری دختر کی شادی خانہ آبادی آج قریب دو سال ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ عقد نکاح ہوا ہے لڑکی کی عمر قریب دس برس کی تھی نابالغ لڑکی ہے بعد عقد نکاح دوسرے روز رخصتی ہو کر ایسا معاملہ در پیش ہوا جو نہایت دردناک ہے ہم غریب آدمی ہیں بڑی تمنا اور ارمان کے ساتھ لڑکی کی شادی کا انتظام کیا لیکن ہر تمنا کا خون ہو گیا یعنی داماد نے مجھے بھری محفل میں ذلیل ورسوا کیا اور لڑکی کو بھی جو کچھ کہنا تھا کہہ ڈالا بہت سے لوگ اس کے گواہ بھی ہیں جو کچھ لوگوں نے حرف بحرف اس سے اپنے کان سے سنا ہے، وہ حسب ذیل

عقد نکاح کیا جارہا ہے، لڑکے نے یہ کہا کہ میں لڑکی کو نہیں رکھوں گا تم لوگ ہمارے لائق نہیں ہو یہ کہتا ہوا محفل سے اٹھا اور چلا گیا۔ بینوا وتوجروا۔ فقط والسلام　　غلام رسول اجباروی

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر کا قول میں لڑکی کو نہیں رکھونگا طلاق نہیں ہے اور سوائے طلاق کے دوسری شادی کی کوئی سبیل نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾[البقرة:۲۳۷] نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی، خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۵ر جمادی الاولی ۸۶ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ، مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۲) **مسئله:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی عورت ہندہ بخشی اپنے سسرال سے اپنے میکے گئی، میکے جانے کے بعد پھر سسرال آنے کے لیے کسی بھی طریقے سے تیار نہیں، اور میکے ہی میں کسی دوسرے سے ناجائز تعلق کرلیا، اور پھر ایک فرضی طلاق نامہ ایک دوسرے آدمی سے لکھا کر اپنے پاس رکھ لیا، اور ہندہ نے جس شخص سے تعلق کیا تھا نکاح کرلیا اسی کا فرضی طلاق نامہ ہے پر زید نے بار بار انکار کیا، زید طلاق نامہ پر نوشتہ نہیں ہے اور نہ میرا دست خط ہے اس کی تحقیق اگر مجھ سے کرا لیجیے، مگر ہندہ اور اس کا دوسرا شوہر انکار کردیا اور کہا کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں، طلاق ہوگیا۔ ایسی صورت میں زید شرعی جرم کا مرتکب ہورہا ہے کہ نہیں؟۔ بینوا وتوجروا۔

المستفتی: محمد محبوب عالم ولد حاجی عبدالرحیم ساکن بھیرا ضلع اعظم گڑھ یوپی

الجواب

سوال میں ذکر کی ہوئی صورت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں اگر حقیقت حال یہی ہے تو شرعا زید پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱ر جمادی الاولی ۸۶ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۳) **مسئله:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کی شادی زید کے ساتھ نابالغی میں ہوئی، اور ولی نکاح ہندہ کا باپ تھا شادی کے دو سال بعد زید پاگل ہوگیا پھر اس کے دو چار سال بعد کبھی بالکل اچھا رہتا اور کبھی پاگل ہوجاتا قریب ایک سال سے ہندہ کو رخصتی کرانے کیلیے سسرال کے لوگ آتے تھے اور ہندہ تین سال سے بالغ ہے، جب رخصتی کا نام سنا

تو جانے سے انکار کر دیا ہندہ کے باپ نے رخصتی کا دن مقرر کر کے زید کو اپنے گھر بلا لیا، زید جب ہندہ کے مکان پر آیا تو ہندہ کے باپ زید کو کھیت پر سلانے کیلیے لے گئے اور وہاں رات کے وقت سادے کاغذ پر ڈرا دھمکا کر زبردستی دست خط کرا لیا اور ایک روز بعد اس کاغذ پر طلاق نامہ تحریر کیا گیا، زید نے جس رات کو دست خط کیا اسی رات کی صبح کو ہندہ کے باپ سے مطالبہ کیا کہ اب تو طلاق لے لیا ہے تو پورا زیور دے دو اور یہی الفاظ دو آدمیوں سے جا کر کہا کہ اب تو طلاق لے لیا ہے پورا زیور دیدے، اور ایک آدمی نے یہ بھی کہا کہ دست خط لے لیا طلاق تو نہ ہوگی، زبردستی کیوں کیا؟ ایسے کہتے تو ہم خوشی سے طلاق دے دیتے اور اس سے اچھی عورت ہم لے آتے اور جس رات کو زید سے سادے کاغذ پر دست خط لیا گیا ہے اس وقت زید کا ہوش و حواس بالکل درست نہیں تھا۔ فقط بینوا و توجروا۔ سائل: محمد رسول سبزی فروش موضع پنڈی ضلع دیوریا ۱۷ ستمبر ۱۹۶۶ء

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر زید نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا صرف سادے کاغذ پر دست خط کر دیا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس کے بعد زید کی طرف منسوب کر کے طلاق سے متعلق جو بھی لکھا گیا ہے اس سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ وہ اپنی غلط فہمی کی وجہ سے اس سادے دست خط کو وہ طلاق سمجھ رہا ہے اور اس کی خبر دے رہا ہے۔ بس جب اصل طلاق کی تھی ہی نہیں تو اس کی خبر سے طلاق کیسے واقع ہوگی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۰/ جمادی الآخر ۸۶ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک عالم دین اہل سنت و جماعت نے اپنی لڑکی کی شادی اس شرط پر کی کہ ہماری لڑکی ہمیشہ پردہ میں رہے گی، دوسرے یہ کہ باہر آنے جانے کی کوئی رکاوٹ نہ ہوگی اگر تم اس کے خلاف کرو گے تو طلاق ہو جائے گا زید نے اقرار کیا اور اس شرط پر نکاح ہو گیا، مگر نکاح کے بعد اس نے اس شرط کو بالائے طاق رکھ کر لڑکی کو بے پردہ رکھنے لگا میکے آنے جانے پر بھی پابندی عائد کر دی، تین چار بار لڑکی آئی گئی ہمیشہ اپنی دو دو تین تین دن تک لڑکی کو بھوکا پیاسا رکھتا اور گھر میں بند کر کے مارتا، بالآخر اس کی حرکت سے تنگ آ کر لڑکی کے باپ نے طلاق مانگی۔ مگر طلاق دینے پر راضی نہ ہوا خلع کرنے پر بدرجہ مجبوری عدالت دیوانی منصفی اکبر پور میں نکاح کا دعوی دائر کیا گیا تین سال تک مقدمہ چلتا رہا، بالآخر عدالت منصفی نے فسخ نکاح کر دیا

اور فیصلہ کر کے لڑکے سے دست خط کرالیا مدعیہ کے قول پر فیصلہ کیا، بعد اس کے لڑکی کا باپ چونکہ خود عالم دین اہل سنت وجماعت ہے اسی دن جماعت مسلم کو لے کر شرعی صورت سے بھی نکاح کو توڑ دیا اور خبر دے دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی صورت میں شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں؟

مقبول احمد۔ احمد علی موضع مسٹرا باز ار ضلع فیض آباد

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں اگر واقعۃ شوہر نے حاکم کے فیصلہ کو تسلیم کر کے دست خط کر دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی، خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یکم ررجب ۸۶ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

شیخ رجب علی کی شادی ہوئے بہت زمانہ ہوا اور چند بچے بھی ہوئے اور اپنے خیال کا آدمی ہے اور اس کی بیوی بڑی تیز طبیعت اور نافرمان ہے، دونوں میں برابر ان بن ہوتی رہتی ہے اور ایک دفعہ دونوں میں خوب جھگڑا ہوا اور مار پیٹ ہوگئی رجب علی کی بیوی نے رجب علی کو بہت مارا اور اس پر رجب علی نے بہت آدمیوں کے سامنے یہ کہا کہ ہم اب تمہاری مار کو برداشت نہیں کر سکتے تم ہماری ماں ہو، ہم کو اتنا کیوں مارتی ہو، اس جملہ کو بار بار دہرایا، ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے لیئے جائز ہوئی یا نہیں؟ ایک عالم صاحب کہتے ہیں کہ ایسا کہنے سے طلاق نہیں ہوتی اور اس مولوی صاحب کے کہنے پر آج تک وہ عورت اپنے شوہر کے گھر پر ہے۔ شریعت کے حکم سے مطلع کریں خدا اجر عظیم عطا کریگا۔

محمد شفیق پروانہ

الجواب

مولوی صاحب نے ٹھیک کہا رجب علی کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی، لیکن یہ الفاظ رجب علی کو زبان پر نہیں لانا چاہئے وہ اس سے استغفار کریں اور آئندہ ہرگز ایسا نہیں کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی، خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱/

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ، مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے جھگڑا کر رکھا تھا وہاں پر دو تین عورتیں بھی تھیں۔ زید نے اپنی بیوی سے کہا

کہ اگر ہمارے ساتھ جھگڑا کروگی تو طلاق دے دوں گا مگر زید کا کہنا ہے کہ میں نے غصہ کی حالت میں کیا کہا خیال نہیں مگر جو دو تین عورتیں تھیں، ان لوگوں نے کہا کہ تم نے طلاق کا نام لیا تو طلاق ہو گیا۔ تو اس کے بارے میں کیا مسئلہ ہے اس کا جواب جلد دے دیا جائے، یہاں گھر میں اختلاف پڑ رہا ہے۔

المستفتی: آپ کا خادم محمد حبیب سوگر میل چوڑی فروش پوسٹ گورارہ ضلع گیا بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی۔ کیونکہ اس نے یہ لفظ کہا کہ طلاق دے دوں گا یہ وعدہ ہے اور وعدہ وارادہ سے طلاق نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۶/ ذی الحجہ ۸۶ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص نے حسب ذیل مضمون بطور اقرار نامہ کے اپنی بیوی کے تعلق سے لکھا دیا یہ طلاق ہوا یا نہیں؟

ہم عبدالمجید رنگ ساز ولد ولی محمد رنگساز ساکن دریاپور نوادہ پرگنہ دیوگام تحصیل لال گنج ضلع اعظم گڑھ کا رہنے والا ہوں، میں اپنی راضی خوشی یہ اقرار نامہ لکھتا ہوں کہ نبی رسول رنگساز ولد علی حسن رنگساز ساکن جلال آباد پرگنہ سعید آباد ضلع غازی پور والے کی لڑکی آمنہ سے ہماری شادی ہوئی ہے، اب آمنہ اس وقت اپنے میکہ میں ہے۔ اور آج تاریخ ۱۴-۱۰-۶۶ سے، ۱۴-۳-۶۷ تک ہم برابر پندرہ روپیہ ماہ بماہ دیتے رہیں گے موقع پر کپڑے وغیرہ دیتے رہیں گے، اس کے بعد ہم اور ہماری بیوی کی رائے سے ہم لوگ چاہیں گے تو دوسری جگہ بھی جاسکتے ہیں اور رہ سکتے ہیں اگر مذکورہ بالا اقرار نامہ کے خلاف چلیں گے تو ہماری طرف سے بیوی آمنہ کا طلاق سمجھا جائے گا، اور آمنہ بیوی کو حق ہوگا کہ اپنی دین مہر وحرجہ خرچہ کا بٹوارہ کر کے ہمارے حصہ کی جائداد سے وصول کر سکتی ہے۔ اور ۱۴-۳-۶۷ کے بعد تین ماہ تیرہ دن عدت گزار کر اپنی شادی کر سکتی ہے نہ تو ہم کو کوئی اعتراض کا حق ہوگا نہ ہمارے وارثان کو ہوگا یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے اور سند رہے۔ نوٹ۔ ہمارے آمنہ بیوی کے پاس کوئی زیورات وغیرہ نہیں ہیں۔

کاتب: عبدالرؤف عبدالکریم ولد محمد اسمٰعیل ساکن جلال آباد ضلع غازی پور۔ ۱۴-۱-۶۷۔

نوٹ۔ یہ عبارت محض ہندی میں تھی، اس کو اردو میں کیا گیا ہے۔

الجواب

اگر شوہر طلاق نامہ کی شرائط پر عمل کریگا تو طلاق نہیں پڑے گی، اور اس کے خلاف کریگا تو طلاق

ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۰/ مئی /۷۸ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مریم کی شادی ہوئے کافی مدت ہو گئے ہیں اور اسکے دو چار بچے بھی ہیں۔ اس عمر میں مریم سے نا جائز حرکت ہو گئی ہے اور یہاں تک نوبت گذر گئی ہے کہ حمل قرار پا جانے پر مریم نے حمل کو خراب کرا دیا ہے۔ علاوہ ازیں دو تین اور نا جائز حرکتیں پائی گئی ہیں، اسکے وقتی چال وچلن گواہی دیتے ہیں کہ مریم نے نا جائز حرکت کی ہے، شوہر کے رشتہ داروں کو پورا شک بھی ہے کہ بات حقیقت اور سچی ہے، مگر کسی نے اپنی چشم دید حرکت دیکھا نہ ہو، اور موجودہ شوہر نے مریم کی کوئی بدچلنی اور نا جائز حرکت نہ دیکھا، نہ پایا ہو تو ایسی صورت میں مریم اپنے موجودہ شوہر کے قابل رہی کہ نہیں۔

فقط محمد خلیل بٹن مرچنٹ ن ۲ بالک بولین کلکتہ

الجواب

کسی عورت کے گناہ کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا نہ شوہر پر یہ واجب ہے کہ وہ طلاق ہی دیدے۔ سوال میں ذکر کی ہوئی صورت میں تو صرف شبہ اور قرائن ہیں، اگر شوہر زنا کراتے خود دیکھے تب بھی طلاق دینا اس پر واجب نہیں۔ درمختار میں ہے: "لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ" [ہاں ایسی بدچلن کو ہر ممکن ذریعہ سے بدچلنی سے روکنا شوہر پر ضروری ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا﴾ [النساء: ۳۴] اگر عورتیں نافرمانی کریں تو انہیں سمجھاؤ۔ خوابگاہ میں انھیں اپنے سے الگ کر دو اور مارو، لیکن جب بات مان جائیں تو ایسا نہ کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۲۳/ شوال ۹۷ھ

(۳۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بکمال ادب گذارش ہے کہ جناب کی توجہ بغرض مشورہ حسب الحکم شرعیہ مندرجہ ذیل امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے ایک ازدواجی زندگی مستقل عذاب ہو کر رہ گئی ہے اور نزاعی کیفیت کے ظہور پذیر ہونیکا امکان لاحق ہو گیا ہے، مفصل حالات ایک خط کی نقل میں جو مطابق مفہوم اصل کے ہے روشن ہوں گے۔ یعنی مذکورہ بالا خط میں خاوند نے اپنے والد محترم سے فیصلہ کن مشورہ طلب کیا ہے اور

اپنی قدرتی (اعضائے مخصوصہ کی پوری کیفیت اور اپنی ازدواجی زندگی کی مایوس کن نااہلیت پر پوری روشنی ڈالی ہے اور طلاق دینے کو بہتر قرار دیا ہے۔ جس کو والد بزرگوار نے بھی سراہا ہے۔ بغرض عمل درآمد چند معزز ہستیوں پر مشتمل ایک میٹنگ بلائی گئی مگر ایک خانگی جھگڑے نے جس کا ذکر ذیل میں ہے فیصلہ طلاق پر التواء مدت لامحدود کی مہر ثبت کردی حالانکہ لڑکے کے والد معہ زرامانت مبلغ تیرہ سو روپیہ جولڑکی کے والد کے حق آئے تھے اور لڑکی کے والد بھی معہ زیورات جو بوقت شادی لڑکی کو شوہر کی طرف سے دیئے گئے تھے، آئے تھے۔ مگر لڑکی کے پدر بزرگوار نے اپنے زیورات کا مطالبہ کیا جس کے جواب میں زیورات سے ناواقفیت کا اظہار ہوا، بلکہ فسادات کے دور کا حوالہ دیا گیا، علاوہ بریں ابتدائی ازدواجی زندگی کا ایک ثمرہ جو ایک دختر کی شکل میں آج آٹھ سال کی موجود ہے، جس کا نام جمیلہ خاتون ہے، اس کو ہر دو فریق اپنے پاس رکھنے کے خواہشمند ہیں، بلکہ مصر ہیں اور بریں وجہ فیصلہ نہ ہوسکا، لہٰذا بغرض آگاہی احکام شرعیہ آپ سے عرض گذار جبکہ لڑکی بھی طلاق لینے پر مصر ہے۔ امید ہے کہ آپ کے زریں مشورے سے جلد آگاہی ہوگی۔ نیاز مند مولانا مسلم صاحب مقام وڈاکخانہ کرھی، ضلع چوبیس پرگنہ پرانی لائن ن ۱۷ روم ن ۱۶

الجواب

موجودہ صورت میں جبکہ شوہر وظیفہ زوجیت ادا نہیں کر پاتا تو طلاق ہی دینا چاہئے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرۃ:۲۲۹] شوہر پر بھلائی کے ساتھ عورت کو رکھنا ہے یا اچھائی کے ساتھ طلاق دینا ہے۔ ﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾[النساء:۱۲۹]۔ عورت کو معلقہ کی طرح نہ چھوڑ رکھو۔ لیکن طلاق دینے کا حق صرف شوہر ہی کو حاصل ہے اور جب تک شوہر طلاق نہ دے عورت کے گلو خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾[البقرۃ:۲۲۳] نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے یہاں جھگڑا صرف زیور اور لڑکی کا ہے تو لڑکی کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ شرعاً لڑکی کو اسکی ماں، ۹ ربرس کی عمر تک رکھ سکتی ہے اسکے بعد اگر شوہر نے مطالبہ کیا تو اسے دینا ہوگا "قاضی خاں میں ہے: "النساء احق مالم يستغن الصغير والام الجارية حتى تبلغ الشهوة" یونہی زیور اگر شوہر کے پاس رہ گیا تو اسکے لیے عورت کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ اپنا مطالبہ ترک کردے اگر اسے گواہوں سے ثابت کردے تو ضرور ملے گا لیکن یہ بات خود عورت اور اس کے باپ کی صواب دید پر ہے کہ جب جھگڑا زیور ہی پر آپڑا ہے، وہ زیور لیتے ہیں یا طلاق۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲ ذی الحجہ ۷۹ھ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۴۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید کی بیوی سے اس کے چھوٹے بھائی نے زنا کیا جس سے حمل ہوگیا جب زید باہر سے آیا تو اپنی بیوی سے ہم بستری بھی کرلیا، اپنی لاعلمی سے، ایسی صورت میں زید اپنی بیوی کو رکھے یا نہیں؟ جو حکم ہو شرعا بتلایا جائے۔ فقط بینوا توجروا محمد رفیق موضع ظہور الدین پور اعظم گڑھ، ۱۲ صفر ۸۲ ھ

الجواب

زید کا اپنی زانیہ بیوی سے علمی یا لاعلمی کی صورت میں ہم بستری کرنا کوئی جرم نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۳] اس طرح زید پر یہ ضروری نہیں کہ اپنی بیوی کو طلاق ہی دے دے۔ شامی میں ہے: "لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة"۔ اسکی مرضی پر ہے، چاہے طلاق دے چاہے نہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ

(۴۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے دو شادی کیں جس میں سے اس نے دوسری بیوی کو طلاق دے دیا۔ طلاق دینے کے کچھ دن بعد ہی طلاق دی ہوئی بیوی کو پھر یہاں لے آیا۔ چند لوگوں نے ان سے دریافت کیا پوچھنے پر زید نے جواب دیا کہ میں نے طلاق نہیں دیا تھا، حالانکہ طلاق نامہ گواہوں کے دست خط اور کاغذ اور کاتب وغیرہ کے دست خط کے ساتھ موجود ہے جس میں زید کا بھی دست خط ہے، ایک پنچایت بھی ہوئی جس میں گواہوں کی بات سے یہ طے پایا گیا ہے کہ طلاق ہو چکی ہے، زید کی پہلی بیوی ابھی میکے میں ہے اس پہلی بیوی اور دوسری بیوی کے متعلق علمائے دین کیا فرماتے ہیں، نوازا جائے۔
السائل دلاور حسین صدر پنچایت پلاول ہزاری باغ

الجواب

زید کا دوسری بیوی کو طلاق دینا جب گواہوں سے ثابت ہو چکا ہے تو وہ دوسری بیوی کو کسی طرح نہیں رکھ سکتا، ہاں وہ کسی دوسرے سے شادی کرلے، اور وہ اس سے صحبت کرنے کے بعد طلاق دے۔ تب عدت کے بعد پھر زید کا نکاح ممکن ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰]" پہلی بیوی بدستور زید کی عورت ہے۔ کیونکہ اس کو طلاق نہیں دی گئی، طلاق کا معاملہ تو دوسری عورت سے ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ، ۱۳ رصفر ۸۲ ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ

(۴۲۔۴۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ہمارے یہاں ایک لڑکی کی شادی قریب تین سال ہوئے شادی کے بعد اس کا شوہر اس کو بلا رہا ہے نہ اس کو طلاق دے رہا ہے اور نہ خرچ دے رہا ہے، دونوں بالغ بھی ہیں تو اب اسکے طلاق کے لیے کیا سبیل ہوسکتی ہے؟ شریعت کے مطابق اب ہمیں کوئی راہ بتائیں کہ لڑکی آزاد ہوجائے، اور اسکی دوسری شادی ہوجائے۔

(۲) محمد حنیف کی بیوی اسکے والدین کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو محمد حنیف کی اتنی حیثیت نہیں ہے کہ دونوں کا خرچ پورا کرے، یعنی والدین کا بھی اور والدین کو کوئی خرچ دینے والا نہیں ہے، لہٰذا اگر الگ الگ خرچ نہیں دے سکتے اور انکی بیوی والدین کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی جس کی وجہ سے محمد حنیف نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا، شرعی حکم سے طلاق جائز طریقہ سے دیا کہ ناجائز طریقہ سے۔ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

فقط ۶؍جون ۶۲ء

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں طلاق کے سوا اور کوئی سبیل نہیں۔ جانبین کے ذمہ دار شوہر کو مجبور کریں کہ یا تو خیر وخوبی کے ساتھ رکھے یا خوش اسلوبی سے طلاق دیدے اور اس طرح معلق چھوڑ دینا گناہ ہے۔ قرآن عظیم میں ہے۔﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾[النساء:۱۲۹]۔ اگر زبردستی بھی اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے گئے تو طلاق پڑ جائے گی۔ ہدایہ میں ہے۔" طلاق المکرہ واقع" [کتاب الطلاق:۳۶۹]

(۲) صورت مسئولہ میں محمد حنیف نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر کوئی جرم نہیں کیا یہاں تو زیادتی عورت کی جانب سے ہے۔ اگر والدین کی طرف سے زیادتی ہوتی تب بھی عورت کو طلاق دیکر والدین کی خوشنودی حاصل کرنا گناہ نہیں ہوتا۔ "اذا کان الحق فی جانب الوالدین فطلاقها واجب لئم العقوق فی الحقوق وان کان فی جانب المرئة فان طلقها لبر الوالدین فهو جائز" [واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہٗ

(۴۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک لڑکی کی عمر ۲۱ سال کی ہے اسکی شادی تقریباً چار سال ہوا ہوئی تھی اسکا شوہر اس لڑکی کو شروع ہی سے رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ شوہر کا باپ اس لڑکی کو لے جاتا اور دس پندرہ یوم اپنے گھر میں رکھتا، لیکن اسکا شوہر اپنی عورت یعنی مذکورہ لڑکی سے مخاطب نہ ہوتا۔ عورت اپنے میکے چلی آتی اور یہیں رہتی تھی۔ عرصہ تین

سال کا ہوتا ہے شوہر نے اپنے دیئے ہوئے زیورات عورت سے لے لیے صرف ہنسلی رہنے دیا جسکو وہ عورت پہن کر اپنے میکے چلی آئی تھی۔ عرصہ پندرہ مہینے کا ہوتا ہے کہ شوہر اور شوہر کا باپ دونوں عورت کے میکے آئے اور پنچایت کے سامنے کہا کہ میرا زیور دے دو، میں تمہیں طلاق دے دوں۔ جو زیور باقی ہے اسکو دے دو میں تمہیں طلاق دے دوں۔ عورت نے زیور دے دیا۔ شوہر اور اسکا باپ زیور لے کر چلے گئے۔ طلاق کے متعلق شوہر نے کوئی تحریر لکھی اور نہ اس پانچ مہینہ کے عرصہ میں وہ اس عورت کو مکان ہی لے گیا اور نہ محبت کرنے کی کوئی بات ہی ہے۔ شوہر نے زبان سے طلاق کا لفظ کہا ہے بروئے پنچایت اگر تم میرا زیور دے دو تو میں تم کو طلاق دے دوں۔ عورت نے زیور کی شرائط پوری کر دی اس حالت میں شریعت سے طلاق وارد ہوئی یا نہیں لڑکی کئی سال سے بہت پریشان ہے۔

مسمی حمید النساء موضع یونجی پوسٹ گوورا وتلی پور گونڈہ

الجواب

طلاق دے دوں گا کا لفظ طلاق دینے کا وعدہ ہے لیکن کوئی کام صرف ارادہ اور آئندہ اسکا وعدہ کر لینے سے پورا نہیں ہوتا۔ اسکے لیے مستقل فعل کی ضرورت ہے۔ حموی شرح اشباہ میں ہے: " والفعل لا یتم بمجرد النیة " اس لیے اس لڑکی پر طلاق نہ پڑی، یہ اور بات ہے کہ شوہر نے لڑکی کو وعدہ میں بہلا کر دھوکا دیا اور سخت گنہگار رہا۔ اس لیے شوہر جب تک اپنی زبان سے یہ نہ کہے کہ میں نے طلاق دیا اس وقت تک لڑکی نکاح سے علیحدہ نہ ہوگی۔ خواہ یہ الفاظ شوہر سے زبردستی کہلائے جائیں تحریر ضروری نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶ ذی الحجہ ۸۰ھ

(۴۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص نے اپنی منکوحہ بیوی کے ایک عروسی کے سلسلہ میں اپنی نفسانی خواہش کے پوری کرنے کا اظہار کیا اسکی بیوی نے اسکو اس فعل کے کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ کچھ دیر حجت کرنے کے بعد اسکے شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ اچھا لے آئندہ میں اگر تجھ سے زندگی میں کروں تو ایسا ہوگا جیسے میں اپنی ماں یا بہن سے شب زفاف کروں۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ شخص مذکور کے لیے اب شریعت مطہرہ کی رو سے کیا حکم ہے۔ طلاق تو نہیں ہوئی، کیا صورت اختیار کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی؟ بحوالہ کتب جواب سے سرفراز فرمائیں۔ احقر سید احمد غنی نگری مدرسہ اصلاح القوم کاشی پور نینی تال محلہ بالتراش

الجواب

صورت مسئولہ میں اس شخص نے ایک نہایت نامناسب بات کہی جس کی معافی اسے

اپنے رب سے مانگنی چاہئے۔ توبہ کرنی چاہئے۔ لیکن نہ تو اسکی بیوی پر طلاق پڑی نہ اسپر کفارہ ہے۔" عالم گیری میں ہے:" لو قال ان وطئتك وطئت امی فلا شي، عليه "[کتاب الطلاق :٤٦٧]۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی مبارکپور اعظم گڑھ ۴ ررجب ۸۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہٗ

(۴۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی کے میکے گیا اور کسی بات پر غصہ ہوکر اپنی بیوی سے چند عورتوں کے سامنے یہ کہا۔ کہ گھر جاکر تجھے طلاق نامہ بھیج دونگا، لیکن گھر آنے پر طلاق نامہ لکھ کر نہ بھیج سکا بلکہ اپنے الفاظ پر افسوس کرتا رہا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں ؟ تحریر فرمائیں۔ نیاز احمد ولد عبدالرزاق بریچ بازار دیوریا

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ کیونکہ یہ طلاق کا وعدہ اور ارادہ ہے، اور وعدہ اور ارادہ سے طلاق نہیں پڑتی۔ حموی میں ہے:" الفعل لا یتم بمجرد النیة "۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح: عبدالمنان اعظمی، الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ، عبدالرؤف غفرلہ

(۴۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اپنے والد کے ساتھ سسرال بیوی کی رخصتی کیلیے گیا کچھ لوگوں کو اکٹھا کرنے کے بعد جب لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ سے رخصتی کیلیے کہا تو لڑکی کے باپ نے کہا لڑکی آپ کے گھر نہیں جائے گی۔ سامان لے کر لڑکی کا فیصلہ کردو۔ لڑکے کے باپ نے فیصلہ کرنے کو منظور کرلیا لڑکے سے جب پوچھا گیا تم کیا کہتے ہو لڑکے نے کہا جو والد صاحب نے کہا وہی میرا بھی کہنا ہے طلاق کی گفتگو ہونے لگی لڑکا سائیکل لے کر گھر جانے لگا جب کچھ دور چلا گیا تو لڑکی کے باپ نے کہا لڑکے کو پکڑ لاؤ لوگ لڑکے کو پکڑ لائے لڑکی کے باپ نے غصہ میں کہا ان دونوں باپ بیٹے کو تلوار سے قتل کردو۔ لڑکے کے موضع کا ایک اور آدمی تھا دباؤ ڈال کر لڑکی کے باپ نے کہا طلاق دے ورنہ خیریت نہیں ہے لڑکے کے والد نے لڑکے سے طلاق لکھوا دیا لڑکے نے زبان سے کچھ نہیں کہا لڑکے کی عمر تقریبا سترہ سال کی ہے۔ بینوا وتوجروا

المستفتی عبدالحق سوں بزرگ ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی اگر واقعۂ صورت حال ایسی ہی ہے کہ اگر طلاق نہ لکھتا تو جان جانے کا یا ہاتھ پاؤں توڑ دینے کا خطرہ تھا، اس لیے ڈر کر طلاق لکھ دیا، لیکن زبان سے کچھ نہ کہا تو طلاق نہ پڑے گی۔

شامی میں ہے: "فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لاتطلق [مطلب فی الطلاق بالکتابۃ: ۴/۲۳۷] واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، خادم دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور ۔ ۲ر محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

(۴۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا اے ہندہ میں تجھ کو طلاق دے دیہوں تو اب اس الفاظ ہندی پر جو خط کشیدہ ہیں کیا ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ اگر واقع ہو گئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی جس کو مفصل کتب شریعت سے بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ بینوا وتوجروا

المستفتی ریاض احمد پردھان جنگ ۱۶ر مارچ ۱۹۶۴ء

الجواب

طلاق دے دیہوں سے طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ یہ کلمہ طلاق دینے کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے اور صرف ارادے سے طلاق نہیں پڑے گی ۔ حموی شرح اشباہ میں ہے: "الفعل لا یتم بمجرد النیۃ" ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲ر ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

(۴۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے والد بکر اپنے سمدھی عمر سے جھگڑ پڑے اور خصومت وکدورت کے باعث اپنے لڑکے زید کو مجبور کرنے لگے کہ اپنی بیوی بنت عمر کو طلاق دے دو ۔ ہندہ کے تعلقات گھر میں سب سے سازگار ہیں اور وہ سب کی فرمانبردار ہے، دریافت کرنے پر بکر کہتا ہے کہ مجھے ہندہ سے کوئی شکایت نہیں ۔ وہ بے قصور ہے، لیکن چونکہ اس کے باپ عمر نے مجھے برا بھلا کہا ہے اسلیے میری خواہش ہے کہ تم ہندہ کو طلاق دے دو۔ ماں باپ کی رضامندی چاہتے ہو تو طلاق ضروری ہے، ہم تمہاری شادی نظر کی لڑکی سے کرادیں گے، چونکہ نظر کی مخاصمت ہندہ کے والد عمر سے ہے اس لیے وہ بھی اس میں سخت کوشاں ہے ۔ زید اپنے والد کی ضد سے سخت پریشان ہے ایسی صورت میں شرع مطہرہ کا کیا حکم ہے ۔

(۱) مذکورہ صورت میں زید اگر اپنی بے قصور بیوی کو طلاق نہ دے تو والدین کا نافرمان تو نہ ہوگا؟

(۲) اس سلسلہ میں نظر کی ریشہ دوانی کا کیا حکم ہے اور ایسی صورت میں زید کیا کرے؟ ۔ فقط ۔

عبدالکریم ٹیلر ماسٹر مکان ۲۱۲ کراس لین این روڈ بمبئی ۔ ۸

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کا اپنی بیوی کو طلاق دینا جائز ہے کہ طلاق دے تو والد کی اطاعت وفرمانبرداری ہوگی اور اگر وہ طلاق نہ دے تب بھی وہ شرعاً گنہگار نہ ہوگا۔ لمعات میں ہے: "ان کان الحق فی جانب الوالدین فالطلاق واجب للزوم العقوق فی الحقوق وان کان فی جانب المرأة فان طلق لرضاء الوالدین فهو جائز۔ اگر حق والدین کی طرف ہو تو بیوی کو طلاق دینا واجب ہے کہ ایسی صورت میں والدین کی نافرمانی لازم آئے گی اور اگر حق عورت کی طرف سے ہو تب بھی عورت کو طلاق دینا جائز ہوگا۔ مرقات شرح مشکوۃ میں ہے:" عن ابن عمر قال کانت تحتی امراة احبها، و کان عمر یکرهها فقال لی: طلقها فابیت فاتی عمر رسول الله ﷺ فذکر ذلك له، فقال لی رسول الله ﷺ طلقها، امر ندب او وجوب ان کان هناك باعث آخر۔

(مرقاۃ المفاتیح: ۷/۳۰۹)

حضرت عبداللہ بن عمر اپنی ایک عورت سے محبت زیادہ رکھتے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے انھوں نے حکم دیا کہ اس عورت کو طلاق دے دو میں نے اس سے انکار کر دیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے حضرت ابن عمر کو حکم دیا کہ اسے طلاق دے دو۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ حکم وجوبی بھی ہو سکتا ہے اور استحبابی بھی۔ عورت میں اگر واقعی کوئی عیب رہا ہو تو طلاق کا حکم وجوبی ہوگا۔

ان دونوں عبارتوں سے پتہ چلتا ہے کہ والد خواہ مخواہ بلا کسی سبب صحیح کے عورت کو طلاق دینے کا حکم دے تو اس وقت طلاق دینا جائز ہے، اور زیادہ سے زیادہ مستحب، اور مستحب کا شامی میں یہ حکم بتایا گیا ہے کہ اس کو کرو تو ثواب اور نہ کرو تو کوئی عذاب نہیں" قال فی الامداد حکمه الثواب علی فعل و عدم اللوم علی الترك" خلاصہ یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی عورت کو صورت مسئولہ میں طلاق نہ دے تو کوئی گناہ یا والد کی نافرمانی نہیں ہوگی اور طلاق دے تو جائز اور والدین کی اعلیٰ درجہ کی اطاعت ہوگی۔ زید کو اپنے والد کی تفہیم کرنی چاہئے کہ وہ اپنے ارادہ سے باز آئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی، ۲۷ رمحرم ۱۳۷۹ھ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۵۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک لڑکے نے کہا اپنی بیوی کے بارے میں کہا میں نہیں بلا کر لیجاتا، اس پر اس کے خسر نے کہا کہ تو یہ لفظ دو مرتبہ اور کہدے، تب لڑکے نے غصہ میں دو چار مرتبہ کہدیا کہ میں نہیں بلا کر لیجاتا۔ اب اس

کے خسر صاحب کہتے ہیں کہ تو نے ہماری لڑکی کو طلاق دے دی ہے۔ مہربانی فرما کر احادیث وفقہ سے ثبوت عنایت فرمائیں کہ ان لفظوں میں اس طرح سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ فقط والسلام
المستفتی حکیم بشیر احمد بلیاوی بمقام وقصبہ ڈلاری ڈاکخانہ خاص ضلع مرادآباد یوپی۔

الجواب

میں نہیں لیجاتا۔ نہ تو طلاق کے صریح الفاظ سے ہے نہ کنائی اور اگر بالفرض کنائی مان بھی لیا جائے تو نہ مذاکرہ طلاق ہے، اور نہ نیت کا ہی پتہ چلتا ہے، اس لیے طلاق نہ پڑے گی، اور خسر کی چالاکی رائے گاں گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی ۲۳ر صفر ۱۳۷۹ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۵۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک عورت عزیزن زوجہ مکوئی کی تھی جو کہ دس سال سے اپنے ماں باپ کے مکان پر گزر کرتی تھی اس کا شوہر طلاق نامہ خرید کر لے آیا مگر کسی طرح کا کوئی جھگڑا ہونے سے لکھا ہی نہیں گیا اور عورت دوسری جگہ شوہر سمجھ کر گئی اور کئی مرتبہ برادری اس کے مکان پر گئی لیکن طلاق نہیں دیا۔ اب اس عورت کے دوسرے شوہر سے تین بچے بھی پیدا ہو گئے قریب دس سال میں۔ آپ ہم کو شرع کے مطابق اپنا فتوی دیں کہ اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے کیونکہ یہاں پر برادری ہواکٹرہ گنج پرگنہ کاشی پور ضلع نینی تال کے رہنے والے نظیر ولد لعل محمد انصاری کے خلاف پنچایت کر کے اس کے خلاف پنچایت کے حقوق بند کر رہے ہیں کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ جب تک آپ طلاق نہیں اس عورت کی کریں گے جب تک ہم برادری میں اپنی شامل نہیں کرینگے۔ اب مہربانی فرما کر اس کا جواب فوراً جلدی دیں تاکہ ہماری یہ دشواری دور ہو جائے۔
المستفتی: خادم عاشق حسین سورپئی ہواکٹرہ گنج پرگنہ کاشی پورہ ضلع نینی تال ۳۰ر ستمبر

الجواب

جبکہ عزیزن کے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی تو عزیزن بدستور اس کے نکاح میں ہے۔
قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾ [البقرة:۲۳۷]
نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے، ایسی صورت میں عزیزن کا دوسرے شخص کو شوہر سمجھ کر اس کے یہاں جانا اس کے ساتھ رہنا شوہری تعلقات قائم رکھنا قطعاً حرام ہے، عزیزن اور اس شخص پر جس کے پاس وہ رہتی ہے فرض ہے کہ فوراً علیحدہ ہو جائیں، اور اپنے فعل پر نادم ہو کر توبہ کریں، جب تک یہ علیحدہ ہو کر توبہ نہ کریں برادری کے لوگ ان سے مقاطعہ کریں، عزیزن جب کہ اپنے شوہر کے ساتھ کسی طرح بھی

رہنا نہیں چاہتی تو شوہر کو طلاق دیدینا چاہئے، برادری کے لوگ زور دیکر طلاق دلادیں، اگرچہ روپیہ لے کر طلاق دے، اگر بالفرض روپیہ پر راضی نہ ہو تو بالجبر بھی اس سے طلاق دلا سکتے ہیں اس صورت میں جبراً بھی طلاق ہو جاتی ہے، طلاق کے بعد عدت گزار کر عزیزن جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: عبد العزیز عفی عنہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۵۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ناجائز حمل والی عورت کو اس کا حقیقی شوہر حالت حمل میں طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر طلاق دے سکتا ہے تو نان ونفقہ کا مستحق ہوگی یا نہیں؟

الجواب

عورت کو حمل ہو تو شوہر طلاق دے سکتا ہے ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤] حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حمل کی حالت میں طلاق ہو تو جائز ہے جبھی تو عدت وضع حمل بن سکتی ہے۔ اگر وہ شوہر کی مدخول بہا ہے تو عدت بھی واجب ہوگی، اور اس کا نان ونفقہ بھی اور پورا مہر بھی واجب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶ر محرم الحرام ۹۷ھ

(۵۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کا ہندہ سے نکاح ہوا نکاح کے بعد زید نے اپنے دل میں یہ کہا خدا کی قسم میں اپنی بیوی کے پاس پانچ سال نہیں جاؤں گا، ایک سال کے بعد ہندہ کی رخصتی ہوئی، زید نے اس سے پرہیز کیا، تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ فقط والسلام

المستفتی عبد الرب اسلامیہ ہائی اسکول بختیار پور ضلع سہرسا

الجواب

ان مسائل میں اعتبار تلفظ کا ہے دل کے ارادہ اور نیت کا نہیں اس لیے ہندہ صورت مسئولہ میں شرعاً اس کی بیوی ہے۔ شامی میں ہے: "اخذ احد فمه قبل ذكر العدد وقع واحدة عملا بالصيغة لان الوقوع بلفظه لا بقصده" (٤/٣٨٤) دیکھئے کہنے والے کا منہ پکڑ لیا گیا تو اب جتنا کہا اسی کا اعتبار ہے دل کے غصہ اور ارادہ پر مواخذہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۸ر رجب المرجب ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۵۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے ایک لڑکی سے شادی کی جس کو عرصہ تقریبا نو سال کا ہوا، درمیان میں لڑکی اپنے شوہر کے یہاں دوبارہ گئی اور شوہر کا یہ حال ہے کہ لڑکی کو اپنے گھر بلا کر نہیں لے جاتا، اور طرح طرح کی تکلیف بھی دیتا ہے اور اس سے طلاق دینے کو کہا جاتا ہے تو وہ اس پر راضی نہیں ہوتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ آخر لڑکی کا کون سا راستہ نکالا جائے نیز زید یہ کہتا ہے کہ اگر لڑکی کسی طرح سے میرے گھر آئی بھی تو اس کے اوپر طرح طرح کی تہمت ڈال کر اس کو میکے چھوڑ دوں گا اب لڑکی والے بہت پریشان ہیں، اس لیے ایسا طریقہ نکالا جائے جس سے لڑکی کی زندگی اچھی طرح سے گزر سکے اس کا جواب بہت جلد عنایت فرمائیں۔
پتہ سید محمد علاء الدین قادری ساکن روپن چی پوسٹ بھیپور بکھنگری ضلع مظفر پور بہار

الجواب

موجودہ صورت میں شوہر سے طلاق لینا ضروری ہے۔ راضی خوشی سے دے، یا روپیہ پیسہ لے دیکر طلاق دے، یا زبردستی طلاق دے۔ اس سے طلاق کے الفاظ کہلوائے جائیں، طلاق کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرۃ:۲۳۷]۔ واللہ تعالی اعلم۔
عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۲ رذی القعدہ ۱۳۸۳ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
سکینہ بنت زید کی شادی بکر ابن عمرو سے ۵۳ء میں ہوئی جبکہ لڑکی نابالغ تھی، بالغ ہونے کے بعد سکینہ کئی بار اپنی سسرال گئی، تیسری بار جب اپنی سسرال گئی تو دونوں میاں بیوی میں کچھ نزاع ہوا تو شوہر نے بیوی کا زیور وغیرہ چھین لیا، اور کہا کہ میں زیور وغیرہ اس لیے لے رہا ہوں کہ مجھے اب تم کو رکھنا نہیں ہے، اور یہ لفظ بکر نے بار بار کہے (جاؤ میں تم کو نہیں رکھوں گا) سکینہ اپنے میکے چلی آئی اور پھر کبھی اپنے سسرال نہیں گئی، سکینہ شریعت مطہرہ سے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
المستفتی عبد السلام بنگٹ ۱۳ ؍اکتوبر ۶۵ء

الجواب

صورت مسئولہ میں جب تک بکر سکینہ مذکورہ کو طلاق نہ دیدے، اس کی شادی دوسری جگہ جائز نہیں قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرۃ:۲۳۷] شوہر کے ہاتھ میں شادی کی گرہ ہے

وہی طلاق دے تو الگ ہو خواہ برضا ورغبت دے یا بالجبر اس سے طلاق کے الفاظ کہلوائے جائیں ہر طرح طلاق پڑ جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶ر جمادی الثانی ۸۵ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد مرتضیٰ نے غصہ کی حالت میں اپنی منکوحہ قریشہ خاتون کو طلاق دیا۔ اور وہ اس طرح کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ اس فقرہ کو تین بار کہا۔ لیکن اس وقت کوئی تیسرا موجود نہیں تھا، مگر قریشہ خاتون نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا۔ اس کا شوہر اس دن سے اس کی قربت سے باز رہا۔ تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

قریشہ خاتون کی گود میں مرتضیٰ کا ساڑھے تین سال کا بچہ ہے۔ کہتی ہے کہ نہ بچہ دوں گی نہ مہر معاف کروں گی۔ تو بچہ کو لینے میں ہم لوگ حق بجانب ہیں یا نہیں۔ فقط والسلام۔

محمد مرتضیٰ کوسی منڈل مین نمبر ۴ ار گھوری ہوڑی

الجواب

صورت مسئولہ میں جب کہ محمد مرتضیٰ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس کی بیوی پر طلاقیں پڑ گئیں عورت کچھ جواب دے یا نہ دے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾[البقرة:۲۳۷] مسئلہ طلاق میں شوہر مستقل بالذات ہے اگر چہ بیوی کے شریر اور بدزبان ہونے کی وجہ سے وہ طلاق دینے میں حق بجانب ہے۔ لیکن جب عورت نے مہر معاف نہیں کیا ہے تو شوہر کو مہر دینا پڑے گا۔

قرآن کریم میں ہے: ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا﴾[النساء:٤] عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی سے دو ہاں اگر وہ اس میں کچھ برضا ورغبت تمہیں چھوڑ دیں تو تم اس میں سے کھا سکتے ہو۔ پس صورت یہی ہے کہ یا ادا کرے، چاہے بالاقساط ہی، چاہے عورت سے معاف کرائے۔ اور یہ تو شادی کے وقت دیکھنا تھا کہ اتنے مہر پر شادی نہ کریں۔ جتنی ادا نہیں کر سکتے۔ یونہی بچہ جب تک خود سے کھا پی نہیں لیتا اور دوسرے کی مدد سے بے نیاز نہیں ہو جاتا جس کی مدت سات سال ہے، اس وقت تک شوہر اپنے بچہ کو ماں سے جدا نہیں کر سکتا، پرورش کا حق ماں کو ہے۔ بشرطیکہ وہ بچہ کے غیر محرم سے شادی نہ کرے، یا فاسق وفاجر ہے، اور بچہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر نہ جاتی ہو۔

قاضی خاں میں ہے: "احق الناس بحضانة الصغير الام وانما يبطل حق الحضانة بهئو لاء النساء اذا تزوجن بالاجنبي مالم يستغن الصغير بان كان ياكل ويشرب وحده ويلبس

وحدہ"۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶ر جمادی الثانی ۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

کسی نے اپنی منکوحہ کو خلوت صحیحہ سے قبل دو طلاقیں صریح دے دیں طلاق ہوئے تین سال گزر گئے اب پھر وہ عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

تراب علی اترولہ

الجواب

صورت مسئولہ میں دوبارہ صرف نکاح کافی ہے حلالہ کی ضرورت نہیں قرآن عظیم میں حلالہ کو صرف تین طلاق کے بعد فرمایا گیا ہے۔ عالمگیری (۴/ ۱۵۷) میں ہے:" اذا کان الطلاق باتنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة اوبعد انقضائها ۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کے پاس ایک خط لکھا اس خط کی روشنی میں بکر کہتا ہے کہ ہندہ کو طلاق ہوگئی زید کہتا ہے کہ نہیں۔ ایسی صورت میں شرع کا کیا حکم ہے۔

(نوٹ) باہمی اختلاف کی بنیاد پر ہندہ میکے چلی آئی کچھ دنوں تک میکے میں رہی اسی درمیان میں پیدائش ہوئی بچہ فوت ہوگیا اس کے بعد ہندہ کو لینے دو آدمی آئے بات چل رہی تھی کہ یہ خط پہنچا۔

خط مندرجہ ذیل ہے۔

اے میری جان تمنا اے میری روح حیات تجھ پہ صدقے تجھ پہ قرباں میرے دل کی کائنات

میں بخیر ہوں غالبا تم بھی بخیر ہوگی۔ ضروری بات یہ ہے کہ ہم دونوں کو بچھڑے ہوئے قریب ڈیڑھ سال ہو رہا ہے اور ابھی تک یہ مسئلہ جدائی کا حل نہ ہوسکا حالانکہ اس کو حل کرنے کے لیے کئی بار آدمی میں نے بھیجا، مگر تمہارے گھر والوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ بڑے افسوس کی بات ہے لیکن اگر تم چاہتیں تو ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے۔ مگر افسوس کہ تم نے بھی اپنے ماں باپ کے بتائے ہوئے ظالمانہ طریقے ہی کو اختیار کیا کیوں کہ ابھی تک میں سمجھتا تھا کہ یہ رکاوٹ تمہارے والدین کی طرف سے

ہے، لیکن جب ہمارے آدمی تمہارے وہاں جمعرات کو گئے تو ان کی زبانی معلوم ہوا کہ تم خود آنا نہیں چا ہتیں اگر کسی کے بہلانے اور پھسلانے میں آ گئی تو اس کو اپنے ذہن سے نکال دو کیوں کہ یہ دنیا ہے یہاں بنوانے والے کم اور بگاڑنے والے بہت ملتے ہیں۔ جب تک تمہارے ہاتھ پاؤں چلتے رہیں گے تب تک تمہارے گھر والے بھی ساتھ دیتے رہیں گے جس دن ہاتھ پاؤں میں کمزوری آئی تو یہی لوگ تمہارا جینا حرام کر دیں گے، اس وقت تمہیں محسوس ہوگا کہ میرا بھی ساتھی ہوتا۔ مگر اس وقت ایک دھوبی کے کتے کی طرح نہ گھر کی نہ گھاٹ کی بن کے رہ جاؤ گی۔ تم زندگی بھر پچھتاؤ گی میں تو کوئی نہ کوئی راستہ کر ہی لوں گا مگر تم ایک گھائل ہرنی کی طرح تڑپتی رہو گی۔ جس طرح تم نے میری مجبوریوں کا فائدہ اٹھایا ہے یا اٹھانا چاہتی ہو ویسے ہی جو تمہارے ہمدرد ہیں تمہاری مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اس وقت سوائے ہاتھ ملنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا میں نے سوچا کہ آخری وقت تمہیں کچھ نصیحتیں تو کر دوں کہ تم ابھی نادان ہو اور ایسی نادانی سے لوگ جن کو تم اپنا کہتی ہو فائدہ اٹھا رہے ہیں اور تم کو بیوقوف بنائے ہوئے ہیں۔ اب بھی موقع ہے، اگر چاہو تو سنبھل سکتی ہو ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تمہاری وجہ سے کتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں اس کا اندازہ تم نے لگایا ہی نہیں، ورنہ کلیجہ نکل جاتا۔ تمہاری وجہ سے میں اپنی اولاد کو نہ دیکھ سکا اور اس کو کھلانے سے پہلے ہی تم نے اسے دفن بھی کر دیا تم کتنی ظالم ہو۔ اس کی موت کی ذمہ دار بھی تم ہو۔ اچھا ہوا کہ وہ غریب تمہیں ماں کہنے سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور تم کو تنہا چھوڑ دیا۔ خیر بس اتنا ہی لکھنے کو کافی سمجھو۔

یہ آخری خط ہے اور آخری سلام۔ اس کے بعد نہ خط جائے گا نہ سلام، اور میں بہت جلد یہاں سے بھمڑی جا رہا ہوں، اگر تم نے مجھ سے اچھا کسی کو ڈھونڈ لیا ہو تو میری طرف سے مبارک باد ہو۔ فقط والسلام پھر ایک شعر بطور خاص لکھ دیتا ہوں۔

برباد میرا یوں ہی دل ناداں تو رہے ☆☆ ☆ تو خوش رہے اے جان تمنا جہاں رہے

افضل احمد مبارکپور سائل عبد الباری ولد علی حسین محلہ پورہ دیوان مبارک پور۔ ۱۵/۱/ ۶۷ء

الجواب

سوال میں لکھے ہوئے خط میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جسے طلاق کا صریح یا کنائی لفظ قرار دیا جا سکے۔ بصورت موجودہ کوئی طلاق نہیں پڑی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹ رشوال ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی سے آج تین سال پہلے سے قطع تعلق ہے۔ نہ اپنے پاس رکھتا ہے نہ نان ونفقہ دیتا ہے نہ خود اپنے مکان میں رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے، لڑکی اپنے میکے میں رہتی ہے۔ یہ بھی اپنے شوہر کے پاس جانا نہیں چاہتی بکر طلاق لینا چاہتا ہے، زید کا پتہ لگا کر اس کے پاس لوگ جاتے ہیں تو زید کوئی بہانہ بنا کر دوسری جگہ بھاگ جاتا ہے، ایسی صورت میں لڑکی والے سخت پریشان ہیں اور نکاح فسخ کرانا چاہتے ہیں چونکہ زمانہ خراب ہے اس دور میں گناہ میں مبتلا ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ لہٰذا فسخ کرانے کی کیا صورت ہوسکتی ہے بہت جلد جواب مرحمت فرمائیں۔ فقط بینوا وتوجروا

المستفتی محمد قمر الدین عفی عنہ ۱۴ر مئی ۶۹ء جھریا دھنباد

الجواب

طلاق حاصل کرنا ضروری ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرة:۲۳۷] وہ رضا ورغبت سے طلاق دے روپیہ لے دیکر زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں۔ ہر طرح طلاق ہوجائے گی۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: " طلاق المکرہ واقع "واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۸۹ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

لڑکے نے اپنے سسرال ایک رقعہ ہندی میں تحریر کیا کہ ذاکر اپنی لڑکی کی طلاق لے جائے۔ اس تحریر سے طلاق ہوگی یا نہیں۔ احقر محمد عظمت اللہ علیمی غفرلہ

الجواب

اس سوال کے ساتھ جو ہندی خط تھا اس سے طلاق نہیں پڑے گی کہ زیادہ سے زیادہ اس میں طلاق دینے پر آمادگی کا اظہار ہوا، آمادگی اور چیز اور طلاق اور چیز۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۸ر ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

روزن میاں کی دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں جن کے خاوند بہت ہی تکلیف دے رہے ہیں، دو سال ہوئے بڑی لڑکی کو اسکے خاوند نے مار پیٹ کر اور زیور چھین کر میکے پہنچا دیا ہے، میکے میں بڑی لڑکی کی ایک

بچی بھی ہے اور دونوں لڑکیاں خاوند کے ظلم کے ڈر سے سسرال جانے سے انکار کرتی ہیں، کیونکہ ان کو خاوند کی اذیت سے جان کا خطرہ ہے۔ دونوں خاوند طلاق دینے سے انکار کرتے ہیں اور زبردستی رخصتی چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا لڑکیاں دوسرا نکاح کرسکتی ہیں۔ روزن میاں کو کیا کرنا چاہئے۔ فقط

روزن میاں ڈاکخانہ موضع مہناج پور اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں ان لڑکیوں کو شوہر سے طلاق لینا ضروری ہے جس طرح بھی ہو طلاق لے روپیہ پیسہ لے کر یا زبردستی ڈرادھمکا کر ہر طرح طلاق ہوجائے گی۔ ہدایہ (۳۴۹/۲) میں ہے: "طلاق المکرہ وقع" بغیر طلاق کے دوسرا نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرۃ:۲۳۷] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک نابالغہ کا نکاح ایام نابالغی میں ایک بہرہ اور گونگے کے ساتھ کردیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس گونگے کے ساتھ اس کا نکاح جائز ہوا یا نہیں (۲) بغیر اس کے طلاق کے دوسرے کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جواب باصواب سے بحوالہ حدیث و قرآن مستفیض فرمائیں (۳) کیا صورت ہو سکتی ہے کہ جس کے یہاں وہ چلی گئی ہے اس کے ساتھ اس کا نکاح ہوجائے گا۔

طالب جواب و دعا عبد الحنان رضوی نقشبندی مجددی معلم بروڈمڈل اسکول ضلع چھپرہ بہار

الجواب

گونگے کی طلاق اشارہ سے ہوتی ہے۔ شامی میں ہے: "واداء اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابة المتبیبة واشارة الاخرس" پس اشارہ سے ہی اس گونگے سے طلاق دلائی جائے بغیر طلاق دوسرے کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ عالم گیری (۳۵۸/۱) میں ہے: "لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ" واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲ر شوال ۸۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کو عرصہ چار سال سے زائد ہوا کہ شادی ہوئی، اور قریب ایک سال تک اپنے شوہر کے یہاں

بمشکل تمام رہ سکی۔اور شوہر بیوی میں دلی محبت نہیں رہی، ہندہ کی تکلیف دیکھ کران کے والدین نے ہندہ کو اپنے میکے میں لے آئے اور ہندہ کو میکے میں لانے کے بعد لڑکا اپنی برادری میں جا کر یہ کہنے لگا ہم لڑکی کو طلاق دیں گے، یہ لفظ تین جگہ برادری میں جا کر کہا،اس کے کچھ عرصہ بعد ہندہ کے شوہر نے دوسری شادی کرلی ہے تو اس نے رخصتی کرنے کے واسطے اطلاع کیا کہ لڑکی کی رخصتی کردیجئے تو اب لڑکی اپنے شوہر کے یہاں جانے سے انکار کرتی ہے،اور کہتی ہے کہ میں اس نالائق شوہر کے یہاں کسی حالت میں نہیں جاؤں گی،اور والدین ہمارے ساتھ اس کے گھر جانے کے لیے مجبور کریں گے تو ہم خودکشی کرلیں گے یہ بہتر ہے،لیکن اس نالائق شوہر کے یہاں جانا پسند نہیں،اور اس نے دوسری شادی کرلی ہے تو ہمیں بھی حق ہے کہ میں بھی دوسری شادی کرسکتی ہوں۔ لال محمد ٹیلر ماسٹر پوسٹ رام پور رام مظفر پور بہار

الجواب

''دے دیں گے'' کے لفظ سے طلاق نہیں پڑے گی۔حموی شرح الاشباہ میں ہے: "والفعل لا یتم بمجرد النیة" موجودہ صورت میں بغیر طلاق حاصل کئے ہوئے دوسرے نکاح کی کوئی سبیل نہیں راضی خوشی طلاق دے یا کچھ لے کر طلاق دے،یا زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں۔ ہدایہ(۳/۳۶۹) میں ہے:"طلاق المکرہ واقع" عورت کی دوسری شادی کرنے کا حق موجودہ صورت میں قرآن نے نہیں دیا ہم کس طرح دیں۔واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۴_۶۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

حسب ذیل مسائل کے بارے میں علمائے دین ومفتیان کرام کا کیا فیصلہ ہے،بحوالہ کتب جواب دیں۔

(۱) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا اور اس حال میں کہ دونوں نابالغہ ہیں چونکہ زید کی عمر پندرہ سے زائد تھی اس لیے وہ پہلے بالغ ہوا اور بالغ ہونے کے بعد زید نے ایک کافرہ عورت سے تعلق کرلیا اور وہ کافرہ عورت زید کے ساتھ باقاعدہ طور پر اس کی بیوی کے مثل رہنے لگی اور بچے بھی ہوئے،اب ہندہ بالغہ ہوئی،لیکن زید کی مذکورہ حالت دیکھ کر زید کے ساتھ رہنے سے انکار کردیا،ہندہ کے والد نے زید سے طلاق لینے کی کوشش کی مگر زید نے طلاق دینے سے انکار کردیا،اس کا کہنا ہے کہ میں دونوں کو رکھوں گا،مگر ہندہ قطعی اس کے ساتھ رہنے سے منکر ہی نہیں متنفر بھی ہے،زید کو روپے دیکر بھی طلاق لینے کی کوشش کی گئی نکاح کے بعد سے ہندہ ابھی تک اپنے میکے میں رہی ہے زید کے پاس نہیں گئی ہے۔ایسی صورت میں کیا کیا

جائے اگر قاضی شریعت نکاح قطع کرسکتا ہے تو قاضی شریعت کس کو مانا جائے، مدھیہ پردیش میں کوئی آدمی نا معلوم ہے جس سے رابطہ قائم کرکے اس مسئلہ کا فیصلہ کیا جائے براہ کرم مفصل جواب دیں۔

(۲) ہندوستان میں کیا کافر سے سود لینا جائز ہے اگر ہے تو کیوں بینک میں اپنے روپے دیکر زائد لیتے ہیں کیا وہ سود نہیں اگر ہے تو کیا اس کا لینا جائز ہے، اگر جائز ہے تو کیا ان روپیوں کو کسی دینی مصرف مثلاً تعمیر مسجد مدرسہ یا کفن وغیرہ میں لگایا جاسکتا ہے اگر نہیں تو کیوں۔

(۳) لاٹری کا ٹکٹ لینا جائز ہے کیا، اگر کسی نے لے ہی لیا اور اس کا نمبر بھی نکل آیا اب ایک روپئے کے بدلے پانچ لاکھ روپئے مل رہے ہیں تو ان روپیوں کا لینا کیسا ہے اور اگر کسی نے روپے لے بھی لیے تو ان روپیوں کو ذاتی مصرف میں لاسکتے ہیں۔

المستفتی منظور الحسن مدرسہ اہل سنت نوریہ پوسٹ ویکرحسن ضلع سلاہی مدھیہ پردیش

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں دوسری شادی کے لیے زید سے طلاق لینا ضروری ہے چاہئے برضا ورغبت طلاق دے، چاہے بجبر واکراہ اگر زبردستی بھی زید سے طلاق کے الفاظ کہلائے گئے تو طلاق واقع ہوجائے گی۔ ہدایہ(۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع"

(۲) ہندوستان کے غیر مسلم اگر اپنی مرضی سے کوئی رقم مسلمانوں کو دیں اور اس کے لینے میں غدر یا عزت کو خطرہ نہ ہو تو اس کا لینا جائز ہے اس کو جس مصرف میں خرچ کریں گے جائز ہوگا۔

(۳) لاٹری بلاشبہ جوا ہے اور ناجائز ہے اور جو مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا جائے وہ یا تو اس کے اصلی مالکوں کو دیا جائے، اور صورت مسئولہ میں یہ کیسے معلوم ہوگا پورے ہندوستان میں کس کس آدمی نے ٹکٹ خریدا تو اس رقم کو محتاجوں میں تقسیم کردیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

علمائے کرام مفتیان اسلام بموجب حکم اللہ جل مجدہ وحبیب ﷺ اس مسئلہ پر فتویٰ صادر فرمائیں، زید نے اپنی بیوی زینت کو دوران گفتگو تین طلاق دے دیں، طلاق کے وقوع پر زن وشوہر کے علاوہ کوئی اور گواہ نہ تھا لڑکی اپنے بھائی کے ہمراہ میکے چلی گئی۔ زید انکار کرتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دیا اس امر میں زید وزینت دونوں حلف اٹھانے کو تیار ہیں، لیکن برادری کے سردار کہتے ہین کہ فیصلہ اس پر

عمل ہوگا اور زید قرآن پاک اٹھا کر کہے کہ ہم نے طلاق نہیں دیا ہے تو لڑکی رخصت کر دی جائے گی براہ کرم اب فتوی مرحمت فرمائیں کہ زینت نکاح سے خارج ہے یا نہیں۔

مطیع اللہ قریشی ۱۷ ستمبر ۲۴ رجب المرجب ۱۹۶۹ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں جب عورت قسم کھا کر طلاق کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کا شوہر کے پاس کسی طرح جانا صحیح نہیں ہے۔ یہی پنچان شوہر سے دوبارہ طلاق دلوادیں اور اس طرح معاملہ بالکل صاف ہو جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۹ رصفر ۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی اپنے میکے سے رخصت ہوکر اپنے خاوند کے یہاں گئی زید سے اور ہندہ سے جھگڑا ہوا، اس بنا پر زید نے اپنے مکان سے نکال کر باہر کیا کچھ دن وہ اپنے میکے میں رہی وہاں اس کا گزر نہ ہوا وہ ناجائز تعلق کر کے بکر کے ساتھ چلی گئی، بکر کے یہاں آٹھ نو برس کا زمانہ گزر گیا، اس کو بکر کے نطفے سے دو بچے بھی پیدا ہوئے، ہندہ کافی عرصہ تک طلاق کی جویا رہی، مگر زید نے طلاق نہیں دیا، اور اب وہ طلاق کی جویا ہے مگر طلاق نہیں دے رہا ہے، لوگوں نے سمجھایا کہ جو غلطی ہو چکی ہے اب تم توبہ کرلو اور بکر کے یہاں مت رہو اب نہ تو اپنے خاوند کے یہاں ہے اور نہ تو ناجائز تعلق والے کے یہاں ہے، اس کے میکے میں بھی کوئی ذریعہ معاش نہیں کہ اس کی زندگی گزر جائے، ایسی صورت میں وہ کیا کرے اور بغیر شادی کے اسکا کام بھی نہیں چلے گا شبہ ہے کہ ناجائز کام نہ کر بیٹھے زید طلاق بھی نہیں دے رہا ہے اور نہ تو رکھنے پر راضی ہے، ہندہ یہ چاہتی ہے کہ جائز طرح سے رہوں، لیکن کوئی راستہ نہیں پا رہی ہے وہ کیسے وہاں رہے بہت سے لوگ اس کے پاس گئے کہ تم طلاق دے دو اور چاہو لا کر رکھ لو۔ ایسی حالت میں ہندہ اپنی دوسری شادی کرسکتی ہے کہ نہیں اگر وہ شادی کرے تو کیسے کرے براہ کرم شرع سے کوئی فیصلہ فرمایا جائے۔ فقط

المستفتی منگیر میاں ساکن ضلع گورکھپور

الجواب

آخر یہ برادری اور پنچایت والے کس مرض کی دوا ہیں۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ زید پر دباؤ ڈال کر اس سے طلاق حاصل کرلیں، جب تک وہ طلاق نہ دے دوسرے نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے۔ وہ راضی خوشی سے طلاق دے، روپیہ پیسہ لے کر طلاق دے یا زبردستی دے اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جا

گئیں ہر طرح طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ میں ہے: "طلاق المکرہ واقع" واللہ تعالی اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں نورالحسن ولد احمد رفیع پنچ کے روبرو مبلغ تیس روپیہ ماہانہ مستقل وقت مقررہ پر اپنی زوجہ مسماۃ حسینہ بنت حسین کی حوائج ضروریہ کے لیے روانہ کرتے رہنے کا عہد واقرار کرتا ہوں، اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ چار پانچ ماہ بعد اپنی فیملی میں واپس چلا آؤں گا، خاندان کو خوش اسلوبی کے ساتھ چلاتا ہے، اور اس کے ہر فرد کے ساتھ یکساں طور پر سلوک کرتا ہے، اور اسکے لیے تو حتی الامکان کوشش کرتا ہوں اور اس اقرار نامہ کے پیش نظر نباہ نہ ہوسکنے کی صورت میں میری زوجہ بالا کو اختیار ہوگا، اور اپنی مرضی کے مطابق مناسب صورت اختیار کرسکتی ہے، یہ اقرار نامہ میں ۷ پنچ کے سامنے اس غرض سے لکھ دیا کہ باوقت ضرورت کام آئے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس کے شوہر نے آج سے ڈھائی سال پہلے وعدہ کیا تھا کہ میں ہر ماہ میں روپیہ روانہ کروں گا اور چار ماہ کے بعد گھر بھی آیا کروں گا، لیکن نہ آج تک اس نے ایک پیسہ روانہ کیا اور نہ گھر آیا تو اس صورت میں بیوی کو طلاق کا اختیار ہے یا نہیں؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا فقط والسلام المستفتی مسماۃ حسینہ موضع بندول ضلع اعظم گڑھ ۸/ جمادی الاخرہ ۹۰ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر نباہ کی کوئی صورت نہیں رہ گئی ہے، اور طلاق کے علاوہ چارہ نہ ہو تو مسماۃ حسینہ کو اپنی طلاق دینے کا اختیار ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک نابالغ لڑکے کی شادی ایک نابالغہ لڑکی کے ساتھ کردی گئی، جبکہ عقد کے وقت تک لڑکی سے اس بات کو پوشیدہ رکھا گیا رخصتی کے بعد لڑکی کو اس بات کا علم ہوا کہ میرا عقد جس لڑکے کے ساتھ ہوا ہے وہ نابالغ ہے اور وہ لڑکا ابھی نابالغ ہے، ایسی صورت میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ کیا لڑکی کو بھی اس بات کا حق حاصل ہے کہ نہیں کہ وہ دوسرا عقد اپنی مرضی سے کسی دوسرے کے ساتھ کرے۔ (نوٹ) رخصتی سے اب تک اپنے نابالغ شوہر کے گھر نہیں گئی، اور نہ جانے کے لیے رضامند ہے۔ المستفتی عبدالحمید مرادآباد

الجواب

صورت مسئولہ میں جب لڑکا بالغ ہوکر طلاق دے گا تب وہ عورت دوسری شادی کرسکے گی، بغیر طلاق حاصل کیے دوسری شادی ممکن نہیں، اور نابالغ طلاق نہیں دے سکتا ہے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرة:۲۳۷) اور ہدایہ(۳۶۸) میں ہے:"یقع طلاق کل رجل عاقل بالغ" واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپوراعظم گڑھ ۱۵رمحرم الحرام ۱۳۹۰ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کے میکے سے عمر ہندہ کو لوانے گیا تو ہندہ کے شوہر زید نے مکان میں عمر کو لیجا کر کہا کہ اس سے پوچھو کیوں نہیں گئی، اور اس کے بعد ماں کی گالی دیکر یہ کہا کہ اسے مجھ سے تین سال سے مطلب نہیں ہے یہی لفظ تین چار مرتبہ کہا، اور پھر گالی دیکر کہا کہ اس کے گھر کے لوگ کیوں نہیں آتے، پھر زید نے کہا کہ میرے والد چاہے جانے دیں یا نہ جانے دیں میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے، جائے نہ جائے، آئے نہ آئے، مجھ سے کوئی مطلب نہیں، میں کچھ نہیں جانتا، اس لیے کہ یہ میری نہیں ہے، اس پر عمرو نے کہا کہ یہ کیا کہتے ہو؟ تو پھر زید نے بعد میں کہا کہ یہ میری نہیں ہے، پھر عمر نے سوال کیا کہ یہ تمہاری نہیں ہے؟ تو پھر اسی جوش کے ساتھ کہا کہ ہاں میری نہیں ہے اور میں بھی اس کا نہیں ہوں، اور یہ بھی میری نہیں ہے، میں جو کہتا ہوں مانتی نہیں، اس لیے میری نہیں ہے۔فقط طفیل احمد پورہ رانی مبارک پور ۱۶رمئی

الجواب

سوال میں جتنے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے کسی سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپوراعظم گڑھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

تحریر کے اعتبار سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں جبکہ ذیل کی تاریخ کو منکوحہ ہندہ کے بھائی صاحب کو مرسلہ تحریر لکھی گئی اور اب تک شوہر کے پاس منکوحہ کو نہیں پہونچایا۔ منکوحہ ہندہ جہاں گنج اعظم گڑھ کی اور شوہر تحصیل محمد آباد اعظم گڑھ کا ہے۔ ازوصی اللہ مہرپور وجبار انصاری

جناب بھائی صاحب السلام علیکم میں خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں دیگر، میں گیا گھر

میرے ساتھ عورت کی رخصتی نہیں ہوئی، میری طبیعت بہت ناامید ہوگئی ہے، کیونکہ اگر نہیں آئے گی تو یہ گھر کے لیے بدنامی ہو جائے گی۔ اس لیے برائے مہربانی کر کے آپ پرچہ کو پڑھتے ہی کسی طرح ہمارے یہاں پہونچانے کی کوشش کریں، اور اگر نہ پہنچاؤ گے تو ہمارا رشتہ ٹوٹ جائے گا، امید کے ساتھ پرچہ بھیج دیتا ہوں اور آپ ضرور کوشش کر کے بھیجیں گے جلد از جلد پہنچا دیں گے، سب کو سلام و دعا۔

فقط وصی اللہ ۲۸ر فروری

نوٹ: منکوحہ ہندہ کے بھائی کا نام عبدالجبار ہے، پشت پر عبدالجبار کا پتہ بھی صاف صاف تھا۔

الجواب

تحریر میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے طلاق واقع ہو اولاً رشتہ توڑنے کا لفظ طلاق میں سے نہیں۔ ثانیاً: اگر نہ پہنچاؤ گے تو رشتہ ٹوٹ جائے گا تو آئندہ ٹوٹنے کا وعدہ ہوا اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲ر صفر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مودبانہ عرض ہے مندرجہ ذیل مسئلے کو بتلا دیا جائے کہ عورت بھاگ کر بکر کے یہاں چلی آئی بکر کے یہاں زید بلانے گیا عورت نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی اس پر پنچایت ہوئی پنچایت میں سب باتیں رکھی گئیں، پھر عورت طلاق مانگنے لگی زید نے کہا کہ ہمارے وہاں سے تم زیور لے کر آئی ہو زیور دے دو تو ہی طلاق دوں گا، عورت نے کہا کہ میں زیور لے کر نہیں آئی ہوں، اس پر پنچایت نے فیصلہ کیا کہ پچاس روپے تم زید کو دیکر اس سے طلاق لے لو، عورت نے فوراً پچاس روپے پنچایت میں رکھ کر طلاق مانگ ہی رہی تھی کہ بکر کی پہلی عورت نے آکر زید کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ زید جب تمہاری عورت کو بکر نے رکھ لیا تو بکر کی عورت میں ہوں، میں تمہارے ساتھ رہوں گی، اس پر زید مجلس سے اٹھ کر چلا گیا، روپے بھی نہیں لیے، اور نہ کچھ زبان سے کہا، ایسی صورت میں طلاق ہوئی کہ نہیں کیا اس صورت میں خلع ہو گیا اور عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟ اگر دوسری جگہ نکاح کر لیا تو شرعاً کیا حکم ہے؟

خادم ریاض احمد مقام دیوریا رام پور بلد ہیا گورکھپور

الجواب

صورت مسئولہ میں نہ خلع ہوا نہ طلاق زید کی عورت بدستور اس کی ہے اور بکر اور زید کی عورت پر واجب ہے کہ علیحدہ ہو جائیں اس زنائے خالص سے بچیں کہ بغیر طلاق حاصل کئے اس کی شادی کہیں نہیں

ہو سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۶ر جمادی الاول ۹۱ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بکر نے ایک شخص کی لڑکی سے شادی کیا اور اس کے بعد بکر نے اپنی بیوی کی طلاق کے بارے میں صرف یہ جملہ ادا کیا دس آدمی کو بلاؤ ہم طلاق دیں گے، اور وہ لڑکی اپنے شوہر ہی کے گھر ہے، اور اس کے ساتھ خلوت صحیحہ بھی ہو چکی ہے، جملہ ہٰذا ادا کرنے کے بعد لڑکی نے اب تک وطی کرنے سے روک رکھا ہے، اور اب اس کا شوہر وطی کرنے کے لیے تنگ کر رہا ہے، مدلل ومفصل بیان دیں تاکہ لوگوں کے دلوں میں سکون حاصل ہو حضرت سے گزارش ہے کہ جلد از جلد جواب سے اطلاع فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ فقط

آپ کا احقر عبدالحمید فیضی خطیب جامع مسجد گولگواں پوسٹ تلک پور ضلع بھاگلپور بہار۔ یکم رجولائی ۷۱ء

الجواب

سوال میں جو الفاظ شوہر کی طرف سے منسوب کیے گئے ہیں۔ ان سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ اس سے طلاق دینے کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔ الاشباہ میں ہے: " الفعل لا یتم بمجرد النیة " اس سے بلاشبہ وہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹ر ذوالحجہ ۹۱ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے عمرو سے کہا تو اپنی بیوی کو طلاق دیدے میں نے اپنی بیوی یعنی ہندہ بکر کی لڑکی کو طلاق دے دیا، اور میری بیوی کا نام صغریٰ ہے، اور خسر کا نام طلحہ ہے تو ایسی صورت میں کیا ہوگا اور بکر نے صغریٰ کا نکاح کہیں اور کردیا، جب کہ صغریٰ ایک منٹ کے لیے دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی نہیں تھی میری بیوی صغریٰ نے جب سنا کہ میرا نکاح بکر نے کہیں اور کردیا اور سنتے ہی اپنے شوہر عمرو کے گھر چلی آئی۔

برکت علی مقام دھوبھا لبستی

الجواب

صورت مسئولہ میں سائل کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوئی۔ شامی میں ہے" لو حلف ان خرج من المصر فامرأته عائشة طالق واسمها فاطمة لا تطلق۔[باب التعلیق :۴۴۶] واللہ تعالی

اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۸ر شعبان ۹۰ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جس وقت زید کی شادی شاہدہ سے ہوئی اس وقت اس کا نکاح شاہدہ ہی کے نام سے زید نے بوقت نکاح ایجاب وقبول کیا، قاضی ونکاح خواں کے رجسٹر ورسید میں بھی شاہدہ کا ہی نام درج ہے، اور شاہدہ کے نام سے محلہ والے وعزیز واقارب کوئی بھی نہیں جانتا تھا، مگر والدین سے نکاح کے وقت جن لوگوں نے دلہن کا نام معلوم کیا تو شاہدہ ہی بتایا اور اسی نام سے نکاح ہوگیا زید اور شاہدہ میں کسی بنا پر آپس میں جھگڑا رہوئی اور شاہدہ اپنے والدین کے گھر آ گئی اور کچھ روز بعد زید نے بذریعہ ڈاک ایک طلاق نامہ ہندہ کے نام تحریر کر کے روانہ کر دیا اور اس میں صاف لکھ دیا کہ میں ہندہ کو طلاق دیتا ہوں، اور تین طلاقیں دیتا ہوں۔ اس طلاق نامہ کی تحریر میں شاہدہ کے نام کا کوئی وجود نہیں تھا۔ کیونکہ تمام عزیز واقارب اس کو ہندہ کے نام سے ہی پکارا کرتے تھے اور ہندہ کے نام سے ہی زید نے ہندہ کو طلاق دیا نہ کہ شاہدہ کو زید نے طلاق دیا، اب زید وشاہدہ دونوں میاں بیوی اس بات پر رضامند ہیں کہ اگر شریعت سے طلاق نہ ہوئی ہو تو ہم آپس میں میاں بیوی کا سلوک برتیں، یا ہم دوبارہ دوسرا نکاح کریں، یا کوئی شرعی سزا اگر ہو تو اس کا تدارک تحریر کریں کہ اس طرح سے زید اور شاہدہ آپس میں میاں اور بیوی ہو سکتے ہیں، کیونکہ زید یہ کہتا ہے کہ میں نے ہندہ کو طلاق دی ہے شاہدہ کو نہیں دی ہے اور قاضی کو زید کے بیان لینے پر یہی بتایا کہ قاضی صاحب میں نے شاہدہ کو طلاق نہیں دیا ہندہ کو دیا ہے اور میں شاہدہ کو رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ سے عرض ہے کہ قرآن حدیث وفقہ سے مفصل ومدلل جواب اللہ ورسول کے حکم کے موافق مرحمت فرمانے کی زحمت کریں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔ فقط شوکت علی رضوی

الجواب

زید کا حیلہ حوالہ سب غلط ہے، جب عام طور سے وہ عورت ہندہ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے تو اس کا نام ہندہ ہوا اور اس نام سے طلاق دینے سے ضرور اس پر طلاق پڑ جائے گی۔

شامی میں ہے" لو قال زینب طالق وهو اسم امرأته ثم قال اردت غير امرأتي لا يصدق "۔[کتاب الطلاق: ۳۹۰] واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، ۴ر ذی القعدہ، ۹۰ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک عورت شادی کے بعد کچھ دنوں تک اپنے شوہر کے ساتھ ٹھیک سے رہی، اس کے بعد وہ عورت اپنے شوہر کو دیکھنا نہیں چاہتی ہے اور تنہا گھر میں غیر مردوں سے باتیں کرتی ہوئی پائی گئی، اس کے گواہ پڑوس کے گھر والی عورتیں ہیں ایک مرتبہ شوہر بیمار پڑا ہوا، اور بیماری کی حالت میں ایک اوزار لے کر شوہر کے سینے پر مار ڈالنے کی نیت سے سوار ہوئی، یہ منظر دیکھ کر شوہر گھبرا گیا اور چلانا شروع کیا، شوہر کی آواز سنکر گھر والے دوڑے اور شوہر کو بچالیا، اور لڑکی رہنے سے بالکل انکار کر رہی ہے اور اپنے ماں باپ کا دیا ہوا سامان طلب کرنے لگی، لیکن گھر والوں نے لڑکی کا سامان نہیں دیا، کیونکہ گھر کا مالک کلکتہ میں تھا، اور بغیر اجازت کے سامان دینا مناسب نہیں سمجھا کسی صورت سے سمجھا کر لڑکی کو گھر روک لیا گیا، بعد میں لڑکی کے والد لڑکی کو رخصت کرا کر لڑکی کو اپنے گھر لے گئے، اور لڑکی کا لانا خطرہ سے خالی نہیں ہے ایسی صورت میں عورت کا طلاق دینا ہوگا یا نہیں بدفہمی سے نکاح ٹوٹ گیا، یا اگر لڑکا طلاق دے تو لڑکی دین مہر کی حقدار ہوئی یا نہیں؟ فقط والسلام بینوا وتوجروا۔ المستفتی محمد امان اللہ بلیاوی لال مسجد پوسٹ چنگال ضلع ہوڑہ

الجواب

جب تک شوہر اس کو طلاق نہ دے عورت نکاح سے نہیں نکلتی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾ [البقرۃ: ۲۳۷] عورت کی بدچلنی سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور جب شوہر طلاق دے گا تو مہر بھی دینا ہوگا۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾ [النساء: ٤] ہاں عورت مہر معاف کرے یا خلع ہو تو اور بات ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ ررمضان المبارک ۹۱ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد ایوب نے اپنی عورت سے بہت مرتبہ کہا تھا کہ میں تم کو ایک روز طلاق ضرور دوں گا، کیونکہ دونوں میں کبھی اتفاق نہیں رہتا تھا اور بہت مرتبہ طلاق دینے کے لیے کہا اور گھر والے سن کر بچاتے رہے، ایک روز کی بات ہے کہ اس کی عورت کے بارے میں علی اختر سے گفتگو ہوئی تو محمد ایوب نے کئی مرتبہ طلاق کا لفظ کہا، اور اسی وقت حافظ عمر کے گھر گیا ان کی عورت سے کہا کہ بھابی بھائی صاحب کہاں ہیں اس نے کہا بازار گئے ہیں ابھی آتے ہیں، محمد ایوب نے کہا کہ بازار سے آجائیں تو فورا بھیجنا۔ علی اختر چچا کے گھر پر میری عورت کا بھی طلاق لکھنا ہے، یہ کہکر وہاں سے چلا آیا، اپنے چچا کے گھر پر بہت دیر تک رہا مگر حافظ محمد

عمر کو دیر ہوگئی نہیں آئے تو محمد ایوب اور اس کے چچا علی اختر سب اپنے اپنے گھر چلے گئے تو علی اختر نے اس کی بات پر غور کیا کہ کہیں خدانخواستہ طلاق نہ ہوگئی ہو، یہ علماء سے پوچھنا پڑے گا علی اختر جب سے گھر روانہ ہوا کہ علماء میں اس کا فتویٰ پوچھوں گا تو اس کی والدہ اور اس کے گھر کی عورت و مرد کئی آدمی نے مجھ سے کہا کہ تم جان گئے ہو تو اسکے پھیر میں پڑے ہو معلوم نہیں کہ کتنی مرتبہ جب سے شادی ہوئی یہ الفاظ کہہ چکے ہیں، جب اس کے ساتھ رہنے کے لیے تیار نہیں ہے کئی مرتبہ اپنی والدہ کے وہاں پر جا کر کہا ہے کہ میں اب نہیں جاؤں گی ا، ور علی اختر نے جب سے کاغذ آپ کو دیا ہے جو آدمی محمد ایوب سے پوچھتا ہے کہ آپ کی عورت گھر آگئی تو اسے یہی جواب دیا کہ اب جو ہونا تھا ہوگیا اب کیا وہ ہی رہے۔

علماء سے التجا ہے کہ یہ سب باتوں سے فتویٰ کیا کہتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب

سائل سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ خط کشیدہ عبارت کا مطلب بھی تین ہے کہ طلاق دے دوں گا پس صورت مسئولہ میں زیادہ سے زیادہ جو بات ثابت ہے، طلاق دینے کا ارادہ ہے، اور صرف ارادہ سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔ حموی شرح الاشباہ میں ہے "الفعل لا يتم بمجرد النية" اس لیے محمد ایوب کی عورت پر طلاق نہیں پڑی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہوئی اپنی بیوی کے ساتھ، چار ماہ رہکر باہر چلا گیا تیرہ ماہ کے بعد واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کو ناجائز حمل ہے، پھر جلدی باہر چلا گیا اس کی بیوی رخصت ہو کر اپنے میکے چلی گئی وہاں جا کر اسے بچی پیدا ہوئی اب دوبارہ زید واپس آیا تو اس حاملہ کی تحقیق وتفتیش شروع کی، بستی کے لوگوں کے سامنے زید کی بیوی اقرار کر رہی ہے کہ ایک دوسرے شخص نے میرے ساتھ زبردستی یہ حرکت کی، یہ بچی میرے شوہر کے نطفے سے نہیں، اور خود زید بھی یہی کہتا ہے کہ میری لڑکی نہیں، نیز عورتوں کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ زید کے چلے جانے کے بعد اس کی بیوی کو حیض بھی آیا، بہر حال زید اور اس کی بیوی دونوں اس بات کے اقراری ہیں کہ یہ بچی زید کے نطفہ سے نہیں اس صورت میں شریعت ان دونوں کے بارے میں کیا حکم دیتی ہے۔ زید اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے، برادری نے ان کے یہاں کھانا پینا میل جول ترک کر دیا ہے لیکن زید اور اس کے گھر والے یہ چاہتے ہیں کہ ہم برادری میں شامل ہو جائیں، اس صورت میں کیا کرنا

چاہئے۔جواب جلد مرحمت فرمائیں۔ فقط عبدالمجید شہر بلیا ۱۸ مارچ ۷۲ء

الجواب

اگر زید کی بیوی اپنے بیان میں سچی ہے تو اس گناہ کا اصل مجرم تو وہ زبردستی کرنے والا زانی ہے، اور اسکی بیوی رضامند ہو تو اس کو چاہئے کہ صدق دل سے توبہ کرے آئندہ اس سے باز رہنے کا عہد کرے تو زید اس کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے۔شامی میں ہے: " ولا یجب تطلیق الفاجرة " اور برادری کا بائکاٹ بلا سبب یہ تو اس وقت حق بجانب ہوتا، جب زید اور اس کے گھر والے اس فعل سے راضی ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲/صفر ۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا نکاح خالدہ سے ہوا، مگر باعث نا اتفاقی جب خالدہ کی پہلی رخصتی ہوئی تو زید نے یہ کہتے ہوئے خالدہ کو گھر سے نکال دیا کہ تم اپنے باپ کے یہاں چلی جاؤ تم کو ہم نہیں رکھیں گے۔خالدہ اپنے باپ کے یہاں چلی گئی بستی والوں نے بطور ہمدردی خالدہ کو پھر زید کے یہاں پہونچادیا، مگر زید نے پھر الفاظ مذکورہ کہتے ہوئے خالدہ کو گھر سے نکادیا اور اس کے بعد پھر خالدہ کے ساتھ ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا، خالدہ اپنے ماں باپ کے پاس چلی گئی زید کو شراب پینے کی بھی عادت تھی یہ فطرت بھی اچھی نہیں نکاح ہوئے تقریباً سات سال کا عرصہ گزر رہا ہے خالدہ مسلسل اپنے ماں باپ کے یہاں ہے، اب زید نہ تو خالدہ کو خرچ ہی پورا کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور نہ لے جانے پر تیار ہے۔اب دریافت حال یہ ہے کہ مسئلہ مذکورہ کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے آیا خالدہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ چونکہ خالدہ اور خالدہ کے ماں باپ بے حد پریشان ہیں۔بحوالہ کتب جواب عنایت فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں عین کرم ہوگا

المستفتی شہاب الدین

الجواب

سوال میں خالدہ کو گھر سے نکالتے وقت جو الفاظ زید کی زبان سے کہے گئے ہیں ان سے طلاق نہیں پڑتی کہ اس سے طلاق کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے اور ارادہ سے کچھ نہیں۔حموی شرح اشباہ میں ہے: " الفعل لا یتم بمجرد النیة " اس لیے موجودہ صورت میں زید سے چھٹکارے کی یہی صورت ہے کہ وہ طلاق دے بارضا ورغبت طلاق دے یا زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں ہر طرح طلاق

واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲؍صفر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص نے ابتدائے عمر میں شادی کی جب رخصت کر کے اپنے گھر لائے تو اس کو بیمار پایا گیا گٹھیا کی بیماری تھی مجب اس کے پاس شوہر گیا تو اس کو بھی گٹھیا کی شکایت ہوگئی اس میں بہت روپیہ خرچ ہوا اس وجہ سے اس کا شوہر اس سے نفرت کرتا ہے ماور لڑکی کو اس کے میکے رخصت کر دیا ما بھی تندرست نہیں ہوئی ایک سال کا عرصہ گزر گیا اچھی نہیں ہوئی گھر والے بھی اس سے نفرت کرتے ہیں اس کے بلانے سے شوہر بے حد نفرت کرتا ہے شوہر بالکل نہیں چاہتا اس لڑکی کو، تو آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ اس کو طلاق دیدے، کیونکہ اس کو بلانا نہیں ہے اور شوہر دوسری شادی کرنا چاہتا ہے اس میں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔

الجواب

جب میاں بیوی میں نباہ کی صورت نہ ہو تو شریعت طلاق کی اجازت دیتی ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا﴾ [البقرة: ۲۲۹] اس لیے شوہر نہ رکھنا چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲؍ربیع الاول ۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک بیوہ نے چند جہلاء کے مشورہ سے اپنی لڑکی ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ایسی حالت میں کی جبکہ لڑکا نابالغ تھا، اور ہندہ نیم بالغہ تھی، جبکہ ہندہ مکمل طریقہ سے بالغہ ہو چکی ہے۔ اور زید ہنوز ابھی نابالغ ہے، ہندہ نے پنچایت میں دعویٰ دائر کیا جس میں مختلف مقامات کے لوگ جمع ہوئے اور سبھی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ ہندہ کو دوسری شادی کی اجازت ہونی چاہئے، لیکن اس کے والد وغیرہ اس کے منکر ہوئے اور مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور زید نے بھی والدین کا ساتھ دیا، اس مدت میں جب کہ ہندہ زید کے ساتھ اپنی زندگی نہیں گذارنا چاہتی ہے اب ہندہ کو کیا کرنا چاہئے۔ برائے مہربانی شریعت مطہرہ کے مطابق کوئی صورت نکال کر ہندہ کے لیے کوئی مناسب انتظام کریں۔ بینوا وتوجروا

السائل محمد سیراب علی مقام جھونٹا پوسٹ کتول ضلع دربھنگہ بہار

الجواب

اگر ہندہ بالغ ہوتے ہی اس شادی کا انکار کر دیتی تو چھٹکارے کی ایک آسان صورت تھی لیکن اب تو سوائے طلاق کے اور کوئی صورت نہیں، زید اگر پندرہ سال کا ہوگیا ہو تو اس سے جس طرح بھی طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں طلاق واقع ہو جائے گی۔ برضا و رغبت یا بجبر و اکراہ ہر طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے:" طلاق المکرہ واقع " واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۷/رجب ۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ کو جو اس کی بیوی ہے طلاق کے الفاظ اس طرح ادا کیے۔ میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ ہوش وحواس میں طلاق دیتا ہوں۔ راضی وخوشی سے طلاق دیتا ہوں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ آیا ہندہ بغیر حلالہ کے رجعت کر سکتی ہے۔ بینوا و توجروا۔

المستفتی نصر اللہ سبزی فروش قصبہ کپتان ضلع دیوریا

الجواب

سوال میں ذکر کیے ہوئے جملوں میں گنجائش دونوں ہی طرح کی ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ بعد کے دونوں جملے پہلے ہی کی تاکید ہوں اسی پر راضی وخوشی ہوش وحواس کے الفاظ سے روشنی پڑتی ہے، پس اگر شوہر کی نیت ایک طلاق کی ہی ہو تو ایک طلاق رجعی پڑے گی اور بغیر حلالہ رجعت ہو سکے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ تینوں جملوں سے تین طلاقیں علیحدہ علیحدہ مراد ہوں۔ " التاسیس اولی من التاکید " اگر یہی مراد شوہر کی ہو تو اب بغیر حلالہ اس سے دوبارہ شادی نہ کر سکے گا۔ شوہر سے قسم کھلا کر پوچھا جائے کہ اس نے یہ جملہ بولتے وقت کیا مراد لیا تھا۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یکم ذو الحجہ ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ ایک مجلس عام میں خدا و رسول کا واسطہ دیکر سب سے حلفیہ بیان لے کر تحریر کئے گئے بیانات کی تحریر میں اصلا کوئی شبہ نہیں، گاؤں کے اچھے اور ذمہ دار لوگوں کے سامنے بیان لیے گئے عام

شہرت ہوئی کہ شیخ کفیل الدین نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ کفیل الدین ایک عرصہ سے مرض میں مبتلا ہے تا ہنوز علاج کرتے رہتے ہیں، دماغی الجھن برابر رہتی ہے دماغ کا جلنا اور اکثر سوزش کا رہنا معالجین کی تحقیق اور کفیل الدین کے بیانات اور حالات دیکھ کر گاؤں کے لوگ ان ساری باتوں کا اقرار کرتے ہیں کہ اساڑھ کے مہینہ سے کاتک کے مہینہ تک دماغ کی کیفیت اور مہینہ کے اعتبار سے زیادہ خراب رہتی ہے، مزاج میں چڑچڑاپن، دوسرے لوگوں کی بات کم برداشت ہوتی ہے، شیخ کفیل الدین اپنے گھریلو معاملہ میں جھگڑتے رہتے ہیں، کچھ بات چیت ہوئی اور بڑھی، اس پر لڑکے ان کے ساتھ کچھ ناجائز طریقہ پر پیش آئے، اسی حالت میں اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہا جس کو وہ خود نہیں کہہ سکتا کہ کیا کہا لیکن حاضرین میں سے ایک عورت کا بیان ہے کہ کفیل الدین نے طلاق دے دی ہے، محمد شریف الدین نے کہا میں نے کچھ نہیں سنا کہ کفیل الدین نے کیا کہا میری ماں نے مجھے بھگا کر ہٹا دیا۔ محمد طاہر نے کہا کہ ہم موجود نہ تھے نہانے کے لیے گئے تھے کفیل الدین کو کہتے ہوئے ہم نے کچھ نہیں سنا، افواہ ہم نے سنی، ایک طلاق، دو طلاق، جاؤ تم کو تین طلاق، دریافت طلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں کفیل الدین کی بیوی پر کتنی طلاق واقع ہوں گی۔ بینوا توجروا

المستفتی محمد کفیل الدین ستھیارا باسی پورنیہ بہار

الجواب

حلال حرام کا معاملہ آدمی کا اس کے اور خدا کے درمیان کا معاملہ ہے، اس لیے ہر آدمی کو دیانت داری سے خود ہی فیصلہ کرنا چاہیے، کہ خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے، سوال ایسا گول مول ہے کہ جس سے یہی پتہ نہیں چلتا ہے کہ کفیل الدین پاگل ہے، یا ہوشیار یا شدت غضب میں اول فول بک گیا اسی طرح ایک عورت کا بیان واضح ہے، لیکن دوسرے مرد کے بیان سے یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ ایک طلاق دو طلاق جاؤ تم کو تین طلاق یہ افواہ کس کے منھ سے سنی، اس لیے ہم شریعت کا حکم بتائے دیتے ہیں کہ کفیل الدین کی دماغی خرابی کو ذکر کرتا ہے وہ اگر اس حد کو پہونچ گئی ہے کہ اس کے اقوال وافعال کا غالب حصہ اعتدال کے خلاف ہو اس عالم میں اگر طلاق دے بھی دی ہو تو طلاق نہ ہوگی۔

شامی میں ہے:" فالذی ینبغی التعویل علیه فی المدهوش ونحوه اناطة الحکم بغلبة الخلل فی اقواله وافعاله الخارجة عن عادة [کتاب الطلاق :٤/٣٣٤] " یا جیسا کہ سوال میں ذکر ہے کہ کفیل الدین کو کچھ پتہ ہی نہیں کہ کیا کہا اگر غصہ ہی اس حد کا ہو تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

شامی میں ہے:" الثانی ان یبلغ النهایة فلا یعلم ما یقول ولا یریده فهذا لاریب انه لا ینفذ شيء من اقواله " [کتاب الطلاق ۔فصل فی طلاق المدهوش:٤/٣٣٣]

سوال میں ذکر کیے ہوئے گواہ نصاب شہادت میں نہیں کہ قرآن شریف میں ہے: ﴿فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ﴾ [البقرۃ: ۲۸۲] اور یہاں صرف ایک مرد اور ایک عورت ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یکم ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

خالدہ کا عقد مسنون زید کے ساتھ ہوا جس کا عرصہ تقریبا آٹھ سال ہو چکا ہے دو سال کی مدت کے بعد نا اتفاقی کی بنیاد پر زید نے خالدہ کو اس کے والدین کے پاس بھیج دیا، جب سے آج تک وہ اپنے والدین ہی کے پاس موجود ہے۔ بیچ میں تمام کوشش مفاہمت کی ہوئیں، مگر سب بے سود ہوئیں، چند باتیں کر کے ایک بار خالدہ کے والدین ہی نے اپنی طرف سے زید کے گھر بھیج دیا، مگر کچھ ہی روز کے بعد پھر زید نے واپس بھیج دیا بستی کے تمام متعلقین نے مجبوراً طلاق کا بھی مطالبہ کیا، مگر زید خالدہ کو نہ لے جاتا ہے نہ ہی طلاق دیتا ہے ایسی شکل میں زید سے مقاطع کی کیا شکل ہو سکتی ہے۔ بینوا و توجروا۔

المستفتی محمد سلیم مقام پوسٹ چھتلا ضلع جالون۔

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر زیادتی زید کی جانب سے ہو تو اس سے چھٹکارا دلانے کے لیے دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ اور معاشرتی بائیکاٹ بھی، اس کی ایک صورت یہ ہے کہ شادی بیاہ بول چال تمام معاملات میں اس سے قطع تعلق کر لیا جائے، تا آں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے یا خیر و خوبی سے رکھے۔ واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳ر شوال ۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۶۔۸۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بکر نابالغ کی شادی زبیدہ خاتون (۱۵) بالغہ کے ساتھ ہوئی تھی، لیکن جب گذر بسر کی صورت نہ ہوئی تو بکر نابالغ کے باپ نے ولی بن کر تحریری اور تقریری دونوں قسم طلاق دے دیا تھا، بعدہ زبیدہ کی شادی بعد عدت بکر ہی کے گاؤں میں عمرو کے ساتھ کر دیا، بعض لوگوں نے کہا کہ بکر نابالغ کے باپ نے ولی بن کر طلاق دیا بہتر ہے کہ بکر بھی اپنی زبان سے طلاق دیدے جس کے گواہان پورے گاؤں کے یا شہر کے لوگ ہیں گاؤں والوں نے جو یہ کام بکر کو بلا کر عام لوگوں کے سامنے کہلوایا کہ از روئے شرع شریف کوئی شک کی گنجائش نہ ہو، زبیدہ عمر کے ساتھ تقریبا پانچ سال رہی عمر کے نطفہ سے زبیدہ کے دو بچے بھی اسی

گاؤں میں ہیں، اس کے بعد زبیدہ وعمر میں جھگڑا ولڑائی ہوئی جس سے طلاق ہوگئی، بعد عدت گذرنے کے تیسری جگہ نکاح ہوا عبداللہ کے ہمراہ زبیدہ کا نکاح ہوگیا تو اب بکر نابالغ کے باپ کا کہنا ہے کہ میں نے یا میرے لڑکے نے طلاق نہیں دیا ہے حالانکہ گواہان موجود ہیں جنھوں نے طلاق دیتے وقت اپنے کانوں سے سنا، اور تحریر بھی پڑھکر سنائی گئی تھی، لیکن اس تحریر کی کوئی ضرورت نہ سمجھ کر احتیاط سے رکھی نہیں گئی غائب ہوگئی جس کو سات آٹھ سال ہوگئے، ایسی صورت میں جب کہ گواہان موجود ہیں، کیا گواہان کے بیان سے طلاق مان لی جائے گی کہ نہیں؟

(۲) نیز زید نے سنی ادارہ میں تعلیم حاصل کی فراغت کے بعد ایک ایسے مدرسہ میں مدرس ہوگیا جس میں سرکاری کاغذات کے اعتبار سے ماسٹر ایک دیوبندی ہیں مگر قبضہ سنیوں کا ہے، اساتذہ طلباء اور اس کے والدین سنی ہیں مگر مدرسہ کے پرانے مہتمم صاحب دوسرا مکتب کھول چکے ہیں، اسی اول الذکر مدرسہ سے مخالفت رکھتے ہیں، اب اول الذکر مولوی پر غلط الزام عائد کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک الفعل القبیح حضور کے صورت جسمانی کا انکار کرتا ہے، ایک مولوی صاحب کو تردید میں تقریر کی دعوت دی موصوف تشریف لائے بلا تحقیق کافر کا فتوی دیا، ماسٹر کمیٹی کے بارے میں فرمایا قیام وسلام کے باوجود دل میں ایمان نہیں لہٰذا سب کافر ہیں کسی مسلم کو کافر کہنا کیسا ہے؟ امید ہے کہ حوالہ کے ساتھ جواب ارسال کریں ممنون کرم ہوں گا۔

محمد یاسین عرف نامدار چوڑی فروش قصبہ کھرگورپور ضلع گونڈہ۔ ۱۸ اراگست ۷۲ء

الجواب

(۱) لڑکا اگر بالغ نہ تھا تو وہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اس کی طرف سے اسکا ولی دے سکتا ہے:

تنویر الابصار میں ہے: "لا یقع طلاق المولیٰ علی امراۃ عبدہ والمجنون والصبي [کتاب الطلاق: ۴/ ۲۳۲]" اور قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرۃ: ۲۳۷) "اس لیے لاکھ گواہ موجود ہوں طلاق کا وقوع نہ ہوگا ہاں جس وقت لڑکے سے طلاق کے الفاظ کہلوائے گئے تھے، اس وقت اس کی عمر پندرہ سال کی رہی ہو تو وہ شرعا بالغ مانا جائے گا، طلاق واقع ہوجائے گی، اور چونکہ گواہ موجود بھی ہیں طلاق کا ثبوت بھی ہوجائے گا۔

(۲) کسی مسلمان کو بے سبب کافر کہنا گناہ ہے، اور عذاب الٰہی کا باعث حدیث شریف میں ہے: "من قال لا خیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما [مسند الامام احمد بن حنبل ـ ۵۹۱۴] " اگر سائل اپنے بیان میں سچا ہے تو کافر کہنے والے کو توبہ کے ساتھ ان لوگوں سے معافی بھی مانگنی چاہئے، اور

خود سائل اور تمام سنیوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ ایسے ادارہ کا ذمہ دار ایک دیوبندی کو کیوں بنایا ہے کہ وہاں کے سارے عوام اور منتظمین سنی ہیں، اس دیوبندی کو فوراً علیحدہ کریں، ورنہ اس کی تعظیم یا کم از کم مداخلت وغیرہ جرم شرعی میں خود اس مولوی صاحب کے مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرا بھائی اسماعیل لکھنؤ ریلوے میں ملازم تھا۔ تبادلہ ملازمت پاکستان وہندوستان میں لاہور چلا گیا۔ مسماۃ کاملہ بی بی موضع علی نگر مغل سرائے ضلع بنارس کے رشتہ داروں کے کہنے سے بلایا گیا، اور مسماۃ مذکورہ غالباً ۱۹۵۵ء میں نکاح ہوا، کچھ روز رہکر چلا گیا بعدہٗ پانچ بار بذریعہ پاسپورٹ آیا اور اس کے کپڑا اور خرچ دیا کئی بار شکور آباد آئی اور ہمارے اور میرے بھائی کے یہاں رہکر چلی گئی، کپڑے وغیرہ دئے گئے ۱۹۶۵ء میں ستر روپئے اس کے شوہر نے بھیجا۔ ایک سو میں ہم لوگوں نے دیا، اس کے شوہر کی جائداد دوکان موجود ہے۔ سرکاری کاغذات میں درج ہے۔ جنگ کے قبل پاسپورٹ بنوا کر آنا چاہتا تھا مگر بوجہ جنگ مجبوری سے نہ آسکا ہم لوگ اس کو اس کے شوہر کے پاس لاہور بھیجنے کے لیے ہر وقت کوشاں ہیں۔ اس کے شوہر نے پاکستان ریلوے محکمہ سے استدعا کی کہ میری عورت کو لانے کا حکم دیا جائے۔ کاملہ بی بی عرصہ ایک ماہ سے چھٹکارہ چاہتی ہے۔ لہٰذا آنحضرت سے استدعا ہے کہ شرع محمدی ﷺ کی رو سے بغیر شوہر کے طلاق دئے ہوئے نکاح فسخ ہو سکتا ہے؟ اور دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے مطلع کیا جائے۔

سائل:۔ محمد اسرائیل ماسٹر اسلامیہ مدرسہ شکور آباد مغل سرائے بنارس ۶/۲۰۔۱۹۶۷ء

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں کاملہ بی بی کا اپنے شوہر سے چھٹکارہ چاہنا خدا ورسول کو سخت ناپسند اور بغیر شوہر کے طلاق دئے ہوئے چھٹکارہ بھی نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف میں نکاح کی گرہ شوہر کے قبضہ میں ہونا لکھا ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۷/ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے استاذ سے کہا کیا حلالہ اس طرح ہوتا ہے مثلاً آپ شادی شدہ ہیں استاذ نے کہا

ہاں۔اپنی بیوی کو طلاق دی، استاذ نے کہا ہاں۔پھر اس نے عدت گذاری تو کہا ہاں۔پھر اس کے بعد دوسرے سے نکاح ہوا تو کہا ہاں۔اور پھر شوہر ثانی نے طلاق دی تو کہا ہاں اور آپ سے اس کا نکاح ہوا کہا ہاں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں استاذ کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔؟

مقبول حسین مدرس مدرسہ مظہر الاسلام بریلی ۲۲ رجب ۱۳۸۷ھ

الجواب

الفاظ طلاق غیر طلاق کا محتمل ہو۔قائل اپنی مراد بھی غیر ہی کو بتائے تو دیانۃ طلاق نہیں پڑتی۔ہدایہ میں ہے:" ولو نوى الطلاق عن وثاق لم يدين في القضاء لانه خلاف الظاهر ويدين فيما بينه وبين الله تعالى لانه نرى ما يحتمله ۴/۶" اور جب استعمال کی وجہ سے وہ لفظ غیر طلاق کے لیے متعین ہو تو قضاء بھی طلاق نہیں پڑتی۔فتح القدیر میں ہے:" لو كرر مسائل الطلاق بحضرة زوجته ويقول انت طالق لا ينوى طلاق لا تطلق وكلما كتب قرن الكتاب بالتلفظ بقصد الحكاية لا يقع عليه"

فتاوی رضویہ میں "نہر الفائق" سے ہے:" فخرج به ما لا يقع فيه قضاء ولا ديانة كمن كرر مسائل الطلاق "

سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے، استاذ کے قول نعم یا ہاں سے ایقاع طلاق قطعاً مراد نہیں ہے، بلکہ یہاں تو لفظ غیر طلاق کے لیے متعین ہے تو کسی طرح بھی طلاق واقع نہ ہوگی، یہ ہاں، ہاں طلاق سے متعلق ہی نہیں۔استاذ اس طرح طالب علم کی تصویب کر رہا ہے کہ خلع کی مثال فرض کرنے میں غلطی نہیں کر رہا ہے، رہ گیا یہ سوال کہ الفاظ صریحہ کے لیے نیت شرط نہیں تو اگر چہ صورت مسئولہ میں گو نیت طلاق نہیں طلاق ہونی چاہئے تو نیت کے شرط ہونے کا مطلب نہیں کہ غیر طلاق کی نیت کرو تب بھی طلاق ہی واقع ہوگی، بلکہ مطلب یہ ہے کہ کچھ نیت نہ ہو۔قائل خالی الذہن ہو تو نیت کی ضرورت نہیں ہے، اور دوسرے کی نیت کرے اور وہی متعین ہو تو قطعاً وہی مراد ہوگا۔طلاق واقع نہ ہوگی۔فتح القدیر میں ہے:" ثم قولنا على النية معناه اذلم ينو شيئاً اصلاً يقع لا نه يقع وان نوئ شيئا اخر ۴/۴ " واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۴ رجمادی الاخری ۸۷ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
تین ماہ ہو رہے ہیں کہ حبیب اللہ کی عورت کو اسحاق نے رکھ لیا۔کیونکہ عورت خود بخود اسحاق کے

گھر چلی گئی، اور اسحاق ہی کے ساتھ رہ رہی ہے۔ عورت کا سوائے اسحاق کے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ دو یا تین ہفتہ ہو رہا ہے کہ حبیب اللہ نے پچاس روپیہ اسحاق سے لے کر اپنی عورت کو طلاق دے دیا۔ اب اس صورت کی عدت واجب ہے کہ نکاح ضروری ہے کیونکہ عورت اسحاق کے ساتھ رہ رہی ہے۔

سائل:۔ واجد علی دیوریاوی

الجواب

محمد اسحاق اور حبیب اللہ کی عورت نے بہت بڑا گناہ کیا۔ اگر شریعت اسلامیہ ہوتی تو دونوں کو عبرتناک سزا ملتی۔ دونوں پر واجب ہے کہ فوراً علیحدہ ہو جائیں۔ عورت کو عدت گذارنا ضروری ہے۔ عدت کے بعد جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲رذی الحجہ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور بکر دونوں بھائی اپنے والدین سے جدا رہتے تھے کچھ دنوں کے بعد زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے والدین کے شامل رہو لیکن شامل نہ ہوئی، ایک روز میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر علیحدہ پکاؤ گی تو تینوں طلاق۔ اس گفتگو سے قبل ہی زید کی والدہ کھانا بنا چکی تھی، اس پر زید کی بیوی نے ساتھ کھانا پکانے سے انکار کیا اور یہ کہہ کر کہ پکائیں گے نہیں تو کھائیں گے کیا، اور زید کی بیوی نے ہانڈی چولہے پر چڑھائی۔ زید نے ہانڈی توڑ ڈالی، اپنا الگ والا چولہا بھی توڑ دیا، اس کے بعد زید نے اپنا اور والدین کا چاول ملا دیا، اس کے بعد زید کی بیوی نے پھر والدہ کے چولہے پر ہانڈی چڑھائی تو چند عورتوں نے کہا کہ سب چاول ملا دیا گیا ہے، پکاتی ہے تو پکائے سب مل کر کھائیں گے۔ چنانچہ زید کی بیوی ہر روز جتنا کھانا پکاتی تھی اس سے بھی کم ملے ہوئے چاول پکایا اور اس نے کھایا، پھر اس کے بچے ہوئے سب لوگوں نے بھی کھایا۔ ایسی صورت میں زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔

المستفتی محمد یونس مقام وپوسٹ کٹوریہ ضلع بھاگلپور بہار ۲۵رفروری ۱۹۶۸ء

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی نے کھانا الگ پکایا، اس کی والدہ تو پکا ہی چکی تھی اب صرف اس کی بیوی کے پکانے کی دیر تھی، سو اس نے کرلیا، اور ساتھ پکانے سے انکار بھی کرتی رہی،

اس لیے زید کی سب جد وجہد از قسم ہانڈی توڑنا، چولہا پھوڑنا، غلہ کی آمیزش اکارت گئی۔ اس کی

بیوی مطلقہ ہوگئی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴رذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص کی عورت بہت زبان دراز ہے، اس کے شوہر ایک دن کہا: تم ہمارے یہاں سے چلی جاؤ، آج سے ہماری ماں ہو، ان الفاظ کو چند مرتبہ دہرایا۔ لہٰذا از روئے شرع اس کا کیا حکم ہے۔

سائل محمد شفیق پرونہ ضلع پورنیہ (بہار)

الجواب

عورت کو ماں کہنا بہت برا ہے، لیکن اس سے طلاق نہیں پڑتی۔ عالم گیری میں ہے:" لو قال لها انت امی لا یکون مظاهرا[الباب التاسع فی الظهار:۱/۶۱۲] " اس لیے وہ اس شخص کے پاس رہ سکتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶رذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ میری بغیر اجازت کے اپنے نانا کے یہاں گئی تو سمجھ لینا کہ چھوٹ گئی، اور ہندہ بغیر اجازت اپنے نانا کے گھر گئی، مگر سسرال سے میکہ اور میکہ سے پھر نانا کے گھر گئی۔ ایسی صورت میں کیا طلاق واقع ہو جائے گی۔ المستفتی عبدالحمید صوفی پورہ ۵رستمبر

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوئی۔ "تو سمجھ لینا چھوٹ گئی" لفظ سمجھ لینا سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۵رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

خالد کے والد سے اور اس کے سسرال والوں سے کسی بات پر ناراضگی ہوگئی پھر خالد کے والد خالد کی زوجہ کو بلانے گئے تو اس کے سسرال والوں نے رخصت نہیں کیا، اور وہ ایسا ہر وقت کرتے ہیں کہ

پریشان کر کے رخصت کرتے ہیں اور خالد باہر رہتا تھا اس کو خبر ہوگئی، اس نے والد کے پاس خط لکھا کہ مجھے اس کی انشاء اللہ خواہش نہیں ہے، ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے لیے گھر داماد تلاش کرلیں یا کہئے تو دوٹوک فیصلہ لکھ دوں۔ لیکن بقول خالد کے اس کی نیت طلاق کی نہیں ہے، بلکہ تہدیداً ایسا لکھا کہ رخصت کر دیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق ہوگی کہ نہیں اگر ہوگی تو کون سی۔ بینوا توجروا

المستفتی عبد الغنی چمپارنی

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں خالد کی عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ گھر داماد تلاش کر لیں'' کا لفظ طلاق کنایہ ہو سکتا تھا لیکن جب نیت نہیں تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۷ رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی، کچھ دن بعد ہندہ کے بھائی سے زید نے کہا کہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ جو کوئی میرے گھر کا اسے لوانے جائے گا وہی رکھے گا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں ذمہ دار نہیں ہوں جو گھر کا ذمہ دار ہے اسی سے کہو پھر اس کے بعد زید نے ہندہ سے تنہائی میں ملاقات کر کے یہی بات کہی کہ اگر تم میرے ساتھ نہیں چلتی ہو تو پچھتاؤ گی کیونکہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ میں ہی لوانے جاؤں گا، اگر کوئی دوسرا میرے گھر کا لوانے گیا تو وہی رکھے گا۔ یہ بات محرم الحرام کی آخری تاریخوں کی ہے پھر اسی وقت اس لڑکی یعنی ہندہ سے ۲۸ رجمادی الثانی ۱۳۸۸ھ کو دو تین گھر کے آدمیوں کے سامنے کہا گیا تو اس نے یہ بات کہی کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میرے ساتھ نہیں چلوگی تو پچھتاؤ گی کیونکہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ میں اپنے ساتھ لوانے جاؤں گا اگر دوسرے کے ساتھ جاؤ گی تو فرق پڑ جائے گا۔ کیا پھر سے نکاح کروگی۔ ہندہ کے اس بیان کی زید تصدیق کرتا ہے۔ صرف آخری جملہ (پھر سے نکاح کروگی) کی نفی کرتا ہے اس بیان کے مطابق خدا ورسول کا جو حکم ہو بیان فرمایا جائے۔ بینوا توجروا

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳۰ رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۶) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور کچھ سالوں کے بعد نان ونفقہ سے علیحدہ ہوگیا اور علیحدہ ہوئے قریب پانچ چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ہندہ ایک دوسرے کے وہاں پرورش پارہی ہے اور زید طلاق دینے پر رضامند نہیں ہو رہا ہے، اور زید یہ بھی کہہ رہا ہے کہ ہندہ اپنی مہر ایک اشرفی پانچ سو روپے مجھ کو دے تو میں طلاق دے سکتا ہوں، ورنہ میں زندگی بھر طلاق نہیں دے سکتا ہوں تو کیا ہندہ دوسرے کے ساتھ جس کے یہاں پرورش پارہی ہے اس سے نکاح کر سکتی ہے کہ نہیں؟

نوٹ: ہندہ مہر اتنا روپیہ دینے سے مجبور ہے کیونکہ بہت غریب عورت ہے۔

خادم احقر محمد نور عالم

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر کا مطالبہ مکروہ ہے۔ ہدایہ (باب الخلع صفحہ ۱۹۲) میں ہے: "ان کان النشوز من قبلہ یکرہ لہ ان یاخذ منھا عوضاً" شوہر کو مطالبہ کرنا نہیں چاہئے، لیکن اگر وہ اپنے ناجائز مطالبہ پر اڑا ہے تو عورت کی خیر اسی میں ہے کہ وہ جس طرح بھی ہو شوہر سے طلاق حاصل کرے۔ وہ غریب ہے تو جس کے یہاں پرورش پارہی ہے وہ ادا کرے۔ اگر شوہر طلاق نہ دے تو شرعاً دوسرا نکاح ہو ہی نہیں سکتا، ہندہ زندگی بھر یونہی پریشان ہوگی۔ (فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۵۸) میں ہے: ﴿لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ﴾ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴ رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے مکان پر دو آدمی آئے زید سے ملاقات ہوئی زید نے بٹھایا کیا بات ہے لوگوں نے کہا تمہاری بیوی ہندہ کے معاملہ میں آئے ہیں۔ لوگوں نے کہا تم نے شادی کرلی ہے تو زید نے کہا کہ بھائی پھر سوچ کر بتائیں گے تو پھر ایک آدمی نے کہا کہ ہم زبردستی چھڑوائیں گے، زید نے کہا بھائی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اختیار میں دی ہیں، مثلاً مردہ مرجائے اگر دور کے رشتہ دار نہیں ہیں جب دور کے رشتہ دار لوگ آجائیں گے تبھی مردہ دفن ہوسکتا ہے۔ دفن کرنے کا اختیار انسان کو دیر ہوسکتی ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ زبردستی چھڑوائیں گے تو زید نے کہا اللہ تعالیٰ نہ کرے۔ تو اور کوئی نہیں چھڑا سکتا تو حاجی بابا نے زید کو ڈانٹا کہ لڑائی جھگڑا مت کرو۔ زید نے فوراً معافی مانگی۔ پھر زید نے لوگوں سے کہا

کہ جو کچھ غلطی ہوگئی اس کو معاف کرنا۔ زید نے جملہ استعمال کیا ہے۔ تو ایسی حالت میں طلاق ہوئی کہ نہیں لوگوں نے شور مچار کھا ہے کہ طلاق ہوگئی۔ سائل منیر احمد پورہ صوفی مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب

اگر قائل اپنے قول میں سچا ہے، اور ٹھیک وہی جملہ اور الفاظ نقل کیے ہیں جو اس نے کہے تھے تو ان الفاظ سے طلاق نہیں پڑے گی، وہ عورت اس کے نکاح سے نہیں نکلی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲رذی القعدہ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کا نکاح نابالغی میں ہوا، اب وہ بالغ ہو چکی ہے مگر اب تک رخصتی نہیں ہوئی ہے ایک دن ہندہ کا شوہر ہندہ کے والد کے پاس آیا۔ اور کہا کہ اگر وہ ماموں کے گھر جائے گی تو ہم طلاق دے دیں گے تو ہندہ کے والد نے کہا کہ وہ ضرور جائے گی۔ اس پر ہندہ کے شوہر نے کہا کہ ہمارا دین مہر معاف کر دے تو ہم طلاق دے دیں گے۔ تو ہندہ کے والد نے کہا کہ تمہارا دین مہر اس نے اس شرط پر معاف کیا کہ تم طلاق دے دو تو کہا کہ ہم کو دین مہر کی معافی لکھ کر دو۔ ہندہ کی مرضی سے معافی نامہ ایک آدمی کی معرفت اس کے پاس بھیجا۔ اس کے بھائی سے اس کاغذ کو ہندہ کے شوہر کے بھائی نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہندہ کے شوہر نے پچیسوں مرتبہ بہت سے آدمیوں کی موجودگی میں کہا کہ لاؤ کاغذ ہم دست خط کر دیں۔ وہ بہت زیادہ اپنے بھائی پر غصہ بھی ہوا مگر اس کے بھائی نے کاغذ نہیں دیا۔ لہٰذا صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوگی کہ نہیں؟ محمد غلام جیلانی اشرفی پوسٹ مچھلی پور وایا سبوا بھاگلپور

الجواب

شوہر نے اگر وہی الفاظ کہے ہیں جو سوال میں درج ہیں۔ تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ کہ طلاق دینے اور دست خط کرنے کی آمادگی ظاہر ہوتی ہے، اور ظاہر ہے کہ ارادۂ طلاق یا طلاق کی تیاری سے طلاق نہیں پڑے گی۔ اسی طرح اگر عورت نے مہر کی معافی میں وہی الفاظ لکھے ہوں کہ میں اس شرط پر مہر معاف کرتی ہوں کہ طلاق دیدے، مہر بھی معاف نہ ہوا۔ طلاق دے گا تو مہر معاف ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲رشعبان ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید دو دن سے سفر میں ہے۔ چنانچہ گھر پر زید کی بیوی کے ساتھ زید کے والدین اور دیگر افراد کو فاقہ کشی کی مصیبت جھیلنی پڑی بعد میں زید نے پھر اچھی طرح گھر کی کفالت کرنی شروع کی۔ بہر کیف اسی درمیان میں زید کے خسر صاحب نے زید کے گھر جاکر ہفتہ روز قیام فرما کر رخصتی چاہی۔ بہر کیف کچھ عرصہ بعد زید اپنی بیوی کو لانے اپنے سسرال گیا وہاں جانے پر دس بجے رات کو زید کو کمرے میں بلوا کر اسے طرح طرح کی دھمکی دی گئی، کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ چنانچہ ان دھمکی دینے والوں میں زید کے خسر بھی تھے، کیونکہ انہیں کی یہ کارروائی تھی، الغرض زید نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے صاف انکار کر دیا، اور اس نے یہاں تک کہ کہا کہ خواہ ہماری جان رہے یا جائے ہم اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیں گے ہرگز نہیں دیں گے۔ بعد اس کے ان لوگوں نے بے جا جبر وتشدد سے کام لیتے ہوئے ایک کاغذ پر زید سے دست خط کرالیا۔ یاد رہے کہ یہ کاغذ ان لوگوں کا مرتب کیا ہوا طلاق نامہ تھا، چنانچہ انہوں نے مشہور کر دیا ہے کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے۔ بہر کیف ایسی صورت حال میں یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی سید معین الحق مورخہ ۱۸؍نومبر ۱۹۶۸ء مقام نیلوشیف ضلع ہزاری باغ

الجواب

اگر زید نے طلاق کے الفاظ اپنی زبان سے نہ کہے، نہ اس طلاق نامہ پر کسی قسم کی رضامندی دی، تو صرف دست خط سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی حمیدہ بیگم کو طلاق دے دیا۔ حمیدہ بیگم نے ایک سال تک دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اس کے بعد حمیدہ بیگم نے عبد الکریم کے ساتھ تاریخ ۲۲؍جولائی ۱۹۶۷ء نکاح کیا اور عبد الکریم سے طلاق لے لیا عبد الکریم کے گھر پر بھی رخصت ہو کے نہیں گئی تھی اور عبد الکریم کی عمر اس وقت ۱۶؍سال کی تھی عبد الکریم سے حمیدہ بیگم نے طلاق لے کر عدت گذارا پھر زید سے عقد کر لیا۔ پھر اس صورت میں زید سے نکاح ہوا یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

زید نے اگر اپنی بیوی کو صرف ایک ہی طلاق دی تھی تو یہ دوبارہ نکاح صحیح ہو گیا۔ لیکن اگر تین طلاق دی ہوں تو یہ دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا کہ حلالہ کے لیے دوسرے شوہر کا صحبت کرنا ضروری ہے

(بخاری شریف ۳/۳۰۵) میں ہے:" لا حتی تذوقی عسیلته" واللہ تعالی اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۴رشعبان ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بکر اور اس کی بیوی ہندہ میں شکر رنجی ہوئی، لہٰذا ہندہ کا باپ بکر کے گھر گیا اور بستی کے چند آدمیوں کی موجودگی میں بکر سے طلاق کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

(۱) تم اپنے ماں باپ کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے رہے ہو کہ اپنی مرضی سے بکر نے کہا اپنی مرضی سے۔

(۲) خوب سمجھ بوجھ کر کہہ رہے ہو، بکر نے کہا، ہاں۔

(۳) دل سے کہہ رہے ہو، اس نے کہا، ہاں۔

مذکورہ سوالات کرنے کے بعد ہندہ کے والد نے اپنی جیب سے نشان انگوٹھا کی تحریر دکھائی اور کہا کہ یہ انگوٹھا نشانی والی تحریر بکر کی بیوی کی ہے مہر میں نے بخشوالیا ہے شرعا میں سچ کہہ رہا ہوں پھر دوبارہ بکر نے کہا کہ سر پر ٹوپی پہن کر آؤ لہٰذا بکر سر پر رومال ڈال کر آیا، ہندہ کے باپ نے کہا تم اپنی زبان سے کچھ کہو بکر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کے والد نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا کہ طلاق ہو گئی۔ اس مجلس کے دوسرے حضرات نے کہا نہیں نہیں طلاق نہیں ہوئی، بکر کے والد نے کہا اگر طلاق نہیں ہوئی تو میرا لڑکا اب طلاق نہیں دیگا۔ پھر بکر سے پوچھا گیا کہ طلاق دیتے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں لہٰذا عرض خدمت یہ ہے کہ ہندہ کے والد نے مذکورہ بالا سوالات کئے اس سے طلاق پڑی یا نہیں؟ اور طلاق پڑی تو کون سی پڑی۔ جواب جلد مرحمت فرمائیں، کیونکہ اس واقعہ کو دو ماہ ہو گئے عجیب الجھن لاحق ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی سلطان موضع دیوا ضلع غازی پور۔ ۴رذی القعدہ ۱۳۸۸ھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ کی عبارت سے یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ بکر نے طلاق دینا نہیں تھا ہر طرح تیار تھا، بکر سوال وجواب اسی کی پختگی ظاہر کرنے کے لیے ہوا جب اس نے زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کرنے چاہے اس کے والد نے روک لیا۔ پس اس صورت میں صرف اسی سوال سے طلاق نہیں

پڑے گی۔ہاں اگر طلاق دینے کے بعد یہ سوال وجواب ہوتا تو طلاق کی پختگی کے لیے ہوتا۔الغرض خود یہ سوال وجواب وقوع طلاق میں دخل نہیں رکھتے۔واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۹ رذی القعدہ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۲) **مسئلہ**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک لڑکی کی شادی پانچ سال قبل ہوئی تھی، پارسال مورخہ ۱۰ رشوال المکرم ۱۳۸۸ھ کوشوہر نے تین طلاق دے دیا۔وجیدی میاں اور بکن میاں اور لڑکی کے والد کے سامنے،لیکن لڑکے کا دماغ کبھی کبھی خراب رہا کرتا تھا اور کبھی ٹھیک رہا کرتا تھا مگر بتایا جاتا ہے کہ اپنی حالت اصلیہ میں طلاق دیا ہے۔

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی اگر واقعۃً لڑکے نے صحیح دماغ ہونے کی حالت میں طلاق دی ہے تو پھر طلاق پڑ گئی ورنہ نہیں۔ہدایہ میں ہے:"لا یقع طلاق الصبي والمجنون والنائم (٤/ ٨) واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹ رذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۳) **مسئلہ**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی ماں ہندہ نے زید سے کہا کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا،اس کے جواب میں زید نے کہا کہ اگر ٹھیک سے کام نہیں کرے گی تو میں طلاق دے دوں گا۔اسی جملہ کو اس نے اپنی زبان سے دوبار دہرایا۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں متذکرہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔؟اور اگر واقع ہوئی تو کس قسم کی۔مسئلہ کی وضاحت فرماتے ہوئے حوالہ کتب سے بھی نوازیں گے۔

المستفتی محمد شمس الدین مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب

لفظ طلاق دے دوں گا سے طلاق دینے کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔اس لیے برتقدیر صدق اگر زید نے صرف یہی الفاظ کہے ہیں تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔چاہے جتنی بار کہا ہو۔حموی شرح الاشباہ میں ہے:" فعل لا یتم بمجرد النیة" واللہ تعالی اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۵ رصفر ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

آج سے تقریباً چھ سال قبل میرے شوہر نے اس بنا پر کہ میں عشرہ محرم میں شہداء کی نیاز سے قبل اس کے والدین کی فاتحہ کروں گی، مجھے تین طلاقیں دیکر گواہان متعدد کے سامنے گھر سے نکال دیا، میں اپنی والدہ کے پاس چلی گئی۔ مگر کچھ دن بعد میرا سرکش بدچلن شوہر زبردستی مجھے اپنے گھر لے آیا۔ میرے والدین بوجہ فساد، اپنی بے عزتی وجہالت کی وجہ سے نہ روک سکے، اور جب سے گھر پر میں اسی کے قبضے میں رہتی چلی آرہی ہوں اس کے بعد ہی سے شوہر کا ناجائز تعلق میری سگی ہمشیرہ سے بھی آزادنہ طور پر ہے۔ جس کو میں برداشت نہ کرسکی۔ آج مجبور اور بے کس وبے سہارا ہوتے ہوئے مجبور ہی، اب شوہر نہ مجھے چھوڑتا ہے نہ میری اس سگی بہن ہی سے تعلقات چھوڑتا ہے۔ نہ ہی میرے پاس کوئی تحریری طلاق نامہ ہے جس سے عزت وعصمت محفوظ رکھ سکوں میرے چار بچے ہیں۔ اس میں تین بچے طلاق کے بعد کے ہیں۔ لہٰذا از روئے شرع محمدی جو حکم ہو اس سے مطلع فرمائیں کہ شوہر کو اس حالت میں شوہر نا مانوں یا علیحدہ گی اختیار کروں۔

سائلہ انوری

الجواب

برتقدیر صدق مستفتیہ سائلہ پر واجب ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو شوہر مذکور سے اپنا پیچھا چھڑائے اور اس سے الگ ہو جائے جدوجہد ممکنہ کے بعد بھی مجبور ہو تو معذور سمجھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے شادی کے دو ہفتہ بعد دستی خط اپنے خسر کو لکھا کہ کپڑا کا ناپ دینے کے باوجود ایسا کپڑا سلا ہوا ہے کہ پہن کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ جو بھی کپڑا آپ نے عنایت فرمایا ہے اس کی بستی میں کافی شہرت ہوئی ہے۔ لہٰذا میں یہ کپڑا اب آپ کو واپس کررہا ہوں جو زیادہ چھوٹا ہے ویسے بھی کپڑے بے ڈھنگے قسم کے ہیں۔ اس خط کے پچیس دن کے بعد ایک گمنام لفافہ ملا جس کا مضمون یہ تھا شیر محمد سلام علیکم۔ آپ نے جو مردود کے کہنے پر سامان رکھا ہے یہ آپ کی ناقابل معاف غلطی ہے۔ شاید آپ یہ سمجھتے ہوں کہ ہم نے اپنے داماد اور محمد علی کی آنکھ میں دھول جھونک کر بے وقوف بنایا ہے، مگر آپ پوری بستی کو بے وقوف نہیں بنا سکتے اور ہم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ سامان اب بھی موجود ہے شاید دوسرے داماد کو دینے کے کام آجائے، مگر یاد رکھئے کہ یہ آپ کا بہت بڑا غلط قدم ہے اور اس کے سزاوار مردود نہیں بلکہ آپ

ہیں اور اس مردود کی بات پر چلنے والا بے وقوف ہے، یہ راز کب تک راز رہے گا۔ ہمیں دیکھنا ہے ہم بھی اس بستی کے ہیں ایک ہمدرد کے ناطے آپ کو خبردار کررہا ہوں، پھر نہ کہنا مجھے معلوم نہ تھا اگر آپ نے اس خط کو دبانے کی کوشش کی تو اس کا انجام بہت برا ہوگا۔ لہٰذا عرض خدمت مبارکہ میں ہے کہ زید کے ان الفاظ سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ سائل مشیر محمد

الجواب

صورت مسئولہ میں ہرگز ہرگز طلاق واقع نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کی شادی زید سے نو سال ہوا کہ ہوئی تھی۔ شادی کے دو سال بعد زید کا دماغی توازن خراب ہوگیا علاج ومعالجہ کے باوجود فائدہ نہ ہوا مجبوراً اسے پاگل خانہ میں داخل کرایا گیا۔ آج چھ سال سے زیادہ کا عرصہ ہورہا ہے کہ وہ پاگل خانہ میں ہے۔ اس دوران زید کو پاگل خانہ والوں نے اچھا سمجھ کر باہر نکالا، مگر پھر وہی حالت دیکھ کر پاگل خانہ میں داخل کرادیا گیا۔ زید کو جس وقت پاگل خانہ میں داخل کرایا گیا اس کی بیوی ہندہ کو حمل تھا، اور آج ہندہ کی لڑکی کی عمر چھ سال ہوچکی ہے۔ ہندہ کی سسرال میں اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔ آج کل وہ اپنے والد کے مکان میں رہ رہی ہے۔ زید کا کوئی ایسا وارث نہیں کہ جو ہندہ کے نان ونفقہ کی ذمہ داری اٹھا سکے۔ سوال یہ ہے کہ کیا شریعت مطہرہ اس کی اجازت دیتی ہے کہ ہندہ کی شادی کسی دوسرے شخص سے کردی جائے تاکہ ہندہ کی پوری زندگی تباہی سے بچ جائے، یا کوئی دوسری صورت جس سے ہندہ سکون کی زندگی گزار سکے۔ تحریر فرمائیں

سائل حاجی عبدالستار تچن پاڑہ بھمنڈی تھانہ مہاراشٹر۔ ۲۱ر محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

الجواب

بغیر طلاق نکاح سے علیحدہ ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ جب پاگل خانہ والے اس کو اچھا سمجھ کر ڈسچارج کردیتے ہیں تو اس وقت اس سے کسی طرح طلاق لے لی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید کی شادی سلمہ سے ہوئی سلمہ کے میکہ میں چار بدمعاشوں نے اس غریب پر حملہ کر دیا اس کا چیخنا کچھ کام نہ آیا جب تک لوگ پہنچے سلمہ لٹ چکی تھی۔ بدمعاش پکڑ لیے گئے بستی والوں نے ان پر جرمانہ لگا یا۔ یہ بات مشہور ہوگئی اب بتائیں زید نے اس لڑکی کو تین طلاق دیدے یا پھر لے آئے۔
سائل حافظ رفیع الدین جنرل مرچنٹ پوسٹ ومقام برجمن گنج ضلع گورکھپور

الجواب

سلمہ اگر اپنی رضا اور رغبت سے زنا کراتی تو شریعت کے نزدیک سخت مجرم اور سزا کی مستحق ہوتی، لیکن اس وقت بھی زید کا اس کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کرنا ضروری نہ تھا۔

درمختار میں ہے: ” لا یجب طلاق الفاجرة“ شوہر پہ زناکار عورت کو طلاق دینا ضروری نہیں اور یہاں تو وہ بے چاری معذور اور بے گناہ ہے۔ زید اگر اس کو طلاق دے گا تو یہ ایک قسم کی سزا ہوگی۔ گناہ بدمعاشوں نے کیا وہ بے چاری بھگتے یہ تو ہمدردی کی مستحق ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ر صفر ۱۳۸۹ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
ابراہیم شاہ نے اپنے لڑکے مقیم شاہ اور پوتی سلمہ بی بی کا دن ایک ساتھ مقرر کیا، یعنی مقیم کا نکاح رضیہ بی بی سے ہوا جو دونوں لڑکا لڑکی بالغ تھے، اور ابراہیم شاہ موضع پھپنا والے نے اپنی پوتی سلمہ بی بی کا نکاح نیاز احمد موضع میڈھا والے سے انگوٹھی اور رومال پر نکاح کر دیا۔ نیاز احمد کے ولی نیاز احمد کے باپ نظام الدین شاہ تھے نیاز احمد اور سلمہ بی بی دونوں نابالغ تھے اور آج تک نابالغ ہیں نکاح پڑھانے کی صبح ابراہیم شاہ نظام الدین دونوں میں تکرار رہوئی۔ اس تکرار میں نظام الدین شاہ نے اپنے لڑکے نظام الدین سے انگوٹھی اور رومال لے کر مجلس میں پھینک دیا اور کہا کہ میں نیاز احمد کی طرف سے سلمہ بی بی کو تین طلاق دیتا ہوں، اور تم بھی اپنے لڑکے مقیم شاہ کی طرف سے طلاق دے دو۔ ابراہیم شاہ نے جواب دیا کہ میں اپنے لڑکے مقیم شاہ کا طلاق دینے کا مالک نہیں ہوں۔ میرا لڑکا مقیم شاہ بالغ ہے، اور لڑکی بھی بالغ ہے، اور اس کے بعد مقیم شاہ اپنی بی بی رضیہ کو رخصت کرا کے لے گیا جو مقیم شاہ اور رضیہ بی بی دونوں ایک ساتھ ہیں اور سلمہ بی بی اپنے میکہ میں ہے، جواب بالغ ہے۔ اپنے دادا ابراہیم شاہ کے یہاں ہے باپ اس کا لاپتہ ہو گیا وہ گھر پہ نہیں، شادی کے وقت بھی نہیں تھا یہاں کے عالموں سے بھی پوچھا گیا تو ان لوگوں نے کہا کہ

سلمہ بی بی کا طلاق ہوگیا۔ آپ شرع کے مطابق حکم دیں۔ سائل ہاشم بلیا

الجواب

نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اسکی طرف سے باپ دادا کوئی طلاق دے سکتا ہے۔

عالم گیری میں ہے: " ولو ان رجلا طلق امرأة الصبي ثم بلغ وقال اقررت ذلك لا يقع بشيء " (کتاب الطلاق: ۴۴۷) پس صورت مسئولہ میں سلمہ بی بی بدستور نیاز احمد کی عورت ہے جب تک وہ بالغ ہوکر خود اسے طلاق نہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی لڑکی تقریباً دس سال سے میکہ میں پڑی ہے، ایک بچہ کی ماں ہے، اس کا شوہر بے حدلا پروہ اور نالائق ہے۔ بیوی کے جملہ حقوق بالکل ادا نہیں کرتا۔ صاف صاف کہتا ہے کہ میں اس کے خرچ کو برداشت کرنے کا متحمل نہیں ہوسکا۔ ہزار کوشش کے باوجود وہ نہ تو اس کو رکھنے پر راضی ہے نہ اس کے اخراجات برداشت کرنا چاہتا ہے۔ اور اب زید کے لیے لڑکی کا بوجھ بھی نا قابل برداشت ہے۔ اور عزت کا محفوظ رکھنا زندگی کے اہم ترین مسائل سے ہے اس لیے مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر زید کے لیے کیا حکم شرع ہے۔ شمس الدین وطیب النساء ونصر اللہ

الجواب

صورت مسئولہ میں سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں۔ شوہر رضا ورغبت سے طلاق دے۔ روپیہ پیسہ لے کر طلاق دے یا زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں، ہر طرح طلاق واقع ہوجائے گی۔ ہدایہ میں ہے: " طلاق المكره واقع[۳/ ۴٦٩] " طلاق کے بغیر دوسری شادی نہیں ہوسکتی۔ عالم گیری میں ہے: " لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره " واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۱۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں

زید نے بکر کی صاحبزادی ہندہ سے شادی کیا ہے، پھر نا مناسب حالات کی بنیاد پر ان دونوں کے درمیان تفریق ڈال دی گئی بایں طرح کہ ہندہ کے والد طلاق نامہ لکھوا کر اس پر زید سے دست

خط کروالیا بغیر جبر واکراہ کے اور طلاق نامہ میں ہندہ کے بجائے اس کی چھوٹی بہن زینب کا نام ڈال دیا آیا طلاق واقع ہوگی یا نہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں شرح وبسط کیساتھ واضح کیجئے۔

المستفتی جاوید اختر اوروی

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی۔ بحر الرائق میں ہے " و فی المحیط الاصل انہ متی وجدت النسبۃ غیر اسمھا بغیرہ لایقع" [۴۳۲/۳] عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۱۱۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید جو ایک دیندار متصلب سنی اور سچا پکا رضوی ہے عمر نے اپنے لڑکے کا پیغام زید کی لڑکی کے لیے دیا چونکہ زید جانتا تھا کہ عمرو کے چند رشتہ دار بدعقیدہ دیوبندی وہابی ہیں، لہٰذا زید نے شرط لگائی کہ ان وہابی رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑے گا مگر عمرو نے ان کو چھوڑنے سے انکار کردیا، اور اسی بنیاد پر زید نے پیغام رد کر دیا، مگر کچھ عرصہ کے بعد عمرو نے دوبارہ سلسلہ جنبانی کی اور مذکورہ شرط کہ وہابی رشتہ داروں سے ترک تعلق کرے گا منظور کرلیا، لہٰذا زید نے عمرو کے لڑکے کا پیغام اپنی بچی کے لیے قبول کرلیا لیکن جب عمرو اپنے لڑکے کی بارات لے کر زید کے گھر پہنچا تو بعض باراتیوں کے انداز وطریقہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ بعض عمرو کے رشتہ دار باراتی وہابی بدعقیدہ ہیں، اس صورت حال سے زید گھبرا گیا اور حفظ ماتقدم کے طور پر زید نے قاضی صاحب سے کہہ دیا کہ نکاح میں تفویض طلاق کی شرط لگادیں، لہٰذا قاضی صاحب نے نکاح پڑھاتے وقت تمام الفاظ اردو میں ادا کیے مگر آخر میں عربی کا بھی کہا کہ " بشرط ان یکون امرھا دائما بیدھا " تمہارے نکاح میں دیا تم نے قبول کیا نکاح بحسن وخوبی ہوگیا مگر بعد میں بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ زید اور قاضی صاحب نے عمرو کے ساتھ دھوکا کیا اور چونکہ عمرو اور اس کے لڑکے (دولھا) کو اس عربی جملہ کے معنی معلوم نہیں تھے۔ لہٰذا اس نکاح پر تفویض طلاق لازم آئیگی یا نہیں اور دولہا کا عدم علم معتبر ہوگا یا نہیں اور زید یا قاضی پر کوئی جرم تو عائد نہیں ہوتا ہے، اگر زید یا قاضی مجرم ہوئے تو اسکا کفارہ کیا ہے اور جن لوگوں نے زید اور قاضی پر دھوکہ کا الزام لگایا ان پر کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی محمد ادریس رضا خاں حشمت نگر پیلی بھیت۔ ۱۹ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ

الجواب

در مختار اور شامی میں، فتح القدیر اور بحر الرائق کے حوالہ سے لکھا ہے کہ الفاظ طلاق کا معنی نہیں جانتا۔ اور انہیں عورت کے لیے بولا تو قضاءً واقع ہوجائے گی۔ شامی کی عبارت یہ ہے "لو قالت

لزوجها اقرأ علی "اعتدی انت طالق ثلاثا" ففعل طلقت فی القضاء لا فیما بینه و بین الله اذالم یعلم الزوج ولم ینو، بحر عن الخلاصه "[کتاب الطلاق :۹/۱۳۵]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔امام اجل قاضی امام ظہیر الدین صاحب حدایہ اور صاحب فتح نے یہی فرمایا اور صاحب حدایہ نے یہ دلیل دی کہ" لانہ لا یشترط فیہ القصد" مطلب یہ ہے کہ نکاح وطلاق کے لیے جو الفاظ صریحہ ہیں ان کے بولتے وقت نکاح وطلاق کا ارادہ ضروری نہیں۔کہ ان الفاظ کے معنی معلوم ہونا ضروری ہوں بے معنی جانے بھی نکاح وطلاق واقع ہو جائیں گے۔

مگر صحت کا یہ حکم قضاء کا ہے۔جیسا کہ اوپر شامی سے نقل ہوا۔حکم دیانت یہ ہے کہ ان الفاظ کے نہ جانتے ہوئے انکا اطلاق کیا تو نکاح وطلاق واقع نہ ہوں گے مولنٰنا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: زبان سے لاعلمی کا عذر مقبول ہے اور حکم کی جہالت عند الشرع عذر نہیں۔تو جو یہ کہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ "چھوڑ دیا" کہنے سے طلاق پڑ جاتی ہے اس کا عذر نہیں سنا جائے گا،اور جو یہ کہے کہ زبان کی اجنبیت کی وجہ سے میں جان نہ سکا کہ یہ طلاق کے الفاظ ہیں تو اسکا عذر قبول ہے اور عند اللہ طلاق نہ ہوگی۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اقوال علماء میں اختلاف ہے،اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں جن اکابر نے صورت مسئولہ میں انعقاد نہ مانا وہ حکم دیانت ہے اور جن ائمہ نے مانا وہ حکم قضاء ہے ہاں مشائخ اوزجند کے نزدیک ایسی صورت میں نہ قضاءً طلاق واقع ہو نہ دیانۃً وہ عورت کے اس عمل کو کہ شوہر کو اجنبی زبان میں لفظ طلاق سکھا کر اپنے لیے بولنے کو کہا،تلبیس قرار دیتے ہیں۔الفاظ یہ ہیں "صیانۃ عن التلبیس [شامی:۹/۱۶۳] "بدائع ،بزازیہ،تاتارخانیہ اور منحۃ الخالق میں ایسا ہی ہے۔

آپ کا سوال نکاح کے ایجاب وقبول میں تفویض کی شرط لگانے سے ہے تو یہاں دو باتیں ہیں۔

صورت مسئولہ میں نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔اور عورت کو اپنے کو طلاق دینے کا حق ملا کہ نہیں؟ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ نکاح صحیح ہو گیا کہ نکاح تو شروط فاسدہ کے ساتھ بھی صحیح ہو جاتا ہے۔شرط اگر فاسدہ ہے تو یہ خود ساقط ہو جائی گی اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ تفویض طلاق طلاق ہی کی ایک نوع ہے،اور شوہر نے اس کو لاعلمی میں قبول کیا ہے تو اس میں بھی وہی اختلاف اقوال ہوگا جو طلاق میں ہے کہ اول الذکر مشائخ کے نزدیک قضاءً عورت کو اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہوگا،اور دوسرے مشائخ کے نزدیک دیانۃً شوہر کا قول معتبر ہوگا،اور عورت کو طلاق کا اختیار نہ ہوگا اور مشائخ اوزجند کے نزدیک نہ قضاءً عورت کو اختیار حاصل ہوگا نہ دیانۃً۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مخمصہ سے نجات کی ایک صورت تحریر فرمائی کہ ''قاضی کو نظر کامل چاہئے کہ اگر ظاہر ہو کہ واقعی فریب کیا گیا ہے تو بطلان نکاح کا حکم دے ورنہ صحت کا''

اور صورت مسئولہ میں سائل کو خود اعتراف ہے۔ کہ قاضی نے ایجاب وقبول اردو میں کرائے صرف تفویض کی شرط کو عربی زبان میں کہا'' جس کا مطلب یہی ہوا کہ شوہر سمجھ نہ سکے کہ مشروط ایجاب وقبول ہو رہا ہے ایسی صورت میں اعلیٰ حضرت کی تصریح کے موافق شوہر کا عذر مقبول ہونا چاہئے۔ اور عورت کو حق تفویض حاصل نہ ہونا چاہئے نکاح کی صحت کا حکم پہلے ہی بتایا جا چکا ہے۔

ہم نے جواب میں حوالہ کی جو عبارتیں نقل کی ہیں ان میں احکام کہیں نکاح کے منقول ہیں، کہیں طلاق کے اس سے سائل کو کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس بارے میں نکاح وطلاق بلکہ مزید کچھ ابواب فقہ کا حکم ایک ہی ہے قاضی خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ھذہ الطلاق والعتاق والتدبیر والنکاح والخلع والابراء عن الحقوق والبیع والتملیک ۔واذا عرفت ھذا الجواب فی الطلاق والعتاق ینبغی ان یکون النکاح کذلک"

مشائخ اوزجند نے عورت کے اس عمل کو تلبیس قرار دیا۔ اعلیٰ حضرت بھی دھوکہ کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں، تو زید و قاضی کا یہ فعل ضرور ممنوع وناجائز ہوگا، لیکن ایسی صورت میں کہ آئندہ شوہر کے طرف سے انھیں کسی دینی یا دنیاوی ضرر کا ظن غالب ہو یا اپنے اس عمل میں معذور ہونگے۔ جیسا کہ زبردستی طلاق سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن اس پر علماء نے جبر کو ظلم لکھا ہے جب کہ قصور عورت کا ہو اور اس جبر کو ضرورۃ جائز لکھا ہے۔ جبکہ زیادتی مرد کی جانب سے ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

(۱۱۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اور ہندہ کے درمیان جھگڑا ہوا ہندہ زید کی بیوی ہے ہندہ نے اپنے شوہر یعنی زید سے جھگڑا کے دوران کہا کہ تم ہم کو چھوڑ دو، جواب میں اس نے کہا کہ تو بار بار کہتی ہے کہ طلاق دے دو، جا میں نے طلاق دیا، صرف ہم نے ایک بار کہا، اب شریعت کی جانب سے دونوں پر کیا حکم ہے۔ تحریر فرمائیں۔

المستفتی اشفاق احمد قصبہ گھوسی اعظم گڑھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر سائل نے صرف ایک بار ہی طلاق کا لفظ کہا اور لفظ 'جا' سے طلاق کی نیت نہ کی ہو تو ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ عدت میں رجعت کا حکم رہے گا۔ اور اگر لفظ جا سے بھی طلاق کی نیت

کی ہوتو دوطلاق پڑیں۔اور عورت بائن ہو کر فوراً نکاح سے نکل گئی۔احرجی ممایحتمل الرد فلایقع به بلانیة ان کانت الحال حال المذاکرة۔ فتاوی رضویہ۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۱ رجمادی الاولی ۱۴۰۵ھ

(۱۱۳) **مسئلہ**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کوایک طلاق دے دیا جس کے گواہ اس محلہ کے دومسلمان مرد اور اس کی بیوی ہندہ کے میکے کے دومسلمان مرد ہیں اور ان چاروں گواہوں کے دست خط ذیل میں اس واقعہ کی تصدیق کے لیے پیش خدمت ہیں۔اور اس طلاق کو ہوئے تقریباً آٹھ ماہ گزر گئے۔اب دونوں میاں بیوی برضاورغبت رجعت کرنا چاہتے ہیں۔

لہذا ازروئے شرع واضح فرمائیں کہ اب اسکی کیاشرعی شکل وصورت ہوگی۔

گواہان:۔محمد صدیق،محمد سلیمان،سراج الحق العارض محمد سراج الحق

زید کے سسرال والے کچھ لوگوں سے اس کی دشمنی پہلے ہی سے چلی آرہی ہے۔وہ لوگ موقعہ تلاش کررہے تھے۔موقع پاکر اس کو کرید نے میں اور غلط سوال لکھکر اور اپنے میل کے لوگوں کو گواہ بنا کر دست خط کرا کے اس کے ہمراہ بھیج رہے ہیں۔جو غلط ہے۔جو صحیح ہے سو نیچے درج ہے۔

(۱۱۴) **مسئلہ**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی نے زید کی ماں کو مارا پیٹا،اس کی خبر جب زید کو ہوئی تو غصہ کی حالت میں زید نے اپنی بیوی کو دتکارا،مارا،اور کہا کہ اب آئندہ اگر تم ہماری ماں کو ماروگی تو ہم تم کو طلاق دے دینگے،اور اس پر وہ لوگوں کے بہکانے پر چند لوگوں کو جمع کیا،اور ہم سے پوچھا،اور بے تو کا گفتگو کرنے لگے،تو غصہ میں آکر ہم نے کہا ہاں ہم نے طلاق دے دیا ہے۔اب زید کی بیوی اپنی اس حرکت پر نادم ہے۔اور شرمندہ ہوکر پھر زید کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔جس وقت طلاق کی بات ہوئی اس وقت زید کی بیوی ساتھ مہینہ کی حاملہ تھی۔ولادت کے بعد دونوں فریقین ایک دوسرے سے لقا چاہتے ہیں۔مگر لوگوں نے زید کی بیوی پر پہرا لگا کر دونوں کے ملنے سے روکا۔اور اب طلاق کی بات ہوئے تقریباً آٹھ مہینہ ہوگئے۔ابھی بھی زید کی بیوی چھپ کر زید سے باتیں کرتی ہے۔اور زید کے گھر آنے کے لیے تیار ہے لہذا زید اپنی بیوی کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

المستفتی محمد تسلیم مقام وپوسٹ علی نگر لیوڑھن

الجواب

اس مسئلہ سے متعلق دوسوال آئے۔ایک میں ایک طلاق دینے کے گواہ موجود نہیں۔اور ایک میں

ایک طلاق دینے کے جھوٹے اقرار کا بیان ہے۔ طلاق کے جھوٹے اقرار سے بھی قضاءً طلاق پڑ جاتی ہے۔
اور یہ معاملہ حالت حمل میں ہوا ہو بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت ختم ہوگئی۔ اس لیے اگر اس سے قبل اور طلاقیں نہ دی ہوں جس سے وہ عورت مغلظہ ہوگئی ہو تو اب صورت یہ ہے کہ اگر وہ دونوں ساتھ رہنا چاہیں تو دوبارہ نکاح کر کے رہیں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی　شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ　۹ رشوال ۱۴۰۵ھ

(۱۱۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید نے رجسٹری بھیجا اپنے خسر کے نام جس میں اس نے لکھا کہ میں نے آپ کی لڑکی کو تین طلاق دے کر اپنی زوجیت سے نکال دیا، وجہ اس نے اس رجسٹری میں یہ لکھا تھا کہ آپ کی لڑکی کو میں تین سال سے سمجھا رہا ہوں، لیکن اپنی عادت سے باز نہیں آئی اور نہ ہی حق زوجیت ادا کرتی ہے طلب امر یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

المستفتی نبی رسول ساکن بی بی پور تحصیل گھوسی

الجواب

صورت مسئولہ میں بدر عالم کی بیوی حسیب النساء پر طلاق نامہ کی رو سے تین طلاق پڑ گئی اور وہ بدر عالم کی زوجیت سے خارج ہوگئی۔ عدت کے بعد کسی بھی دوسرے مرد سے وہ نکاح کر سکتی ہے بشرطیکہ بدر عالم یہ اقرار کرے کہ یہ طلاق نامہ میں نے لکھا یا میرے حکم سے لکھا گیا ہے، یا عورت کے پاس طلاق کے دو گواہ ہوں کہ گواہ نہ ہونے کی صورت میں بدر عالم کو قسم کھلائی جائے گی، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر انکار کر دے کہ یہ طلاق نامہ نہ میں نے لکھا، نہ میرے حکم سے لکھا گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی جھوٹی قسم کھائے گا تو اس کا وبال بدر عالم پر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو　۲ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ

(۱۱۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید اپنی بیوی کے پاس نہیں تھا اور اس نے ''میں نے طلاق دیا'' اس طرز پر گنگنایا کہ گنگناتے وقت نہ تو اس کی زبان کھلی اور نہ ہی منھ کھلا اور طلاق کی نیت سے گنگنایا بھی نہیں، اور نہ طلاق وغیرہ کا کوئی ذکر ہی چل رہا تھا، اور میاں بیوی کے درمیان کوئی جھگڑا بھی نہیں تھا۔ تو کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی؟ اور اگر کسی نے مذکورہ جملہ کے طرز پر دف بجایا، یا دانت ہی بجایا اور بیوی ذہن میں موجود تھی تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور اگر کسی نے مذکورہ جملہ دو مرتبہ گنگنایا، گنگنانے کے بعد دوبار انشاء اللہ بھی گنگنایا،

اس کا کیا حکم ہے؟ گنگنانے سے مقصود یہ جگہ یہی ہے کہ صرف ناک سے اس طرز پر آواز نکالی اگر کسی صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے تو کونسی طلاق واقع ہے۔ جواب سے نوازیں کرم ہوگا۔

المستفتی محمد افسر حافظ پور لجگواں فیض آباد یوپی

الجواب

صورت مذکورہ میں زید کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ طلاق واقع ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اولا حروف کو صحیح طور پر ادا کرے، اور الفاظ نہ ناک سے ادا ہوتے ہیں، اور نہ دف اور طبلہ سے، وہ تو منہ اور زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ عالم گیری (۱/۹۰) میں ہے: اما حد القرأة فتصحيح الحروف امر لا بد منه و على هذا نحو التسمية على الذ بيحة والاستثناء فی اليمين والطلاق و العتاق و الايلاء والبيع۔

قرأة کی حد میں اس کے حروف کا اس کے صحیح مخرج سے ادا ہونا ضروری ہے، یہی حکم ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے، قسم میں استثنا کرنے اور طلاق دینے اور غلام آزاد کرنے اور بیچنے خریدنے میں ہے۔ لیکن زید کی یہ حرکت نہایت ناشائستہ اور شریعت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے اس کا وبال کبھی کبھی یہ پڑتا ہے کہ آدمی سچ مچ اس بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

زید کی اس احمقانہ حرکت کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس نے ستمبر میں ہم کو ایک خط لکھا اور گھبراہٹ میں اپنا نام پتہ جوابی لفافے پر لکھنا بھول گیا، اور پھر دو تین مہینہ بعد کسی سے دستی طور پر روانہ کیا، کس درجہ زحمت میں پڑا۔ واللہ تعالیٰ اعلم   عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۳ ؍ رجب ۱۷ھ

(۱۱۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

میں آج سے ایک سال پہلے بتاریخ ۲۶ ؍ اپریل ۱۹۹۶ء ایک دوسرے شخص کے لیے طلاق کا مضمون بنا رہا تھا اس مضمون میں میں نے فرضی طور پر اپنی بیوی کا نام لکھ دیا تھا اور جو تحریر لکھی تھی وہ اس سوال کے ساتھ منسلک میں نے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو کیا طلاق واقع ہوگئی ہے۔ گزارش ہے کہ جواب مرحمت فرمائیں۔ میں یہ بیان اللہ کو حاضر وناظر جان کر دے رہا ہوں۔

آج بتاریخ ۲۶/۴/۱۹۹۶ء کو احسان الحق ولد منور علی مقام سماد یکھی پوسٹ سلیم پور ضلع دیوریا کے رہنے والے ہیں، میں اپنی بیوی عزیز علی کی لڑکی حلیمہ خاتون کو آج بتاریخ ۲۶/۱۹۹۶ء کو تین طلاق دے رہا ہوں اور اس کی وجہ بیس سال سے آپس کی نا اتفاقی ہے، اس تحریر کو اس لیے لکھ رہا ہوں کہ وقت پر کام آسکے۔

المستفتی ڈاکٹر احسان الحق انصاری مقام ڈیگی پوسٹ ڈمولیا ضلع دیوریا یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں احسان الحق کی عورت پر قضاء تین طلاق پڑ گئی، اور اس کا یہ قول کہ میں دوسرے کے طلاق نامہ کا مضمون بناتے ہوئے نام اپنی بیوی کا فرضی لکھ دیا تھا نہیں مانا جائے گا۔

شامی میں ہے: ولا یحتاج الی النیة فی المستبین المرسوم ولا یصدق فی القضاء انه عنی تجربة الخط۔ [مطلب فی الطلاق با لکتابة: ۱۳۷/۴]

عورت کی طرف نسبت کر کے طلاق کے الفاظ تحریر کئے تو طلاق قضاء پڑ جائے گی، اس کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں تو بطور مشق لکھ رہا تھا۔ طلاق کے مسئلہ میں عورت حکم قضاء پر ہی عمل کرے گی۔

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۵۵۷ میں ہے۔

یہی تفصیل جو حکم قضاء ہے (عورت) کو اسی پر عمل واجب ہے۔ قال الحرة کالقاضی کمافی الفتح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی، مئو

(۱۱۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید وبکر دو سگے بھائی ہیں، اور ہندہ اور فہمیدہ دونوں سگی بہنیں ہیں، ان دونوں بھائیوں کا نکاح ان دونوں بہنوں سے ہوا، اوران دونوں بہنوں کا طلاق بغیر رخصتی کے ہوا تو کیا ان دونوں بہنوں کے لیے ایام عدت ہے یا نہیں؟ نیز ان دونوں بہنوں کا نان ونفقہ ان دونوں بھائیوں پر لازم ہوگا یا نہیں نیز ان دونوں بھائیوں پر پورا مہر واجب ہوا یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

المستفتی تجمل انصاری مقام وپوسٹ سدھواں بانگر بھاٹھہ ضلع پڈرونہ

الجواب

صورت مسئولہ میں دونوں بہنوں پر طلاق واقع ہوئی۔

ہدایہ (۴۹/۳) میں ہے: واذا طلق رجل امرأة ثلاثا قبل الدخول بها وقعن علیها اور میاں بیوی میں ملاپ نہ ہوا ہو تو مقررہ مہر کا نصف عورت کو دینا پڑے گا۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ [البقرة: ۲۳۷] اور ملاپ نہ ہونے کی صورت میں عورت پر عدت نہیں، نہ شوہر پر عدت کا خرچہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۹ رصفر ۱۴۱۸ھ

(۱۱۹۔۱۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) زید کی لڑائی اس کی بیوی ہندہ سے ہو رہی تھی اسی درمیان زید بول گیا میں تم کو طلاق دے

دوں گا، پھر ایک دو بولا ہی تھا کہ اس کی لڑکی نے کہا ابا یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو زید خاموش ہو گیا تیسری مرتبہ نہیں بولا، اس کے شاہدین بہت سارے لوگ ہیں اس سے زید پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کونسی طلاق واقع ہوئی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں

(۲) اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ زید عالم دین ہے وہ اپنے لڑکے بکر کا رشتہ ایک ایسے گھرانے میں کرنا چاہتا ہے جو صرف دیوبندی کے نام سے مشہور ہے، مگر فی ذاتہ وہ دیوبندی نہیں ہے، اس لیے کہ اس کے نزدیک بریلوی اور دیوبندی کا معیار یہ ہے کہ جو فاتحہ اور سلام وقیام کرتا ہے، وہ بریلوی ہے ورنہ دیوبندی اس بنا پر زید کہتا ہے کہ وہ اعلیٰحضرت کے فتوی کی روشنی میں کافر نہیں ہوا، کیا ایسے گھر میں رشتہ کرنا جائز ہوگا کہ نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں ایک دو سے زید نے نیت طلاق کی تھی تو دو طلاقیں پڑ گئیں۔ اگر صرف اتنی ہی طلاق دی ہو تو عدت کے اندر رجعت اور بعد عدت عورت کی رضامندی سے نکاح جدید ہو سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔

بہار شریعت ہشتم میں ہے: اگر اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔

ردالمحتار میں ہے: والاسم المبهم مذكور فی مسئلتنا فيفيد العلم بعدد الطلاق المقدر الذی نواه المتكلم كما ان قوله بثلاث دل علی عدد طلاق مقدر نواه المتكلم۔ [۳۸۴/۴]

(۲) چونکہ اس گھرانے والے نام دیوبندیت سے مشہور ہیں اس لیے نکاح سے قبل تحقیق کر لی جائے، اور انہیں حسام الحرمین دیکھائی جائے، اگر وہ اس کی تصدیق کریں تو ان کی لڑکی سے نکاح کیا جائے، ورنہ بچا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۱۲۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کا نکاح بکر کی دختر سے ہوا وہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لایا۔ بیوی بد چلن ہے، دوسرے مرد کے ساتھ اس کا لگاؤ ہے۔ ناراض ہو کر اپنے میکہ چلی گئی۔ وہ طلاق مانگ رہی تھی۔ مگر اب والدین کی ہدایت پر طلاق بیوی کو منظور نہیں۔ اگر زید اپنی بیوی کے میکہ میں جا کر طلاق دے گا۔ تو اس کے جان کا عظیم خطرہ ہے۔ ایسی صورت میں کیا زید خط کے ذریعہ طلاق لکھ کر اپنی بیوی کے پاس بھیج سکتا ہے۔

عبدالقدوس مقام قرصاں مہراج گنج یوپی

الجواب

طلاق جس طرح زبان سے دی جاتی ہے، تحریر کے ذریعہ بھی دی جاتی ہے۔ بہار شریعت میں ہے: اگر (طلاق) لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی آداب والقاب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی۔ بلکہ (طلاق لکھ کر) اگر نہ بھیجے جب بھی ہو جائے گی۔

(بہار شریعت جلد ۸ ص ۸)

طلاق میں بیوی کی منظوری قطعا ضروری نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے:

﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرۃ: ۲۳۷] نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع، مئو، ۱۵ ر جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

(۱۳۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

افتخار احمد نے چند دنوں میں اپنی بیوی سے تنگ آکر ایک صاحب کو کہا کہ آپ ایک مضمون بنا دیں، میں اپنی بیوی کو طلاق دوں گا، حالانکہ میاں بیوی میں حد درجہ تک محبت تھی، مگر باپ کے کہنے سے افتخار نے مضمون لکھوا دیا۔ مضمون لکھنے والے نے مضمون میں طلاق مغلظہ تک لکھ کر چھوڑ دیا کہ آگے افتخار احمد اپنا مضمون صحیح کر دے۔

اس نے طلاق مغلظہ کے آگے دو طلاق تحریر کر دیا، اور تیسرا طلاق کسی دوسرے لڑکے سے لکھوا دیا۔ اور وہ تحریر اس کے میکے بھجوا دیا۔ حالانکہ اس کی بیوی خود اس کے گھر موجود تھی۔ افتخار کا کہنا ہے کہ یہ تحریر جو طلاق والی تھی دل سے نہیں لکھا تھا۔ صرف اس کو سبق دینے کے لیے ایسا کیا تھا، کیونکہ تیسری طلاق دینے کی غرض نہیں تھی دوسرے سے لکھوایا تھا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق کی کونسی صورت ہوگی افتخار اپنی بیوی کو واپس لانا چاہتا ہے بیوی اپنے میکے جا چکی ہے۔ برائے کرم اس مسئلہ کا حل نکال کر شکریہ کا موقع دیں، عین کرم ہوگا۔

افتخار احمد سلطانپور، گھوسی، مئو

الجواب

صورت مسئولہ میں دو طلاق کا تو افتخار احمد کو اقرار ہی ہے۔ تیسری طلاق کے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ تیسری طلاق کی نیت نہ تھی اسے دوسرے سے لکھوایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خود لکھے یا دوسرے سے لکھوائے، ہر طرح طلاق واقع ہوتی ہے۔ شامی میں ہے: اذا قال لآخر اکتب طلاق امرأتی یقع الطلاق کتب او لم یکتب۔ [مطلب فی الطلاق بالکتابۃ: ۴/۳۳۷] دوسرے سے کہا کہ میری

عورت کی طلاق لکھ دو تو طلاق واقع ہوگئی دوسرے نے لکھا یا نہ لکھا۔ اور صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہوتی، بغیر نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس طرح تیسری طلاق بھی پڑ گئی، اور تیسری طلاق کے بعد بے حلالہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۲۹] واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۰ ارشعبان ۱۴۱۸ھ

(۱۲۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی بیوی ہندہ پر زیور چوری ہونے کا الزام لگایا گیا تو زید کی بیوی نے قرآن لے کر قسم کھائی کہ اگر میرا کام ہو تو اللہ مجھ کو سور بنا دے۔ اس کے بعد گھر والے تکرار کر رہے تھے زید تکرار کو سن کر آیا اور شدید بخار کے حال میں تھا اور اپنی بیوی کو طلاق دیا تین طلاق بقول دو گواہوں کے لیکن زید کا کہنا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں نے ایک طلاق دیا، یا دس، اور جو دو گواہ ہیں وہ متبع شریعت بھی نہیں ہیں۔ لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب سے نوازا جائے۔ عبدالماجد ابراہیم پور اعظم گڑھ

الجواب

جھوٹ اور سچ سائل کی گردن پر سوال میں جو صورت واقعہ ذکر کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر یہ ہے کہ زید کو ایک طلاق کا یقین ہے۔ دس میں شبہ ہے۔ ایسی صورت کا حکم یہ لکھا ہے کہ شوہر خود اپنے دل سے سوچے کسی ایک طرف پر اس کا دل جمے تو اسی کے موافق عمل کرے یعنی اس کا غالب گمان ہو کہ دو دیا تو دو طلاق مانے رجحان اس طرف ہو کہ تین دیا تین مانے۔ پہلی صورت میں رجعت سے کام چل جائے گا، اور دوسری صورت میں حلالہ کی ضرورت پڑے گی، گواہوں کی صورت میں بھی چونکہ بقول سائل وہ معیار شرع پر پورے نہیں اترتے ہیں۔ تو شوہر کو ان کے بیان کے بارے میں اپنے دل سے ہی فیصلہ کرنا پڑے گا، اگر دل اس بات پر جمے کہ غلط بولتے ہیں تو ان کی بات پر عمل نہ کرے اور گمان غالب یہ ہو کہ سچ بولتے ہیں تو تین طلاق مانے اور عورت کو علاحدہ کر دے، یا حلالہ کرائے۔

اور اگر شوہر کا دل کوئی فیصلہ نہ کر رہا ہو تو دیانۃ یہی حکم ہے کہ زائد پر عمل کرے یعنی عورت کو علاحدہ کر دے، اور نکاح کرنا ہو تو حلالہ کے بعد کرے۔ شامی میں ہے:

ان کان لا یدری اثلث ام اقل یتحری و ان استویا عمل باشد ذلك علیه ۔ اور بہار شریعت میں ہے کہ اگر کسی طرف گمان غالب ہے تو اسی کا اعتبار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع، مئو، یکم محرم ۱۴۱۹ھ

(۱۲۴-۱۲۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نابالغ ہندہ نابالغہ دونوں کے ماں باپ کے لڑکا لڑکی کے دیکھ ریکھ کے بعد ہوئی۔

(۲) ہندہ کے آتے ہی زید کی ماں نے یہ کہا کہ لڑکی وہ نہیں جو دکھائی گئی مگر زید کے باپ کے سمجھانے سے کہ جو ہونا تھا ہو گیا برداشت کرو زید کو بھی سمجھاؤ۔ اور زید و ہندہ میں یکجائی بھی ہوئی مگر صحبت اور وطی نہ ہوئی ہندہ کے میکہ جانے کے بعد خط وکتابت بھی ہوئی۔

(۳) ہندہ جب تک وہاں رہی میل جول کا ماحول رہا اب کسی بھی قیمت ہندہ کو رکھنے کے لیے تیار نہیں زیادہ زور دینے پر بھاگ جانے اور خودکشی کرنے تک کی نوبت آسکتی ہے۔

(۴) ماں باپ اب بھی چاہتے ہیں کہ زید اس کو طلاق نہ دے ان تمام حالات کے پیش نظر شریعت کا فیصلہ کیا ہوگا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔

(۵) کیا ہندہ کا باپ بالکل بری ہے جبکہ اس نے لڑکے کو دیکھا اپنی لڑکی کی عمر کے حساب سے ہی لڑکی طے کرنا چاہئے تھا، اور پھر بعد کے حالات وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ اگر طلاق ہو تو پنچایت مجھے شادی کا خرچ وغیرہ دلوادے۔

المستفتی: دوادخان سلار پور، پوسٹ، سلار پور، ضلع، گورکھپور

الجواب

(۱) اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب وقبول کے وقت ہندہ اور اس کے باپ کا نام لیا تھا تو زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہو گیا۔ اور زید کی ماں کی اس بات کا کوئی اعتبار نہیں کہ لڑکی وہ نہیں جو دکھائی گئی تھی۔ بحر الرائق میں ہے: لو کان بنتان کبریٰ و اسمها عائشه و صغریٰ و اسمها فاطمه فاراد التزویج الکبریٰ فغلط و سماها فاطمه انعقد علی الصغری ۔[کتاب النکاح:۱۵۹]

کسی کی دو لڑکیاں تھیں بڑی کا نام عائشہ اور چھوٹی کا نام فاطمہ اس نے رشتہ بڑی کا طے کیا مگر نکاح کے وقت نام عائشہ کے بجائے غلطی سے فاطمہ کا لیا گیا تو نکاح بڑی لڑکی کے بجائے چھوٹی کا ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار ایجاب وقبول کے وقت لیے ہوئے نام کا ہے اس کا اعتبار نہیں کہ دکھایا کس کو بھول کر بھی ہندہ کے نام پر ایجاب وقبول ہوا تو ہندہ کا ہی نکاح ہوا اور وہی زید کی عورت ہوئی۔

(۲) سائل کے بیان سے ظاہر ہے کہ زید و ہندہ کی تنہائی میں بلا کسی مانع یکجائی بھی ہو، لیکن لڑکے نے ہندہ کے ساتھ صحبت نہیں کی۔ نیز سائل کا کہنا کہ لڑکا نابالغ ہے تو اگر لڑکا اس لائق تھا کہ صحبت کر سکے تو اس کے صحبت نہ کرنے کا کوئی اثر نہ ہوگا، کنز الدقائق میں ہے: الخلوة کالوطء. دولہا دلہن کی

تنہائی میں یکجائی صحبت کرنے کے حکم میں ہے، اوراس کی شرح بحر الرائق میں: "سبب ثالث مکمل للمهر "یعنی یہ تیسرا سبب ہے جس سے پورا مہر شوہر پر واجب ہو جاتا ہے۔ اسی میں ہے: ولم یعتبر السن۔ شوہر کے سن کا اعتبار نہیں کیا گیا۔

پس صورت مسئولہ میں خلوۃ صحیح ہوگئی اور زید پر ہندہ کا پورا مہر بھی واجب ہوگا۔ طلاق کے بعد پورا مہر ادا کرنا ہوگا۔

(۳) اب اگر زید نابالغ ہے تو حالت نابالغی میں نہ وہ خود ہندہ کو طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا طلاق دے سکتا ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاح﴾[البقر: ۲۳۷] نکاح کی گرہ صرف شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ ہدایہ (۳/۳۶۸) میں ہے: لا یقع طلاق الصبي والنائم ۔ بچے نے اگر اپنی عورت کو طلاق دے دی، یا سونے والے نے نیند کے عالم میں اپنی عورت کو طلاق کے الفاظ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

ہاں جب اس کی عمر پندرہ سال کی ہو جائے تو وہ شرعا بالغ ہوگا یا احتلام اس سے پہلے ہو تب بھی اسی وقت سے بالغ مانا جائے گا، اسی میں ہے: و اذاتم الغلام والجارية خمس عشر سنة فقد بلغا ۔ لڑکی اور لڑکے دوسرے علامات بلوغ ظاہر نہ ہوئے تو پندرہ سال کی عمر میں ہر حال میں بالغ مانے جائیں گے۔

(۴) یہاں تک تو مسئلہ سے متعلق اصولی باتوں کا ذکر تھا جن کی ضرورت مسئلہ حل کرنے میں پڑتی ہے اور ان کی رعایت کے بغیر فیصلہ غلط ہو سکتا تھا۔ اب جواب سنئے اس میں شبہ نہیں کہ ضرورت شرعیہ کے بغیر عورت کو طلاق دینا اللہ اور رسول کو سخت ناپسند ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ان ابغض الحلال الله الطلاق۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو حلال تو فرمایا، لیکن بے ضرورت شرعیہ وہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ پھر بھی شوہر طلاق دے تو عورت پر پڑ جائے گی اور وہ نکاح سے باہر ہو جائے گی۔

پس صورت مسئولہ میں زید کی عمر اس وقت پندرہ سال کی ہو تو اسی وقت ورنہ پندرہ سال ہونے کے بعد زید ہندہ کو طلاق دے سکتا ہے، بالخصوص اس صورت میں کہ وہ عورت کے جہیز کا پورا سامان اور مہر کی پوری رقم اور عدت کا کل خرچ جو عورت کے شرعی حقوق ہیں ان کی ادائے گی کے لیے تیار ہے۔ ہم نے بتایا کہ شریعت نے ہر حال میں شوہر کو طلاق دینے کا حق دیا اور یہاں صورت حال یہ ہے کہ وہ عورت کے ساتھ رہنے کے بجائے جان دینے پر تیار ہے۔ قرآن شریف میں ایسے ہی موقع کے لیے فرمایا گیا:

﴿وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِیْمًا﴾۔[النساء: ۱۳۰]

اگر میاں بیوی جدا ہی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز کردے گا، اللہ تعالیٰ واسع وعلیم ہے۔

پس صورت مسئولہ میں جب زید اور اس کے سرپرست از خود ہندہ کو طلاق دینے کے لیے تیار ہیں، اب پنچ حضرات مزید کیا چھٹکارا حاصل کریں گے اور جب وہ پورا پورا شرعی ازدواجی خرچ دینے کو تیار ہیں تو اب پنچ لوگ مزید کیا کریں اگر زبردستی اس کے ساتھ زیادتی کی مزید رقم وصول کی تو یہ وہی جرمانہ اور ظلم اور زیادتی ہوگی جس کے لیے دینے والے بھی گنہگار ہوں گے اور دلانے والے بھی۔ اب پنچوں کے کرنے کا صرف یہی کام رہے گا کہ شوہر سے جہیز کا سامان، مکمل عدت کا پورا خرچ، اور مہر کی پوری رقم لڑکی کو دلادیں، اور عورت سے جملہ حقوق کے بھرپائی کا دست خط نامہ تحریری لکھوادیں، کہ اب ہمارا زید پر کوئی مطالبہ نہیں اگر ہم کہیں اس کا دعوی کریں تو باطل ہوگا۔

اس طرح شوہر (زید) سے اس کی دست خطی ایک تحریر ان الفاظ میں لکھوالیں کہ میں نے اپنی بیوی ہندہ بنت فلاں کو سنت کے موافق تین طلاق دی، بلا جبر واکراہ اور بدرستی ہوش وحواس، اور یہی اس سے زبان سے بھی کہلائیں، کہ اب میرا کوئی مطالبہ مسماۃ ہندہ بنت فلاں ساکن فلاں پر باقی نہیں رہ گیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو، ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

(۱۲۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے عمر کی لڑکی یعنی ہندہ سے شادی کی اور شادی کے بعد خلوۃ صحیحہ ہوئی بغیر وطی کے اور جب وطی کرنا چاہا تو عمر کی لڑکی یعنی ہندہ کمرہ سے باہر برآمدہ میں چلی گئی جہاں اکثر عورتیں موجود تھیں۔ اور صاف یہ لفظ کہدیا کہ زید میری صورت کے قابل نہیں ہے، ماں باپ نے اس کے ساتھ شادی کر کے میری تقدیر پھوڑ دی، میں بہہ جاؤں گی، ڈوب کر مرجاؤں گی، مگر اس کے ساتھ نہ رہوں گی تو زید نے چار روز کے بعد ہندہ کی ماں سے کہا کہ مجھ سے ایسی ایسی باتیں کہہ رہی ہے۔ لہذا ہم اس کا فیصلہ کردیتے ہیں اور تم اس کو لے جاؤ کیا طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر پڑی تو کس قسم کی اور اس مسئلہ کے ساتھ ہی مہر کے متعلق بھی تحریر کریں کہ اس کی مہر کتنی دی جائے۔ فقط

المستفتی: حافظ محمد فاروق صاحب موضع بلرامپور پوسٹ چسمر ضلع بستی یوپی

الجواب

فیصلہ کردیتے ہیں، لفظ انشاء طلاق کے لیے نہیں ہے اس سے طلاق دینے کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے حموی شرح اشباہ میں ہے: "الفعل لا یتم بمجرد النیۃ" اس سے ہندہ پر طلاق نہیں پڑی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ
الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۳۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک آدمی آیا اپنی بیوی کو لیوانے کے لیے لڑکی کے باپ نے کہا کہ لڑکی کیسے تمہارے یہاں جائے گی۔ تم بمبئی رہتے ہو تمہارے گھر والے طرح طرح کی تکلیف دیتے ہیں اور جب کبھی تم آتے ہو تو وہ تم سے اپنی پریشانی بیان کرتی ہے۔ تم جواب دیتے ہو کہ گھر والے جیسے چاہیں رکھیں۔ تو اب بغیر محلہ کے دو چار آدمی کے بلائے اور فیصلہ کرائے لڑکی نہیں جائے گی۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کو بلانے کی، اگر آپ لوگوں کی رائے ہے تو اس کا طلاق لے لیجیے میں بالکل طلاق دینے کے لیے تیار ہوں، مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

گواہ نشانی انگوٹھا: مجتبیٰ ولد ممتاز علی ساکن رسول پور گواہ نشانی انگوٹھا: جمن ولد عبد المجید ساکن رسول پور

لڑکی کا اظہار: جب حضور والا کسی ضرورت سے کہیں چلے گئے تو گھر میں آئے اور کہا کہ تم چلتی ہو کہ نہیں، میں نے ان کو جواب دیا کہ والد والدہ کی رائے کے بغیر کیسے جاؤں، اور دو چار آدمی محلے کے بلا کر سب باتوں کا فیصلہ کر لیجیے، پھر میں چلنے کے لیے تیار ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارا فیصلہ خود ہی کر دیتا ہوں، میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، تم کو رکھوں گا نہیں، تم اپنا فیصلہ جب چاہو کرا لو، ہمیں تم سے کوئی واسطہ نہیں، اتنا کہہ کر چلے گئے۔ نشانی انگوٹھا آسماں دختر رمضان علی شاہ ولد عطاء حسین ساکن رسول پور

میرے سامنے لڑکی نے اظہار کیا: غلام رسول ولد حاجی عبد المجید ساکن رسول پور

الجواب

شوہر کے بیان سے طلاق دینے کا ارادہ اور اس پر آمادگی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن کسی چیز کا صرف ارادہ ظاہر کرنے سے چاہے جس قوت کے ساتھ ارادہ ظاہر کیا گیا ہو وہ چیز نہیں ہو جاتی۔ حموی شرح اشباہ میں ہے: "الفعل لا یتم بمجرد النیۃ" اس لیے شوہر کے بیان سے طلاق دینا ظاہر نہیں ہوتا۔ ہاں عورت کے بیان میں ایک لفظ طلاق دیتا ہوں ایسا ضرور ہے جس سے طلاق پڑ سکتی ہے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ شوہر اس کا اقرار کرے کہ میں نے یہ جملہ کہا ہے اور میری اس سے طلاق دینے کی نیت تھی، یا نہ تھی، اگر طلاق دیتا ہوں، کا معنی طلاق دینا چاہتا ہوں ہو تو دیانۃً طلاق نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یکم جمادی الاخری ۱۳۸۳ھ
الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۳۱۔۱۳۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید کی عمر دس سال کی ہے اور زاہدہ کی عمر بھی یہی ہے دونوں کا نکاح ولی کی رضامندی پر ہوا مگر دو سال کے بعد لڑکی میں یہ عیب ظاہر ہوا کہ دونوں آنکھیں خراب ہیں۔ اس لیے زید رکھنے سے انکار کرتا ہے اور طلاق دینے پر رضامند ہے اور دونوں کے والدین طلاق لینے دینے پر رضامند ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ نابالغ کا طلاق دینا کیسا ہے اور مہر پورا دینا ہوگا یا نصف شرعی حکم سے مطلع کیا جائے؟

(۲) مہر النساء کا نکاح قمر الزماں سے ہوا لڑکی ابھی تک اپنی سسرال نہیں گئی ہے چار پانچ سال کے بعد اس کا شوہر پاگل ہو گیا ہے، بہت دوا و دعا کرایا مگر ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہے، لڑکی کے والد بہت پریشان ہیں کیوں کہ لڑکی بالغ ہو گئی ہے، لڑکی اپنے والدین کے گھر کب تک بیٹھی رہے گی۔ آج تین سال سے اس مرض میں مبتلا ہے اب سوال یہ ہے کہ پاگل سے طلاق لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور لڑکی ثانی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں شرعی حکم سے مطلع کیا جائے۔

المستفتی: نور محمد چوڑی فروش ڈاکخانہ ومقام بیل بھاٹ ضلع گورکھپور

الجواب

نابالغ اور پاگل نہ تو خود طلاق دے سکتے ہیں اور نہ ان کی طرف سے کوئی دوسرا طلاق دے سکتا ہے، درمختار میں ہے: "واھلہ زوج عاقل بالغ" [طلاق الدور: ۴/۳۱۸]۔ اس کے حاشیہ شامی میں ہے: احترز بالزوج عن سید العبد ووالد الصغیر، وبالعاقل ولو حکما عن المجنون علیه وبالبالغ عن الصبي ولو مراهقا۔ اور قرآن عظیم میں ہے: "بیدہ عقدة النکاح [البقرة: ۲۳۷]" اس لیے صورت مسؤلہ میں بالغ ہونے کا انتظار کرنا چاہئے اور پاگل کے لیے خدا سے دعاء کرنی چاہئے کہ افاقہ پا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲ر صفر ۸۳ھ

الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۳۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

شوہر نے طلاق بائن دینے کے بعد پھر نکاح کیا اور اس کے بعد پھر ایک طلاق دیا ایسی صورت میں نکاح کرنے کے بعد طلاق دینے پر طلاق ماضی کے ساتھ شمار ہو کر تغلیظ کا حکم اختیار کر گئی، یا طلاق جدید کا حکم رکھے گی۔ مفتی نے جواب مع حوالہ دیا ہے، لیکن لفظ بائن سے ڈر محسوس ہوتا ہے۔ لہذا آپ جواب مع حوالہ عنایت فرمائیں جہاں تک ہو سکے۔ فقط والسلام

الجواب

حل جدید کا معاملہ طلاق بائن یا رجعی پر نہیں بلکہ نکاح زوج ثانی پر ہے۔ یعنی اگر عورت نے طلاق کے بعد دوسرے آدمی سے حسب شرائط شادی کی اور اس نے اسے طلاق دے دیا تو اب شوہر اول نئی تین طلاقوں کا مالک ہوجائے گا، چاہے اس سے قبل طلاق رجعی دے چکا ہو یا بائن یا مغلظہ۔ اور جب تک خود اسے طلاق دیتا، اور نکاح کرتا رہے گا، حل جدید کا مالک نہ ہوگا۔ ہدایہ (۱۶۳/۴) میں ہے: "اذا طلق الحرة تطليقة او تطليقتين و انقضت عدتها و تزوجت بزوج اٰخر ثم عادت الى الزوج الاول عادت بثلاث تطليقات و هدم الزوج الثانى مادون الثلث كما يهدم الثلث" غور طلب بات یہ ہے کہ جب زوج ثانی کو محلل اور ہادم قرار دیا ہے تو زوج اول خود اپنا محلل یا ہادم نہیں ہوسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

(۱۳۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی عورت بالکل آوارہ ہے، اور زید خود اس سے اچھی طرح واقف ہے یہاں تک کہ کئی بار انہوں نے اپنی بیوی سے توبہ بھی کرایا ہے اور جوتے پر تھوک کر اس کو چٹوایا بھی۔ لیکن اس پر بھی وہ اپنی عادت سے باز نہیں آئی اور زید بالکل جاہل ہے اس کو حرام وحلال کی تمیز نہیں، اور اس کے والدین اور عزیز واقارب سب لوگوں کی رائے یہی ہے کہ زید اپنی بیوی کو طلاق دیدے، لیکن وہ کسی طرح طلاق دینے پر راضی ہی نہیں ہوتا کھلم کھلا وہ کہتا ہے کہ ہم آوارہ بدمعاش کو رکھیں گے، اور زید اپنی عورت کے بالکل قابو میں رہتا ہے، اور اپنے ماں باپ وغیرہ سب کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں علیحدہ رہتا ہے جس کی وجہ سے پورے خاندان پر دھبہ ہے۔ تو ایسی صورت میں اس عورت کو طلاق دلوانے میں کسی طریقہ سے بترکیب دعا وغیرہ شرعی حکم صادر ہوسکتا ہے یا نہیں؟ برائے کرم اس کے متعلق بہت جلد جواب سے مطلع فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

الجواب

جائز ترکیب ودعا جس سے اس کا دل طلاق پر آمادہ ہوجائے اس میں شرعا کوئی حرج نہیں۔ زانی عورت کو طلاق دینا واجب نہیں۔ شامی میں ہے: "لا يجب تطليق الفاجرة" ہاں شوہر اس کی سخت نگرانی کرے اور نہ مانے تو اس کو سزا بھی دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۴/ رجمادی الاخری ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

(۱۳۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

لڑکا لڑکی دونوں کی شادی ہوئے قریب چھ (۶) سال ہوا ہے اس میں ایک لڑکا پیدا ہوا لڑکا پیدا ہوئے دس ماہ ہوا ہے۔ لیکن جب سے دونوں کی شادی ہوئی ہے۔ اس وقت سے لڑکی نہ کسی کی بات مانتی ہے۔ نہ کسی کی کہی ہوئی بات سنتی ہے۔ یہاں تک کہ اپنے شوہر کی بھی عزت نہیں کرتی ہے۔ اپنے شوہر کی کبھی بات بھی نہیں مانتی ہے۔ اپنے ارادے کے مطابق کرتی ہے جو دل میں آیا وہی کرتی ہے۔ جب سے شادی ہوئی ہے تب سے یہ بات پائی جارہی ہے۔ اور اپنے شوہر سے یہ کہتی ہے کہ یہ اولاد تمہاری نہیں ہے کسی دوسرے کی ہے لوگ اس کے گواہ بھی ہیں اور اپنی زبان سے یہ بات کئی بار کہی ہے کہ تم مجھ کو چھوڑ دیتے تو بہت اچھا ہوتا میں لاکھ لاکھ شکریہ مناتی لڑکی اپنے والدین کی بات بھی نہیں مانتی ہے۔

سوال: میں چاہتا ہوں کہ اچھا سے چلے اور سب سے مل جل کر رہے لیکن میں پریشان ہوں والدین بھی پریشان ہیں، لیکن کسی کی بات نہیں مانتی ہے۔ اور ہمارے اندر بھی کسی کی کمزوری نہیں۔ کوئی شکایت بھی نہیں ہے۔ اب ہر طرح سے سمجھا بجھا کر پریشان ہوں اب میں چاہتا ہوں اور میرے والدین کی بھی خواہش ہے کہ تم اس کو طلاق دے دو تو میں آپ کے جواب کے مطابق عمل کرونگا۔ آپ برائے کرم تفصیل کے ساتھ جواب دیں تا کہ عوام کے سامنے دکھا سکوں۔ اور زیادہ کیا زحمت دوں۔ جلد جواب کے لیے رجسٹری کر رہا ہے۔ اس لیے مہربانی فرما کر ملنے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام۔

المستفتی: آپ کا خادم مولوی علیم الدین صاحب، بمقام گھوگھلیا پوسٹ ٹاٹی جھریا ضلع ہزاری باغ

الجواب

عورت جب علیحدگی چاہتی ہے اور شوہر کے والدین کی بھی یہی مرضی ہے تو شوہر عورت کے طلاق دینے میں شرعا مجرم نہ ہوگا۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ [البقرة:۲۲۹] اگر میاں بی بی میں نباہ کی صورت نہ رہ جائے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں، کہ عورت مہر چھوڑ کر طلاق حاصل کر لے۔

اور حدیث شریف میں ہے: "وان امراك ان يخرج من اهلك ومالك فاخرج" تیرے ماں باپ، بیوی اور مال چھوڑنے کا حکم دیں۔ تو چھوڑ دے۔ پس اس عورت کو چھوڑنے میں سائل پر کوئی شرعی پکڑ نہ ہوگی۔ مگر ایسے معاملات میں تجربہ ہے کہ جب علیحدگی ہو جاتی ہے اور نشہ اتر جاتا ہے تو دونوں رونے دھونے لگتے ہیں۔ اور ایک ہونا چاہتے ہیں اس لیے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ شوہر اس

سرکش عورت کو صرف ایک بائن طلاق دے اسی سے نکاح سے علیحدگی ہو جائے گی۔اور طرفین اپنے حقوق اور مطالبات کے درگزری کا ایسا کاغذ لکھوالیں۔کہ آئندہ کوئی کسی کو کورٹ کے ذریعہ پریشان نہ کرسکے۔

واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ،۱۵رذی الحجہ،۱۴۰۷ھ

(۱۳۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

ایک شخص شادی کیا، کچھ دنوں کے بعد بال بچے ہوئے بال بچے ہونے کے بعد طلاق دے دیا حلالہ ہوا پھر اس کے ساتھ نکاح ہوا، کچھ دنوں کے بعد طلاق دے دیا ایک بار پھر دونوں نکاح کے لیے راضی ہیں کیا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ کتنی بار نکاح ہوسکتا ہے اور کتنی بار طلاق ہوسکتی ہے۔

المستفتی رحمت اللہ ودوست محمد صاحبان مقام منجاری پوسٹ بیمراگھوگڑھ ضلع جبل پور ایم پی

الجواب

طلاق دینا شریعت کو سخت ناپسند ہے۔

حدیث شریف میں ہے:"ابغض الحلال الی اللہ الطلاق"

اس کو سخت تاکید کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کو مذاق نہ بناؤ اس دفعہ بھی اگر تینوں طلاق دے دی ہے تو اب پھر شادی کے لیے دوبارہ حلالہ کرانا ہوگا۔

قرآن شریف میں ہے:

﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة:۲۳۰]۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۱۳۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی مدخول بہا بیوی ہندہ سے دوران منازعت میں جب کہ ہندہ نے کہا کہ تم میرا فیصلہ کردو تو زید نے کہا کہ لے طلاق لے طلاق تو از روئے شرع طلاق پڑے گی یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی عبدالستار ساکن اکبرپور ضلع فیض آباد ۱۴رمحرم الحرام ۱۴۰۷ھ

الجواب: صورت مسئولہ میں طلاق نہیں پڑے گی۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عبدالعلیم قادری، مدرس مدرسہ عربیہ قادریہ چشتیہ پوسٹ ومقام کپتان گنج ضلع بستی یوپی

عبداللطیف قادری، مدرسہ قادریہ چشتیہ کپتان گنج بستی

الجواب

سوال میں ذکر کیا ہوا لفظ طلاق صریح ہے، اور اس کو عورت کی طرف مخاطب کرکے کہا اور عورت

کے فیصلہ کے مطالبہ کے جواب میں کہا، اس لیے زید کی بیوی پر دو طلاق پڑ گئیں، اگر اس سے پہلے کوئی اور طلاق نہ دی ہو اور اس دفعہ صرف یہی دوبار کہا ہو تو عدت کے اندر رجعت اور عدت ختم ہونے کے بعد عورت کی رضامندی سے نکاح دوبارہ ہو سکے گا، حلالہ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

در مختار میں ہے: "والصریح یقع بھا وان نوی خلافھا اولم ینو شیئا" [باب الصریح: ۳۳۹] اور قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹]

اور سوال کے ساتھ میں جو ایک دوسرا فتوی کپتان گنج کا ہے کہ طلاق نہیں پڑی، بالکل غلط اور خلاف شرع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ، ۱۵ر محرم ۱۴۰۷ھ

(۱۳۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

زید سے اس کی بیوی ہندہ دوران گفتگو اکثر کہا کرتی ہے کہ مجھے داڑھی پسند نہیں ہے اور نہ شرعی کرتا پائجامہ، برش شورٹ اور پتلون پسند ہے، میں شریعت کی پابندی سے آزاد رہنا چاہتی ہوں، مجھے آپ طلاق دے دیں۔ ایک دن اپنی طرف سے ایک فرضی خط اپنے بھائی کو لکھا کہ میں زیر علاج ہوں ایک روز میں اور یہ (یعنی میرے شوہر) دونوں آدمی ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے، ان کو دیکھ کر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا یہ کون ہے، میں نے کہا میرے شوہر ہیں تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ تمہارے گھر والوں کی آنکھیں پھوٹ گئیں تھیں کہ ۴۰ رسالہ مرد سے بیس سالہ لڑکی کی شادی کردی، اس صورت میں حمل کبھی بھی نہیں رک سکتا، کوئی کیا علاج کرے، بھائی صاحب کو معلوم ہو کہ باتیں اپنی طرف سے نہیں لکھ رہی ہوں بلکہ ڈاکٹر صاحب کے الفاظ ہیں، اتفاق سے یہ خط زید کو مل گیا، ہندہ نے زید کے ہاتھ سے خط لے کر خود ہی پڑھکر سنایا اور رونے لگی، پھر زید نے ہندہ کے ہاتھ سے خط چھین لیا۔ اس سے ہندہ رونے لگی اور قلم کاغذ لاکر زید کو دینے لگی کہ مجھکو طلاق دے دو، صبح سے تقریباً ۱۲ ربجے دن تک بار بار طلاق دینے کا مطالبہ کرتی رہی، اپنا سامان لے کر گھر جانے کو تیار ہوگئی، اور کہنے لگی کہ آپ مجھے طلاق دے دیں، میں اپنا سامان لے کر اکیلے گھر چلی جاؤں گی، ان سب باتوں سے زید نے طلاق دینے کی نیت کرلی اور کہا کہ تنگ مت کر، یہ سمجھ لو کہ میں نے قسم بخدا تم کو طلاق دے دیا معاملات گھر چل کر صاف کروں گا، اس وقت کھانا پکاؤ تا کہ کھایا جائے تم نہیں رہنا چاہتی ہو تو میں تم کو رکھنا نہیں چاہتا ہوں، تم اطمینان تسلی رکھو۔

(۱) ہندہ کے لیے شرعی حکم کیا ہے۔

(۲) طلاق واقع ہوئی کہ نہیں اگر ہوئی تو کون سی۔ بینوا توجروا

المستفتی، عبد الصمد خان فتحپور اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی۔ فتاوی قاضی خاں میں ہے۔ حسبی اثنٹ طلاق لایقع وان نوی۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۱۳۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

حافظ عبد القیوم اپنی زوجہ کو کئی آدمیوں کے سامنے یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی زوجہ کو رکھیں گے نہیں، طلاق دوں گا۔ اور لڑکی کو اذیت پہونچاتے ہیں اس کے بعد لڑکی کے والد نے لڑکے کے گاؤں والوں کو جمع کیا، حافظ عبد القیوم کو گاؤں والوں نے بلایا، پنچوں نے لڑکے کو بہت سمجھایا رکھنے کے لیے، اور لڑکی کے والد کو بھی سمجھایا، رخصت کرنے کے لیے پنچان نے لڑکی کا ذمہ لیا۔ کوئی اذیت نہیں دیں گے، لڑکی کے والد رخصت کرنے کو راضی ہو گئے، آخر میں پھر لڑکے نے جواب دیا پنچان کے دباؤ سے نہیں رکھیں گے، بار بار یہی لفظ لڑکا کہتا ہے۔ اس وجہ سے لڑکی سات ماہ سے میکے میں ہے اور جب طلاق لکھنے کو کہا جاتا ہے تب کہتے ہیں کہ ہمارے باپ باہر ہیں دو یا چار سال میں آئیں گے، جب فیصلہ کریں گے۔ آپ حضرات علمائے دین اس کے بارے میں قرآن وحدیث کے رو سے کیا فرماتے ہیں۔

المستفتی محمد اسلام بر پار

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۳۲ میں ہے۔

اگر ہزار بار کہے میں تجھے طلاق دے دوں گا نہ ہوگی۔

جواہر اخلاطی میں ہے: بخلاف قولہ کُنَم یتمحض للاستقبال وبالعربیۃ قولہ اطلق لایکون طلاقا۔ فارسی میں لفظ طلاق کنم طلاق دے دوں گا زمانہ مستقبل کے لیے ہے اور عربی اطلق طلاق دوں گا ان دونوں صیغوں سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو، ۵ رصفر المظفر ۱۴۱۳ھ

(۱۴۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید اپنی بیوی کو دو طلاق علیحدہ علیحدہ لکھا اور اقرار کیا کہ یہ خط میرا ہے اس کے بعد عورت از خود اپنی سسرال چلی گئی۔ اس صورت میں شرعی حکم کیا ہے۔ المستفتی مولانا مشتاق احمد دیوریا، یوپی

الجواب

اگر زید نے اس سے قبل اس کے علاوہ کوئی طلاق نہیں دی تھی تو صرف دو طلاق کے بعد عدت

کے اندران دونوں کے پھر تعلقات بحال کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ:۲۲۹]

خط میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ عورت شوہر کے یہاں عدت ختم کر کے گئی یا عدت کے اندر۔ عدت کے اندر جانے کا حکم تو اوپر بیان ہوا۔ لیکن اگر عدت کے بعد گئی۔ تو زید کا اس کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھانا ضروری تھا۔ بے نکاح رکھا ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۲۴؍ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ

(۱۴۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہندہ کی اجازت کے بغیر جب جب کسی اور عورت سے شادی کروں تو اس پر تین طلاق۔ اس صورت میں کسی اور سے اس کی اجازت یا بے اجازت کس طرح شادی ہو سکتی ہے۔

المستفتی محمد شمشاد عالم سہرسہ (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں شادی کی بہتر صورت یہ ہے کہ زید خود شادی نہ کرے۔ نہ اسکا کوئی ولی اس کی شادی کرے، بلکہ کوئی تیسرا آدمی جس سے زید نے یہ نہ کہا ہو کہ تم میری شادی کر دو، اصطلاح شرع میں ایسے آدمی کو فضولی کہتے ہیں، وہ اپنی مرضی سے زید کی شادی کسی عورت سے کر دے، نکاح ہو جانے کے بعد جب زید کو اس نکاح کی خبر ملے تو اپنی زبان سے یہ نہ کہے کہ میں نے وہ نکاح جائز کیا، بلکہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو نکاح کی رضامندی پر دلالت کرے، مثلاً مہر کا کچھ حصہ عورت کے یہاں بھیج دے، لوگ اس کو نکاح کی خوش خبری دیں تو چپ رہے، انکار نہ کرے، یا وہ رخصت ہو کر آئے تو یہ اس کے ساتھ تعلقات زن وشوئی کرے۔ بہار شریعت جلد ششم ص ۱۶۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو یکم ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

(۱۴۲۔۱۴۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) شوہر نے اپنی بیوی کو الگ الگ تین طلاق تحریر کر کے اور زبان سے کہکر دیا پرچہ زید اور عمر کے ہاتھ آیا کہ عمر نے زید سے کہا کہ طلاق نامے میں لفظ طلاقوں پر سیاہی گرا دیا جاوے کہ یہ بات دب جائے زید نے اس بات پر عمر کو منع کیا یہ کہتے ہوئے کہ اللہ ورسول کے سامنے جھوٹ ہوگا تو فوراً اس بات کے جواب میں عمر نے کہا اس وقت رسول بھی ہوتے تو جھوٹ بولتے مسئلہ مذکورہ میں عمر نے رسول کے لیے ہوتے کا لفظ استعمال کیا، اور جھوٹ بولنے لفظ استعمال کیا۔ از روئے شرع عمر پر کیا فتوی عائد ہورہا

ہے۔ حکم تحریر فرمائیں۔

(۲) دیہات کے مدرسوں کے مدرسین اکثر مسلم کاشتکاروں سے فصل حاصل ہونے کے وقت ربیع وخریف سے بطور تحفہ بخوشی کھریانی کے نام سے لیتے ہیں۔ زید کا کہنا ہے کہ یہ کھر پانی زکوۃ ہے اور زکوۃ کھانے والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ کیا زید کا کہنا شرعاً صحیح ہے یا غلط شرعی حکم سے آگاہ فرمادیں۔

(۳) رمضان شریف میں مغرب کی اذان وافطار ومغرب کے نماز کی جماعت میں کتنے منٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے، جب کہ امسال جیسا کہ موسم کے لحاظ سے گذشتہ رمضان شریف گذرا ہے، شرعی حکم سے نوازیں؟

المستفتی السائل راقم الحروف احقر العبد حقیر پر تقصیر پیر طریقت صوفی مولوی محمد مشتاق احمد چشتی نظامی عفی عنہ

خادم دار العلوم خواجہ غریب نواز موضع نیچار پوسٹ کھرا ضلع دیوریا یوپی

الجواب

(۱) حضور ﷺ کے لیے لفظ ہوتے استعمال کرنے میں حرج نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ اپنی ظاہری زندگی کے ساتھ موجود ہوتے۔

اس قسم کی ایک حدیث (سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوۃ ۱/۱۵۵) میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں: لو ادرك رسول الله ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد۔ اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کو اس حال میں پاتے جو آج انہوں نے بنا رکھا ہے۔ تو ان کو مسجدوں سے منع کرتے۔

البتہ جھوٹ بولنے کے سلسلہ میں عمر کا جو قول سوال میں درج ہے، اس سے اسے توبہ وتجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا چاہئے۔ از سر نو کلمہ پڑھنا چاہئے۔

(۲) کاشتکاروں نے استاد کو بطور تحفہ جو کچھ دیا زید کا اس کو زکوۃ کہنا زیادتی ہے، اور زکوۃ وتحفہ علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ہاں اگر واقعۃً وہ غلہ کی زکوۃ کو ہی مدرس کے نام سے دیتے ہوں تو مدرس اگر غریب اور زکوۃ لینے کا اہل ہے۔ دینے والوں کی زکوۃ بھی ادا ہوگئی۔ مدرس کو اس کو لینا بھی جائز ہے، اور زید کا یہ کہنا غلط ہے کہ زکوۃ کھانے والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اور ایسے جاہل لوگوں کو فتوی دینا حرام ہے جو شرعی مسائل نہ جانتے ہوں۔

ہاں مدرس زکوۃ کا اہل نہ ہو تب البتہ اس کا لینا ناجائز ہے اور زکوۃ دینے والوں کی زکوۃ بھی ادا نہیں ہوئی۔ اور مالدار ہو کر جو زکوۃ کھائے وہ فاسق ہے۔ اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے ایک صورت اور ہے دیہاتوں میں جس کو مدرس مقرر کرتے ہیں۔ اس کی تنخواہ یوں بھی مقرر کی جاتی ہے اتنا

روپیہ اور سال میں اتنا غلہ ایسی صورت میں غلہ اس کی تنخواہ کا جز ہوتا ہے۔ اور ایسی صورت میں اگر کوئی شخص وہ غلہ جو اس نے زکوۃ میں نکالا ہے۔ اسکو اس مد میں دے تو اس کی زکوۃ ادا نہ ہوگی مدرس نے زکوۃ نہیں لیا بلکہ طے شدہ غلہ اجرت میں لیا۔

(۳) دیگر وقتوں کی نماز میں اذان واقامت میں کم سے کم اتنا وقت ہونا چاہئے کہ کھانے والا کھانے سے، پاخانہ والا اپنی ضرورت سے فارغ ہولے۔ اور وقت میں گنجائش ہو تو زیادہ ٹائم بھی رکھا جاسکتا ہے، مگر مغرب میں افضل وقت کم ہے۔ اور تاخیر مکروہ ہے تو اس میں جہاں تک ہوسکے جلدی کرنی چاہئے، کسی کتاب میں یہ متعین طور پر لکھا نہیں ملے گا کہ چار منٹ یا چھ منٹ یا آدھا منٹ۔ اذان کے بعد افطار سے جتنی جلد ہو فارغ ہولیں، اور اذان کے بعد کی بات تو صرف مؤذن ہی کے لیے۔ اور لوگ تو اذان کے وقت سے افطار شروع کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۹ ربیع الاول شریف ۱۴۱۳ھ

(۱۴۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید کی دو بیویاں ہیں جو آپس میں لڑتی رہتی ہیں ان میں چھوٹی بیوی زیادہ سرکش ہے وہ زید کی ماں سے بھی لڑتی ہے اور اپنی سوت سے بھی جبکہ زید نے دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان بنوا رکھا ہے لیکن اس کے باوجود چھوٹی بیوی بڑی بیوی کے مکان میں جا کر لڑتی جھگڑتی۔ آخر کار اس سے تنگ آکر ایک دن جھگڑا کے دوران زید نے چھوٹی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس کے (بڑی بیوی) دروازے سے داخل ہوئی اور گالی گلوج جھگڑا کیا تو تم کو طلاق۔ اس کے بعد جھگڑا بند رہا ایک ماہ گذرنے کے بعد پھر وہ چھوٹی بیوی لڑ پڑی اور گالی گلوج کیا۔ لہذا صورت مسئلہ میں اس پر طلاق واقع ہوگی کہ نہیں۔ ہوگی تو کونسی طلاق واضح رہے کہ ہنوز اس نے زید کی ماں سے جھگڑا نہیں کیا ہے، اور نہ ہی بیوی کے مکان میں داخل ہوئی ہے، جب کہ ماں اور بڑی بیوی ایک ہی مکان میں رہتی ہیں۔ نیز چھوٹی حمل سے بھی ہے۔

المستفتی: محمد ساکن بھیرہ ولید پور ضلع مئو

الجواب

زید نے چونکہ چھوٹی بیوی کے طلاق کو دو شرطوں پر معلق کیا تھا۔ بڑی عورت کے گھر میں جانا اور جھگڑا کرنا اور صورت مسئلہ میں صرف ایک شرط پائی گئی تو زید کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

شامی میں ہے: اذا قدم فلان واذا قدم فلان فانت طالق فانہ لایقع حتی قدما۔[۴/۳۶۲] واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۱۴۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

اصغر علی نے حسینہ بنت عبد الخالق سے شادی کی۔ لڑکی کو سخت اذیت دیتا رہا۔ لڑکی نے اس کے پاس جانے سے انکار کیا تو اس نے دوسری شادی کر لی۔ اب نہ ساتھ رکھتا ہے۔ نہ طلاق دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ لڑکی کی زندگی برباد کر دوں گا؟ ایسی صورت میں شریعت کا حکم کیا ہے۔

المستفتی مہدی حسن انصاری نگرا بلیا یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر سے طلاق حاصل کئے بغیر مسماۃ حسینہ کا دوسرا نکاح شرعا جائز نہیں طلاق حاصل کرنے کی یہ صورت بھی ہے کہ شوہر کو کچھ رقم دیکر اس سے طلاق حاصل کر لی جائے، ایسی صورت میں شوہر پر پیسہ وصول کرنے کا گناہ ضرور ہوگا، لیکن لڑکی پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اس نے شوہر سے نجات حاصل کرنے کے لیے یہ رقم دی ہے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شوہر پر خرچہ کا دعوی کر دیں، جب وہ اس پر عائد ہوگا تو رقم سے بچنے کے لیے طلاق پر آمادہ ہو جائے گا۔ یا موقع سے اس کو پکڑ کر زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلا لیے جائیں دو شرعی گواہوں کے سامنے اس طرح بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع"

یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایک آدمی علی الاعلان کہتا ہے، میں اس کی زندگی برباد کر دوں گا اور آپ اتنے لوگ ہو کر اس کا کچھ نہیں کر سکتے، برادری کی پنچایت جمع کر کے اس کا بائیکاٹ کریں سب لوگ قومی پیمانے پر چندہ کر کے اس پر دعوی دائر کریں، اور ایک رائے ہو کر اس سے طلاق کے الفاظ کہلائیں، اگر ظالموں کو یوں چھوٹ دی گئی تو مظلوموں کا جینا دوبھر ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۸ / جمادی الاخری ۱۴۱۹ھ

(۱۴۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید جس کی شادی کو تقریبا ۷ / سال ہو گئے ہندہ جو اس کی بیوی ہے چند سال تک بہتر تعلقات رہے۔ لیکن بعد میں ہندہ پر آسیبی خلل واقع ہونے کی وجہ سے زید اور اس کے والدین ہندہ سے نفرت کرنے لگے اس درمیان جب کہ ہندہ میکے تھی زید اپنی سسرال گیا ہندہ کو اسکے گھر یا کھیتی وغیرہ کے کام کاج کرتے دیکھ کر ہندہ اور اسکے والد سے لڑنے اور جھگڑنے لگا اور پھر گھر آ کر ایک یا دو طلاق لکھکر بھیجدیا چونکہ خط محفوظ نہیں ہے اور لڑکے نے ایک طلاق کا اقرار کیا تھا پھر لوگوں نے سمجھا بجھا کر لڑکی کو سسرال بھیج دیا۔

زید دہلی میں کام کرتا ہے اس کا تعلق ایک لڑکی سے غلط ہو گیا ہے اور پھر اس نے شادی بھی کر لی

ہے، اور گھر آنا بھی بند کردیا اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو کہتا رہا کہ میں نے پہلی عورت کو چھوڑ دیا وہ میری بیوی نہیں میں نے اس سے انکار کردیا ہے منع کردیا ہے ہندہ کے رشتہ داروں کو جب دوسری شادی کی خبر ہوئی تو اس پر دباؤ ڈالا، تب زید گھر آیا ہفتہ دس روز لیکن اس درمیان نہ اس نے ہندہ سے بیوی جیسا سلوک کیا اور نہ ہی بات چیت کی، آخر ہندہ نے اسے بولنے پر مجبور کیا تو اس نے کہا تو میری بیوی نہیں میں نے دوسری شادی کرلی ہے تو بھی دوسری شادی کرلے تو میری بیوی ہوتی تو تجھ سے بیوی جیسا سلوک کرتا تجھے میرے یہاں رہنا ہے تو میری ماں باپ کی نوکرانی بن کے رہ ورنہ میکے چلی جا اس کے بعد ہندہ کے والدین نے لڑکے پر کیس کردیا ہے جو چل رہا ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ زید کے نکاح سے ہمیشہ کے لیے نکلی یا نہیں؟ اور ہندہ دوسری جگہ شادی کرنا چاہے تو کرسکتی ہے یا نہیں اگر کیس ومقدمہ کی وجہ سے زید لوگوں کے کہنے پر طلاق کا انکار کردے تو کیا صورت ہوگی شریعت کی رو سے جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام محمد الیاس اشرفی کمہاری ناگور

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر سائل اپنے بیان میں سچا ہے تو ایک طلاق دی ہو یا دو طلاق رجعی واقع ہوئی قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ:۲۲۹]

اور لڑکی کو سمجھا بجھا کر سسرال واپس کیا گیا تو عدت کے اندر یا عدت ختم ہونے کے بعد اگر تین حیض کے اندر واپس کیا گیا اور زید نے زبان سے رجوع کیا یا جماع یا دواعی جماع کا ارتکاب کیا تو رجعت ہوگئی اور ہندہ بدستور زید کی بیوی ہوگئی اور زید نے رجوع نہ کیا ہو یا تیسرا حیض آجانے کے بعد سسرال بھیجا گیا ہو تو رجعت نہیں ہوئی اور بھیجنے بھجانے والے سب گنہگار ہوئے اور زید ہندہ کو تصرف میں لایا ہو تو وہ دونوں حرام کار بھیجنے بھجانے والے زنا کے دلال ہوئے۔

اور بر تقدیر صدق رجعت جب زید نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں نے پہلی عورت کو چھوڑ دیا ہے تو چونکہ چھوڑ دیا کا لفظ اردو میں صریح طلاق کے لیے ہے اس لیے ایک طلاق اور پڑگئی، اور پہلی دو طلاقیں ملا کر اب کل تین طلاقیں ہوگئیں اب ہندہ بالکل زید کے نکاح سے نکل گئی۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ:۲۳۰]

اور رجعت کی کوئی صورت نہ رہ گئی تھی اسکے باوجود زبردستی کر کے دوبارہ پھر میاں بیوی کو ایک جگہ کرنا پھر وہی زناء کی دلالی والا معاملہ ہوا۔

اور اگر پہلے ایک ہی طلاق دیئے رہا ہو، جیسا کہ سائل کے بقول زید نے اقرار کیا تھا تو رجعت کا

امکان تھا، مگر جیسا کہ شوہر کا بیان سائل نے نقل کیا ہے کہ اس نے ہندہ سے کوئی تعلق نہ رکھا اس لیے عدت گذرنے کے بعد عورت اس کے نکاح سے نکل گئی مگر اتنے الٹ پھیر کے بعد سائل کو یہ دغدغہ ہے کہ زید سرے سے طلاق سے ہی انکار کر دے گا، اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ عورت طلاق دینے کے شرعی گواہ پیش کرے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو شوہر سے قسم کھلائی جائے، وہ قسم کھا کر کہدے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس کی بات مان لی جائے، اور عورت بدستور زید کی بیوی ہے، بغیر طلاق حاصل کئے دوسری شادی نہیں کر سکتی، شوہر جھوٹی قسم کھائے تو اس کا وبال دنیا وآخرت میں زید کے سر ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۹ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

(۱۴۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کا نکاح زید سے ہوا ہندہ اپنے شوہر کے ہمراہ کچھ مہینے رہی۔ اس سے ایک بچی بھی ہے۔ اب چند مہینوں سے ہندہ اپنے میکے بیٹھی ہے۔ زید نے کئی مرتبہ اپنی بیوی ہندہ کو اپنے گھر لانے کی کوشش کی یہاں تک کہ اپنے تمام رشتہ داروں نیز گاؤں کے بہت سارے افراد کے ساتھ ہندہ کے پاس جا کر بہت منایا سمجھایا مگر ہندہ نے کسی کی نہ سنی، اپنی ضد پر اٹل ہے کہ میں زید کے ساتھ نہیں رہوں گی، اپنا نکاح زید سے ختم کرنا چاہتی ہے۔ حالانکہ زید اپنی منکوحہ ہندہ کو ہرگز ہرگز چھوڑنا نہیں چاہتا ہے۔ ہندہ کے تمام لوازمات ضروریات کما حقہ پورا کرتا رہا اور آئندہ بھی پورا کرے گا۔ کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دے گا۔ تو کیا ہندہ اپنا نکاح فسخ کروا سکتی ہے۔

نیز زید کے کہنے پر زید کے رشتہ دار بار بار ہندہ کو بلانے کے لیے جاتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں آرہی ہے۔ لہذا ہندہ پر شریعت کا کیا حکم عائد ہوتا ہے۔ نیز جب تک زید طلاق نہ دے کیا ہندہ کسی اور طرح سے اپنا نکاح فسخ کروا سکتی ہے۔ بینوا توجروا المستفتی: محمد فاروق، ضلع پڑوانی

الجواب

مسئلہ یہی ہے کہ شوہر اگر بلاضرورت عورت کو طلاق دے تو یہ مکروہ اور اللہ تعالی کو سخت ناپسند ہے۔

(ابن ماجہ ۲/۶۴۲) میں ہے: "ابغض الحلال الی اللہ الطلاق"

اور عورت بے ضرورت طلاق کا مطالبہ کرے تو گناہ اور اللہ تعالی کو ناپسند ہے۔

(سنن ابن ماجہ ۲/۶۵۴) میں ہے:

"ایما امراۃ سألت زوجها طلاقا فی غیر بأس فحرام علیها رائحة الجنة"

جو عورت بلاضرورت شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

اور یہ بھی سچ ہے کہ آپ طلاق نہ دیں تو عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

قرآن شریف میں ہے:﴿ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرة:۲۳۷]

شوہر کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ان کے باوجود (بخاری شریف ۲/۱۳۵۶) میں آیا ہے:

"ان امراة ثابت ابن قيس اتت النبي ﷺ فقالت يارسول الله ان ثابت بن قيس ماعتب عليه في خلق ولادين ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله اتردين عليه حديقته؟ قالت: نعم. فقال رسول الله ﷺ :اقبل حديقتها وطلقها تطليقة"

حضرت ثابت بن قیس کی بیوی آئیں اور حضور ﷺ سے عرض کیا میں ثابت بن قیس کے اخلاق اور دین میں عیب نہیں لگاتی۔یعنی ان کے خلاف اخلاقی معاشرتی اور دینی کسی قسم کی شکایت مجھے نہیں۔لیکن میں اسلام میں ناشکری کو پسند نہیں کرتی۔

مرقات المفاتیح (۵/۲۱۳۳) میں حضرت ملا علی قاری اس جملہ کی توضیح میں تحریر فرماتے ہیں:

عرضت عما في نفسها من كراهة الصحبة وطلب الخلاص بقولها لكني اكره الكفر في الاسلام اي كفر ان النعمة او بمعنى العصيان يعني ليس بيني وبينه محبة و اكرهه طبعا فاخاف على نفسي في الاسلام ماينافي حكمه من بغض ونشوز وغير ذلك ممايتو قع من شائبة المبغضة لزوجها۔

یعنی ان صحابیہ نے ان کے دل میں شوہر کے خلاف جو نفرت تھی کہ وہ ان سے چھٹکارا اور علاحدگی چاہ رہی تھیں۔اس کو بیان کیا کہ اگر میں زبردستی ان کے ساتھ رہی تو ہو سکتا کہ میں ناشکری یا دوسرے گناہ میں مبتلا ہو جاؤں تو حضور ﷺ نے مہر میں دیئے گئے باغ کی واپسی کرائی اور شوہر سے طلاق دلائی۔

آجکل لوگوں کی جو حالت ہے اس کے پیش نظر ہمیں بھی یہ خطرہ ہے کہ آپ اسے طلاق نہ دیں تو آئندہ یہ امر اس کے اور آپ کے دونوں کے لیے سوہان روح نہ بنے۔اس لیے ایسے مواقع میں بہتری اسی میں ہے کہ طلاق دے دی جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۸ر جمادی الاولی ۱۴۲۰ھ

(۱۴۹۔۱۵۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل سے متعلق کہ۔

(۱) زید نے اپنی زوجہ کو مخاطب کر کے بہت مرتبہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے ہیں۔(۱) تم اپنی شرارت سے باز نہیں آؤ گی ہم تم کو طلاق دے دیں گے۔(۲) تم اس مرتبہ بچہ جن لو ہم تم کو طلاق دے دیں گے۔(۳) تم اب کس بیائے جاؤ تمری طلاقے دھری۔

مذکورہ بالا الفاظ سے زید کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کون سی۔

(۲) یسرنا القرآن کے صفحہ ۱۵ پر مشق کے تحت یہ مسئلہ درج ہے: مسئلہ: اگر کوئی شخص ضاد کو مخرج صحیح سے ادا کرنے میں باوجود کوشش بلیغ معذور ہے تو وہ شخص ظا پڑھے۔ مندرجہ بالا مسئلہ درست ہے یا نہیں۔ نیز یسرنا القرآن کے مصنف کس عقائد کے ہیں؟ نیز ضاد (ض) کو اس کے مخرج صحیح سے ادا کرنے کی صورت میں ہلکی ''ظا'' کی سی آواز محسوس ہوگی یا دواد کی سی؟ زید جب قرآن شریف میں واقع (ض) کو ادا کرتا ہے تو ہلکی ''ظا'' کی سی آواز نکلتی ہے دواد کی سی نہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ (ض) کو مخرج صحیح سے از روئے قرأت ادا کرنے پر سامع کو کیسی آواز محسوس ہوگی؟۔

(۳) گورنمنٹی ملازمین وغیرہ کو ۲۶ر جنوری و ۱۵ر اگست و ۲۹ر اکتوبر کے موقع پر ترنگا جھنڈا لہرانے کے بعد اس پر پھول پھینکنا، بھارت ماتا کی جے، پوج باپو کی جے وغیرہ کہنا، پرارتھنا کے وقت پر بچوں کو ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہونا۔ از روئے شرع درست ہے یا نہیں۔

المستفتی محمد یونس عرف مستان میاں لاہر پوری ۸ر جمادی الاخری ۱۴۲۰ھ بروز اتوار

الجواب

(۱) مذکورہ بالا تینوں جملے طلاق دینے کا وعدہ اور ارادہ ظاہر کرتے ہیں ان سے طلاق نہیں واقع ہوگی۔ حموی میں ہے: "الفعل لایتم بمجرد النية"

(۲) اس کے ادا کرنے کا طریقہ کسی صحیح العقیدہ سنی قاری صاحب سے معلوم کریں۔ بلکہ اس سے مشق کریں تا کہ صحیح ضاد ادا ہو سکے۔ اگر آپ نے ادائیگی کی پوری کوشش کی اور کرتے رہے۔ اور دل میں یہی سوچ کر پڑھتے ہوں کہ جس طرح سے قاری صاحب نے مشق کرایا اسی طرح پڑھ رہا ہوں۔ پھر بھی صحیح ادا نہ ہو تو یہ معاف ہے۔ آپ کی نماز ہو جائے گی۔ کسی دوسرے کی امامت نہ کیجئے گا۔ اور اگر قصداً ''ظ'' یا زاء دال پڑھا تو آپ کی نماز بھی نہ ہوگی۔ آپ کی بقیہ موشگافی بے ضرورت ہے۔

(۳) پرارتھنا میں اگر کوئی لفظ اسلام کے خلاف ہو تو اس میں شریک ہونا حرام۔ اسی طرح جھنڈے پوجنے کی نیت سے آپ پھول چڑھاتے ہیں۔ اور جے کارے لگاتے ہیں تو یہ بھی ممنوع بلکہ شرک و کفر ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۶ر جمادی الاخری ۱۴۲۰ھ

(۱۵۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

بکر کی بیوی ہندہ ہے جو اپنے شوہر کو کافر کہتی ہے جب کہ اس کے اندر شرع کے خلاف کوئی بات پائی نہیں جاتی دوسری بات یہ ہے کہ ہندہ اپنے شوہر کی ہمیشہ نافرمانی اور لڑائی جھگڑے میں ملوث رہتی ہے

یہاں تک کہ شوہر کو دھوکھا دے کر کئی بار گھر سے نکل بھاگی اور غیر محرم کے یہاں شب وروز گزاری اور خود وہ اپنے شوہر کے پاس رہنا پسند نہیں کرتی ہے، لیکن اس کے والدین مجبور کرتے ہیں۔ تو بکر ایسی صورت میں ہندہ کے ساتھ کون سا راستہ اختیار کرے قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں عین نوازش ہوگی۔

المستفتی عبداللطیف مقام مجھوڑیہ۔ پوسٹ کسگو ضلع گریڈیہ۔ بہار مورخہ ۲۵/۸/۱۹۹۹ء

الجواب

جاہل عورتیں جس کو سخت دل اور بے مروت کہنا چاہتی ہیں۔ اس کو کافر کہہ دیتی ہیں۔ اور اس کو یہ گالی دیتی ہیں۔ اور بطور گالی کسی کو کافر کہنا کفر نہیں ہے۔ البتہ ہندہ اپنے شوہر کو گالی دیکر سخت نافرمان اور گنہگار ہوئی۔ یونہی اپنے شوہر کو دھوکا دیکر کے بھاگنا بھی بہت بڑا گناہ اور عذاب الہی میں گرفتاری کا سبب ہے۔ مگر ان باتوں سے عورت نہ تو بکر کے نکاح سے خارج ہوئی، نہ بکر پر اس کو طلاق دینا واجب۔

درمختار میں ہے: "ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ" بدکار عورت کو طلاق دینا شوہر پر واجب نہیں۔ البتہ عورت پر واجب ہے کہ اپنی ان ناشائستہ حرکتوں سے توبہ کرے اور اپنے شوہر بکر سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگے۔ اور شوہر پر لازم ہے کہ عورت کی سخت نگرانی کرے۔ اور تنبیہ وہدایت بلکہ ہلکی مار جس سے وہ سدھر سکے اس کو سدھارے۔ البتہ اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ بکر کے والدین پر جو ہندہ کو رکھنے کے لیے بکر پر دباؤ ڈالتے ہیں ان پر لازم ہے کہ ہندہ کی سخت نگرانی کریں۔ اور اس کو ہر ممکن طریقہ سے سدھاریں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدۃ: ۲] نیکی پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو، اور برائی میں مددگار نہ بنو۔

جائز بات میں والدین کی بات پر عمل کرنا سعادت مندی اور فرمان برداری ہے ان تدبیروں کے بعد بھی اگر ہندہ نہ سدھرے۔ تو شوہر طلاق دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

(۱۵۳) مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچے کو دودھ پلا دو تو بیوی نے کہا کہ میں دودھ نہیں پلاؤنگی تو شوہر نے کہا کہ دودھ کیا ہوگا تو بیوی نے کہا میں اس کی دہی جماؤنگی تو شوہر نے پوچھا کہ دہی کیا ہوگی تو بیوی نے کہا کہ آپ کو کھلاؤنگی تو شوہر نے کہا کہ تو میری ماں ہوگئی۔

المستفتی صغیر احمد خاں بیواڑہ گھوسی

الجواب

صورت مسئولہ میں اس جملہ کا کوئی اثر نہیں وہ عورت بدستور اس شخص کی بیوی ہے۔

عالم گیری ۱/۶۱۲ میں ہے: لوقال لها انت امی لایکون مظاهرا وینبغی ان یکون مکروها

اپنی عورت کو ماں کہنے سے ظہار نہیں ہوتا لیکن ایسا کہنا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۷؍ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

طلاق رجعی کا بیان

(۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ چار بجے دن میں مجھ سے اور میری بیوی سے کچھ جھگڑا ہوا تو شام کے وقت میں نے نشے کی حالت میں اپنے گاؤں والوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو اس بات پر لوگوں نے کہا کہ یہ بات سچ ہے تو میں نے کہا کہ سچ ہے اس بات پر سب کو معلوم ہوا کہ نظام الدین نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا جب سویرا ہوا تو میرا نشہ ٹوٹ گیا تو میں بہت گھبرایا اور گاؤں والے بھی بہت گھبرائے اور مجھ کو جہاں تک ہو سکا بگڑے کہ تم نے بہت غلطی کی آج کی تاریخ سے ایسی غلطی مت کرنا اور بارگاہ خدا میں توبہ واستغفار کرو کہ آج سے ایسی غلطی نہیں کرونگا تو میں توبہ استغفار کیا اب مفتی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے جو بات کہہ دیا اس بات پر طلاق ہوئی کہ نہیں ہوئی اس کا جواب دیں بہت بڑی مہربانی ہوگی۔ ازطرف۔ نظام الدین بھات کو پوسٹ دھرابر اعظم گڑھ ۳/۳/۱۹۸۷ء

الجواب

صورت مسئولہ میں نظام الدین کی عورت پر ضرور طلاق واقع ہوئی۔

ہدایہ میں ہے: "طلاق السکران واقع" [۳/ ۴۷۰]

اگر تین بار چھوڑ دیا کا لفظ کہا تو اب یہ بغیر حلالہ کے اس سے دوبارہ شادی بھی نہیں کر سکتا اور اگر صرف ایک بار ہی یہ لفظ زبان سے ادا کیا ہو تو عدت کے اندر دو گواہوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے جھکو لوٹا لیا تو وہ عورت بدستور اس کی بیوی رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲؍ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ

(۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جھگڑا کیا اور اسی درمیان زید نے کہا کہ تم کو طلاق دوں گا

پھر فوراً دوبارہ طلاق طلاق کہدیا، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کتنی اور کیسی طلاق واقع ہوئی اور دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں کیسے رکھا جائے۔

نوٹ: میری بہن بھی اس جگہ موجود تھی اس کا بھی یہی بیان ہے کہ میں نے دوبارہ طلاق، طلاق، کہا ہے۔ فقط میاں جان پہاڑی پور مدیا دیور گھوسی اعظم گڑھ ۳ر جون ۔ ۱۹۸۷ء

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں صرف دو طلاق واقع ہوئی۔ اگر اس سے پہلے کبھی اور طلاق نہ دی ہو تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور عدت ختم ہو گئی تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾۔ [البقرۃ: ۲۲۹] واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۹ر شوال ۱۴۰۷ھ

(۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میری لڑکی وحید النساء کی شادی بلجاری محمد الیاس ولد جان محمد کے ساتھ ہوئی تھی۔ جو ہمارے وہاں شادی میں لڑکی آئی تھی تو شادی کے دوسرے دن الیاس ولد جان محمد لڑکی سے چلنے کے لیے بولے اور کسی سے کوئی بات نہیں کئے اور کسی سے کوئی بات نہیں کہا۔ لڑکی نے جواب دیا کہ ہم سے کیوں کہتے ہو ابا وغیرہ سے کہتے تو وہ یعنی الیاس غصہ میں آکر بولے کہ اگر کل تک تم نہیں آؤ گی تو طلاق ہو جائے گی۔ اور لڑکی نہیں گئی کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟۔ ہاں پھر اسکے بعد آیا تو کسی سے بول گیا کہ ہم نے یعنی الیاس نے ایک ہفتہ کا موقعہ دیا تھا آپ حضرات کیا فرماتے ہیں اس بارے میں۔ محمد مرتضی سپارہ ابراہیم آباد جو پرچہ میں نے دیا تھا۔

طلاق والے معاملے میں تو اس میں کچھ بات رہ گئی جو بعد میں معلوم ہوا کہ جب یہاں سے یعنی میرے گھر کہکر گیا کہ وہ کہ نہیں آئے گی تو طلاق ہو جائے گی۔ پھر یہاں سے ہمارے مکان سے دکھن ایک محلہ سے جہاں اس کے چھوٹے بھائی کی شادی ہوئی تھی۔ تو وہ اگلے سال طلاق دے دیا ہے۔ وہی بات الیاس اس محلہ میں جا کر چار پانچ عورتوں کے سامنے بولا ہم نے بھی تیتری یعنی جو اس کے بھائی کی شادی ہوئی تھی اسی کا حال کر دیا۔ اب پھر اپنے گھر والوں سے بولا کہ لو میں بھی تیتری کا حال کر دیا اب اپنے گھر زندگی بھر دیکھیں۔ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین۔

المستفتی محمد مرتضی سپارہ ابراہیم آباد اعظم گڑھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی محمد الیاس نے اگر وہ لفظ طلاق کی نیت سے کہے ہوں اور عورت تصریح کے موافق نہیں گئی تو ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ حلالہ نہیں ہے۔

"واذا علق علی شرط یقع عقیب الشرط" [٤/٤٤٩]

عدت کے اندر رجعت ہو سکے گی۔ اور بعد عدت نکاح جائز ہوگا۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرة:٢٢٩]

بعد میں جو تحریر دی گئی ہے اگر صحیح ہے تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ الیاس نے اس جملہ سے طلاق کی نیت کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے تقریباً پندرہ بیس سال قبل دو عورتوں کے سامنے اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ جس میں تم رہتی ہو اس میں جاؤں تو طلاق جب یہ مسئلہ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روبرو پیش ہوا تو انہوں نے طلاق واقع ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ مگر اب کسی کو یاد نہیں کہ انہوں نے کون سی طلاق کا حکم فرمایا تھا اور ان دو عورتوں کو بھی یاد نہیں کہ زید نے کتنی بار طلاق کا لفظ استعمال کیا زید اور ہندہ کا کہنا کہ صرف ایک بار لفظ طلاق استعمال کیا تھا اب فرمایا جائے کہ شریعت کی روشنی میں کونسی طلاق واقع ہوگی۔ بینوا توجروا

المستفتی سید علی امجد نگر گھوسی اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر ان دونوں عورتوں کو کچھ یاد رہتا تب بھی خالی ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، اس لیے مدار صرف زید کے بیان پر ہے اگر وہ قسم کھا کر کہدے کہ میں نے ایک ہی بار طلاق کا لفظ کہا ہے تو اس کی بات معتبر ہوگی، اور ایک طلاق رجعی پڑ جائے گی۔ اور چونکہ اس واقعہ کو پندرہ برس گزر چکے ہیں، اس لیے ظاہر یہی ہے کہ عدت ختم ہوگئی۔ اور شوہر نے رجوع نہیں کیا تو ہندہ زید کے نکاح سے نکل گئی۔ زید اگر اس سے قبل دو طلاق اور نہ دے چکا ہو تو خود زید سے بھی اس کی دوبارہ شادی ہو سکتی ہے۔ اور دوسرے آدمی سے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۴/ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ

(۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

میری والدہ سے میری بیوی سے جھگڑا ہوا۔ جس میں میری بیوی کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ میری ماں

بہت سخت تھی۔ میں نے اپنی ساس کو بلایا اور کہا اس کو لے جاؤ مگر میرے گھر لوگ نہیں جانے دیں گے۔ اس کے بعد میں نے اپنی بیوی کو طلاق ایک بار میں دو بار دیا۔ اس سے پہلے میں نے کوئی طلاق نہیں دیا ہے۔

محمد آزاد نصو پور اعظم گڑھ

الجواب

سائل اگر سچ بول رہا ہے تو اس کی عورت پر دو طلاق پڑ گئی۔ قرآن شریف (البقرۃ:۲۲۹) میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ:۲۲۹] دو طلاق تک رجعی ہوتی ہے۔ شوہر چاہے تو عدت کے اندر اس کو لوٹا سکتا ہے۔ اور چاہے اس کو چھوڑ دے کہ اس کی عدت گذر جائے۔ سائل کو اگر اپنی عورت کو رکھنا ہے تو ابھی عدت ختم نہیں ہوئی ہو تو چار چھ دیندار آدمیوں کے سامنے کہدے کہ میں نے اپنی عورت کو لوٹا لیا۔ تو وہ بدستور اس کی عورت رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۰ ؍ جمادی الاخری ۱۴۲۲ھ

(۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بکر نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت میں دو طلاق دے دی اور یہاں تک کہ تین مہینہ تیرہ دن سے زائد ہو چکا ہے۔ اب بکر اپنی بیوی ہندہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔ لہذا ایسی صورت میں بکر کو کیا کرنا پڑیگا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

متجانب: بحرم علی اسٹرا ضلع بلیا عمر ۵۵ سال

الجواب

اگر سائل اپنے بیان میں سچا ہے اور بکر نے اس سے قبل اپنی عورت کو کوئی اور طلاق نہیں دی ہے تو صورت مسئولہ میں ہندہ پر دو طلاق پڑی ہے۔ اور چونکہ عدت گذر گئی ہے اس لیے ہندہ پوری طرح بکر کے نکاح سے نکل گئی۔ کسی دوسرے آدمی سے بھی نکاح کر سکتی ہے۔ اور راضی ہو تو بکر کے ساتھ بھی دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں۔ ہدایہ (۲/۱۵۷) میں ہے: اذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۸ ؍ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

(۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عورت حالت حمل میں ہے اور اس کے شوہر زید سے کچھ تو تو، میں میں، ہوئی۔ زید نے غصہ میں آ کر اپنی بیوی ہند کو کہا میں تجھکو طلاق دے رہا ہوں، طلاق دے رہا ہوں۔ دوبار کہنے کے لیے تو زید

یاد ہے، مگر تین بار کہنے کے سلسلہ میں مشکوک ہے۔اور کہتا ہے میں اتنے غصہ میں تھا کہ مجھے کچھ یاد ہی نہیں رہا کہ تیسری بار کہا ہوں کہ نہیں۔ زید کے بیان سے ہندہ پر طلاق پڑی کہ نہیں؟ اور اگر طلاق واقع ہے تو کونسی طلاق واقع ہے اور زید ہندہ کو اگر اپنے پاس رکھنا چاہے تو کیا صورت ہو سکتی ہے؟ تحریر فرمائیں کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد اسلم انصاری مقام دھودھری پوسٹ فریاد ضلع گورکھپور

الجواب

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ میں ہے: طلاق الحامل ویجوز عقیب الجماع ۔[۴۶۰/۳] پس اگر زید اپنے اس بیان میں سچا ہے۔ کہ اسے کچھ یاد نہیں کہ تیسری بار طلاق کے الفاظ کہے یا نہیں؟ تو قضاءً دو ہی طلاق واقع ہوئی۔ درمختار میں ہے: لو شك اطلق واحدة او اكثر بنى على الاقل۔ اگر اس سے پہلے کبھی بھی کوئی اور طلاق نہ دی ہو تو عورت سے عدت میں رجعت کر سکتا ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ البقرۃ:۲۲۹] اور عدت گذر گئی ہو تو عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ ہدایہ میں ہے: اذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فلها ان يتزوجها فى العدة و بعض انقضائها۔[فصل فيما تحل به المطلقة: ۱۵۷/٤] اور تیسری طلاق کے بارے میں شک ہو کہ طلاق دی کہ نہیں، یعنی کبھی یہ ہوتا ہے کہ دیا اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ نہیں دیا۔ تو دیانۃً تین طلاق واقع ہوگی۔ اور بے حلالہ اس سے دوبارہ شادی نہ ہو سکے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو ۱۷ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ

(۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو صریح طور پر زبان سے دو مرتبہ طلاق دیا اور ایک طلاق کے لیے کسی کاغذ پر لکھا کہ میں آخری طلاق بھی دونگا لیکن زید کی بیوی اپنے گھر نہیں جا رہی ہے، کیونکہ زید کی بیوی کا کہنا ہے کہ مجھ کو صرف میرے شوہر نے دو طلاق دیا ہے، جبکہ زید کی بیوی کے ماں باپ کا کہنا ہے کہ تینوں طلاق واقع ہو گئی ہے۔ اور زید کہتا ہے کہ میں نے صرف دو طلاق دیا ہے اگر یقین نہ ہو تو میں قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں۔ پھر زید کے باپ نے کہا میں قرآن شریف پر یقین نہیں رکھتا ہوں۔ لہذا آپ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب دیں، عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد سرفراز احمد مقام دھرولی پوسٹ گھوسی ضلع مئو

الجواب

سائل اگر اپنے بیان میں سچا ہے کہ اس نے اس سے پہلے کوئی اور طلاق نہیں دیا ہے صرف دو طلاق دی ہے، اور تیسری طلاق دینے کا وعدہ کیا ہے کہ وہ بھی دے دیں گے، اگر یہ بیان صحیح ہے تو سائل کی عورت پر ابھی دو ہی طلاق پڑی۔ ایسی صورت میں وہ عدت کے اندر دو گواہوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ ہم نے اپنی عورت کو لوٹا لیا ہے تو عورت بدستور اس کی بیوی ہو جائے گی۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹]

اور اگر تیسری طلاق بھی دیدیگا جس کا کہ اس نے وعدہ کیا ہے تو وہ بھی پڑ جائے گی اور عورت ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہو جائے گی، اور بغیر حلالہ اس سے دوبارہ نکاح بھی نہ ہو سکے گا۔

قرآن شریف میں ہے:

﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰]

تیسری طلاق کے بعد عورت سے دوبارہ شادی بھی جائز نہ ہوگی جب تک کہ عورت حلالہ نہ کرائے۔

یہ جواب اس صورت میں ہے کہ جب سائل اپنے بیان میں سچا ہو اور اگر طلاق تین دیا ہو اور جھوٹی قسم کھا رہا ہو کہ دو طلاق دیا ہے تو عورت اس کے لیے حلال نہ ہوگی، اور جھوٹ بولنے کا وبال شوہر پر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۲/ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ

(۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی منکوحہ کو کسی معاملہ میں جھگڑتے ہوئے سوال کے جواب میں کہا کہ جب عام آدمی تمھیں حرامی کہتے ہیں اور کہتے ہیں طلاق ہوگئی ہے تو تم چلی جاؤ اور اس کے کچھ دیر بعد کہا میں نے تم کو طلاق دیا ایک گواہ کا بیان ہے کہ زید نے کہا کہ تم کو طلاق دیا ہے ایک گواہ کا بیان ہے کہ میں نے تم کو طلاق دے دیا۔ حرامی تم چلی جاؤ کہا ایک گواہ کا بیان ہے کہ کئی سال قبل زید نے اپنی اسی منکوحہ سے کہا تھا کہ میں نے تم کو طلاق دے دیا تم چلی جاؤ، پھر کہا میں نے تم کو طلاق دیا تم چلی جاؤ، زید اس گواہ کے بیان کا انکار کرتا ہے، اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ صورت مذکورہ میں زید کی بیوی پر طلاق پڑے گی، یا طلاق مغلظہ، یا رجعی، صرف ایک گواہ کی شہادت سے طلاق میں حکم نافذ ہوگا یا نہیں؟ طلاق بائن جب کہ مستقل طلاق ہے تو تجدید نکاح کے بعد شوہر کتنی طلاق کا مالک ہوگا یا نہیں؟ از روئے شرع جو حکم ہو صادر فرمایا جائے۔ المستفتی غلام محمد ادریس علی

الجواب

بعد والے گواہ کی گواہی نا معتبر ہے، ایک تو وہ کیسا ہے کہ کئی سال تک وہ گواہی چھپائے رہا، اس طرح فاسق مردود الشہادۃ ہوا، صرف پہلے دو گواہوں کے بیان سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔

" صریحه کطلقتك وانت طالق یقع بھا واحدۃ رجعیة [در مختار: ۴/ ۳۳۸]

شوہر نے اگر ایک طلاق دیکر تجدید نکاح کیا تو اب دو طلاق کا مالک ہوگا دو طلاق دیکر تجدید کی تو ایک کا مالک رہ جائے گا، ایک طلاق دی ہو یا دو یا تین، رجعی دی ہو یا بائن، اگر عورت نے طلاق کے بعد دوسرے سے شادی کر لی اور اس کی طلاق کے بعد پہلے شوہر کے طرف لوٹ آئی تو شوہر نئے سرے سے تین طلاقوں کا مالک ہوگا، الغرض حل جدید میں طلاق کے بائن اور غیر بائن ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

ہدایہ (۴/ ۱۶۳) میں ہے:" اذا طلق الحرۃ تطلیقاً او تطلقین وانقضت عدتھا وتزوجت بزوج آخر ثم عادت الی ار زوج الاول عادت بثلاث تطلیقات و یھدم الزوج الثانی مادون الثلث کما یھدم الثلث" ۔واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی، ۳۰ ربیع الثانی ۸۴ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ　　　　الجواب صحیح، عبد الرؤف غفرلہ

(۱۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی عمر تقریبا چالیس سال ہے جو دس لڑکوں کا باپ ہے، زید عرصہ دسیوں سال سے درد کمر کا مریض ہے کمر بھی خمیدہ ہوگئی ہے، اکثر وقت دورہ اٹھا کرتا ہے، اس بار بھی سخت قسم کا دورہ اٹھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیل لا کر مل دو، بیوی نے جواب دیا کہ تجھے شرم نہیں معلوم ہوتی سارا دن تو گلی گلی منہ کھپاتے ہیں مجھ سے نہیں سپریگا، زید اس کی سخت کلامی کا تاب نہ لا سکا اور اسی غصہ کی حالت میں کہا کہ جب تجھ سے نہیں سپریگا تو جا تجھ کو طلاق دیا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے دو بار طلاق طلاق کہا مگر عورت کہتی ہے کہ تین بار طلاق طلاق طلاق کہا۔ بینوا وتوجروا۔ عبد الغفور مہر قصبہ سرائے میر ضلع اعظم گڑھ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء

الجواب

صورت مسئولہ میں عورت اگر اس بات کے دو شرعی گواہ پیش نہ کر سکی کہ اس کے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں تو شوہر کو قسم دلائی جائے گی کہ اگر قسم کھا کر وہ تیسری طلاق سے انکار کریگا تو اس کی بات مان لی جائیگی۔ حدیث شریف میں ہے" البینة علی المدعی والیمین علی من انکر " اور عدت کے اندر شوہر رجوع کر سکے گا اور بعد عدت دونوں باہم رضامند ہوں تو دوبارہ نکاح بھی ہو سکے گا حلالہ کی ضرورت

نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱ر جمادی الآخرہ ۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید جب جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد گھر واپس آیا تو اسکی بیوی نے کچھ ایسی باتیں کہدیں جس کی وجہ سے زید اور اسکی بیوی میں جھگڑے کی نوبت آگئی اور پھر اس کے بعد زید غصہ میں آکر اپنی بیوی سے کہا کہ قسم خدا کی میں تم کو شام تک چھوڑ دوں گا، یہ الفاظ زید نے کئی بار دہرائے، اس کے بعد جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلا تو ایک شخص نے اس سے کہا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو زید نے جولب میں یہ الفاظ کہے کہ ہاں میں نے چھوڑ دیا، اس کے بعد سائل نے پھر اس سے کہا کہ کیا کچھ رگ باقی ہے تو زید نے پھر اس کے جواب میں کہا کہ کچھ رگ باقی نہیں رہ گئی ہے، زید کا کہنا ہے کہ میں نے یہ جواب یہ سمجھ کر دیا تھا کہ جب میں نے اپنی بیوی سے یہ کہدیا تھا کہ قسم خدا کی میں تم کو شام تک چھوڑ دوں گا تو میرے سمجھ میں طلاق واقع ہوگئی تھی، اس لیے میں نے ان کا جواب دیا، اور پھر اس سائل نے جب زید سے دوبارہ سوال کیا کہ تم حلالہ کے بعد بھی اپنی بیوی کو نہیں رکھوگے تو زید نے کہا کہ قسم خدا کی میں حلالہ کے بعد بھی اپنی بیوی کو نہیں رکھونگا

المستفتی محمد محبوب حسن ومقبول حسن

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑی عدت میں رجعت جائز ہے اور بعد عدت دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۰ر جمادی الآخرہ ۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ نے بیان دیا کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے جس کے گواہان حسب ذیل ہیں۔

مطیع اللہ۔ زیب النساء۔ محمد نزیر۔ سائرہ۔ عزیز الحسن۔ قمر النساء۔ ہندہ نے مندرجہ بالا بیان ہم لوگوں کے سامنے دیا۔ حاجی ہدایت اللہ۔ مولوی عبدالکافی صاحب۔ نور محمد۔ عبدالرؤف۔ محمد ابراہیم عبدالخالق۔ بیان گواہان۔

گواہ محمد نذیر: نے بحلف بیان دیا کہ میں نے سوائے اس جملہ کے کہ تم چلی جاؤ نہیں تو چھوڑ دوں گا، کوئی دوسرا کلمہ نہیں سنا، دریافت پر اس نے کہا کہ میں نے چھوڑ دیا۔

گواہ مطیع اللہ: نے بحلف بیان دیا کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ سے کیا کہا مجھے یاد نہیں، اتنا ضرور کہا کہ تم چلی جاؤ ورنہ چھوڑ دونگا۔

گواہ عزیز الحسن۔ کا بحلف بیان ہے کہ میرے سامنے زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم چلی جاؤ نہیں تو چھوڑ دونگا، میرے والد کے دریافت پر زید نے کہا کہ میں نہیں چھوڑوں گا۔ گواہ زیب النساء۔ کا بحلف بیان ہے کہ میں نے بھی سنا کہ تم چلی جاؤ نہیں تو چھوڑ دوں گا، کئی بار کہا، اس پر نذیر نے ڈانٹا تو زید نے کہا کہ ڈانٹتے کیوں ہو میں نے چھوڑ دیا، کئی مرتبہ کہا کہ میں نے چھوڑ دیا، یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ گواہ شاغرہ۔ نے بحلف بیان دیا کہ زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم چلی جاؤ ورنہ چھوڑ دوں گا، کئی مرتبہ اس الفاظ کو کہا، اس پر محمد نذیر نے ڈانٹا تو زید نے کہا کہ میں نے چھوڑ دیا، اس جملہ کو ایک مرتبہ کہا گواہ تشریف النساء۔ کا کہنا ہے کہ میرے سامنے زید نے یہی کہا ہے کہ چلی جاؤ ورنہ چھوڑ دوں گا، مجھے یاد نہیں کہ دو مرتبہ کہا، جب محمد نذیر نے ڈانٹا تو اس زید نے کہا کہ میں نے چھوڑ دیا، مجھے یاد نہیں کہ میں نے ایک مرتبہ کہا یا دو مرتبہ کہا۔

گواہ قمر النساء۔ نے بیان دیا کہ میرے سامنے زید نے یہ جملہ کہا کہ جاؤ نہیں تو چھوڑ دوں گا دو مرتبہ پھر آنگن میں محمد نذیر نے کہا کہ یہ کیا کہتے ہو اس پر زید نے کہا کہ میں نے چھوڑ دیا پھر گھر میں نذیر نے بلایا تو دریافت کیا تو زید نے پھر کہا کہ اب تو میں نے چھوڑ دیا پھیل کے سب رہو۔ بیان محمد عثمان۔ یعنی زید نے بحلف بیان دیا کہ میں نے اپنی بیوی سے بارہا کہا کہ تم چلی جاؤ ورنہ چھوڑ دوں گا اس پر چچا نے یعنی محمد نذیر نے ڈانٹا تو میں نے کہا کہ میں نے تو چھوڑ دیا اپنی بیوی سے میں نے یہ نہیں کہا کہ تم کو میں نے چھوڑ دیا چھوڑ دیا، چھوڑ دیا، یہ جملہ میں نے ہندہ سے نہیں کہا سوائے اس کے کہ تم چلی جاؤ نہیں تو چھوڑ دوں گا یہ جملہ کہنے کے بعد باہر چلا گیا، مجھے نہیں معلوم کہ میری بیوی کب گئی اور کس نے پہنچایا، میں جب باہر سے آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا گواہان نے کہا کہ ہم لوگوں نے گفتگو کیا کہ ہندہ کو اس کے ورثاء کو بلا کر پہنچایا جائے، یا کہ خود پہنچایا جائے، طے پایا کہ خود پہنچایا جائے، زید اس مشورہ میں نہیں تھا، گواہان کا بیان ہے کہ زید اس جملہ سے متاثر ہو کر جاتے وقت زید نے کہا تھا کہ میں نے چھوڑ دیا، نیز زید کے لیے پہلے والے جملہ سے بھی چلی جاؤ، نہیں چھوڑ دوں گا۔ مندرجہ بالا بیان گواہان اور زید حسب ذیل حضرات کے سامنے دیا۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب۔ مولوی عبد الخالق صاحب۔ عبد الرؤف صاحب۔ عبد الحفیظ صاحب۔ واضح

ہو کہ ایسی صورت میں کونسی طلاق واقع ہوگی؟ ۔ المستفتی حاجی ہدایت اللہ پورہ رانی ۲؍محرم ۸۶ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں اتنا تو ثابت ہورہا ہے کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی، لیکن گواہان کے بیان سے طلاق نہیں ثابت ہوتی، اس لیے شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا حق حاصل ہوگا۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] دومرتبہ طلاق دی ہے اسلیے بعد عدت رجوع کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱؍صفر ۱۳۸۶ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے عمر سے اپنی سسرال ایک خط لکھوایا جس میں بہت سی باتوں کے علاوہ یہ لکھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دیتا ہوں، اس کے بعد زید کے باپ نے خط کو کسی طریقہ سے ڈاک خانہ سے حاصل کرکیا اور اس کو چاک کرڈالا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی حالت میں کون سی طلاق ہوئی۔ فقط والسلام

نوٹ۔ کچھ لوگ خط لکھنے والے کے بیان کو صحیح تسلیم نہیں کررہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تین طلاق ہوئیں، درآں حالیکہ کاتب الحروف باحلف کہتا ہے کہ صرف وہی ایک بار لکھا گیا تھا۔

المستفتی ڈاکٹر محمد عباس علی محلہ بارہ گڑھی ڈاک خانہ منہداول ضلع بستی

الجواب

اگر خط میں وہی جملہ لکھا گیا تھا جو سوال میں درج ہے تو زید کی بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑی بغیر شرعی ثبوت صرف کچھ لوگوں کے کہہ دینے سے زائد نہیں پڑیگی، ہاں اس کے گواہ موجود ہوں کہ زید نے تین طلاق لکھوائیں ہیں تو پڑجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۷؍اصفر ۸۵ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مباک پور اعظم گڑھ

(۱۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص جس کا نام زید ہے اس نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی لیکن اس وقت اس کی بیوی ہندہ میکے میں تھی ہندہ کو جب معلوم ہوا تو اس نے اپنے والد کو پورا واقعہ بتایا اور کہا کہ مجھے میرے شوہر نے طلاق دے دیا ہے، اس کے والد اور بھائی وغیرہ نے یہ بات پنچایت میں فیصلہ کرنے کے لیے کہا تو اس وقت اس

کے شوہر نے کہا کہ میں طلاق رجعی ضرور دیا ہوں، لیکن دو گواہوں کو رکھکر عدت کے درمیاں رجعت کرلیا ہوں شوہر نے مقدمہ دائر کیا کہ میری بیوی کو میرے وہاں پہنچا دیا جائے، حاکم جو کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ (کافر ہے) اس نے کہا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے تو اس نے کہا کہ میں طلاق دے دیا ہوں اس واقعہ کو چار برس ہو رہا ہے، پھر اس کا شوہر کہتا ہے کہ اس سال میری بیوی کو میرے یہاں پہنچا دیا جائے، ہندہ کے گھر والے کہتے ہیں کہ جب تک فتویٰ منگا کر دیکھ نہ لونگا اس وقت تک نہیں بھیج رہا ہوں۔ از روئے شرع جو حکم ہو مستند کتابوں کا حوالہ دیکر تحریر فرمائیں۔

المستفتی عبد القدوس مدرس جامع مسجد کیندر پاڑہ پوسٹ کیڈ ورو ڈ ضلع کٹک

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی ہی دی ہے اور عدت کے اندر رجوع کرلیا تو رجعت صحیح ہوگئی اور ہندہ بدستور اس کی بیوی ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] دو مرتبہ تک طلاق رجعی ہے اس میں شوہر رجوع کر سکتا ہے اور چھوڑ بھی سکتا ہے کہ عدت گذر جائے۔ ہاں اس کے بعد اگر دو مرتبہ بھی طلاق دیگا تو عورت مغلظہ ہو جائے گی کہ ایک طلاق کا حق پہلے استعمال کر چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۹/ صفر ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی زوجہ نے زید کی کسی غلط کاری پر اسے سخت سست کہا جس پر برہم ہو کر زید نے اپنے طور پر ایک طلاق نامہ لکھا اور گرام پردھان کو دکھایا کہ دیکھئے یہ طلاق نامہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ اس پر گرام پردھان نے جو محلہ کے بزرگوں میں سے ہیں زید کو برا بھلا کہا اور مارنے لگے اس پر زید نے طلاق نامہ پھاڑ دیا لڑکی اسوقت حاملہ تھی ایک ماہ کے ٹھیک بعد لڑکی کے باپ لڑکی کو رخصت کرا کر لے گئے۔ اب مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ اس طرح طلاق ہوئی یا نہیں؟۔

الجواب

اگر زید نے طلاق نامہ میں صرف ایک بار طلاق لکھی ہو یا دو بار تو طلاق رجعی پڑے گی، اور جب اس واقعہ کے ایک ماہ بعد تک وہ عورت زید کے گھر ہی رہی تو ظاہر یہی ہے کہ شوہر نے اس سے صحبت بھی کی ہوگی، اگر واقعہ یہی ہو تو زید کی عورت لوٹ آئی، اور اب وہ حسب سابق اس کی بیوی ہے، اور اگر اس نے

تین طلاق کاغذ میں لکھی ہوں تو بغیر حلالہ دوبارہ اس سے شادی نہ ہو سکے گی۔ طلاق بہر حال پڑی نیت سے کچھ فرق نہیں پڑیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی دار العلوم اشرفیہ مبارک پور ۲۱/ رجب ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

آج تقریباً چار مہینہ کی بات ہے: زید اور اسکی بیوی کے درمیان کچھ نزاعی کیفیت ہوگئی کئی بار پوچھ تاچھ کی بات آئی، ابھی زید کی بیوی مکمل طور پر زید کے گھر نہیں رہ رہی تھی، زید نے کہا کہ میں اس واقعہ کی تحقیق کرونگا اگر واقعہ صحیح ہوگا تو میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں گا۔ زید نے تحقیق کیا، بات غلط تھی، زید کی بیوی دوبارہ گھر آئی، لیکن کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی، اس وقت زید کے دو دوست عمر و بکر موجود تھے، اب جب کہ نہیں چاہتے اور زید کے دونوں دوستوں۔ کے تعلقات کچھ خراب ہو گئے، اس وقت عمر نے بطور مزاق کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا، جب بات آوٹ ہوئی تو عمر کا بار بار اصرار ہے کہ میں نے مذاق کیا، بہر کیف اب جب کہ زید کے تعلقات خراب ہو گئے تو بطور استفہام اس نے زید کے خسر سے جا کر کہا کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ آج تقریباً چار ماہ ہوا، زید سے دریافت کیا گیا تو زید کہتا ہے کہ میں نے ایسے نہیں کہا، اب دونوں (زید و عمر) حلف لینے کے لیے تیار ہیں، از روئے شرع زید کے قول کے مطابق زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ۔ منظور احمد خیر اباد

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی پڑ گئی عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے اور بعد عدت دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے؟ قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة:۲۲۹] نیز حدیث میں ہے: "جدہٗ جدو ہزلہ جد" مزاق میں بھی طلاق کے الفاظ کہنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ/۲۱ رشوال ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں کہا کہ میں طلاق دوں گا طلاق "طلاق" المستفتی مختار احمد

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر دو طلاق پڑ گئیں۔ اگر اس سے قبل کوئی طلاق نہ دی تھی تو عدت

کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ اور بعد عدت دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۸/ جمادی الاول ۸۷ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور اسکی عورت میں جھگڑا ہو رہا تھا عورت طلاق کا مطالبہ کر رہی تھی بار۔ بار کے اصرار پر زید نے اس خیال سے کہ میکے چلی جائے تو لکھدیا بھیج دوں گا، یہ کہا کہ "جاؤ تم کو چھوڑ دیا" خیال یہ تھا کہ اس لفظ سے طلاق تو ہوئی نہیں، اس پر اس نے یہ کہا کہ لکھ کر دو، میں نے کہا کہ یہ نہیں کرونگا، میں نے تو کہہ دیا کہ تم کو چھوڑ دیا، اسی طرح کئی مرتبہ اس نے لکھنے کا مطالبہ کیا، اور میں اس لفظ کو دہراتا رہا، لہٰذا سوال یہ ہے کہ طلاق پڑی یا نہیں۔ بینوا توجروا خیر البشر ساکن چریا کوٹ ضلع اعظم گڑھ ۸/ صفر مطابق ۱۴/ جولائی ۸۲

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر طلاق رجعی پڑ گئی چھوڑنے کا لفظ اردو میں طلاق صریح کے لیے ہے (بہار شریعت) نیت نہ ہو تب بھی اس سے طلاق پڑ جائے گی اور بعد میں جو بار۔ بار تکرار ہوئی ہے اس سے کوئی نئی طلاق نہیں پڑے گی، کیونکہ یہ اس طلاق کی تکرار ہے، عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے، اور بعد عدت نکاح کر سکتا ہے۔ عالم گیری (۱/۵۷۹) میں ہے: "اذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۸/ صفر ۸۲ھ

(۱۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو فار لکھکر دے دیا ہے، اس تحریر میں زید نے یوں لکھا کہ میں نے تجھے فارق دی تو اس لفظ فار سے کون سی طلاق واقع ہوگی۔ از راہ کرم مفصل جواب سے سرفراز فرما کر مشکور فرمائیں۔

مرزا متولی نگینہ مسجد عالم بازار الوکہ ۱۴ صفر المظفر ۸۲ھ

الجواب

اردو میں فارغ خطی کے لفظ سے طلاق رجعی پڑی۔ طلاق صریح میں تلفظ کی غلطی سے طلاق پر اثر نہیں پڑتا، طلاق ہو جاتی ہے۔ بہار شریعت میں ہے۔ فارغ خطی، فار خطی یا فار کھتی دی صریح طلاق ہے، پس فارقتی بھی اسی حکم میں ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی مبارکپور اعظم گڑھ ۲۲/ صفر ۸۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہٗ

(۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور ہندہ میں آپس میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ ہندہ برابری کے ساتھ زید کا جواب دے رہی تھی خاموش نہیں تھی کہ زید نے اس جھگڑے اور غصہ کی حالت میں ہندہ سے کئی بار کہا کہ تم اپنے گھر (میکہ) چلی جاؤ۔ ہم تمہیں تمہارے گھر پہنچا دینگے اور وہ ہر بار یہی کہتی رہی کہ میں نہیں جاؤنگی، تب زید نے کہا جاؤ ہم نے تمہیں طلاق دیا اسکے بعد زید نے اپنے کمرے کا دروازہ بھیڑ لیا، اور ہندہ کمرے کے باہر تھی۔ دروازہ بھیڑنے کے بعد زید نے کہا اب تو جاؤ گی۔ اسکے بعد زید نے اپنے بڑے بھائی اور والد کو بلا کر کہا اسکو (ہندہ کو) اسکے گھر پہنچا دو۔ تب ہندہ اپنے خسر اور زید کے بڑے بھائی سے بہت معذرت کرنے لگی کہ مجھے گھر نہ پہنچایا جائے میں ہر طرح کی ذلت کو گوارہ کرونگی مگر یہیں رہونگی۔ تب زید نے کہا اب کیا ہوسکتا ہے، تب ہندہ زید کا قدم تھامنے لگی، مگر زید جلدی سے اپنا قدم چھڑا کر سر کتا ہوا چلا گیا، کہ اب کیا ہوسکتا ہے، اسکے بعد زید کے والد نے محلہ کے سرداروں کو بلا کر ہندہ کو اسکے گھر پہنچا دیا۔ ایسی صورت میں حکم شرع سے مطلع فرمایا جائے۔

محمد عمر

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر زید کی نیت جاؤ سے طلاق کی نہ تھی اور زید نے صرف اتنا ہی کہا کہ تمہیں طلاق دیا تو ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ قرآن عظیم میں ہے:" الطلاق مرتان " دو بار تک طلاق رجعی ہی ہے۔ عدت کے اندر رجعت اور بعد میں نکاح کر سکے گا۔ اگر لفظ جا سے علیحدہ طلاق کی نیت تھی تو طلاق بائن بھی پڑگئی۔ لیکن اب بھی حلالہ کی ضرورت نہیں۔ عالم گیری (۱/۵۷۹) میں ہے:" اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ' ان یتزوجها فی العدة وبعدها "۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ، ۷ ذی قعدہ ۸۱ھ

(۲۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرے اور خسر میں جھگڑا ہو گیا دوران جھگڑہ خسر نے کہا کہ میری دختر کو طلاق دے دو۔ اس پر مجھے طیش ہوا، اور میں نے ایک طلاق دے دی۔ خسر نے فوراً ایک سادے کاغذ پر دستخط بنوالیا۔ ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ فقط

خادم شہنشاہ ولد عبدالمجید خاں محلہ پورہ رانی مبارک پور۔ ۵ جولائی ۱۹۵۹

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں سائل کی بیوی پر ایک طلاق واقع ہوگئی۔ ہدایہ (۳/۴)

میں ہے:" فالصریح قوله انت طالق یقع به طلاق الرجعی ۔ عدت کے اندر شوہر رجعت کرسکتا ہے، اور عدت گزرنے کے بعد عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح بھی ہوسکتا ہے۔قرآن عظیم میں ہے :﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] رہ گیا سادے کاغذ پر دست خط کا سوال تو اگر سائل نے اپنی زبان سے کچھ مزید طلاقوں کے تحریر کی اجازت نہیں دی ہے، اور سسرال والوں نے اسے اپنی طرف سے کچھ زائد لکھ دیا ہے تو سائل پر اس کی کوئی پابندی نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی ۵ محرم ۹۷ھ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۲۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے جس کی عمر ۱۹۔۲۰ سال کی ہے اپنی بیوی کو حسب ذیل مضمون سے تنہائی میں بغیر شاھد کے طلاق لکھ کر اس کے میکے میں بذریعہ ڈاک بھیج دیا۔

(نقل طلاق نامہ)

میں اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں اور تحریر لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے۔ پھر تاکید لکھ رہا ہوں کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں یعنی میں نے طلاق دیا۔۔ دست خط۔ ولد۔ ساکن

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس تحریر سے زید کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں؟ اگر خدانخواستہ مطلقہ ہوگئی تو پھر کس طرح سے وہ اس کی زوجیت میں آسکتی ہے حکم خدا اور رسول سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی سوال میں درج کی ہوئی عبارت سے ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ اور شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا حق حاصل رہے گا کہ وہ اپنی بیوی کو لوٹائے یہ کہکر کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کرلی، اور عدت گزرجانے کے بعد شوہر کا نکاح اس سے ہوگا۔ قرآن عظیم میں ہے:﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] دوبارہ طلاق دی تو طلاق رجعی ہوئی اس کے بعد شوہر اچھائی کے ساتھ عدت کے اندر روک بھی سکتا ہے اور رجعت نہ کرے تو نکاح سے نکل جائے گی۔ صورت مسئولہ میں طلاق کا لفظ اگرچہ تین بار لکھا ہے۔ لیکن بعد کے دو لفظ پہلے ہی لفظ طلاق کی تاکید اور توضیح ہیں، جیسا کہ تاکید اور یعنی کے لفظ سے ظاہر ہے۔ جس کو زید نے اپنی تحریر میں استعمال کیا ہے۔ اس لیے زید کی عورت پر ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ عدت کے اندر زید کو رجعت کا حق حاصل ہوگا اور عدت کے بعد بغیر حلالہ نکاح ہوسکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی: ۲۸ ربیع الآخر ۹۷ھ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۲۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید وہندہ میاں بیوی جو کہ عرصہ دراز تک ایک ساتھ رہ چکے ہیں دونوں کے تعلقات کسی بنا پر کشیدہ ہو گئے۔ زید سے ناراض ہو کر ہندہ اپنے میکہ چلی گئی اور والدین سے زید کی بہت بہت شکایت کی اور کہا کہ زید نے مجھے گالی گلوج دیا ہے اور ساتھ ہی میرے والدین کو بہت برا بھلا کہا ہے، جب زید کے چچا ہندہ کو لینے گئے تو ہندہ کے والدین نے کہا کہ ہندہ زید کے یہاں نہیں جانا چاہتی ہے، اور کہتی ہے کہ میں زید کی زوجیت میں ہرگز ہرگز نہیں رہ سکتی کیونکہ زید نے ہندہ اور ہم لوگوں کو بہت ہی برا بھلا کہا ہے۔ زید کے چچا نے واپس آنے پر زید سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو زید نے تمام امور سے انکار کیا اس کے بعد زید بھی ہندہ کو لینے گیا مگر یہی جواب ملا کہ ہندہ جانا نہیں چاہتی۔ زید کے والدین نے ہندہ کو لانے کی ہر چند کوششیں کیں مگر کامیابی نہیں ہوئی، ادھر زید ہندہ کو طلاق دینے پر کسی طرح راضی نہیں تھا اور ہندہ بھی کسی طرح زید کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہیں تھی، بالآخر کوشش کر کے زید کے والدین نے زید کو طلاق دینے پر آمادہ کر لیا۔ کیونکہ زید کے زیورات ہندہ کے قبضہ میں تھے جس کی مالیت ہندہ کے مہر اور عدت کے خرچ سے زیادہ تھی، اس لیے چار پنچ زید کی طرف سے اس ارادہ سے گئے کہ چل کر طے کر لیا جائے کہ زیورات واپس مل جائیں، اور مہر عدت کا خرچ دے دیا جائے، چنانچہ زید کے آدمیوں نے ہندہ کے مکان پر کچھ آدمیوں کو جمع کیا اور ان لوگوں کے سامنے معاملات کو رکھا تو ان لوگوں نے یہ طے کیا کہ ایک آدمی کو بطور ثالث مانا جائے اور ان کے یہاں فریق ہندہ زید کے زیورات اور ہندہ کے دست خط گواہان کے دست خط کے ساتھ ایک تحریر اس مضمون کی کہ میں زید سے اپنے مطالبات شرعی مہر، عدت پا گئی، اب میرا زید سے کوئی مطالبہ شرعی نہیں اور فریق زید مہر، عدت کا خرچ ثالث کے یہاں جمع کرے اس کے بعد ثالث اور ایک آدمی ہندہ کی طرف سے، اور زید کے آدمی زید کے گھر آئے، اور ثالث نے زید کے سامنے ہندہ کی تحریر اور زیورات رکھے۔ اور زید سے طلاق کے خواستگار ہوئے۔ زید نے سب لوگوں کی موجودگی میں طلاق نامہ تحریر کیا جس کی نقل حسب ذیل میں ہے۔

میں کہ حبیب الرحمٰن ولد حاجی عبد الحمید محلہ نوادہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کا ہوں میں نے اپنی بیوی مسماۃ خدیجہ بنت نذیر ساکن ابراہیم پور کو طلاق دیا، طلاق دیا۔

بقلم حبیب الرحمٰن مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

اور طلاق نامہ ثالث کے سامنے پیش کیا جس کو پڑھکر ثالث نے کہا کہ تین طلاقیں نہ لکھئے کیونکہ شرع میں اس کی ممانعت آئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے اور دو طلاقیں کافی ہیں جس پر ثالث

نے کہا، تحریر کو پڑھ کر سب کو سنا دیجئے کیونکہ زبانی اقرار ہی اصل چیز ہے۔

چنانچہ زید نے طلاق نامہ مذکورہ بالا سب کے سامنے بلند آواز سے پڑھکر سنایا اس کے بعد ثالث اور ہندہ کے آدمی طلاق نامہ لے کر ہندہ کے مکان گئے اور طلاق نامہ ہندہ کے حوالہ کیا طلاق نامہ ملنے پر ہندہ اپنے فعل پر بہت نادم ہوئی اور کہا کہ میاں نے لوگوں کے بہکانے میں آ کر اپنی زندگی خود خراب کر لی صورت مذکورہ بالا میں ہندہ پر کونسی طلاق واقع ہوئی اور زید و ہندہ میاں بیوی کی طرح رہنا چاہتے ہیں تو اس کی کیا صورت شرعی ہے؟ بحوالہ کتب معتبر جواب سے مطلع کیا جائے۔

الجواب

صورت مسئولہ میں جب کہ زید نے دو طلاقیں ہی تحریر کی ہوں تو عدت کے اندر اس کو رجوع کا حق حاصل ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] دو مرتبہ تک طلاق رجعی ہے اس لیے اس کے بعد رجعت ہو سکتی ہے اور اگر عدت گزر گئی تو بغیر حلالہ دوبارہ نکاح بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی ۲۱ ر جمادی الاولی ۹۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۲۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو جو کہ میکہ میں ہے طلاق رجعی لکھ کر ذریعہ ڈاک اس کے میکہ میں بھیج دیا۔ زید کی بیوی کے ورثاء اس وقت سفر میں ہیں عدت کے اندر آنے کی امید نہیں اور نہ زید ہی اپنی سسرال جا سکتا ہے۔ لھذا دریافت طلب امور ذیل میں حکم خدا و رسول سے مطلع فرمائیں۔

(۱) زید اگر دو معتبر آدمیوں کے سامنے رجعت کرے تو اس کا نکاح قائم رہ سکتا ہے؟

(۲) رجعت کا قاعدہ کیا ہے؟

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر عورت سے زید صحبت کر چکا ہے، اس کے بعد طلاق رجعی دی ہے تو رجعت کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو عادل گواہوں کے سامنے رجعت کرے، اور اس کی اطلاع عورت کو دیدے۔ عالمگیری (۱/۵۷۵) میں ہے: "وفی السنیر ان یراجعها بالقول ویشهد علی رجعتها شاهدین ویعلمها بذالك فاذا راجعها بالقول غو ان یقول لها راجعتك او راجعت امراتی ولم یشهد علی ذالك او اشهد ولم یعلمها فهو بدعی مخالف للسنة والرجعة

صحیحۃ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ عبد المنان اعظمی ۲۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۲۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا شب میں اپنی بیوی خالدہ سے جھگڑا ہوا۔ زید ایک طلاق دیکر چلا آیا صبح پھر جھگڑا ہوا تو ایک طلاق اور خالدہ کو دیکر اس کا مہر دے دیا۔ لوگوں نے زید سے پوچھا کہ واقعی تم نے خالدہ کو طلاق دے دی تو زید نے مطلقاً کہا کہ ہاں دے دی۔ اب سوال یہ برادری کی جانب سے پیدا ہو گیا ہے کہ خالدہ سے تجدید نکاح کرے گا یا یونہی رجعت کرے گا۔ دونوں پھر زن وشوہر کی زندگی گزارنے کے خواہشمند ہیں۔

السائل محمد حسین عراقی ابو العلائی ہزاری باغ بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں زید عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ تجدید نکاح ضروری نہیں۔ ہدایہ میں ہے: "اذا طلق الرجل امراتہ الخ[باب الرجعۃ: ٤/١٤١] " اور عدت گزر گئی ہو تو دوبارہ نکاح کی ضرورت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۶؍ محرم ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۶۔۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید نے اپنی بیوی سے جھگڑا کیا اور بیوی اپنے بڑے لڑکے کے گھر چلی گئی۔ کئی دنوں کے بعد گاؤں والوں کے استفسار پر زید نے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کو فارخطی دے دی۔ یہی لفظ اس نے استعمال کیا۔ ایک ماہ کے بعد بیوی پھر اپنے شوہر کے گھر آگئی۔ گاؤں والوں اور پڑوسیوں کا خیال ہے کہ زید نے طلاق دیکر پھر اسے رکھ لیا مگر مذکورہ بالا لفظ کے علاوہ کسی نے کچھ نہیں سنا۔

(۲) پولیس نے ایک لڑکی شادی شدہ لاوارث زید کی سپردگی میں دیا جس کو عرصہ تین سال کا ہوتا ہے۔ لڑکی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے میکے میں کوئی موجود نہیں ہے، اور اس کے شوہر سے ملاقات کر کے کہا گیا کہ تم اپنی بیوی کو لاؤ، یا اس کو طلاق دے دو، تو اس نے جواب دیا کہ میں نے دوسری شادی کر لی ہے، مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ طلاق دے رہا ہے۔ لڑکی زید سے اپنا عقد کرنا چاہتی ہے۔ بینوا توجروا السائل سید عزیز اشرف موضع مخدوم پور ڈاکخانہ رائے گنج سلطانپور

الجواب

(۱) واقعی فارخطی کا لفظ اردو میں صریح طلاق کے لیے بولا جاتا ہے اس لیے ایک صریح طلاق کا اقرار ہے۔ لیکن چونکہ یہ طلاق رجعی تھی اس لیے شوہر نے عدت کے اندر اگر اس سے رجعت کر لی تو یہ جائز ہے۔ قرآن عظیم میں ہے:﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] یعنی طلاق رجعی دے دی۔ اس کے بعد یا تو عورت کو روک لینا ہے یا یونہی چھوڑ دینا ہے کہ بالکل نکاح سے نکل جائے۔

(۲) صورت مسئولہ میں جب تک اس لڑکی کا شوہر طلاق نہ دے دے زید کی شادی اس سے جائز نہیں۔ عالم گیری (۳/۳۵۸) میں ہے: "لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ" اگر شوہر سے زبردستی بھی طلاق کے الفاظ کہلائے گئے تو طلاق ہو جائے گی۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع" واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۶ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے بایں لفظ طلاق نامہ خالدہ کو دیا جس کی بعینہ نقل ہے موجب تحریر اس مقال اور باعث تحصیل اس اجمال کا یہ ہے کہ مسماۃ خالدہ عرصہ چار برس سے موافق شرع شریف میرے گھر میں تھی آج بحالت ہوش و حواس میں نے اس کو طلاق دے دی اور اس کے حق میں لفظ طلقت کہا۔ اب بعد انقضاء ایام عدت مذکورہ جس سے نکاح کرے مجھ کو مزاحمت نہیں اب اس کے بعد اس طلاق نامہ کو دیکھ کر چند لوگوں نے زید سے کہا ابھی کافی گنجائش ہے۔ لیکن زید نے اسی خوف سے کہ لوگ مجھ پر دباؤ ڈالیں اور ساتھ ہی اس لیے کہا کہ میں اب رجوع نہیں کروں گا۔ گنجائش نہیں ہے۔ اب اس تحریر اور زبانی الفاظ کے پیش نظر کونسی طلاق واقع ہوگی کیا زید ایام عدت میں خالدہ سے رجوع کر سکتا ہے۔ اور خالدہ کی عدت بحالت حمل کتنے روز ہوگی۔ حاجی عبدالستار

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق رجعی ہو گئی اور عدت کے اندر رجعت کا حق حاصل ہوگا۔ زید کے یہ کہنے سے کہ میں رجعت نہیں کروں گا۔ اس کا حق باطل نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے: "قال ابطلت رجعتی اولا رجعة لی فله الرجعة" [باب الرجعة:۵/۲۴] اور عورت کو چونکہ حمل ہے اس لیے عدت بعد وضع حمل ہوگی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾[الطلاق:۴] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

سہیل احمد پسر محمد ایوب ساکن رتسڑ ضلع بلیا کا ہوں میرا نکاح نسیم احمد کی بنت سے چند سال قبل ہوا تھا اس سے ایک فرزند بھی، اتفاق سے کچھ ماہ بعد ہی ہوا، آپسی نا اتفاقی کی بنا پر وہ اپنے میکے چلی گئی تو اس کے والدین رخصتی نہیں کئے اور وہ نہیں آئی جس سے کشیدگی اور بڑھتی گئی، اس بیچ میں کچھ برادری کے لوگوں نے ہماری شادی دوسری جگہ کرادی اور ایک کاغذ بھی لوگوں نے ہم سے اس طرح لکھوایا کہ ہم اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دیں گے، اور ایک جگہ یہ لکھ دیا ہے کہ اس کو چار گواہوں کے سامنے طلاق دے دی مگر افسوس کہ دوسری عورت دائمی مریض نکلی، یعنی اس کو شروع سے حیض نہیں آیا جس سے اس کی نسل چلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور پہلی عورت بھی ابتک اپنے میکے میں ہے، اب سہیل احمد کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہے اب سہیل احمد بھی پہلی عورت کو رکھنا چاہتے ہیں، لہٰذا اس کی بہ نسبت شرعی مسئلہ طلاق چاہتے ہیں۔

الجواب

خود غرضی بہت ناپسندیدہ ہے، دوسری عورت کو دائمی مریض ہونے سے چھوڑنا چاہتا ہے، اگر کہیں یہ خود ایسا ہی ہوتا تو کیا اس کا فیصلہ اب بھی یہی ہوتا، بہر حال سہیل احمد نے اپنی پہلی عورت کو جن الفاظ میں طلاق تحریری دی ہے اس سے ایک طلاق رجعی پڑے گی، عدت کے اندر رجوع کر سکے گا اور بعد عدت دوبارہ نکاح کر سکے گا، حلالہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں امین الدین ولد حاجی محمد عیسیٰ ساکن محلہ چھتن پورہ شہر وارانسی اللہ ورسول کے درمیان میں بحلف اقرار کرتا ہوں کہ پرچہ پر ایک طلاق لکھی اور میں اپنی بیوی کو طلاق کی خبر دینے گیا تھا کہ جاؤ میں نے چھوڑ دیا ہے اس طلاق کی نیت نہیں تھی بلکہ خبر دینے کی نیت تھی دست خط بخط ناگری یہ بیان زید کا ہے جس کا پورا واقعہ یہ ہے کہ زید اپنی تانی بنانے گیا تھا اس کے ساتھی لوگ آئے تو زید سے کہا کہ آج ۱۳ر تاریخ ہے۔ تانی نہ بناؤ ہم لوگوں کے ساتھ سیر میں چلو تو ساتھی لوگ تانی کا کفارہ لے کر چلے گئے اس بات پر زید کو غصہ آگیا کچھ تانی نوچ ڈالی اس کے بعد زید اپنے مکان پر واپس آگیا۔ مکان پر آکر کیا دیکھا کہ اس کی بیوی اپنے بچوں کو مار رہی تھی پہلے تو غصہ تھا ہی اور غصہ آگیا اس کے بعد اپنی سسرال گیا اور اپنی

ساس سے کہا کہ جاؤ اپنی لڑکی کو بلا لو ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے یہ بات اپنی ساس سے کہہ کر اپنے مکان پر آیا آکر ایک پرزہ ہندی میں لکھا محمد علی کی لڑکی کو امین الدین نے طلاق دیا اس کے بعد زید اپنی بیوی کے پاس گیا بیوی سے کہا جاؤ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کے اپنی ساس کے مکان پر اتنا کہنے سے کہ جا کر اپنی لڑکی کو بلا لاؤ ہم نے اسکو چھوڑ دیا ہے، ایک طلاق ہوئی، اور پھر ہندی میں پرچہ لکھنے کے بعد دوسری طلاق ہوگئی، اب زید کا بیوی کے پاس تیسری بار جا کر کہنا کہ جاؤ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، اگر طلاق کی نیت سے نہیں ہے، بلکہ بطور خبر دینے کے ہے، جیسا کہ زید کا حلفی بیان مذکور ہے تو پھر تیسری طلاق نہ ہوگی، عدت کے اندر زید کو رجوع کا حق پہنچتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے چار روز بعد وہ عورت سابق شوہر کے گھر آگئی ہے اور اسی کے ساتھ رضامندی ظاہر کرتی ہے سابق شوہر بھی اس کے ہم خیال ہے، یعنی اس عورت کے ساتھ نکاح کرنے پر رضامند ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ راقم الحروف۔ بقلم ولی محمد

الجواب

اگر صرف دو طلاق دی ہوں تو صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں نے اس عورت سے رجعت کرلی قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] اور اگر تین طلاق دے دیں، اور آج کل لوگ یہی زیادہ کرتے ہیں تو بغیر حلالہ وہ عورت اس کے لیے جائز نہیں۔ حلالہ یہ ہے کہ عدت پوری کر کے کسی دوسرے مرد سے شادی کرلے، اور وہ دوسرا مرد اس سے صحبت کرے، وہ اس کو طلاق دے، پھر عورت عدت گزارے، اس کے بعد یہ شخص اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی لڑکی کی شادی عمرو سے ہوئی زید اور عمرو کے تعلقات خراب ہونے کی وجہ سے زید نے عمرو پر دباؤ ڈال کر عمرو سے طلاق لے لیا اور لڑکی راضی نہیں ہے احکام شرعی سے آگاہ کیا جائے۔ آیا طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ جبکہ عمرو نے تحریر میں صرف طلاق دیا کا لفظ استعمال کیا ہے اس میں عدد کوئی تحریر نہیں کئے گئے ہیں کہ دو یا تین دیا ہو۔ اور لڑکا لڑکی دونوں آپس میں رہنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

المستفتی حاجی نعیم اللہ

الجواب

صورت مسئولہ میں عمرو نے اس سے قبل کوئی اور طلاقیں اپنی عورت کو نہ دی ہوں تو اس عورت پر ایک طلاق رجعی پڑ گئی، اور عدت کے اندر رجعت کرے گا۔ اور بعد عدت دوبارہ نکاح کا اختیار حاصل ہے قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۹ رصفر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بخدمت اقدس حضرت مفتی صاحب قبلہ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور السلام علیکم معروضہ بطور استفتاء پیش ہے کہ ایک مسئلہ طلاق میں مسلک احناف کے دو مفتیان کرام سے استفادہ کیا گیا تو ان حضرات کے فتاوی مختلف آئے۔ ایسی صورت میں آنجناب کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے کہ صورت مسئولہ میں ان سب سے بہتر کون سا طریقہ ہے کہ جس پر عمل کیا جائے شریعت اسلامیہ اور مذہب حنفیہ کے مطابق فیصلہ صادر فرما کر سائل کو مطمئن فرمائیں دونوں فتاویٰ اس معروضہ کے ساتھ حاضر ہیں کہ حق وصواب ظاہر فرما کر ثواب دارین کے مستحق ہوں گے۔ فقط والسلام محمد نوشاد چنگیا رجبن پور اعظم گڑھ

الجواب

ہم کو یہ معلوم ہوا کہ زید طلاق دے چکا ہے اس سے بچنے کے لیے اب نئی ترکیب ایجاد کر رہا ہے، اگر صورت حال یہی ہے کہ سوال ہی غلط مرتب کیا گیا ہے تو عند اللہ کسی مفتی کے لکھ دینے سے طلاق نہیں رک سکتی، بلکہ زید اور سخت گنہ گار ہوگا، اس لیے آخرت کے عذاب سے ڈرے اور جو واقعہ ہو اس کے موافق عمل کرے، ہاں اگر زید اپنے اس بیان میں سچا ہو جو اس نے سوال میں تحریر کیا ہے تو اس کی عورت پر ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی منکوحہ کو گھر سے نکال دیا اور اس کے گھر سے نکل جانے کے بعد زید نے ایسی جگہ جہاں کوئی نہ تھا اپنی بیوی کے بارے میں یہ کہا کہ جاتم کو چھوڑ دیا اس لفظ سے مراد اس نے طلاق لیا چنانچہ آٹھ سال تک زید کی بیوی اپنے میکہ میں رہی اور یہ سمجھتی رہی کہ وہ بلانے آئے گا زید نہ گیا کیونکہ ہم چھوڑ چکے ہیں پھر اس کی بیوی اس کے یہاں آئی یعنی زید کے یہاں آگئی ہے زید اب تک نہ بیوی کو نہ بستی کے کسی افراد کو اپنے منھ کی نکلی ہوئی بات کہا ہے کیا طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ ہوئی تو کیسی؟ یا ہوگئی تو کونسی؟ جبکہ اس نے یہ کہا تھا کہ چھوڑ دیا، یعنی طلاق دیا، اگر اس سے مراد تینوں طلاق ہے تو کیا مراد درست ہے لہٰذا گزارش ہے کہ جواب سے جلد از جلد نوازیں۔ المستفتی مولوی عبدالصمد صاحب جے نگر ترائی نیپال

الجواب

طلاق واقع ہونے کے لیے کسی اور کا سننا موجود رہنا ضروری نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة: ۲۳۷] اس لیے اگر صرف اتنا ہی کہا جو سوال میں درج ہے، اور اس سے قبل کوئی طلاق نہ دی ہو تو صرف ایک طلاق پڑے گی، اور دوبارہ زید کی شادی اس کے ساتھ ہو سکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۰ ربیع الاول ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی زوجہ کو تیرہ ۱۳ ذی الحجہ کو دو طلاقیں رجعی دیں پھر ۱۹ محرم الحرام کو رجعت بھی کر لی تو کیا طلاق واقع ہوئی، اور کتنی ہوئی، نیز یہ بھی بتائیں کہ اس نے جو رجعت کی ہے درست ہے کہ نہیں از روئے شرع مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ۱۳۸۹ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر دو طلاقیں رجعی واقع ہوئیں اور اگر پھر کبھی ایک طلاق بھی دیدے گا تو عورت نکاح سے نکل جائے گی، اور بغیر حلالہ زید کے لیے حلال نہ ہوگی، لیکن چونکہ یہ دو طلاقیں رجعی تھیں اور ظاہر یہی ہے کہ ۱۹ محرم تک عدت پوری نہیں ہوئی، اس لیے رجعت صحیح ہے اور اب وہ بدستور زید کی عورت ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] آئندہ زید کو بہت احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اب صرف اس کے قبضے

میں ایک ہی طلاق باقی ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۹۱ھ

الجواب صحیح العبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو دو مرتبہ اس طور سے طلاق دیا کہ میں بکر کی لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں میں بکر کی لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں دو بار کہا۔ البتہ دوسروں کے پوچھنے پر کہا کہ میں تو دو بار طلاق دے چکا ہوں، ایسی صورت میں یعنی دو مرتبہ اپنی بیوی سے لفظ طلاق کہنے پر طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں اور زید ہندہ سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں علاوہ ازیں زید کونسی صورت اختیار کرے۔

رحمت اللہ سبزی فروش پورہ رانی مبارک پور اعظم گڑھ یکم ذوالقعدہ ۹۱ھ

الجواب

اگر صورت حال یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے تو ہندہ پر صرف دو طلاق پڑی زید عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے، اور بعد عدت نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرۃ:۲۲۹] دوسروں کو جو خبر دیتا پھرا کہ میں دو بار طلاق دے چکا ہوں، اس سے کوئی طلاق نہیں پڑے گی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴ ذی القعدہ ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جب پھوپھا نے سالے کے لڑکے کے پاس اپنے لڑکے کا نام لکھ کر یہ لکھا کہ میں نے اس کی ماں کو طلاق دے دیا ہے، یہ بات صرف ایک بار خط میں لکھا ہے پھوپھا اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ میں نے کوئی طلاق ہرگز نہیں دیا ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے، اس مسئلہ میں شرع محمدیہ کا کیا حکم صادر ہوتا ہے تحریر کیا جائے۔

محمد مرتضی محلہ کدرٹ شہر اعظم گڑھ

الجواب

اگر کسی نے اپنی بیوی کو خط کشیدہ الفاظ لکھے تو ضرور طلاق پڑ جائے گی اور چونکہ ایک بار لکھا ہے، اس لیے طلاق رجعی پڑی عدت کے اندر رجوع کا حق رہے گا، اور عدت کے بعد دوبارہ شادی ہو سکے گی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرۃ:۲۲۹] اور

اگر مذکورہ خط کا انکار کرتا ہے تو قسم کھلا کر اس کی بات مان لی جائے گی۔ اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۷ ر جمادی الاولی ۹۲ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں نے اپنی منکوحہ کو ایک خط کے ذریعہ طلاق دیا اور دوسرے روز کے بعد بھی بذریعہ خط ایک بار طلاق دے دیا، ایسی صورت میں طلاق ہوئی کہ نہیں مجھے اس مسئلہ میں تشریح کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

مہدی حسن ساکن سلیم پور۔ ۳/۱۳۔۷۳ء ڈاکخانہ رام پور ضلع اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں دونوں مرتبہ صرف ایک ایک بار ہی طلاق دی ہے اور اس سے قبل اگر کوئی طلاق نہیں دیا تو دو طلاق رجعی پڑ گئیں اور عورت سے عدت کے اندر رجعت اور عدت کے گذر جانے کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے حلالہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ ر ذی الحجہ ۹۳ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۹۔۴۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ذیل کے مسئلوں میں تکرار ہے اس لیے حضور والا ان مسئلوں کو تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۱) طلاق کیسے ہے۔ اور کیا نام ہے۔؟

(۲) طلاق صریح ایک بار کہنے پر رجعی ہوتی یا کیا؟

(۳) دو طلاق صریح سے رجعی ہوتی ہے یا بائن؟

(۴) طلاق کنایہ سے بائن ہوتی یا صریح میں بھی ہوتی ہے اور تین بار کنایہ میں طلاق کہنے سے یعنی نیت سے آگاہ ہونے پر طلاق مغلظہ ہوگی یا بائن۔؟ زید صاحب کا کہنا ہے کہ ہے طلاق بائن صرف کنایہ ہی سے ہوتی ہے اور طلاق صریح دو دینے سے بھی طلاق رجعی ہوتی ہے۔

قاضی محمد نور پرویز رشیدی موضع سجا ڈاکخانہ پورنیہ براپ بارسوئی گھاٹ (ضلع) پورنیہ بہار

الجواب

(۱) طلاق صریح "ما لم یستعمل الا فیہ" وہ الفاظ جو صرف طلاق کے لیے استعمال کئے جاتے ہوں صریح ہیں۔ ایک طلاق بھی صریح ہوتی ہے، اور دو بھی اور تین بھی۔ اس کے مقابلہ میں طلاق

کنائی کے الفاظ ہیں، ان کی تعریف یہ ہے۔" مالم یو ضع له ویحتمله غیره" وہ الفاظ جو صرف طلاق ہی کے لیے وضع نہ کئے گئے ہوں بلکہ اور معنیٰ میں بھی آتے ہوں، ان سے نیت کے وقت طلاق پڑے گی۔ یہ بھی دو تین۔ ایک۔ سبھی ہو سکتی ہیں۔

(۲) طلاق رجعی، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی طلاق جس کے بعد عدت کے اندر شوہر عورت کو پہلے پر باقی رکھ سکے، ایک یا دو طلاق صریح کے بعد رجعت جائز ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] دو طلاق صریح کے بعد تک خوش اسلوبی سے عورت کو روکا جا سکتا ہے، اس کے مقابلہ میں طلاق بائن ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں بائن باتہ جس کو مغلظ کہتے ہیں اور بائن سادہ۔ طلاق کنائی سے عموماً طلاق بائن ہی واقع ہوگی، اور ایک یا دو طلاق صریح میں بھی نیت وغیرہ کی قید لگا دی تو بائن ہو جاتی ہے۔

درمختار میں ہے:" تقع رجعة بقولهم اعتدی واستبرئی رحمك وانت واحدة ویقع بها فیها البائن "[۳٤۲/٤] اسی میں ہے:" ویقع بقوله انت بائن او بتة باتة "[۳٤۳/٤] یونہی غیر مدخول بہا کو ایک طلاق صریح دی تو وہ بھی بائن ہو جائے گی۔ اسی میں ہے:" وان فرق بانت بالا ولی "[۳٤۳/٤] طلاق بائن سادہ ہو تو عدت کے اندر اور بعد عدت شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے اور مغلظہ ہو تو اور یہ تین طلاق سے ہوتا ہے تو بغیر حلالہ دوبارہ شادی ممکن نہیں۔

عالم گیری (۱/۵۷۹) میں ہے:" اذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعدها وان کان الثلث فی الحرة لم یحل له حتی تنکح زوجاً غیره" ہماری اس تفصیل سے آپ کے تمام سوالوں کا جواب ہو گیا، یعنی یہ معلوم ہو گیا کہ طلاق صریح رجعی اور بائن دونوں ہوتی ہے اور اسی طرح کنائی بھی۔ کہ اس کے بیشتر الفاظ سے بائن اور کچھ الفاظ سے طلاق رجعی بھی واقع ہوتی ہے۔ زید صاحب کا قول غلط ہے کہ طلاق بائن صرف کنایہ ہی سے ہوتی ہے، اور اتنی بات ٹھیک ہے کہ دو طلاق صریح سے رجعی طلاق واقع ہوتی ہے، اگر تین بار کنائی الفاظ میں طلاق دی تو بعد والے الفاظ کو پہلے کی خبر بنانا ممکن ہو تو بعد والی طلاقیں واقع نہ ہونگی۔ درمختار (۴/۷-۳۰۸) میں ہے:" لا یلحق البائن البائن اذا امکن جعله اخبارا عن الاول " واللہ تعالی اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۳ رمحرم الحرام ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) اگر پانچ سال تک ندی پار جائے۔ (۲) یا خود میں لے کر جاؤں (۳) مجھ سے خوراک طلب کرے تو جس دن ندی پار جائے گی اور جس دن خوراک طلب کرے گی اس دن طلاق پڑ جائے گی۔ فی الحال لڑکی تقریباً دو ماہ سے ندی پار اپنے والدین کے گھر میں ہے اور اپنے والد کے ساتھ ندی پار گئی تھی۔

اس صورت میں زید کی بیوی مطلقہ ہوئی کہ نہیں۔ کب سے اور کون سی طلاق واقع ہوئی از روئے شرع مفصل تحریر فرمائیں۔ شیخ ماجد علی چچو رستال پرگنہ

الجواب

اگر ندی پار جانا اسی میعاد کے اندر ہے جو زید نے مقرر کی ہے تو ایک طلاق رجعی پڑ گئی۔ ہدایہ میں ہے:" واذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط "[۴/۲۹] طلاق چونکہ مطلق رکھی ہے، اس لیے ایک ہی مراد ہوگی اور عدت اس دن سے شمار ہوگی جس دن سے ندی پار ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۹ رجمادی الاخری ۱۳۸۸

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

یہ تمامی پنچان کی طرف سے ہے کہ میں کہ عبد الرحمن اور عبد الشکور شاہ ساکن بھلولی ضلع اعظم گڑھ کا رہنے والا ہوں ان لوگوں کے سامنے میں اقرار کرتا ہوں کہ میری بیوی شہید النساء عبد الغنی صاحب کی لڑکی ساکن نوادہ ضلع اعظم گڑھ کی رہنے والی ہے اس کا خرچ وغیرہ کا ماہوار تیس روپیہ چار مہینے تک برابر ادا کرتا رہوں گا، اگر چار مہینے تک خرچہ ادا نہ کیا تو طلاق جائز ہو جائے گی۔ میری بیوی شہید النساء عبد الغنی ساکن نوادہ کے یہاں رہے گی وہیں خرچہ ادا کرتا رہوں گا۔ یہ چند کلمات اس وجہ سے لکھے گئے ہیں کہ وقت ضرورت پر کام آویں۔ کاتب نظام الدین

الجواب

اگر عبد الرحمن نے اقرار نامہ لکھنے کے بعد برابر چار مہینے تک تیس روپیہ ماہوار ادا کیا طلاق نہیں پڑی، چاہے اس کے بعد مزید نہ ادا کرے، اور اگر ادا نہیں کیا، یا ناغہ کیا تو طلاق رجعی پڑے گی۔ عدت میں رجعت اور بعد عدت نکاح بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا طلاق دوبار کہا اور زید کی بیوی کہتی ہے کہ انھوں نے چھ بار کہا اور گواہ کہتے ہیں کہ نہیں زید نے صرف دوبار کہا ہے طلاق والی بات ہونے کے بعد زید کی بیوی کا زید کے گھر سے دوبارآنا جانا بھی ہوا ہے تو اس صورت میں زید کی بیوی زید کے ساتھ رہ سکتی ہے یا نہیں شریعت کا کیا حکم ہے۔ المستفتی، محمد عادل بنکر کالونی مئوناتھ بھنجن

الجواب

صورت مسئولہ میں قضاءً عورت پر صرف دو طلاق واقع ہونگی، اور عدت کے اندر رجعت ہوگئی ہو توبدستور وہ عورت زید کی بیوی ہوگی لیکن چونکہ وہ خود چھ بار طلاق کا قول کررہی ہے اس لیے اس کے لیے یہ حکم ہوگا کہ وہ زید کو اپنے اوپر قابو نہ دے جس طرح ممکن ہو اس سے چھٹکارا حاصل کرے، فتاوی رضویہ میں ہے، اگر ہندہ اپنے ذاتی یقینی علم سے جانتی ہے کہ زید نے اسے تین طلاق دی ہے تو اسے جائز نہ ہوگا کہ زید کے ساتھ رہے ناچار اپنا مہر ومال دیکر جس طرح ممکن ہو طلاق بائن لے لے۔ اور یہ بھی ناممکن ہو تو زید سے دور بھاگے، اور عالم گیری میں ہے: "والمرأة فيه كالقاضى لا يحل لها ان تمكنه اذا سمعت منه ذلك " اور مسئلہ طلاق میں عورت کا حکم قاضی کا ہے، ظاہر پر عمل کریگی عورت کو جائز نہ ہوگا کہ اپنے پر شوہر کو قدرت دے جبکہ اس نے شوہر سے طلاق کے الفاظ خود سنے ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۵ جمادی الاخر ۱۴۱۲ھ

(۴۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے ہندہ کو کسی بنیاد پر باہر بلایا ہندہ بھی کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی تو وہ بولی کہ آپ لوگ پاگل ہیں میں کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتی ہوں اتنے میں زید کی ماں بولی کہ جاؤ اس کو کھینچ کر باہر لے آؤ باہر لاکر زید گھر میں داخل ہوا اور ہنستے ہوئے پوچھا کہ تمھیں بلایا جارہا تھا کیوں نہیں آئیں اتنے ہی میں زید نے دو طلاق دے دیا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا وتوجروا

المستفتی، نجم النساء مقام مستمنا۔ پوسٹ اعظم گڈھ ضلع اعظم گڈھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں اگر زید نے اس سے قبل اور کوئی طلاق نہیں دیا ہے، صرف یہی دو طلاق دیں ہیں۔ تو عدت کے اندر وہ ہندہ کو رجوع کرسکتا ہے۔ اور بعد عدت دونوں کی رضامندی سے باہم نکاح ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

(۴۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

گزارش یہ کہ کسی بات کو لے کر لڑکا اور لڑکی میں کوئی تکلیف کی بات ہوئی جس سے لڑکا اپنی بیوی کو دو طلاق دے دیا۔ دو طلاق دینے کے بعد لڑکا کسی دوسرے آدمی سے کہا کہ آج ہم نے اپنی بیوی کو دو طلاق دیا ہے اور وہ آدمی لڑکی کے باپ سے جا کر بول دیا کہ آپکی بیٹی کو دو طلاق دے دیا ہے یہ بات سنکر لڑکی کا باپ آیا اور اس دوران میں ہم لوگ بھی طلاق کے متعلق بات کر رہے تھے کہ لڑکی کا باپ پہنچا اور پوچھا کہ آپ سب دیدیے ہیں، یا کچھ رکھے ہیں، اس پر لڑکا بولا کہ ختم ہی سمجھے لڑکے کا کہنا ہے کہ میں نے اپنی زبان سے صرف دو ہی طلاق دیا ہے۔ اسلیے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اس معاملہ کی حقیقت کا فیصلہ کر کے مجھے آگاہ کریں۔ مستفتی، آپکا بدنصیب کبیر احمد مقام بردا ہی ایم پی۔

الجواب

بر تقدیر صدق صورت مسئولہ میں اس لڑکے نے اگر اس سے قبل کوئی طلاق نہیں دیا ہے تو اس کی عورت پر دو ہی طلاق پڑیں تیسرا جملہ ختم ہی سمجھو لغو ہے۔ عدت کے اندر شوہر رجعت کر سکتا ہے۔ اور بعد عدت دونوں کی رضامندی سے نکاح ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۱۹ ر شوال ۱۴۱۵ھ

(۴۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ایک روز ہماری بیوی کے میکہ سے اس کے دو بھائی رخصتی کے لیے آئے اور دونوں نے ہم سے کہا تو ہم نے جواب دیا کہ گھر جا کر والدہ سے کہیں تو انہوں نے جا کر ہماری والدہ سے کہا تو ہماری والدہ نے جواب دیا کہ ابھی تو آئی ہے بیس روز ہوا ہے۔ اور پیدائش ہونی ہے جب پیدائش ہو جائے گی تو لے جائیے گا، ہماری بیوی نے زید سے کہا کہ نہیں ہم جائینگے لیکن اس کے دونوں بھائی جھگڑا کرنے کے بعد اس کو لیے بغیر چلے گئے اس کے بعد ہماری بیوی زبردستی گھر سے جانا چاہی تو اس پر ہماری ماں اور بہن نے رو کا تو جواب میں اس نے ہماری والدہ پر ہاتھ چھوڑ دیا اور بال نوچ کو مارا تو اس کے بعد ہماری والدہ نے اس کو کمرے میں بند کر دیا شام کو جب دروازہ کھولا تو پھر وہ باہر نکل کر ہماری والدہ کو دوبارہ بال پکڑ کر مارنے لگی اس پر محلہ کے لوگوں نے اس کو چھڑایا اور ڈانٹا فٹکارا خیر وہ گھر میں چلی گئی اور ایک آدمی نے دکان پر آ کر مجھ کو سارے حالات سے مطلع کیا اور کہا کہ آپ گھر جائیں تو میں گھر آیا تو ہماری ماں رو رو کر کہنے لگی اس نے میری یہ حالت کر دی ہے۔ جب ہم گھر کے اندر گئے تو ہماری بیوی رو رہی تھی مجھے غصہ آیا اور میں ڈنڈا اُٹھا کر مارنے لگا تب ہماری بیوی اور بچہ زور زور سے چلانے لگے اور بے ہوشی کے عالم

میں میری زبان سے ایک بار یا دوبار طلاق کا لفظ نکلا لیکن اس سے پہلے میں نے ایسا کبھی سوچا بھی نہیں تھا طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے مطلع فرمائیں عین کرم ہوگا۔

المستفتی، عالم گیر انصاری مقام اشرف پور۔ پوسٹ پیرولی بڑا گاؤں ضلع یوپی۔

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر سائل غلط بیان دے رہا ہو تو اس کو ہمارے جواب سے کچھ فائدہ نہیں پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم اور گنہ گار ہوگا، یہ تو زندگی بھر کے حلال وحرام کا معاملہ ہے۔ سائل کو خدا سے ڈرنا چاہئے سائل نے مجھ سے دو بار طلاق کی بات کہی، اور تحریر میں ایک دو بار شبہ کے طور پر بیان کیا المختصر جو کچھ زید نے بیان دیا اگر وہ صحیح ہے تو اس کی عورت پر دو طلاق پڑ گئیں، اگر اس سے پہلے کوئی طلاق نہ دی ہو تو عدت کے اندر شوہر رجعت کر سکتا ہے اور عدت گزر گئی ہو رجعت نہ کی ہو تو اب عورت کی رضا مندی سے دوبارہ شادی ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ: ۲۲۹] مگر عورت اب بالکل طلاق کے کنارے پہنچ گئی ہے۔ اگر پھر کبھی اسی طرح ایک طلاق کہ دیا تو ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی، اور بے حلالہ کے جائز نہ ہو سکے گی۔ اور اگر واقع میں تین طلاق دیا ہو، اور سوال میں غلط بیان دیا ہو تو عورت نکاح سے نکل گئی، حلالہ کی ضرورت ہے بے ہوشی کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ کیونکہ ایک بار یا دوبار کا قول وہ خود اقرار کر رہا ہے۔ تو بے ہوش کب ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۶ ار ذی القعدہ

(۴۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ معلوم ہو کہ سلمہ امانت اللہ کے سلسلہ میں کچھ باتیں سننے کو آئی ہیں۔ یہاں سے کچھ عورتیں گئی تھیں، ان کے سامنے انہوں نے لڑکی کی ماں سے کہا کہ اپنی لڑکی کو لے جاؤ میں نے طلاق دے دیا ہے، میں نہیں رکھونگا۔ پھر لڑکے کی ماں نے کہا: ایسے کیسے طلاق ہو جائے گی۔ تو اس نے کہا آؤ کلام پاک اٹھالوں میں نے طلاق دے دیا ہے۔ ذرا اس بات کو آپ تصدیق کروالیں اور ہو سکے تو مولانا نعیم الدین صاحب قبلہ کے روبرو یہ بات کروالیں آپسی معاملہ ہے کوئی صورت نکل جائے تو اچھی بات ہے۔

قادری گونڈوی

الجواب

سائل نے زبانی بتایا کہ شوہر نے پرچہ لکھ کر اپنے کپڑے کی جیب میں رکھ دیا، اور عورت سے کہا کہ جاؤ پرچہ دیکھ لو، اس تحریر کے ساتھ وہ پرزہ نہیں ہے۔ کہ اس میں بھی اس پرچہ سوال کی طرح طلاق کا لفظ

مطلق لکھا ہے، نہ طلاق کی کوئی تعداد ہی تحریر کی ہے۔

بہر نوع مسئلہ یہ ہے کہ دو طلاق تک رجعی ہے۔ اور تین طلاق مغلظہ۔ پس اگر امانت اللہ نے صرف دو طلاق یا ایک طلاق ہی دی ہو تو عدت کے اندر رجوع ہو جائے گی، اور اگر عدت پوری ہو چکی ہو تو عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح بھی ہو سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔ قرآن شریف میں ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹]

اور تینوں طلاق دے دیا ہو تو بے حلالہ دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ قرآن عظیم میں ہے:

﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو، ۲۸ رجب ۱۷ھ

(۴۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

دو بھائی آپس میں جھگڑا کیے جھگڑے کے دوران ایک بھائی نے غصے میں کہا کہ اگر آپ لوگ زیادہ غصہ چڑھائیں گے تو تم کو (یعنی اپنے بھائی کو) مار ڈالوں گا اور کہا کہ میں نے بیوی کو طلاق دے دیا۔

سائل: عبد الحکیم مقام گونٹھا مئو

الجواب

شخص مذکور نے اپنے بھائی کو مار ڈالنے کے لیے کہا، کسی بھی بے قصور آدمی کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ اور حرام ہے نہ کہ اپنے بھائی کو قتل کرنا، وہ اپنی اس حرکت سے توبہ کرے اور بھائی سے معافی مانگے اور اس کو راضی کرے اور اس نے اگر اپنی عورت کے لیے صرف اتنا ہی کہا کہ میں نے بیوی کو طلاق دیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی۔ اگر چاہے تو عدت کے اندر رجعت کر لے لیکن اب صرف دو ہی طلاق کا مالک ہوگا، آئندہ کبھی بھی دو طلاقیں دے گا تو عورت پر طلاق مغلظہ پڑ جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۵ رجمادی الاولی ۱۴۱۸ھ

(۴۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سائل یعنی شبیر احمد نے اپنی زوجہ حمیدہ خاتون کو غصہ کی حالت میں تحریری دو طلاقیں اس کے میکے میں روانہ کیا اور میکے والے اظہار کرتے ہیں کہ وہ خط آج تک ہم لوگوں کو نہیں ملا اور ایک سال کی مدت گذر گئی نیز عدت باقی تھی اسی دوران میں رجوع کرنے کے لیے ایک لفافہ روانہ کیا تھا لیکن اس کے بارے میں بھی یہی کہا گیا کہ نہیں موصول ہوا ہے۔ لہذا حضور والا سے گذارش ہے کہ مدلل ومفصل جواب دیکر ممنون ومشکور فرمائیں۔ فقط

محمد نصیر احمد مبارک پور اعظم گڑھ ۷ رذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

الجواب

قرآن عظیم میں ہے:﴿لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ﴾[آل عمران :٦١] جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ہم سے بھی جھوٹ بول کر غلط فتوی حاصل کیا جا سکتا ہے،لیکن خدا کے حضور کسی قسم کا جھوٹ یا چال بازی چل نہیں سکتی اور یہ بھی یادر ہے کہ آخرت کا عذاب اور رسوائی بے حد دردناک ہے۔اس لیے سائل خدا سے ڈرے اور جو حقیقت ہو سچ سچ بیان کردے،بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسؤلہ میں دو رجعی طلاقیں پڑی ہیں،اور بیان سائل کا ہے کہ رجوع عدت میں کر دیا تو رجعت ہوگئی۔قرآن عظیم میں ہے:﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:٢٢٩] واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۷/ذی الحجہ ۸۳ھ

الجواب صحیح:عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح:عبدالعزیز عفی عنہ

(۵۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ تقریبا دس سال قبل ہوا۔پہلے پانچ سال کے تعلقات ہندہ کے ساتھ استوار تھے۔اور بقدر ضرورت خرچ بھی دیتا تھا۔مگر ادھر پانچ سال سے ہندہ اپنے میکہ میں ہے۔زید نہ اسے لے جاتا ہے۔نہ کوئی خبر گیری کرتا اور نہ خرچہ ہی دیتا ہے اور نہ آمد ورفت ہے۔تنگ آکر ہندہ کے والد نے زید سے کہا کہ اگر تم ہندہ کو نہیں رکھ سکتے۔تو طلاق دے دو۔اس پر زید نے ایک امام مسجد اور دیگر دو افراد کے سامنے ایک طلاق دیا۔یہ چار ماہ قبل کی بات ہے۔اب ہندہ کے والد اپنی بیٹی کا نکاح کسی دوسری جگہ کرنا چاہتے ہیں۔ العارض،محمد ادریس

الجواب

صورت مسؤلہ میں اگر اس مدت میں ہندہ کو تین حیض آچکے ہوں اور عدت کے دوران شوہر نے عورت سے رجعت بھی نہ کی ہو۔تو ہندہ کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ضرور ہو سکتا ہے۔اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی،شمس العلوم گھوسی مئو،۱۲ر شوال المکرم ۱۴۱۹ھ

طلاق بائن کا بیان

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ اگر تم اپنے بہنوئی وبہن سے بات چیت کروگی تو تم ہمارے گھر میں حرام رہوگی جب تک ہم تم کو بولنے کی اجازت نہ دیں ہندہ نے خوشی یا جبرا اپنے بہنوئی وبہن سے بات

چیت کی اب از روئے شرع کیا حکم ہوگا خلاصہ تحریر کریں کرم ہوگا۔ یہ بیان زید کا ہے، زید کی بہن رضیہ کا فاطمہ کا بیان ہم اور زید کی بیوی پھلیا سی رہے تھے تو زید نے اپنی بیوی سے کہا تم صالح اور گلشنیا (ہندہ کے بہنوئی اور بہن) سے بولوگی تو میرے گھر میں حرام رہوگی میں حکم دوں گا تو بولوگی زید کی چچی بیوی شہناز کا بیان ہے کہ ہم لوگ پھلیا سی رہے تھے تو زید آیا اور سوتے ہوئے بچیوں کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہیں اس کے جواب میں میں نے کہا کہ میری اور گلشنیا کی بیٹی ہے اس پر زید اور اس کی بیوی کے درمیان تلخ کلامی ہونے لگی اخیر میں زید نے کہا کہ صالح اور گلشنیا سے بولنے سے تم میرے گھر حرامی رہو گی اس پر میں نے زید کو ڈانٹا کہ تم یہ کیا بک رہے ہو اس پر پھر اس نے اس بات کو زور دیکر کہا پھر بعد میں اس نے کہا میرے حکم سے بولوگی ماسٹر نجم الہدی ساکن حریف پور کا بیان یہ ہے کہ زید نے مجھ سے راستے میں کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہدیا ہے کہ اگر تم صالح اور گلشنیا سے بولوگی تو تم پر سات طلاق اور آپ میری ساس سسر سے بول دیجئے گا ماسٹر نجم الہدی ساکن حریف پور سے گفتگو کے سلسلے میں زید کا بیان یہ ہے کہ میں نے ماسٹر سے پہلے اپنے گھریلو معاملات پر بات چیت کی بعد میں میں نے کہا کہ آپ تو میری سسرال ہی میں رہتے ہیں اور میری ساس آپ کی بھانجی ہوتی ہے آپ ان لوگوں سے کہد یجئے گا میری بیوی صالح اور گلشنیا سے بات چیت نہ کرے ہم نے نازک کردیا قسم دے دیا ہے جہانگیر کا بیان ہے کہ ماسٹر نجم الہدی نے مجھ سے کہا کہ زید ایسا ایسا بولا ہے تو میں نے پوچھا کہ کیا بولا ہے تو ماسٹر صاحب نے جواب دیا کہ زید نے جواو پر طلاق دیا ہے تو میں نے پوچھا کہ بہن بہنوئی سے بولنے سے طلاق؟ پھر اس کے بعد میں نے زید سے ملاقات ہونے پر دریافت کیا کہ آپ نے ایک خراب کام کیا ہے زید نے حیرت بھرے انداز میں کہا کہ کیا کام خراب کیا ہے؟ تو ہم نے کہا کہ آپ کو تخلیہ میں ہم بتائیں گے اس پر اس نے اصرار کر کے پوچھا میں نے کہا کہ آپ نے اپنی بیوی کو اپنے ساڑھو اور سالی سے بولنے پر طلاق کہدیا ہے تو زید نے کہا ہاں۔ زید کا بیان ہے کہ میں نے جہانگیر سے یہ کہا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو (قسم) دیا ہے طلاق کی بات بالکل نہیں کہی تھی۔

نوٹ: زید کا بیان یہ ہے کہ اس جملہ (تم میرے گھر حرامی رہوگی) سے میری مراد ڈرانا دھمکانا اور انقطاع کا خوف پیدا کرنا تھا۔ جن لوگوں کے سامنے یہ بیانات لیے گئے ہیں، ان کے اسماء یہ ہیں (۱) محمد شعیب (۲) محمد طیب عالم ساکن جوپڑا (۳) جمیل احمد بقلم خود (۴) محمد جمال الدین جوپڑا (۵) محمد ہارون الرشید جوگمرا۔

المستفتی محمد جمشید عالم پچھم ٹولہ جوپڑا بائسی پورنیہ بہار

الجواب

صورت مسؤلہ میں ماسٹر نجم الہدی اور جہانگیر شرعی گواہ ہوں، تب بھی گواہی میں اختلاف کی وجہ سے ان کی گواہی معتبر نہیں۔

عالم گیری (۵۳۹/۳) میں ہے: "یشهد احدهما بالف والاخر بالفین لم تقبل بشیء عند ابی حنیفة وکذا طلقة وطلقتان والطلقة الثلث والصحیح قول ابی حنیفة کذا فی المضمرات" ایک گواہ نے گواہی دی کہ فلاں پر فلاں کے ایک ہزار باقی ہیں، اور دوسرے نے دو ہزار تو امام اعظم کے نزدیک گواہی نامعتبر ہے، اسی طرح طلاق کے گواہوں میں ایک نے ایک طلاق کہی، اور دوسرے نے دو یا تین تو گواہی معتبر نہ ہوگی۔ تو یہاں بھی ماسٹر نجم الحسن سات طلاق بتا رہے ہیں۔ اور زید صرف طلاق کی بات کرتا ہے ایک دو یا کسی عدد کا نام نہیں لیتا، لیکن خود زید کا اقرار ہے کہ میں نے کہا کہ اگر تم اپنے بہنوئی اور بہن سے بات چیت کروگی تو ہمارے گھر میں حرام ہوگی، اور پھر ماسٹر نجم الہدی کی بات چیت کے بارے میں کہتا ہے کہ بات چیت نہ کرے ہم نے نازک کردیا ہے، علماء فرماتے ہیں اپنی بیوی کو حرام کہنے سے ایک طلاق بائن پڑجاتی ہے اور عورت شوہر پر حرام ہوجاتی ہے۔

درمختار اور ردالمحتار (۳۹۶/۴) میں ہے: "قوله حرام و سیأتی وقوع البائن به بلانیة فی زماننا للتعارف ولافرق فی ذالك بین محرمة و حرمتك سواء قال علیّ او لا"

حرام کے لفظ سے نیت کے بغیر طلاق بائن پڑجاتی ہے، آج کل کا عرف یہی ہے، محرمة کا لفظ کہا ہو یا حرمتك کا لفظ بولا ہو. اور علی حرمته کہا ہو یا نہ کہا ہو۔

اس لیے صورت مسؤلہ میں عورت جب بے اجازت بہنوئی و بہن سے بولی تو بائن طلاق پڑگئی، اور عورت نکاح سے نکل گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۰ جمادی الاولی ۱۴۰۶ھ

(۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے ہندہ کو ایک طلاق بائن دے دی، آیا اگر پھر وہ اسے رکھنا چاہے تو شرع محمدی کا حکم کیا ہے؟ قرآن وحدیث کریمین کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں عین کرم ہوگا۔

المستفتی محمد مصلح الدین سپاہ اعظم گڑھ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۷ء

الجواب

زید نے اگر اس کے علاوہ اور کوئی طلاق نہیں دی ہے صرف یہی ایک طلاق اس عورت کو زندگی بھر

میں دی ہے تو موجودہ صورت میں عورت راضی ہو تو وہ عدت کے اندر بھی اس عورت سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے اور عدت کے بعد بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی ۱۹رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

(۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا ہے اس نے اپنی بیوی کو کھانے میں ملا کر کئی بار زہر بھی کھلایا تا کہ مرجائے لیکن موت نہ رہنے کی وجہ سے وہ نہیں مری تو اس نے مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اور یہ بھی بولا کہ تم سے مجھکو کوئی مطلب نہیں ہے؟۔ تم جا کر کسی سے شادی کرلو اور اس الفاظ سے زید نے مراد طلاق لیا ہے اور یہ بھی بات ہے کہ زید کسی غیر مسلم کی لڑکی کو لے کر بھاگ گیا ہے چھ سال ہو رہا ہے۔ لیکن اب تک پتہ نہیں ہے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔ المستفتی عبدالرشید مئو

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی لفظ تم جا کر کسی سے شادی کرلو سے، زید نے اگر طلاق دینے کی نیت کی ہے تو زید کی عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی، اور وہ عدت گزرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے شادی کرسکے گی۔ درمختار (۴/۳۹۳) میں ہے: "کنایتہ مالم یوضع لہ واحتملہ غیرہ فلا تطلق بھا الا بنیۃ او دلالۃ الحال" اس امر کا بار ثبوت اس عورت کے ذمے ہوگا کہ شوہر نے یہ جملہ کہتے وقت طلاق کی نیت کی تھی یا نہیں؟ دوسرے مسئلہ فرار میں تفریق کی گنجائش اس وقت ہوگی کہ وہ مفقود الخبر ہو۔ اس کے بعد عورت قاضی شرع کے وہاں دعویٰ کرے اور وہ عورت کو مزید چار سال انتظار کا حکم دے، اس کے بعد بھی شوہر کا پتہ نہ چلے تو اس کے بعد قاضی اس کی وفات کا حکم دے۔ اور عورت عدت گزار کر جدید نکاح کرے واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۱ررجب ۱۴۰۹ھ

(۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے جھگڑا کیا اور غصہ کے عالم میں اپنی بیوی کو صرف ایک مرتبہ کہا میں تمہیں نہ رکھونگا، پھر جب گھر سے باہر نکلا تو ایک صاحب نے سنا تھا اس نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیسے طلاق دیا ہے، زید نے خیال نہیں کیا اور ہنستے ہوئے کہا کہ میں نے طلاق مغلظہ دیا ہے کوئی دلی ارادہ نہیں تھا، صرف مذاق میں کہہ دیا۔ اب ایسی صورت میں طلاق مغلظہ ہوگئی یا نہیں؟ زید اپنی بیوی کو بغیر حلالہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

مولوی ریاست علی مدرسہ اسلامیہ شریف العلوم موضع پوسٹ مدل پور شجور ضلع گونڈہ ۱۸راگست ۱۹۶۷ء

الجواب

صورت مسئولہ میں اس کی بیوی پر قضاءً ایک طلاق بائن پڑ گئی، حلالہ کی ضرورت نہیں لیکن دوبارہ نکاح پڑھانا پڑیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۸ / رجمادی الاول ۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے سسر کے پاس مندرجہ ذیل مضمون تحریر کر کے بھیج دیا۔ کیا اس مضمون سے زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہوگی تو کون سی طلاق؟ طلاق رجعی یا بائن یا طلاق مغلظہ؟ یہ بھی عرض ہے کہ زید کی بیوی سے زید کے تعلقات ابھی تک نہیں ہوئے صرف نکاح ہوا ہے۔ مضمون یہ ہے مکری حشمت علی صاحب آپ کی لڑکی سے میری جو نسبت ہوئی وہ مجھے پسند نہیں لھذا کہیں بندوبست کر لیجئے زید۔ حشمت علی گورکھپوری موضع مہنواتولہ رسول پور پوسٹ آفس بہاری بازار ضلع گورکھپور

الجواب

اگر زید نے کہیں اور بندوبست کر دیجئے طلاق کی نیت سے بولا ہے تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گی ورنہ نہیں پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۰ / صفر ۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو لڑ جھگڑ کر نکال دیا اور کہا کہ اب تم سے میرا تعلق نہیں رہیگا۔ نہ اب تو میری بیوی ہے اسکے بعد فوراً زید کی بیوی اپنی ماں کے پاس چلی گئی، اور اب تک وہیں رہتی ہے، ماں نے اپنی آدھی جائیداد لڑکی کے نام وصیت کر دی جس کو گزرے تقریباً چالیس سال ہو گئے ماں کے پاس رہتے چار سال گزارنے پر زید کی بیوی کی ماں کا انتقال ہو گیا، اسوقت پھر اپنی مطلقہ کو بیوی کہنے لگا اور کل جائیداد اپنی بتانے لگا، اب زید کی بیوی چاہتی ہے کہ میں نکاح کر لوں، محمد امین بقلم خود ۱۴ / فروری ۵۹ء

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی زید کا یہ قول کہ تم سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا نہ تو میری بیوی ہے طلاق کے الفاظ کنائی میں سے ہیں اور جب کہ لڑ جھگڑ کر یہ لفظ کہا گیا تو دلالت حال بھی پائی گئی اس لیے زید کی بیوی پر

طلاق بائن پڑگئی وہ دوسری جگہ شادی کرسکتی ہے"۔درمختار(۴/۳۹۳) میں ہے:" فالکنایات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال "الفاظ کنائی سے اس وقت طلاق پڑجاتی ہے جب کوئی ایسا قرینہ ہو جو طلاق کو متعین کررہا ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی،مبارکپوراعظم گڑھ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہٗ

(۷) **مسئلہ** : کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مدینہ بی بی کا شوہر اپنی عورت کوخرچ نہیں دیتا تھا اسلیے اس کی رخصتی چاہنے پر مدینہ کے والد نے انکار کردیا اس پراس کا شوہر خفا ہوا۔اس کو ہم کبھی نہیں لے جائیں گے ہم کو اب اس سے کوئی واسطہ نہیں رہا نہ رہے گا۔تب سے ابتک سات سال ہوگئے اس کا شوہر کوئی خبر نہیں لیتا والد کا انتقال ہوگیا ہے صرف والدہ ہے مدینہ بہت پریشان حال ہے وہ دوسری شادی کرنا چاہتی ہے۔شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

المستفتی ولی محمد

الجواب

صورت مسئولہ میں جبکہ شوہر نے غصہ کی حالت میں یہ الفاظ کہے کہ ہمیں اب اس سے کوئی واسطہ نہیں رہا تو اب مدینہ پر ایک بائن پڑگئی،طلاق دینے کی نیت ہو یا نہ ہو۔درمختار(۴/۳۹۸) میں ہے:"وانت حرة سرحتك فارقتك ولا يحتمل السب و الرد۔اور شامی میں ہے"والثالث (اى ما لا يحتمل السب والرد يقع في حالة المذاكرة والغضب بلانية ۔ اوراس مدت میں عورت کو تین حیض آگئے ہوں تو اس کی عدت بھی ختم ہوگئی ہے،اوروہ جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔قرآن عظیم میں ہے:﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾[البقرة:۲۲۸]۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی

(۸) **مسئلہ** : کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد مسعود ولد محمد حسن ساکن پورہ صوفی نے اپنی بیوی حسینہ کو طلاق دی۔بایں الفاظ کہ ہم نے اپنی بیوی حسینہ کو طلاق دی،ہم نے اپنی بیوی حسینہ کو طلاق دی،شکراللہ ولد منگر داور فصیح اللہ ولد قاسم دو گواہوں کے سامنے عبارت سے کون سی طلاق واقع ہوئی یہ کلمات رخصتی سے قبل کہے۔اس لیے مہر کتنا واجب ہے۔

المستفتی عبدالرزاق نوادہ

الجواب

صورت مسئولہ میں محمد مسعود کی بیوی حسینہ پر صرف ایک طلاق ہوئی،اوروہ اسی سے بائن ہو جائے گی۔۔ہدایہ(۴/۴۹) میں ہے:"فان فرق الطلاق بانت بالاولى ولم تقع الثانية والثالثة وذلك مثل ان يقول انت طالق طالق طالق "اگر غیر مدخول بہا کو طلاق دیتے وقت الفاظ طلاق علا

حدہ علاحدہ کہے۔ مثلا میری عورت کو طلاق، طلاق، طلاق تو صرف پہلی طلاق واقع ہوگی۔ اور عورت اسی سے بائنہ ہو جائے گی اور مہر معینہ کا نصف واجب الاداہوگا:" وان طلقها قبل الدخول والخلوة فلها نصف المسمیٰ "[هداية:۳/۳۱۱۔باب المهر] فقط۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں کہ مطیع اللہ ولد جہات اللہ ساکن قصبہ سرائے ڈاکخانہ ارڈت مئو ضلع اعظم گڑھ کا ہوں ہم مقر کی شادی مسماۃ شاہدہ بنت دسکدو ساکن سربان ڈاکخانہ بلریا گنج ضلع اعظم گڑھ سے ہوئی شادی ہونے کے بعد ازدواجی تعلقات اکثر ناخوش گوار رہتے ہیں اور اب تعلقات خوشگوار ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آتی اس لیے میں بحالت صحت بلا جبرو اکراہ بخوشی ورضامندی اپنی بیوی مسماۃ کو ایک طلاق بائن دیتا ہوں چاہئے کہ مسماۃ مذکورہ بعد گذرنے عدت کے اپنا عقد کہیں بھی کرے اس میں ہم مقر کو کوئی بھی عذر نہیں اس کے بعد بطور ثبوت لکھدیا کہ وقت پر کام آئے۔ محمد شفیع اللہ ۱۰ رمئی ۰۷ء

الجواب

صورت مسئولہ میں شاہدہ پر ایک طلاق بائن پڑے گی اور عدت کے بعد وہ جہاں چاہے شادی کر سکتی ہے۔ قرآن عظیم میں ہے:﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِاِحۡسَانٍ﴾ [البقرة:۲۲۹] واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں، اور طلاق دینے کے بعد چند حضرات مع گواہان مع ہندہ کے مولوی عبدالحمید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، خدا اور رسول کا واسطہ دیکر بحلف شرعی بیان دیا اور مولوی صاحب نے کہا بعد ختم نماز مغرب آیئے گا تب ہم اس کے بارے میں بتلائیں گے لہذا بعد نماز مغرب دو تین آدمی مولوی صاحب کے پاس آئے اور مولوی صاحب نے زبانی فتوی دے دیا کہ طلاق ہو گئی، اب بیوی شوہر کے لیے حرام ہوگئی ہے۔ یہ ہے پہلا حلفیہ بیان اور پہلا زبانی فتوی اب دوسرے روز دوسرے عالم کے پاس تحریر لکھی گئی کہ اس روز زبانی بیان دیا تھا اور زبانی فتوی اور اب اس کا تحریری بیان اور تحریری فتوی ہو جائے تحریر یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید

اپنی تانی بنانے گیا اس کے ساتھی لوگ آئے اور زید سے کہا کہ آج تیرہ تاریخ ہے تانی نہ بناؤ ہم لوگوں کے ساتھ سیر کو چلو تو ساتھی تانی کا کنارہ لے کر چلے گئے اس بات پر زید کو غصہ آیا کچھ تانی نوچ ڈالیں، اس کے بعد زید اپنے مکان پر واپس آ گیا۔ مکان پر آ کر کیا دیکھا کہ اس کی بیوی اپنے بچوں کو مار رہی تھی پہلے تو غصہ تھا ہی اور غصہ آ گیا اس کے بعد اپنی سسرال گیا اور اپنی ساس سے کہا کہ جاؤ اپنی لڑکی کو بلا لو ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے یہ بات اپنی ساس سے کہکر اپنے مکان پر آ کر ایک پرچہ پر لکھا اس کے بعد زید اپنی بیوی کے پاس گیا بیوی سے کہا جاؤ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے پہلے یہی بیان زید کا ہے اور یہی بیان گواہ کا بھی ہے کاتب نے پنچان صاحبان کے روبرو بیان دیا ہے کہ یہ بیان زید نے بحلف شرعی دیا ہے لیکن ہم نے لفظ بحلف شرعی اس استفتاء پر نہیں لکھا یہ ہے دوسرا حلف۔

گواہان: شمس الحق بقلم خود۔ عبد الحمید عرف باؤ کی۔ اصغر علی بقلم خود

الجواب ھو الصواب، واضح ہو کہ دوسرے روز تحریر میں بعینہ ہو بہو وہی بیان لکھوایا جو پہلے روز مولوی صاحب کے پاس دیا تھا، صورت مسئولہ میں زید نے پہلی بار اپنی ساس سے کہا کہ جا کر اپنی لڑکی کو بلا لاؤ ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے، اس کے بعد مکان پر آ کر ایک پرچہ پر لکھا کہ محمد علی کی لڑکی کو امین الدین نے طلاق دے دیا ہے، یہ پرچہ ہندی میں لکھا گیا، پھر اس کے بعد زید نے بیوی سے کہا جاؤ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ہے تین طلاقیں ہو گئیں۔ لہٰذا اب بیوی کے لیے طلاق ہو گئی بلا حلالہ اب شوہر کے لیے جائز نہیں ہو سکتی ﴿فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ حیدر علی عفی عنہ خادم مظہر العلوم بنارس ۱۹؍ذی الحجہ ۸۹ھ

الجواب صحیح محمد عبد الحمید عرف مکی غفرلہ ۱۹؍ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

اب اس کے بعد زید نے دوسرے عالم کے پاس جا کر تیسرا حلف ہاتھ میں لے کر اٹھائی اور کہا کہ اللہ و رسول کے درمیان میں بحلف اقرار کرتا ہوں کہ پرچہ پر ایک طلاق لکھنے کے بعد اپنی بیوی کے پاس طلاق دینے گیا تھا کہ جاؤ تمہیں چھوڑ دیا ہے اس سے طلاق کی نیت نہیں تھی بلکہ خبر دینے کی نیت تھی بحلف آگے زید کے سامنے تیسرا حلف کا فتویٰ پیش کیا جاتا ہے جن الفاظ کے نیچے ایسا نشان لگا ہوا ہے وہی بیان تو حذف کیا گیا ہے، اور اپنی ساس سے جا کر کہا اس کو بھی اس میں اڑا دیا۔

سوال (۱) علمائے دین سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا بیان کو مد نظر رکھتے ہوئے دریافت طلب بات یہ ہے کہ اللہ و رسول کو حاضر و ناظر جان کر بحلف شرعی زبانی عالم سے بیان کیا اور زبانی فتویٰ کا تحریری جواب مل گیا کہ طلاق ہو گئی، جبکہ زید مجبور ہو گیا کہ ہمارے موافق فیصلہ نہ ہوا اور اس کے لیے صورت کو لکھنے

کی گنجائش نہیں ہو سکتی، لہذا تیسرا حلف اٹھایا، ان تینوں حلفوں میں کونسا حلف صحیح مانا جائے گا، ایسی حلف اٹھانے والے کو کیا کہنا چاہیئے، شریعت مطہرہ نے کن الفاظ سے پکارنے کا حکم دیا ہے؟

سوال (۲) زبانی سے اللہ ورسول کا واسطہ دیکر بحلف شرعی کہنا واقرار کرنا عالم دین کے سامنے کیا یہ حلف کمزور ہے، بہ نسبت عالم دین کے سامنے ہاتھ میں حلف لے کر کہنے سے اگر کمزور ہے تو "امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ" نکاح میں بازبان پڑھاتے ہیں تو اب ہاتھ میں حلف لے کر پڑھایا جائے، اور اقرار کیا جائے۔

سوال (۳) کیا یہی دوسرے حلف وبیان پر حیدر علی عفی عنہ خادم مظہر العلوم بنارس اور محمد عبد الحمید عرف مکی غفرلہ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ فتویٰ غلط ہے یا صحیح دیا ہے اگر غلط دیا ہے تو کتاب اللہ وکتاب رسول سے صحیح آگاہ کیا جائے تاکہ جھگڑا ختم ہو اور نفس پاک وصاف ہو، بہت جلد جواب تحریر کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور علم میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

کاتب عبد العزیز عفی عنہ ۷ رصفر المظفر ۱۳۹۰ھ پتہ یہ ہے۔

حاجی عبد العزیز ولد حاجی محمد عیسیٰ مرحوم مکان نمبر ۸۰۔۲۳۔ چھتن پورہ متصل پکھرہ فردوسی شہید وارانسی

الجواب

سوال کی عبارت سے ظاہر ہے کہ زید نے طلاق کے متعلق تین بیان دئے پہلے روز زبانی دوسرے روز تحریری تیسری بار یہ کہ میں نے پرچہ پر طلاق لکھی اور عورت کو اس کی خبر دی عورت سے کہتے وقت طلاق دینے کی نیت نہیں تھی بلکہ اسی دی ہوئی طلاق کی خبر دی تھی تحریری بیان یہ ہے کہ پہلے ساس سے جا کر کہا کہ جا کر اپنی لڑکی کو بلا لاؤ ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے، اور سائل نے اس امر کی تشریح کی ہے کہ پہلے روز زبانی بیان دیا تھا وہ اسی تحریری بیان کے ہو بہو موافق تھا، پس اب دراصل زید کے دو بیان ہوئے ایک تو اس امر کی تشریح کہ کن الفاظ میں کس طرح طلاق دی اور اس سے کس کس کو باخبر کیا یہی زبانی بھی رہا اور تحریری بھی اور دوسرا بیان اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ ہم نے عورت سے بیان کرتے وقت نئی طلاق کی نیت نہ کی تھی زید کے سابقہ بیان سے مکی صاحب نے تین طلاق کا حکم دیا اور ہم کو اس جواب سے حسب ذیل وجوہ کی بنیاد پر اختلاف ہے۔

(۱) اس بیان میں طلاق کا لفظ دوبارہ بصورت اخبار (خبر دینا) ہے اور ایک بار بشکل انشاء ہے (پرچہ پر) مذکور ہوا کہ اگرچہ درحقیقت یہ بھی اخبار کی ہی ایک صورت ہے خط کشیدہ عبارتوں پر غور کرنے سے یہ امر بخوبی واضح ہو سکتا ہے۔

(۲) اخبار کا بھی حکم ہے کہ اس سے کوئی نئی طلاق مراد نہیں ہوتی۔ در مختار (۴/ ۴۰۷) میں ہے: "لا یلحق البائن البائن اذا امکن جعله اخبارا" جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت کو طلاق دی، اور پھر لوگوں سے کہتا پھرے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس کا مطلب اطلاع دینا ہی ہے اور علاحدہ طلاق نہیں پڑے گی۔

(۳) زید نے اپنی عورت اور ساس کے سامنے جو جملے ادا کیے ہیں وہ اطلاع دینے میں بالکل ظاہر و صاف ہیں، مثلاً ساس سے یہ کہنا کہ لڑکی کو بلالاؤ ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے، اس کا مطلب صاف یہی ہے کہ چونکہ میں نے اس کو طلاق دے رکھا ہے، اس لیے تم اس کو بلالاؤ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس وقت نئی طلاق دے رہا ہوں، اسی طرح عورت سے جا کر کہا جاؤ کیونکہ میں نے تمہیں طلاق دے دیا ہے، ایک کلمہ بلانے کو کہہ رہا ہے اور دوسری جگہ جانے کو مطلب دونوں جگہ یہی ہے کہ میں نے طلاق دے دیا ہے، پس یہ طلاق طلاق دینے کی خبر ہے اور اسی امر کا بیان اور اقرار ہے وہ اپنے اس بیان میں تھی جس کو سائل نے تیسرا بیان قرار دیا ہے اسی بات پر روشنی ڈالی ہے ، اس لیے بدرجہ اولی اخبار ہی مراد ہوگی، انشاء نہیں پس یہ تینوں جملے علیحدہ علیحدہ طلاق نہیں قرار دیے جاسکتے ، طلاق صرف ایک ہوئی ، مگر اس کی صورت یہ ہوگی کہ پرچہ تحریر کرنے سے قبل ساس سے کہہ رہا ہے میں نے طلاق دے دی تو یہ خبر کاذب ہوئی، اور طلاق کی خبر کاذب اقرار طلاق ہے، بہار شریعت میں فتوی خیریہ سے ہے طلاق نہیں دی اور لوگوں سے کہا کہ طلاق دی تو ایک طلاق واقع ہوگی، اور بعد میں پرچہ میں طلاق تحریر کر رہا ہے اس کا مقصد نئی اور دوبارہ طلاق کا نہیں ہے بلکہ وہی طلاق جس کی پہلے خبر دے چکا ہے اس کو ضبط تحریر میں لاتا ہے کوئی آدمی اگر کسی کے لیے کہے کہ میری عورت کو طلاق لکھ دو تو علمائے دین نے فرمایا کہ اب اتنا کہتے ہی طلاق پڑ جائے گی اگر چہ تحریر نہ لکھی ہو لیکن تحریر کر دینے سے دوسری طلاق نہ پڑے گی وہی پہلی والی ہی رہے گی۔ شامی میں ہے: "لو قال للکاتب اکتب طلاق امراتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب" [مطلب فی الطلاق بالکتابۃ: ۴/ ۳۳۷] پس یہ تحریر بھی ہمارے نزدیک اگر چہ انشاء کی صورت میں ہوئی طلاق نہیں ہے اسی طلاق کو ضبط کتابت میں لاتا ہے اور پھر عورت کو بھی اسی طلاق کی اطلاع دے رہا ہے اور اس کی تشریح بھی کر رہا ہے کہ مقصد اطلاع دینا ہی تھا، اس طرح صورت مسئولہ میں ہمارے نزدیک ایک طلاق واقع ہوئی، ہاں اگر شوہر تینوں جملوں سے علیحدہ علیحدہ طلاق مراد لیتا ہے تو محتمل ہونے کی وجہ سے اس کی تصدیق کی جاتی، اور تین طلاقیں مراد ہوتیں، لیکن وہ صاف صاف اس کا انکار کر رہا ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۵ ربیع الاول ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ کہا کہ میں نے جواب دیا چار مرتبہ مکرر کہا اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں تمہارا بیٹا تم ہماری ماں تو ایسی صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی یہ امر طلب ہے اس لیے کہ متفرق جگہ سے فتویٰ آچکا ہے لیکن نوعیت طلاق میں تنازع ہے اس لیے اب حضرت سے گزارش ہے کہ نوعیت طلاق کو واضح کردیں اور لفظ طلاق اور جواب میں فرق بتلائیں اور سنت واجماع کی روشنی مین جواب مرحمت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ المستفتی محمد عیسیٰ بھیرہ پاک متول ضلع دربھنگہ بہار

الجواب

اگر زید نے جواب کا لفظ بہ نیت طلاق کہا تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور بقیہ طلاق بیکار ہوگی ۔درمختار (۴/۷۰۴) میں ہے:" ولا یلحق البائن البائن " طلاق صریح ہے،اور جواب طلاق کے الفاظ کنایہ میں سے ہے جس سے طلاق بائن پڑتی ہے کہ شوہر کو عدت میں رجعت کا حق نہیں رہ جاتا۔واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۳ر ربیع الاول ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہم نے اپنی بیوی کو طلاق بائن چند گواہوں کے نزدیک دی ہے اور میں نے ہوش وحواس کی صورت میں یہ بات کہی ہے اور میں نے یہ الفاظ کہے طلاق (۱) بائن طلاق (۲) بائن دیتا ہوں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔بینوا توجروا المستفتی عبد اللہ مبارک پور محلہ کٹرہ

نوٹ: ہم نے اس واقعہ سے متعلق تین تحریریں لکھ دیں ہیں ایک (۲۶،۲،۰۷) کی جس میں تین طرح صریح طلاقیں تحریر ہیں دوسری (۸۔۴،۰۷) کی جس میں دو طلاق بائن مرقوم ہے ایک (۲۶۔۴،۰۷) کی جس میں تحریر ہے کہ ہم نے طلاق دل سے نہیں دیا،پہلی تحریر سے شوہر کو انکار ہے میری تحریر نہیں ہے میرے والد نے لکھوا کر بھیج دیا ہے۔

الجواب

اگر اس بات کے گواہ موجود ہوں کہ پہلی تحریر شوہر کی ہے یا اس کے کہنے سے دوسرے نے لکھی ہے تب تو تین طلاقیں پڑ گئیں اور عورت شوہر پر حرام ہوگئی،حلالہ کے علاوہ کوئی سبیل نہیں اور اگر اس بات کے گواہ نہ ہوں اور شوہر انکار کرے کہ یہ تحریر میری نہیں یہ میری مرضی یا حکم کے بغیر کسی نے لکھی ہے تو اس پر

پنچ شوہر سے قسم کھلائیں اگر وہ قسم کھا کر بھی انکار کردے تو بعد والے طلاق نامہ کے موافق عورت پر طلاق بائن پڑگئی، اور عورت سے یہ دوبارہ شادی کرسکے گا، عدت کے اندر بھی اور بعد عدت بھی حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق بائن کی صورت میں دوبارہ نکاح کرنے کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

سہیل احمد نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دیا اور پھر پہلی ہی بیوی کو جو ابھی تک طلاق کے بعد بغیر شادی کے پڑی ہے اسی سے نکاح کرنا چاہتا ہے ایسی حالت میں کیا جائز ہے۔ بحوالہ کے جواب دیں

فقط والسلام۔ ۵؍۷؍۲۹ (نقل طلاق نامہ)

اینکہ سہیل احمد پسر محمد ایوب ساکن رنڈ پرگنہ کوپاچت سر کی کا رہنے والا ہوں اور ہماری پہلی بیوی مسماۃ نسیم النساء بنت محمد احمد ساکن نگرہ والے سے شادی ہوئی تھی ان سے نباہ نہ ہوسکا اس لیے میں نے اسے طلاق دے دیا اور آئندہ اس سے ہم کو کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ رہے گا ہم نے طلاق اپنی رضامندی اور ہوش وحواس درست رکھتے ہوئے لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے۔ فقط سہیل احمد ۶۸ھ۔۱۰۔۲۶

گواہ محمد عمر۔ نصیر محمد۔ حفیظ اللہ۔ محمد امین۔ نصیر محمد ابراہیم

الجواب

صورت مسئولہ میں دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا۔ ہدایہ میں ہے: "اذا کانت الطلاق بائنا دون الثلاث فی الحرة يتزوجها فی العدة وبعد انقضاء العدة لان حل المحلية باق لان زواله معلق بالطلاق الثلاث فینعدم قبله" (ج ۱/ص ۲۷۹۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہوئی بیوی نہ آئی نہ گئی دوران سیر کسی وجہ سے زید نے اپنے چھ دوستوں سے کہدیا کہ ہم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے چھوڑ دیا ہے اب ایسی صورت میں طلاق ہوئی کہ نہیں اگر ہوگئی تو کونسی طلاق ہوگی اور طلاق ہوگئی تو کس شکل سے بیوی کو رکھ سکتا ہے۔

المستفتی محمد نسیم جہانگیر گنج فیض آباد یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق بائن واقع ہوئی اور عورت فوراً نکاح سے نکل گئی، دوبارہ اس کو رکھنا چاہتا ہے تواز سر نو نکاح پڑھائے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۲ر صفر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے چچا کے پاس خط لکھا کہ آپ کو ہمارے گھر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ ہمارے گھر نہیں آسکتے اس لیے کہ آپ سے رشتہ ٹوٹ گیا مجھے آپ کی لڑکی بیوی بنکر نہیں چاہئے نہیں چاہئے نہیں چاہئے۔ اپنی کی لڑکی کے لیے دوسرا گھر اور داماد تلاش کرلیں آپ کی لڑکی کو نہیں رکھوں گا نہیں رکھوں گا پھر دوبارہ کان کھول کر سن لیجئے اور ازیں قبل ایک آدمی کے ذریعہ یہ معلوم ہوا تھا کہ میں اس لڑکی کو نہیں رکھوں گا، اس لیے کہ وہ مریض ہے۔ فقط والسلام

العارض محمد رفیع عالم خاں، موضع عیدولی، ضلع اعظم گڑھ۔

الجواب

سوال میں خط کشیدہ عبارت طلاق کے کنایہ الفاظ میں سے ہے اس لیے شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اگر اس نے اس جملہ کو طلاق کی نیت سے کہا یا لکھا ہو تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ نہیں۔ درمختار میں ہے: "لا تطلق بها الا بنية أو دلالة الحال" [باب الكنايات: ۴/ ۳۹۵] واللہ تعالی اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۰ ربیع الثانی ۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی لڑکی کی شادی محمود سے کردی کچھ دنوں تک زن وشوہر کا رشتہ قائم رہا بعدہٗ محمود نے زید کی لڑکی ہندہ کو مسلسل نو ماہ میکے میں چھوڑا جب زید نے محمود سے اصرار کیا کہ تم ہندہ کو لے جاؤ تو محمود نے لے جانے سے انکار کردیا۔ اور کہا کہ تم اپنی لڑکی ہندہ کی شادی کسی دوسرے سے کردو اور اس معاملہ میں تم مختار ہو مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں میں اسے اپنے گھر نہ لے جاؤں گا یہ سن کر زید نے اپنی لڑکی ہندہ کی شادی بعد انتہاء مدت عدت خالد سے کردی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ کی شادی خالد سے درست ہوئی یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئی تو لڑکی کے لیے کیا حکم ہے۔ بحوالہ ادلہ شرعیہ آگاہ کریں ممنون مشکور

ہوں گا خدائے پاک اس کا اجر عظیم مرحمت فرمائے گا۔ بینوا توجروا

سائل محمد ہارون عزیزی موضع بھان پور پوسٹ بڑہرا ضلع دربھنگہ مورخہ ۸ ررجب ۹۲

الجواب

محمود نے خط کشیدہ عبارت کو بولا اگر طلاق کی نیت تھی تو یہ نکاح صحیح ہوا کہ یہ الفاظ طلاق بائن کے ہیں جس کے لیے حکم ہے۔ (درمختار: ۴/۳۹۳) "فلا تطلق بها الابنية او دلالة الحال" اور اگر طلاق کی نیت نہ کی ہو تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ اور قاضی نے جان بوجھ کر نکاح پڑھایا تو گنہگار رہوگا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲ ررجب ۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو (اس عبارت سے آپ کی لڑکی کو طلاق دے دیا میں) اب سوال یہ ہے کہ اس طلاق سے طلاق واقع ہوگی کہ نہیں۔ اگر ہوئی تو کونسی طلاق ہوئی۔ بغیر حلالہ وعدت کے تجدید نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں اس کا جواب بحوالہ کتب ارسال فرمائیں۔ بینواوتوجروا

عبدالرشید جہاں گنج بازار محمد فاروق گنج ضلع اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی منکوحہ پر ایک طلاق واقع ہوگئی اور وہ نکاح سے نکل گئی۔ دوبارہ زوجیت میں لانے کے لیے نکاح کی ضرورت ہوگی۔ حلالہ اور عدت کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴ رشوال ۹۲ ۱۳ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ کو یہ کہکر چھوڑ دیا کہ جا تو جو چاہے کر میں ذمہ دار نہیں اسی طرح کئی بار اس نے دوسرے الفاظ میں کہا کہ تو میرے گھر سے نکل جا میں تیری صورت نہیں دیکھنا چاہتا۔ بہر کیف ہندہ بادل ناخواستہ اپنے والد کے یہاں چلی آئی آج تین چار سال کا عرصہ ہورہا ہے اس واقعہ کو ہوئے۔ اب تک وہ اپنے والد کے یہاں ہے۔ اب ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو وہ کونسی طلاق ہے اگر طلاق رجعی ہے تو اتنے دنوں کا نان ونفقہ زید کے ذمہ ہوا یا نہیں کیا صورت ہوگی۔

سائل:۔ احمد ترنم تیورانی کودر جمشید پور (بہار)

الجواب

سوال میں بعض الفاظ ایسے ضرور ذکر کیے گئے ہیں جن کے بولتے وقت اگر زید نے طلاق کی نیت کی ہو تو طلاق بائن پڑے گی، ورنہ نہیں۔

درمختار (۴/۳۹۳) میں ہے:" والکنایۃ مالم یوضع لہ واحتملہ غیرہ ولا تطلق بھا الا بنیۃ او بدلالۃ الحال " اگر طلاق کی نیت کی ہو تو عدت کا خرچ شوہر کے ذمہ ہوگا، اگر طلاق کی نیت نہ ہو جب تو وہ زید کی بیوی ہے، پورے خرچ کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۲ رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۷

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں حضرت النساء بنت شکر اللہ صاحب موضع بولہا بازار ضلع دیوریا کی رہنے والی ہوں میری شادی میری نابالغی میں میرے ماں باپ نے غلام رسول صاحب کے لڑکے مہدی حسن کے ساتھ کر دیا میں بالغ ہونے کے بعد ایک دومرتبہ اس کے گھر گئی مگر وہ لوگ اسلام کے پابند نہیں ہیں حرام وحلال کی پہچان نہیں ہے، اس لیے میرا ایمان جانے کا خطرہ ہے میں اس سے طلاق لینا چاہتی ہوں مگر وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور مجھے پریشان کرتا ہے اور دومرتبہ اس کے گھر گئی مگر دونوں مرتبہ میرے ایمان کے اوپر لوگوں نے دھبہ ڈالنا چاہا۔ میں کسی طرح اپنا ایمان بچا کر اپنے میکہ میں چلی آئی۔ میرے سامنے ہر طرح کی مجبوری ہے۔ ایک مرتبہ میرے ماں باپ نے میرے شوہر مہدی حسن کو کسی طرح بلایا اور تمام لوگوں کے سامنے گذری ہوئی باتیں پیش کیا، مہدی حسن نے جواب دیا کہ آج کے تیسرے روز آکر آپ لوگوں کے سوال کا جواب دوں گا۔ اگر تیسرے روز نہ آیا تو نہ یہ ہماری عورت اور نہ میں اس کا شوہر ہوں۔ آج تقریبا دوماہ ہوا اس کی صورت سامنے نہ آئی اور اب میرے اوپر ہر طرح کی مجبوری ہے میرے لیے کوئی راستہ نظر نہیں آتا اس لیے آپ سے فتویٰ لینا چاہتی ہوں اس کے متعلق کیا کروں۔

حضرت النساء۔۔ کاتب واجب القادری مورخہ ۱۵ رشوال المکرم ۱۹۸۸ھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتیہ اگر مہدی حسن کو بلوا کر گذری ہوئی باتیں پیش کرنے کے ساتھ ہی طلاق کا مطالبہ بھی کیا گیا ہو اور اس کے جواب میں اس نے کہا کہ اگر تین دن کے اندر نہ آیا تو یہ نہ ہماری عورت اور نہ میں اس کا شوہر۔ تو ایک طلاق بائن پڑگئی، اگر مطالبہ یا مذاکرہ طلاق نہ رہا ہو تو ان الفاظ سے طلاق کی

نیت شوہر نے کی ہو تب پڑے گی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے والد سے زید کی زوجہ ہندہ کے بارے میں برابر جھگڑا ہوتا تھا۔ زید کے والد نے ایک روز بہت مارا زید کو زید نے گھبرا کر کہا طلاق، طلاق، طلاق بیوی بھی قریب نہیں تھی۔ شوہر بحلف یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ لفظ بیوی کے لیے نہیں کہا تھا صرف یونہی کہہ دیا تھا اور اس سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت بھی نہیں تھی۔ عمرو کہتا ہے کہ طلاق واقع ہو گئی۔ بکر کہتا ہے کہ بلا اضافت وخطاب طلاق واقع نہیں ہوتی۔ برائے کرم از روئے شرع شریف بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سائل تاج محمد

الجواب

اگر لفظ طلاق کی اضافت نہ ہو تو شوہر سے پوچھا جائے گا۔ کہ اس نے یہ لفظ بولتے وقت کیا نیت کی تھی۔ اگر نیت اپنی عورت کو کہنا تھا تو طلاق واقع ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

شامی میں ہے: ”لو قال طالق فقیل من عنیت فقال امراتی طلقت“ [با ب الکنایا ت :۴/۳۹۵] پس اب معاملہ زید کا رہا۔ وہ خود اس امر کو دھیان میں رکھے کہ جھوٹ خدا کے یہاں نہیں چھپ سکتا۔ اور فتوئی سے جھوٹ سچ نہیں ہو سکتا اگر یہ لفظ بولتے وقت عورت مراد لی تھی تو طلاق پڑ گئی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی کا نام لے کر کہا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں میں نے تم کو اپنی قید سے آزاد کر دیا اب تم آزاد ہو جہاں جی چاہے جا سکتی ہو مجھ کو تم سے کوئی واسطہ نہیں یہ طلاق نامہ اس لیے لکھ رہا ہوں تا کہ وقت ضرورت کام آئے دریافت طلب امر یہ ہے کہ کون سی طلاق واقع ہوئی بیان فرمائیں کیا زید کو حق رجعت حاصل ہے یا نہیں فقط۔ المستفتی عتیق احمد خاں پورہ چھٹی جگدیش پور سلطان پور

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر طلاق بائن پڑ گئی کہ پہلے صریح ہے اور دوسری بائن، اور صورت مسئولہ میں پہلی صریح، بعد والی بائن کے لیے قرینہ ہو گی، اس لیے یہ بھی واقع ہو گئی شامی میں

ہے:" دلالة الحال مرادبه حالة الظاهرة المفيدة المتصورة لماتقدم ذكر الطلاق " [باب الکنایات :۴/۳۹۵] یعنی طلاق کنائی کے لیے قرینہ شرط ہے اور پہلے صریح طلاق کا ذکر بھی قرینہ ہے تو دوسرے لفظ سے بھی ایک طلاق ہوئی اور یہ بائن ہے تو پہلی صریح طلاق بھی جو رجعی تھی اب بائن ہوگئی، فتاوٰی رضویہ میں ہے" و لحوقه يبطل الرجعة و يصيران بائنين' اور بعد والی کی وجہ سے پہلی بھی بائن ہو جائے گی البتہ اس کے بعد والے الفاظ سے مزید طلاقیں نہ واقع ہونگی کہ تنویر الابصار میں ہے:" البائن لا يلحق البائن" [مطلب الصريح يلحق الصريح والبائن:۴/۴۰۷] پس صورت مسئولہ میں زید نے پوری زندگی میں اپنی عورت کو یہی الفاظ کہے ہیں اور کبھی کوئی طلاق نہیں دی تو اتنی گنجائش ہے کہ اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ زید کی شادی اس سے ہوسکتی ہے حلالہ کی ضرورت نہیں اور راضی نہ ہو تو آزاد ہے جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۴۱۳ھ

(۴۲) مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید اپنی ساس اور اپنی بہو سے کچھ بحث کرنے لگا بات آگے بڑھ گئی دفعتہ زید وہاں دو چار قدم آگے بڑھ کر دو دفع کہا طلاق طلاق مغلظہ یہ زید کا بیان ہے مگر دو عورتیں وہاں موجود تھیں انکا بیان ہے کہ زید مغلظہ کا نام نہیں لیا صرف دو دفعہ طلاق طلاق کہا اور جلدی سے وہاں سے چلا گیا اور فرداً فرداً دو تین آدمیوں سے جا کر بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے، براہ کرم شریعت مطہرہ کے حکم سے آگاہ فرمائیں کہ پڑی یا نہیں۔ بینوا توجروا المستفتی، نصیر احمد نوشیرہ جین پور اعظم گڈھ (یوپی)

الجواب

بر تقدیر صدق اگر زید نے صرف دو بار ہی طلاق کے الفاظ کہے تو اس کی عورت پر دو بائن طلاقیں پڑ گئیں در مختار میں ہے۔" ويقع بقوله انت طالق اغلظه بائنه" [کتاب الطلاق :۹/۲۴۵] تجھ پر غلیظہ طلاق کا لفظ کہے تو عورت پر طلاق بائن پڑ گئی" لانه وصف الطلاق بما يحتمله" [ایضا :۹/۲۴۵] اس نے لفظ طلاق کو غلیظہ کے ساتھ مقید کیا، اس صورت میں اگر عورت راضی ہو تو زید کا نکاح دو بارہ اسکے ساتھ ہو سکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں اور عورت نہ چاہے تو دوبارہ زید سے نکاح نہیں ہوگا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۱۹/ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

(۴۳) مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک شخص قمر الدین ولد محمد سمیع اللہ ساکن محلہ باقر آباد شہر بنارس کا نکاح مہر النساء دختر رحمت اللہ

نمبر چھتن پورہ بنارس سے تین سال ہوئے ہوا تھا لیکن بدائی نہیں ہوئی اور اب تک اس نے یعنی قمر الدین نے بدائی نہیں کرائی بلکہ نکاح کے چند ماہ بعد ہی وہ بمبئی چلا گیا اور وہیں نہ جانے کیا کرتا رہا تو اس کا پتہ معلوم کر کے لڑکی کے والدین نے رخصتی کے لیے کہا اور اس بات پر اصرار کیا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے گھر رکھنے کے لیے نہیں کیا بلکہ اصول وقاعدہ سے تم اپنے گھر لیجاؤ اور خود بھی اپنے والدین کے ہمراہ رہ کر بنارس ہی میں دھندہ کرو۔ جس کے جواب میں اس نے ان لفظوں میں طلاق نامہ مہر النساء مذکورہ کے نام بھیجا جس کی عبارت حسب ذیل ہے:

میں کہ قمر الدین ولد سمیع اللہ آج بتاریخ ۱۵ راپریل ۱۹۶۲ء کو اپنی زوجہ منکوحہ کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کرتا ہوں اور ان گواہوں کے سامنے طلاق دے کر لکھ دیتا ہوں کہ آج سے مسماۃ مہر النساء ولد رحمت اللہ سے میرا کوئی واسطہ وسروکار نہیں ہے وہ خود چاہے تجہار ہے یا اپنا عقد کر لے اب وہ آزاد ہے۔ تو ایسی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی ہے صرف نکاح ہوا ہے میاں بیوی ایک دوسرے سے نہیں ملے تو عدت کا کیا حکم ہے اور مہر کی ادائے گی کی کیا صورت ہے اور اگر اس صورت میں بعد عدت رجوع کرنا چاہے خصوصا ایسی حالت میں کہ نکاح کے بعد کسی نے ایک دوسرے کا منہ نہ دیکھا ہو تو اس کو شرعی حکم پہونچتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب اہلسنت کے حنفی عقیدے کے مطابق عطا فرمائیں۔

الجواب

صورت مسئولہ میں مسمی قمر الدین کی بیوی پر ایک طلاق پڑ گئی، اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، اور اس پر عدت نہیں طلاق کے فورا بعد کسی سے شادی کر سکتی ہے۔ درمختار (۳۸۲/۲) میں ہے "وان فرق بانت بالاولیٰ لا الیٰ عدۃ" قمر الدین اس سے رجوع نہیں کر سکتا، ہاں دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔ مہر آدھا واجب ہو گیا۔ اسی میں ہے: "و تجب نصفه بطلاق قبل وطئه او خلوة" واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ رصفر ۸۲ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۲۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اور اس کی زوجہ مسماۃ مریم کے درمیان نکاح کی کچھ مدت بعد دونوں میں ناچاقی ہو گئی اس لیے زید نے اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لاکر اس کے میکہ کے قریب چھوڑ دیا، اور زید اپنے گھر واپس لوٹ آیا۔ چند ماہ بعد زید اور اس کی زوجہ کے درمیان خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہوتا ہے اور اس خط میں زید اپنی زوجہ کو لکھتا ہے کہ آج سے تم میری بیوی نہیں ہو ہم نے تم جیسی آوارہ بیوی کو چھوڑ دیا، اس لیے ہم ایسی بیوی کو

اپنے گھر رکھنا نہیں چاہتے بلکہ تم زندگی بھر میرے گھر نہیں آؤ گی میرا مقدر اچھا ہوگا۔

ضروری نوٹ: تفصل کے لیے زوجین کے درمیان جو خط و کتابت ہوئے اس کے چند سطور درج کیے جاتے ہیں۔ زید نے اپنے خط میں لکھا۔ "تم لکھتی ہو کہ آج سے میں تمہارا شوہر نہیں ہم کہتے ہیں کہ آج سے تم ہماری بیوی نہیں تمہاری ہمدردی و محبت سب بھول گئے تمہاری جیسی بیوی کی ہم کو بالکل ضرورت نہیں ہم نے یہ خط لکھنے سے پہلے ہی تم کو چھوڑ دیا تھا تم جیسی آوارہ عورت کو ہم اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم زندگی بھر میرے گھر نہ آؤ تو میرا مقدر اچھا ہوگا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ بالا خط و کتابت کے بعد مسماۃ مریم مطلقہ ہوگئی یا نہیں؟ بحوالہ کتب جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد شعیب مقام پنڈوشریف پوسٹ قلت شہر مالدہ

الجواب

صورت مسؤلہ میں زید کی بیوی مسماۃ مریم پر طلاق بائن پڑ گئی۔ آج سے تم بیوی نہیں کنائی الفاظ میں سے ہے، چونکہ اس میں ایسے جملے موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے، اس لیے طلاق پڑ جائے گی۔ عالم گیری میں ہے:"لو قال صرت غیر امرأتی فی الرضاء او السخط تطلق اذا نوی کذا فی الخلاصۃ"[باب الکنایات :۱/۴۷۳] اور تحریر میں بار بار چھوڑ نیکا لفظ بھی ہے۔ جو طلاق میں صریح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴ر جمادی الاخری ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

طلاق مغلظہ کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید شراب کے نشہ میں اپنے مکان پر آیا اور اپنی بیوی کو مارنا شروع کیا زید کا بڑا بھائی بکر بھی مکان پر موجود تھا۔ اس نے زید سے کہا کہ اپنی بیوی کو مارنا تمہارا روز کا معمول ہوگیا ہے۔ اگر تمہیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔ تو بہتر ہے کہ تم اسے چھوڑ دو زید نے یہ سنکر لفظ طلاق طلاق بیشمار مرتبہ کہے۔ اور پھر خاموش ہوگیا۔ بایں صورت زید کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں۔ بینوا توجروا

محمد اظہر اعظم گڑھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں، اور عورت نکاح سے

نکل گئی۔ فتاوی رضویہ (کتاب الطلاق:۵/۶۰۷) میں ہے:

والثاني تحققها فيه لاجل كونه جوابا لكلام تحققت فيه فتحقق في الجواب لان السوال معاد في الجواب وهذا مافي الهندية عن الخلاصة قالت طلاق بدست تست مرا طلاق كن فقال الزوج طلاق مى كنم وكررثلثا طلقت اه۔ وفيها عن الذخيرة۔ سئل شمس الائمة الاوزجندي عن امرأة قالت لزوجها لو كان الطلاق بيدي لطلقت نفسي الف تطليقة فقال الزوج من نيز هزاردادم ولم يقل دادم ترا۔ قال يقع الطلاق وفيها عن الخانية دخلت عليه أم امرئته فقالت طلقتها ولم تحفظ حق ابيها فقال هذه ثانية أو ثالثة تقع أخرى.

مذکورہ بالا حوالوں کی رو سے ظاہر ہے کہ جب زید کے بھائی نے اس سے کہا کہ اتفاق نہیں تو بہتر ہے کہ تم اسے چھوڑ دو۔ اس سوالیہ جملے میں اضافہ بھی ہے اور طلاق کا بھی ذکر ہے تو زید نے اس کے بارے میں جو طلاق طلاق کہا یہ بیوی کے لیے ہی کہنا ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء شمس العلوم گھوسی ۲ر رجب ۱۴۰۶ھ

(۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید اور اس کی منکوحہ ہندہ کے مابین پہلے سے اختلاف تھا جس کی وجہ سے زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کو میکہ جانے سے روک دیا تھا مگر ہندہ اپنے شوہر کو یوں جواب دیتی ہے کہ میکہ چلی جاؤں گی دیکھونگی تم کیا کروگے اور ایک دن ہوا بھی یہی کہ ہندہ کے چچا زید کی والدہ اور بھائیوں سے اجازت لے کر ہندہ کو میکہ لیجانے کے لیے گھر سے روانہ ہوگئے۔ روانگی کے پانچ منٹ بعد جب زید کو ہندہ کے چلے جانے کی اطلاع ہوئی تو زید نے اپنے برادران کے سامنے نیز دیگر حضرات کی موجودگی میں یوں کہا کہ آپ لوگوں نے ہندہ کو چلے جانے کی اجازت دی ہے دیکھتے ہیں اب اسے کون رکھے گا۔ جاؤ میں نے اسے طلاق طلاق تین طلاق دے دیا۔ اور یونہی ہر کسی کے پوچھنے پر بتاتا رہا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کونسی طلاق واقع ہوئی نیز ہندہ کو دوبارہ نکاح میں لانے کے لیے کونسا طریقہ ہوگا۔ کیا ہندہ اگر صرف دوسرے نکاح ہی پر اکتفا کرنا چاہے اور وطی نہ کرنا چاہے تو حلالہ صحیح ہوگا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا المستفتی محمد صداقت حسین ابن زاہد علی مقام وپوسٹ کیشواری، ضلع گریڈیہ بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق مغلظہ ہوگئی اور بغیر حلالہ ہندہ زید کے لیے حلال نہیں۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]

اور حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا ضروری ہے۔

(بخاری شریف: ۳/۴۰۵) میں ہے: حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتك ۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۴رشوال ۱۴۰۶ھ

(۳-۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) زید نے اپنی نابالغہ لڑکی کی شادی بکر سے کی، اب لڑکی جب بالغہ ہوئی تو اپنے شوہر کے یہاں جانے سے انکار کرتی ہے اب ایسی صورت میں لڑکی کو کیا کرنا ہے اس کی شادی دوسری جگہ بغیر طلاق کے ہوسکتی ہے۔ یا نہیں؟۔

(۲) عمر نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو مارا اس کے بعد کہا جا طلاق طلاق کئی مرتبہ کہا اور کہا تو جو چاہتی تھی ہوگیا اب ہندہ پر کتنی طلاقیں واقع ہوئیں اور اپنے شوہر کی طرف کیسے لوٹ سکتی ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی اظہار احمد موضع مصرول ضلع اعظم گڑھ

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں لڑکی بالغ ہوکر اپنے باپ کے کئے ہوئے نکاح کو رد نہیں کرسکتی۔ دوسری شادی کرنے کے لیے طلاق حاصل کرنی ضروری ہے۔

وللولی انکاح الصغیر والصغیرة ولزم النکاح ۔

[شرح الوقایه کتاب النکاح ۔باب الولی :۲/۲۷]

(۲) سوال کی عبارت مبہم ہے اگر شوہر نے جا طلاق طلاق کئی مرتبہ کہا کا یہ مطلب ہے کہ یہ پورا جملہ کئی مرتبہ دہرایا تو عورت پر مغلظہ طلاق واقع ہوگئی اور اب بغیر حلالہ دوبارہ اپنے سابق شوہر کے لیے حلال نہیں ہوسکتی۔ واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۴رذی القعدہ ۱۴۰۶ھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

آج مورخہ ۱۲رمحرم الحرام ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۸ردسمبر ۸۵ء کو میں اپنی منکوحہ مسماۃ میمون بنت محمد جمن صاحب مرحوم (حال مقام کیچڑا پاوہ ۲۴) پرگنہ کو تین طلاق مغلظہ دیا اور اپنی زوجیت سے خارج کیا رقم دین مہر المبلغ ایک سو روپیہ ہے اسے آکر لے جائیں۔ چونکہ ہماری ازدواجی زندگی اس کے ساتھ نہیں بسر ہوسکتی اور یہ میرے لائق بھی نہیں ہے اس لیے میں نے طلاق دے دیا۔

الجواب

صورت مسئولہ میں میمونہ پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی، وہ جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرنے کے

بعد شادی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

درگاہ گاؤں میں ایک ظہیر الدین نام کے آدمی ہیں ان کی بیوی کی عمر تقریباً پچاس سال کی ہے مذکورہ شخص کا حال یہ ہے کہ قریب اٹھارہ سال کی عمر ہی سے شراب پیتا ہے یہاں تک کہ گھر دوار سے شروع سے کوئی مطلب نہیں رہا اس کے پاس سات بچے ہیں جو شادی شدہ ہیں بچوں کی پرورش خاندان والوں کے ذمہ اور اللہ کے کرم سے ہوئی اب وہ بچے بھی بال بچے دار ہو گئے ہیں ایسی صورت میں ظہیر الدین کی بیوی اور اس کے بچے مالک ہیں ایک روز کا واقعہ ہے ظہیر الدین شراب کی نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیا اور ہفتوں مہینوں تک چلاتا رہا میں نے طلاق دے دیا وہ حلالہ کے لیے تیار ہے۔ لیکن بوڑھی بیوی قطعی تیار نہیں ہے۔ جو سن ایاس کو پہونچ چکی ہے، اس کا کہنا ہے کہ زندگی کے چند دن رہ گئے ہیں، انشاء اللہ خدا اور رسول کے حکم کے مطابق میں گزار لونگی۔

چند برسوں سے ظہیر الدین کی حالت یہ ہے کہ سال کے گیارہ مہینہ میں صرف وہ پانچ یا چھ گھنٹے نشہ سے خالی رہتا ہے۔ ایک مہینہ رمضان میں روزہ ونماز بھی رہتا ہے۔ اور شراب کو قطعی حرام سمجھتا ہے۔ عید کی نماز کے بعد پھر اپنی پرانی حالت میں ہوجاتا ہے گھر سے صرف اتنا ہی تعلق ہے کہ دس گیارہ بجے گھر آیا کبھی کھانے کو ملتا یا نہیں ملتا، پھر صبح سو کر چلا جاتا ہے پھر شام کو ہی لوٹتا ہے۔ چونکہ وہ عورت حلالہ کے لیے قطعی تیار نہیں ہے اور خاندان والے بھی تیار نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں اس کے وہاں کھانا پینا کیسا ہے اور لوگوں کا دعوت ولیمہ وغیرہ کھلانا کیسا ہے؟ یا اس کے ساتھ کسی کے یہاں کھانا کیسا ہے؟ آپ اس کا جواب جلد از جلد روانہ فرمائیں۔ ضروری آداب عرض یہ ہے کہ سلیس اردو میں مسئلہ تحریر فرمائیں۔ فقط والسلام

محمد نصیر الدین موضع درگاہ شریف ضلع اعظم گڑھ

الجواب

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر کے لیے اجنبی ہوجاتی ہے، اس کے ساتھ یکجائی یا اس کا سامنا کرنا اور بات چیت منع ہے اگر مسمی ظہیر الدین کی عورت ان سب باتوں کا پرہیز کرتی ہے تو اسی گھر میں اپنے لڑکوں کے ساتھ رہے، اس کے رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس صورت میں اس کے ساتھ قطع تعلق جائز نہیں۔ اور اگر ظہیر الدین اور اس کی بیوی طلاق کے بعد بھی میاں بیوی کی طرح رہتے ہوں اور منع کرنے پر بھی نہ مانتے ہوں تو مسلمان ان کے ساتھ شادی بیاہ کھان دان منقطع کر سکتے ہیں۔ تا آنکہ وہ توبہ کرلیں اور اپنی حرکت سے باز آئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید کا باپ بکر ہے ان دونوں سے کچھ حجت وتکرار ہوگئی بکر نے شراب پیکر اپنی بیوی کو تو طلاق دے دیا صورت مسئولہ یہ ہے کہ شراب پیکر حالت نشہ میں طلاق ہوئی یا نہیں اور اگر طلاق ہوئی تو کتنی طلاقیں ہوئیں اور اگر بکر اپنی بیوی کو لوٹانا چاہتا ہے تو کیا صورت نکل سکتی ہے۔
المستفتی: ارشاد احمد مقام اسری چھپرہ پوسٹ مدھوبن اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں بکر کی عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور اب وہ بغیر حلالہ اس کے لیے جائز نہیں۔ ہدایہ (۳/۲۷۰) میں ہے: "طلاق السکران واقع"
اور قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰]
تیسری طلاق کے بعد عورت مرد پر حلال نہیں تا آنکہ وہ دوسرے مرد سے عدت گذار کر شادی کرے اور دوسرا شوہر اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اب عدت گذر جائے تو پہلے کے لیے حلال ہے (صحیح البخاری: ۳/۴۰۵) میں ہے: "لا حتی تذوقی عسیلہ ویذوق عسیلتك" ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

(۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ
ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں ایک ہی نشست میں تین طلاق دے دیا جس کو میاں اور بیوی دونوں تسلیم کرتے ہیں حنفیہ مسلک سے طلاق ہوئی یا نہیں۔
المستفتی اختر علی موضع کسارہ بلتھر اروڈ ضلع بلیا

الجواب

غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے ایک مجلس کی تین طلاق چاروں اماموں کے نزدیک تین ہے، بلکہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اس پر اجماع ہوگیا ہے کہ ایک ساتھ تین طلاق دی تو تین ہوں گی، آج کل غیر مقلدوں نے اسکے خلاف گمراہی پھیلائی ہے عورت پر طلاق مغلظہ پڑگئی بے حلالہ وہ شوہر کے لیے جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے اپنی بیوی ہندہ کو ایک طلاق رجعی دی اور اسے پھر رجوع کرلیا، پھر کچھ دنوں کے بعد

نے یہ کہہ دیا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، اور لفظ طلاق کئی بار کہتا چلا گیا اور بھی کہہ دیا کہ اگر میں نکاح کروں تو تم کو طلاق اب ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔ المستفتی بسم اللہ خونی پور گورکھپور ۲۶/جولائی ۱۹۸۹ء

الجواب

صورت مسئولہ میں ہندہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور زید پر ہندہ حرام ہوگئی، بے حلالہ اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد عورت شوہر پر بے حلالہ حلال نہیں۔

حدیث شریف میں حضرت عمر فرماتے ہیں:

"قد كانت لكم فى الطلاق اناة وانه من تعجل اناة الله الزمناه"۔ (طحاوی شریف)

اس عورت سے یہ الفاظ کہے ہیں جس کو کئی بار طلاق دی ہے تو اب حلالہ کے بعد بھی اگر وہ اس سے نکاح کرے گا طلاق واقع ہوگی۔

درمختار میں ہے: "وشرطه الملك او الاضافة اليه كان حللتك فانت طالق كان خلعتك"۔ (۴/۴۱۲) واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۵رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

(۱۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید چار سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ ہندہ سے نکاح کیا تھا۔ کچھ چار سال میاں بیوی ساتھ رہے اس درمیان ان کے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا، لیکن بعد میں دونوں میں ناچاقی پیدا ہوگئی اور اب کچھ مدت سے بیوی اپنی ماں کے پاس آکر رہ گئی ہے۔

زید نے اس ماہ آٹھ تاریخ کو (یعنی ۸/اگست ۱۹۸۹ء) کو اپنی بیوی ہندہ کے نام ایک کور بذریعہ رجسٹری ڈاک روانہ کیا ہے اور بیوی نے اس کو وصول کرلیا ہے۔ جس میں ایک تحریری طلاق نامہ اور مہر کی رقم کی ادائگی کے لیے اپنے بینک کا چیک ملفوف ہے طلاق نامہ میں واضح طور پر تین طلاق دے دیے جانے کا ذکر ہے۔ مذکور طلاق نامہ اور چیک کی فوٹو نقل برائے ملاحظہ روانہ خدمت ہے۔ اس نے اسی طلاق نامہ کی ایک نقل اپنی بستی کے انجمن اسلامیہ کو بھی بھیج دی ہے۔

گذارش خدمت ہے کہ براہ کرم اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر اپنے جواب صائب سے ممنون فرمائیے گا اور یہ بھی کہ لڑکا جس کی عمر تقریباً تین سال ہے اور جس کو باپ نے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے اس کی حضانت کا حقیقی حقدار کون ہے۔ ان مسائل کے شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں

بینوا توجروا المستفتی اے۔ ایم رحمت ۱۹ر محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

طلاق نامہ

منجانب شیخ اے عزیز احمد بن حاجی احمد علی صاحب مرحوم پیلی بھیت

اشرف جہاں ظفرت بنت جناب کے شیخ عبد الرزاق صاحب مرحوم پیلی بھیت یہ طلاق نامہ کے موجب آج یعنی مورخہ ۸/۸/۱۹۸۹ء بروز منگل میں یہ تحریری اطلاع دے رہا ہوں کہ تم مورخہ ۲۱-۲-۱۹۸۵ء میں میری شریک حیات بنی تھی یہ رشتہ آج تک برابر تھا لیکن اس سے قبل چند نا اتفاقیوں کے سبب آج تک یہ رشتہ بہت نبھانے کی کوشش کرتا رہا۔ آخر کار یہ نا اتفاقی حد سے زیادہ بڑھتی ہی گئی اور یہ رشتہ نبھنا ناممکن ہو گیا اس لیے آج سے یعنی مورخہ ۸-۸-۱۹۸۹ء میں تم کو تین طلاق دے رہا ہوں طلاق، طلاق، طلاق اور تم آج سے ہمیشہ کے لیے میری زوجیت سے نکل گئیں اور یہ رشتہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا۔

نوٹ: اس طلاق نامہ کے ساتھ جو شریعت کے مطابق میں نے جو مہر باندھا تھا البرکہ ۲۷۸۶-۰۰ روپے چیک کے ذریعہ ادا کر رہا ہوں چیک نمبر ۰۴۵۵۴۸۹ کیا بڑا اینک۔ فقط

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر تین طلاق پڑ گئیں۔ اور وہ زید کے نکاح سے اس طرح نکل گئی کہ بے حلالہ دوبارہ اسے لوٹانا شرعاً ناممکن۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]

شوہر نے تیسری طلاق بھی دے دی تو عورت شوہر پر حرام ہو گئی۔

سات سال کی عمر تک بچے کی پرورش کا حق ماں کو ہوتا ہے۔ اور وہ بچہ کا خرچ پانے کی بھی مستحق ہو گی، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے۔ وہ دوسری شادی نہ کرے اور کرے تو بچہ کے محرم کے ساتھ، دوسری شرط یہ ہے کہ لڑکے کو شوہر کے شہر سے دور دوسرے شہر میں نہ لے جائے اور شرطیں بھی ہیں۔ لیکن شاید ان کا تعلق اس واقعہ سے نہ ہو۔ عدت کا خرچ بھی شوہر پر واجب ہوتا ہے۔ وہ بھی اس صورت میں جبکہ عورت شوہر کے مکان میں عدت گزارے، اور یہاں وہ صورت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۱۱-۱۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ

(۱) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو کسی غلطی کی بنا پر طلاق طلاق کہدیا ہے اس بات پر کچھ عورتوں کی شہادت بھی ملتی ہے۔

جب زید سے پنچان نے پوچھا تو زید کہتا ہے کہ ہم نے لفظ طلاق طلاق طلاق کہا ہے اس مجلس میں زید اپنے بیان کو بدلتے ہوئے کہتا ہے ہم نے صرف طلاق دے دینگے، طلاق دے دینگے، طلاق دے دینگے، اور ہندہ سے پنچان کی پرشش کے بعد ہندہ کہتی ہے کہ زید نے، طلاق، طلاق، طلاق کہہ دیا ہے۔
ان صورتوں میں قرآن واحادیث کی روشنی میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں نیز ہندہ بحالت حمل بھی ہے۔

(۲) کیا جہیز میں دیئے گئے سامان اور رقم واپس کیا جائے گا یا نہیں۔

(۳) قبرستان کے نام وصول شدہ رقم مسجد میں صرف کرسکتے ہیں یا نہیں اور وہ معاملہ اس لیے آیا کہ قبرستان کے نام پر وصول شدہ بکر کے پاس بہت دنوں سے ہے ان سے جب طلب کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جب قبرستان کا کام لگے گا اسی وقت وہ رقم دیا جائے گا۔ اس قبرستان میں زیادہ رقم خرچ ہے اتنی رقم نہ رہنے کی بنا پر اس کے صرف میں لانے سے لوگ مجبور ہیں ان صورتوں میں کونسا فعل اپنانا بہتر ہوگا۔ مفصل ومدلل قرآن واحادیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: احمد حسین انڈیا ٹیلرس چکائی بازار ضلع مونگیر بہار

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں طلاق کے ثبوت کے لیے صرف عورتوں کی گواہی کافی نہیں۔ جن پنچوں کے سامنے زید نے اقرار کیا۔ اگر وہ پابند شرع اور عادل ہوں تو طلاق ثابت ہوگئی۔ اور بعد میں بیان بدلنے سے کچھ نہ ہوگا۔

اور گواہ فراہم نہ ہوسکیں تب بھی ہندہ کو اس بات کا اقرار ہے کہ اس کے شوہر نے اس سے تین دفعہ طلاق کا لفظ کہا۔ تو اب ہندہ پر ضروری ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو زید سے چھٹکارا حاصل کرے۔ اور اس کے ساتھ ہرگز نہ رہے۔ البتہ دوسرے شخص سے بھی ہندہ کی شادی نہ ہوسکے گی۔

(۲) جہیز کی چیزیں ہندوستانی لڑکیوں کو دی جاتی ہیں۔ اس لیے وہ ضرور واپس کرنی ہوگی۔

(۳) چندہ جس نام سے وصول کیا جائے اس میں صرف ہو۔ اور صرف نہ ہو تو جن کا جتنا پیسہ لیا تھا ان کو واپس کردیا جائے۔ اگر سب لوگ مسجد میں صرف کرنے کی اجازت دے دیں تو مسجد میں بھی صرف ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۱۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید اپنی بیوی ہندہ کو دو طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے اور سامعین کہتے ہیں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق دیا ہے اس کے بعد زید اور ہندہ کے مابین ازدواجی زندگی کا تعلق قائم ہے زید اپنی لڑکی خالدہ

کی شادی میں رشتہ داروں کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں رشتہ والے زید کے ساتھ کیسا برتاؤ رکھیں۔ آئین شرع میں جواب مرحمت فرمائیں۔ فقط والسلام محمد ممتاز احمد ۔ اسلام پور گھوسی مئو

الجواب

اگر واقعہ یہی ہو کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیکر بھی اپنے پاس رکھا ہو، اور اس سے تعلقات زن وشوئی برقرار رکھے ہو تو یہ سخت فاسق وگنہگار ہوگا۔ عام مسلمانوں اور اس کے رشتہ داروں کو ضرور اس سے قطع تعلق کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۹ر جمادی الآخری ۱۴۱۰ھ

(۱۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید کی بغیر اجازت کے ہندہ نے گھر کی رقم کو بیچ ڈالا، اس کی خبر زید کو بعد میں ہوئی تو زید غصہ میں آیا اور زید نے ہندہ کو تین جواب دیا کہ تم کو طلاق جواب دیتا ہوں پھر میں تم کو جواب دیتا ہوں پھر میں تم کو جواب دیتا ہوں گواہوں کی گواہی سے یہ تین جواب ثابت ہوا اور ابھی زید ہندہ کو الگ مکان دیئے ہوا ہے اور زید دوسری جگہ رہتا ہے، اور ہندہ کا نان ونفقہ سب دے رہا ہے تو کیا یہ تین جواب سے طلاق رجعی، بائن، مغلظہ ثابت ہوا کہ نہیں؟ اور حلالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ فقط

المستفتی: محمد ظفر الحسن متعلم مدرسہ مدینۃ العلوم، مقام وپوسٹ علی نگر لیوڑھن وایا چندن پٹی ضلع بیتالی بہار

الجواب

فتاوی رضویہ میں جواب کے لفظ کو طلاق کنائی کے الفاظ میں شمار کرایا ہے اس سے صرف ایک طلاق بائن پڑے گی اور بقیہ دو بے کار جائیں گی۔ "لان البائن لا یلحق البائن" [باب الکنایات ۳۹۵/٤] اور حلالہ کی ضرورت نہ پڑے گی لیکن بہار کے ایک مولانا فرماتے تھے کہ ہمارے بہار میں یہ لفظ صریح طلاق ہی کے لیے بولا جاتا ہے اور یہی وہاں کا عرف ہے اور اگر ان کا فرمانا صحیح ہے تو صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہو گئیں اور عورت بغیر حلالہ زید کے لیے حلال نہیں۔ قرآن شریف میں ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۲ر جمادی الاول ۱۴۱۰ھ

(۱۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

شیخ احمد عرف آصف اور انیس فاطمہ عرف یاسمین دونوں آپس میں میاں بیوی تھے جن سے دو بچے بھی عالم وجود میں ہیں۔ میاں بیوی مذکور کے درمیان عرصہ ایک سال سے زائد ہوا کہ شوہر مذکور نے

کسی بات پر برہم ہو کر بیوی کو زدوکوب کیا اور اس کی زبان سے طلاق کے الفاظ نکلے۔ اس مقام پر شیخ عرف آصف کے دو سگے بھائی فیروز وافضل موجود تھے۔ اور افضل کی بیوی صفیہ خاتون بھی موجود تھی۔ اس واقعہ کو پورے ایک سال سے زائد ہوا ہے کہ میاں بیوی مذکور ایک دوسرے سے الگ رہے۔ اب میاں بیوی دونوں بحلف کہہ رہے ہیں کہ طلاق صرف دو بار ہوا ہے۔ اور موقع پر موجود فیروز وافضل اور افضل کی بیوی تینوں بھی بحلف کہہ رہے ہیں کہ شیخ احمد عرف آصف اور انیس فاطمہ عرف یسمین کا دو بار کا طلاق ہونا تسلیم کیا جائیگا۔ یا موقع کے تینوں گواہان کا چار بار طلاق کے الفاظ ادا کرنے کی بات مانی جائے گی، اور شیخ احمد عرف آصف اور انیس فاطمہ عرف یسمین ایک دوسرے کی زوجیت میں رہنے پر راضی ہوں تو اس کی شرعی صورت کیا ہوگی؟ المستفتی: طفیل احمد محلہ چھاؤنی گھوسی مئو

الجواب

صورت مذکورہ میں اگر گواہان مذکورہ نے چار بار طلاق دینے کا بیان واقعہ کے متصل بعد دیا ہو، اور وہ سب شرعی اعتبار سے گواہی کے لیے پورے اتر رہے ہوں تو شیخ احمد عرف آصف کی عورت انیس فاطمہ پر تین طلاق واقع ہو گئیں، اور وہ شیخ احمد کے نکاح سے بالکلیہ خارج ہو گئی۔ کیونکہ جب عادل گواہوں سے چار طلاق ثابت ہوں تو میاں بیوی کے قول وقسم کا کوئی اعتبار نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی"۔

اور اس صورت میں بے حلالہ انیس آصف کے لیے دوبارہ جائز نہیں۔ اور اگر مذکورہ بالا دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جاتی ہو۔ مثلاً واقعہ طلاق کے بعد یہ لوگ خاموش رہے اور بیان نہیں دیا۔ یا اس وقت بھی بیان دیا تھا مگر شہادت کے شرعی اصول پر پورے نہ اترتے ہوں تو گواہوں کے بیان سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اب احمد عرف آصف کو قسم کھا کر کہنا پڑیگا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اپنی عورت انیس فاطمہ کو صرف دو ہی طلاق دی ہے۔ تو اس کی بات مان لی جائے گی۔ اور عورت راضی ہو تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھا دیا جائے گا حلالہ کی ضرورت نہیں۔ آصف اگر جھوٹی قسم کھائے گا تو زندگی بھر اس پر زناکاری کا وبال رہے گا۔ اور مرنے کے بعد عذاب الٰہی میں گرفتاری کا مستحق کسی مفتی کے فتوی لکھ دینے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت اس کے لیے جائز نہ ہوگی۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۴ ذی القعدہ ۱۴۲۲ھ

(۱۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے تقریبا پانچ سال قبل ہوئی تھی۔ میاں بیوی میں تین سال تک اچھے تعلقات قائم رہے۔ اس کے بعد زید باہر چلا گیا۔ ڈیڑھ سال باہر رہا۔ زید کے باہر جانے کے بعد ہندہ اپنے میکے چلی گئی۔ وہاں ایک غیر مرد سے ناجائز تعلق ہو گیا۔ اور ہندہ حاملہ بھی ہو گئی۔ جس کی وجہ سے زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ اب زید کسی طرح ہندہ کو رکھنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ہندہ پھر بھی زید کے ساتھ رہنے پر بضد ہے۔ مگر زید نے کہا جاؤ میں نے تم کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، اب میں تم کو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اس کے باوجود بھی ہندہ کا باپ بکر چند ہندؤں کا سہارا لے کر رکھوانا چاہتا ہے۔ ہندؤں نے جبرا پنچایت کی اور لڑکی کو زید کے گھر رکھوانے کی بھر پور کوشش کی۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے اور زید پھر ہندہ کو رکھنا چاہے تو کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اور ہماری شریعت میں ہندؤں کی پنچایت معتبر ہے یا نہیں؟ ہماری شرعی پنچایت ہندؤں کو کرنے کا حق ہے یا نہیں؟ مدلل تحریر فرمائیں، کرم ہوگا۔ المستفتی: مقبول احمد مقام سید جے پور بڑھل گنج ضلع گورکھپور

الجواب

صورت مسئولہ میں بلاشبہ ہندہ پر تین طلاق مغلظہ پڑ گئیں اور وہ زید پر حرام ہو گئی۔ زید کو اس کے ساتھ دوبارہ شادی کرنے کی یہی صورت ہے کہ ہندہ عدت گذار کر کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ ہندہ کے ساتھ صحبت کرے پھر طلاق دیدے۔ تو زید ہندہ سے عدت گذرنے کے بعد شادی کر سکے گا۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]

غیر مسلموں کی پنچایت کا حکم وہ بھی شریعت کے خلاف بالکل معتبر نہیں۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾ [النساء: ۱۴۱]

واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو

(۱۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اپنی بیوی کے گھر گیا۔ جانے کے بعد کچھ آپس میں تکرار ہوئی تکرار کے دوران زید نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا جا تجھے طلاق ایک، دو، تین، تینوں ہو گئیں۔ اس کے بعد زید اپنی بیوی ہندہ کے گھر سے چلا گیا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ المستفتی: محمد انصار ابن علی اختر کریم الدین پور گھوسی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر تین طلاق پڑ گئیں، اور وہ زید پر حرام ہو گئی۔ عورت راضی

ہو تب بھی بغیر حلالہ زید کے لیے حلال نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]

درمختار میں ہے: ذكر العدد كان الوقوع به۔ جب لفظ طلاق کے ساتھ عدد کا بھی ذکر کیا تو طلاق اسی عدد کے موافق واقع ہوئی۔ "ان فرق بانت بالاولى بخلاف الموطوئة حيث يقع الكل" اگر تینوں طلاق کو متفرق طور پر الگ الگ ذکر کیا تو غیر مدخولہ پر صرف ایک طلاق پڑے گی اور مدخولہ پر سب طلاق پڑیں گی۔ (ص ۴۵۵ ملخصا)

اسی کو صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے بہار شریعت میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ۔ غیر مدخولہ کو کہا کہ تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو صرف پہلی طلاق واقع ہوگی۔ اور مدخولہ ہو تو بہر حال تین واقع ہو جائیں گی۔ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے لفظ ایک دو تین کو بھی طلاق متفرق شمار کیا ہے۔

(جلد پنجم ص ۲۱۸)

پس صورت مسئولہ میں زوجۂ زید پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو ۶ / ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ

(۱۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی کے نام خط لکھا اس خط میں، بہت سی گھریلو باتیں بھی تھیں اور آخر میں طلاق، طلاق، طلاق اپنی بیوی کو متوجہ کر کے لکھا اور اپنے سسرال بھیج دیا جب خط اسکے سسرال پہونچ گیا تو اسکی سالی نے اسے کھول کر پڑھا تو آخر میں تین طلاق لکھا ہوا دیکھ کر اس خط کو بند کر کے خط کو واپس کر دیا اور اس کی خبر اس کی بیوی کو نہیں دیا، جبکہ اس کی بہن اپنے سسرال میں تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا طلاق ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کونسی؟ اب اگر شوہر اس کو رکھنا چاہے تو کس طرح ہے، جبکہ شوہر کا ارادہ طلاق نہیں دینا تھا، صرف دھمکانے کے لیے لکھا، جواب سے مطلع فرمائیں۔ المستفتی: شیخ محمد ارشاد سریاؤں کلی بلیا

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ ہدایہ (۲/۴) میں ہے:

فالطلاق الصريح كانت طالق ولا يفتقر الى النية۔

طلاق صریح میں شوہر طلاق دینے کی نیت کرے یا نہ کرے طلاق واقع ہوگئی۔ اور چونکہ تین طلاقیں دی ہیں، اس لیے عورت شوہر پر حرام ہوگئی، قرآن شریف میں ہے: ﴿فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره﴾ اگر عورت کو تیسری طلاق بھی دے دی تو عورت شوہر پر حلال نہیں،

یہاں تک کہ عورت عدت کے بعد کسی دوسرے آدمی سے شادی کرے اور وہ اس عورت سے صحبت بھی کرے پھر وہ طلاق دیدے تو عورت عدت گذار کر پہلے شوہر سے شادی کر سکتی ہے۔

ہدایہ(۴/۱۵۸) میں ہے:وان کانت الطلاق ثلثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا۔

تین طلاق عورت کو دے دی تو وہ اپنے شوہر پر اس وقت تک حرام ہوگئی کہ وہ حلالہ نہ کرائے اور حلالہ کی یہ صورت ہے کہ عدت کے بعد عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے، اور یہ دوسرا شوہر اس سے صحبت کرے پھر طلاق دیدے تو عدت کے بعد پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگئی، یہی حدیث شریف میں ہے:جاءت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله ﷺ فقالت انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبیر و ما معه الامثل ھدبة الثوب فقال أ تریدین ان ترجعی الی رفاعة فقالت نعم قال لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلك متفق علیه۔ (مشکوۃ شریف (باب المطلقہ ثلاثا) ص ۲۸۴)

حضرت رفاعہ قرظی کی عورت حضور علیہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں رفاعہ کی زوجیت میں تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاق دے دی، میں نے عبد الرحمان بن زبیر سے شادی کی تو وہ نامرد ہیں آپ نے فرمایا تم رفاعہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہو تو انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا، جب تک کہ تم اس کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھے، یعنی باہم مباشرت نہ کرلو۔ یہی جمہور اہل اسلام کا مذہب ہے، اب اسکے خلاف جو فتوی دے وہ گمراہ ہے (فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۳۴۴)

واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ۱۰ ررجب ۱۴۲۴ھ

(۲۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کو اپنی بیوی ہندہ سے شکایت تھی کہ وہ بار بار اپنے میکے فرار ہوجایا کرتی ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہندہ کے اندر تھیں جو شوہر کے مزاج سے خلاف پڑتی تھیں، اس بنا پر زید کا اپنی بیوی ہندہ کے ساتھ زندگی بسر کرنا ناممکن ہوگیا تھا۔ بوجہ مجبوری زید اپنی بیوی ہندہ کو زبانی طور پر طلاق دیکر ہندہ کو اس کے میکے بھیج دیا۔

ہندہ کے باپ طلاق نہ مان کر بیٹی کو زید کے گھر جا کر چھوڑ آتے، ہندہ رہتی پھر بھی ہندہ اپنی حالت کو نہ بدل سکی۔ تب زید نے تحریری طلاق نامہ چند لوگوں کے سامنے لکھا کر ہندہ اور ہندہ کے باپ کے پاس بھیج دیا، پھر بھی ہندہ کے باپ طلاق نہیں مان رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسی طلاق کا کیا اعتبار،

بضد ہیں کہ ہندہ کو نہیں لاؤ گے تو میں رپورٹ کر دوں گا، اس کا کیا علاج ہے؟ شریعت مطہرہ کا جو بھی حکم ہو تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔ بینوا توجروا

نوٹ: طلاق نامہ استفتا کے ساتھ منسلک ہے۔

"نصر الدین ولد جمال الدین ساکن بجولی پوسٹ بجولی تھانہ مدھوبن ضلع مئو کا رہنے والا ہوں، میری شادی مسماۃ شریک النساء بنت محرم علی مقام پوسٹ: ٹیٹوا ضلع مئو کے ساتھ ہوئی تھی، کافی عرصہ تک میرے ساتھ رہی، اس کی حرکت سے مجبور ہو کر لوگوں نے کافی سمجھایا مگر وہ بضد ہے رہنا نہیں چاہتی، کافی غور وخوض کے ساتھ آئندہ زوجین میں خوشگوار زندگی نہ گذرنے کی بنیاد پر بخوشی ورضامندی کے طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ اور یہ تحریر چند لوگوں کے روبرو لکھ دی تاکہ وقت ضرورت کام آئے اور آئندہ اگر شریک النساء بنت محرم علی عدالت عالیہ کا سہارا لینا چاہیں تو عدالت عظمی اسے قبول نہیں کریگی۔

دست خط: گواہان، دست خط شوہر کا: نصر الدین المستفتی: وجاہت علی مدنپور ضلع دیوریا

الجواب

صورت مسئولہ میں جب شوہر نصر الدین نے اپنی عورت شریک النسا کو زبانی اور تحریری دونوں طرح طلاق دے دی اور وہ اس کا اقرار بھی کرتا ہے کہ میں نے شریک النساء کو زبانی طلاق اور تحریر طلاق تین الفاظ میں دی تو اب عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اگر نصر الدین اس کو بغیر حلالہ دوبارہ رکھے گا تو حرام کاری میں مبتلا ہوگا۔ اور بے توبہ مرا تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ اور شریک النسا کے باپ کی زبردستی اور انکار طلاق اور بے حلالہ اس کو نصر الدین کے پاس بیوی بنا کر بھیجنا شدید قسم کی بے غیرتی اور اللہ ورسول کے حکم کے خلاف ہے، اپنی لڑکی کو مستقل زنا کے لیے پیش کرتا ہے، اگر وہ نہ مانے تو مسلمان اس سے قطع تعلق کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۱۵ ر شوال ۱۴۲۵ھ

(۲۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سالی اور بہنوئی کے گھومنے جانے کی بابت آپس میں جھگڑا ہو رہا تھا، بیوی بولی جھگڑا کیوں کرتے ہو میری بہن کو بھیج دو، تو شوہر بولا بیوی سے کہ تم بھی چلے جانا۔ ایک کافرہ اتنے میں بولی کہ جب کھلایا نہیں جاتا تو سالی کو بھیج دو، تو شوہر بولا چلی جائیں ان لوگوں کو رکھنا کون چاہتا ہے، طلاق طلاق دسوں بار بولا۔ پھر صبح شوہر بیوی سے ہنس کر بولا تو بیوی نے کہا تم اب ہم سے کیوں بولتے ہو طلاق دے دیے ہو، تو شوہر بولا کہ ایسے طلاق کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، میں نے تجھ کو طلاق نہیں دیا، پھر بیوی کو سمجھایا کہ طلاق دینے

کے لیے چار آدمی بلانا پڑتا ہے جب کہیں طلاق ہوتی ہے۔اس طرح کا بیان شوہر بیوی اور سالی کا ہے۔

اور جب بیوی کے والد کو پتہ چلا تو لڑکی کو لینے کے لیے گئے اور اپنے داماد سے ملاقات کی اور داماد سے بولے کہ میں اپنی بچی کو لینے آیا ہوں اور صبح لے کر چلا جاؤنگا تو داماد بولے کیوں؟ اس پر خسر بولے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ میری بچی کو طلاق دے دیئے ہو تو داماد بولے کہ آپ لوگ زبردستی کا جھگڑا کھڑا کرتے ہو، میں نے تو طلاق نہیں دیا، ہاں اگر آپ لوگوں کو طلاق ہی لینا ہے تو میں آپ لوگوں کے گاؤں میں آؤنگا وہیں دو چار آدمی بیٹھا کر وہیں لے لینا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ بقلم: محمد اقبال رضوی

الجواب

صورت مسئولہ میں یہ امر تو قطعی ہے کہ شوہر نے طلاق کے الفاظ دسوں مرتبہ کہے جیسا کہ سائل کا بیان ہے، مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بات تو یہاں تک پوری ہوگئی تھی کہ ”چلی جائیں، ان لوگوں کو رکھنا کون چاہتا ہے۔“ اس جملے کے بعد صرف لفظ طلاق طلاق کی تکرار ہے جس سے یہ نہیں پتہ چلتا کہ یہ الفاظ کس کے لیے شوہر نے کہے، سالی کے لیے، بیوی کے لیے، دونوں کے لیے، یا کسی اور کے لیے، یا کسی کے لیے نہیں کہا۔ بلا ارادہ یوں ہی بولتا ہوا چلا گیا کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ طلاق تو بیوی کو دی جاتی ہے، اس لیے ظاہر یہی ہے کہ بیوی کے لیے کہا۔اس خیال کی تائید سائل کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ شوہر نے منکر کہ عورت کے جواب میں کہا دونوں چلی جائیں ان لوگوں کو رکھنا کون چاہتا ہے۔تو سالی تو آزاد ہے اس کے جانے میں کوئی روک ٹوک نہیں، لیکن بیوی پابند ہے، تو شوہر نے طلاق دیکر اس کو بھی آزاد کر دیا کہ یہ بھی چلی جائے۔

یوں ہی تائید مزید اس خیال سے بھی ہوتی ہے کہ صبح کو بیوی نے اس سے کہا کہ تم نے تو مجھ کو طلاق دے دیا ہے تو یہ کہتا ہے کہ ایسے طلاق واقع نہیں ہوتی، دو چار آدمی کو بلایا جاتا ہے جب کہیں طلاق واقع ہوتی ہے۔

جس سے ظاہر ہے کہ شوہر اپنی غلطی اور جہالت سے سمجھتا ہے کہ جب تک دو چار آدمیوں کو بلا کر ان کو بتا کر طلاق نہ دیجائے طلاق نہیں پڑتی۔تو شوہر کو طلاق دینے سے انکار نہیں ہے۔اس کا خیال ہے کہ طلاق ابھی پڑی نہیں، لیکن شریعت اسلامیہ سوچ وخیال اور احتمال پر فیصلہ نہیں فرماتی، واقعہ اور حقیقت پر حکم فرماتی ہے شرعی نکتہ نظر یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں قیاس آرائی اور اندازہ اور خیال کی حاجت نہیں، طلاق کے الفاظ بولنے والا موجود ہے، اس سے زیادہ کون جانے گا کہ الفاظ طلاق کس کے لیے میں نے بولا تھا وہ

سچ سچ کہدیگا کہ جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت ہے۔

پس صورت مسئولہ میں شوہر سے پوچھا جائے اس نے یہ الفاظ کس کے لیے کہے تھے اگر یہ اقرار کرلے کہ اپنی عورت کے لیے تو اس کی عورت پر طلاق مغلظہ پڑ گئی، اور عورت اس پر حرام ہو گئی بغیر حلالہ اس شوہر سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا اور اگر وہ انکار کرے کہ میں نے اپنی عورت کے لیے وہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اسے اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی قسم کھلائی جائے اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی وہ یہی کہے کہ میں نے اپنی عورت کے لیے وہ الفاظ استعمال نہیں کئے تھے تو اس کی بات مان لی جائے۔ اور عورت کو اس کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔ مگر وہ خوب یاد کرلے کہ وہ جھوٹی قسم کھائے گا تو دنیا وآخرت دونوں میں وبال اس کے سر پر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے: "الحلف الكاذب تدع الدار بلاقع" [مجمع الزوائد للهيتمي: ۴/ ۱۸۰] جھوٹی قسم سے گھر برباد ہو جاتا ہے۔

اور آخرت میں میاں بیوی دونوں کی زندگی بھر کی حرام کاری کا بوجھ تنہا اس کے سر پر ہوگا اور کسی مفتی کا فتوی اس کے کام نہ آئے گا، نہ عورت پر کوئی الزام ہوگا۔ اور اگر قسم کھانے سے بھی انکار کرے تو عورت اپنے علاقہ کے سب سے بڑے سنی عالم کے پاس اپنا معاملہ پیش کرے اور وہ عالم شوہر پر قسم پیش کرے۔ شوہر اگر قسم سے انکار کرے تو وہ عالم دونوں میں تفریق کردے اور عورت عدت گذار کر دوسرا نکاح کرلے۔ القول له بيمينه في عدم النية ويكفي تحليفها له في منزله وان ابى رفعته الى الحاكم فان نكل فرق بينهما۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ۲۹ رذی القعدہ ۱۴۲۵ھ

(۲۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی کو لے کر سسرال میں رہتا تھا ایک دن رات میں شراب پی کر نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو مارا پیٹا، اور کئی مرتبہ اپنی زبان سے طلاق دے دیا کا لفظ کہا، جب صبح ہوئی اور زید کا نشہ ختم ہوا تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ رات میں تو نشہ میں آپ نے طلاق دیا اب کیا کہہ رہے ہو تب بھی اس نے اسی زبان سے وہی رات جو غلط کہا تھا کئی مرتبہ کہا۔ زید کی بیوی حاملہ بھی ہے۔ ایسی صورت میں شرع منیر کے کیا احکام ہیں زید اور مسماۃ ہندہ کے متعلق گھر آنے پر بھی سب لوگوں سے کہا۔ کہ ہم طلاق دیکر آئے ہیں۔ وہ اگر اب رکھنا چاہے تو کیا صورت ہے۔ دری چودھری قریشی ڈاکخانہ مقام چریا کوٹ اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر زید نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دینے کا لفظ کہا تو وہ اس پر حرام ہو گئی۔ بغیر حلالہ دوبارہ اس سے شادی نہیں ہو سکتی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ

زَوْجاً غَیْرَہٗ﴾[البقرۃ: ۲۳۰]اور نشہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ہدایہ(۳/۲۷۰) میں ہے" طلاق السکران واقع " اسی طرح عورت حمل سے ہو تو بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔اسی میں ہے" طلاق الحامل یجوز "[۳/۴۶۰] یعنی حالت حمل میں طلاق جائز ہوتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۵/شعبان ۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق تین بار دیا یعنی مغلظہ طلاق دیا اب اس میں مولوی عمر دیگر لوگوں کا فتوی ہوتا ہے کہ عمر کہتے ہیں کہ زید کی بیوی کو طلاق مغلظہ ہوگئی اور دیگر کہتے ہیں کہ نہیں اس سے طلاق مغلظہ نہیں بلکہ بائن ہوتا ہے اور بعد وضع حمل زید سے عقد ثانی کرسکتی ہے اور بکر صاحب کہتے ہیں طلاق مغلظہ سے بھی حاملہ پر طلاق مغلظہ نہیں پڑتی۔براہ کرم جواب عنایت فرمائیں۔فقط

قاضی نور پرویز رشیدی ڈاکخانہ موضع شبجنہ پور ضلع پورنیہ براستہ بارسوئی گھاٹ

الجواب

زید کی بیوی پر تین طلاق پڑگئی،اب وہ بغیر حلالہ اپنے شوہر سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتی۔حاملہ عورت پر بھی تین طلاق پڑتی ہے۔ عالمگیری(۱/۶۳۲) میں ہے:" اذا طلق امراتہ طلاقا بائنا او رجعیا او ثلاثا او وقعت الفرقۃ بینھما بغیر طلاق وھی حرۃ ممن تحیض فعدتھا ثلثۃ اقراء والعدۃ لمن لم تحض ثلثۃ اشھر وعدۃ الحامل ان تضع حملھا ملخصا "۔

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حاملہ کو تین طلاق دے دیا جائے جب بھی اس کی عدت وضع حمل ہے۔صورت مسئولہ میں بچہ جب پیدا ہوجائے دوسری شادی کرے پھر جماع کے بعد وہ طلاق دے تو عدت کے بعد زید اس سے شادی کرسکتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

طفیل احمد خاں کی شادی عجیب النساء کے ساتھ ہوئی دونوں میاں بیوی محبت کیساتھ رہتے رہے طفیل احمد کی والدہ محترمہ تند مزاج عورت ہے طفیل احمد اور ان کی والدہ محترمہ سے جھگڑا ہوا والدہ نے طعنہ دیا کہ عورت کی طرف سے لڑتا ہے اس پر طفیل احمد نے اپنی بیوی کو میکے بھجوا دیا اس کے بعد والدہ نے طفیل

احمد پر بہت دباؤ ڈالا کہ عورت کو طلاق دے دو مگر طفیل احمد طلاق کے لیے تیار نہیں تھے اس پر والدہ پوکھرے میں ڈوب کر جان دینے کیلیے تیار ہوگئی تب مجبور ہوکر طفیل احمد نے اپنی بیوی کو طلاق نامہ لکھ بھیجا مگر اب دونو ں افسوس میں ہیں کہ کس طرح ایک ساتھ رہا جائے دونوں میں ویسے ہی محبت ہے دونوں ایک ساتھ رہنے کیلیے راضی ہیں شرعی مسئلہ سے آگاہ کیجئے کہ طلاق ہوئی کہ نہیں؟ اور اب کیسے ایک ساتھ رہ سکتے ہیں؟

طلاق نامہ کا مضمون حسب ذیل ہے۔

ہم کہ طفیل احمد ولد محمد حسین خاں ساکن برگدہی کا ہوں میں اپنے بیوی محترمہ عجیب النساء کو تین طلاق دیتا ہوں کاغذ لکھ دیا کہ گھر والوں کو اطمنان ہوجائے۔

(نوٹ) طلاق نامہ پر کوئی گواہ بھی نہیں ہے اور نہ کوئی جانتا ہے دوسرے سے طلاق نامہ لکھ کر بھجوایا طلاق نامہ پر آگاہ کیجئے کہ طلاق ہوگیا کہ نہیں؟ اور اب میاں بیوی دونوں ایک ساتھ کیسے رہ سکتے ہیں میاں بیوی میں کبھی نااتفاقی نہیں ہوئی اور نہ اب ہے ماں کی رضا سے طلاق ہوا ہے۔

شہاب الدین گوہالاہری پور تیواری گورکھپور

الجواب

صورت مسئولہ میں طفیل احمد کی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑگئی، اور اب دوبارہ اس سے شادی کی یہی شکل ہے کہ وہ عدت کے بعد کسی دوسرے سے شادی کرے اور وہ اس سے صحبت کرے، پھر اگر وہ اس کو طلاق دیدے تو اب عدت گذارنے کے بعد دوبارہ طفیل احمد اس سے شادی کرسکتا ہے۔ فقط والسلام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یکم ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کو اپنی بیوی سے رات میں کسی بات کو لے کر جھگڑا ہوا زید نے اپنے بیوی کو زد وکوب کیا اس پر زید کی بیوی نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو، کہا جاؤ میں نے چھوڑ دیا، جاؤ میں نے چھوڑ دیا، تب بیوی کہتی ہے کہ میں ایسے نہیں جاؤنگی، مجھ کو طلاق دیدو، تب جاؤں گی، چنانچہ زید نے صرف ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا، اس پر آس پاس کی عورتیں آگئیں اور اس کو دوبارہ کہنے سے بازرکھا، اور ایک ہی مرتبہ طلاق کا لفظ کہکر خاموش ہوگیا۔ چنانچہ دریں حالت مسئلہ طلاق کے مطابق کیا طلاق ہوگیا؟ واضح فرماکر شکریہ کا موقع دیں لفافہ دیا ہوا جو میں جلدی سے جواب کے واسطے بھیج رہا ہوں امید ہے کہ جلدی جواب دینگے۔

فقط طالب دعاء حکیم الدین

الجواب

بہار شریعت میں ہے کہ اردو میں یہ لفظ کہ میں نے چھوڑ دیا صریح ہے، لہٰذا سوال کے پہلے ہی خط کشیدہ ٹکڑے سے تین صریح طلاقیں پڑ گئیں۔ اور زید کی بیوی مغلظہ ہو گئی، اب بغیر حلالہ دوبارہ شادی کی بھی کوئی صورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۷ر صفر ۸۵ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ کو بلایا ہندہ آتے ہی کہنے لگی تم مجھ کو طلاق دے دو زید نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم طلاق دیتے ہیں، تین مرتبہ ہندہ نے، وہی الفاظ دہرایا، زید نے اس کے جواب میں تین مرتبہ اور الفاظ کہا اب ہندہ پر کونسی طلاق واقع ہوئی، ہندہ حالت حمل میں ہے اور ہندہ کو رکھنے کی کیا صورت ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی محمد صابر خاں موضع بارہ محلہ پورب طرف بر بر ضلع غازی پور، یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ بچہ پیدا ہونے تک اس کی عدت ہے اس کے بعد کوئی دوسرا شخص اس سے شادی کرے پھر صحبت کرے اس کے بعد طلاق دیدے تو عدت کے بعد زید ہندہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ قران عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۷ ر جمادی الآخر ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مسمی زید نے اپنی بیوی مسماۃ ہندہ کو بحالت غصہ طلاق دے دیا، اور طلاق دینے کے یہ الفاظ تھے کہ ”طلاق دے دیا۔“ پھر زید نے اسی کمرے میں ہندہ سے تھوڑی دور ہٹ کر یہ کہا کہ دے دیا۔ دے دیا واضح رہے کہ جب زید نے طلاق کا لفظ استعمال کیا تو وہ ”ط“ کا تلفظ ادا نہ کر سکا بلکہ ”ت“ کے ساتھ اسنے کہا کہ تلاق دے دیا۔ جب طلاق کا صحیح تلفظ ادا نہ کر سکا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کون سی۔ جواب جلد مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

عبد الوحید مکان نمبر ۳۶۰/۳۱ مدنپورہ بنارس۔

الجواب

صورت مسئولہ میں "طلاق دے دیا" سے ایک طلاق صریح پڑ گئی اسکے بعد دے دیا دے دیا میں دو احتمال ہیں۔ جدید دو طلاقیں۔ اور اسی پہلی طلاق کی تاکید۔ پس اگر زید نے ان دونوں لفظوں سے بھی جدید طلاق مراد لی ہے تو تین طلاقیں پڑ گئیں اور عورت مغلظہ ہو گئی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] ورنہ ایک ہی طلاق رجعی پڑے گی اور زید کو عدت کے اندر رجعت کا حق حاصل رہیگا اور بعد عدت عورت کی رضا سے نکاح جدید بھی کر سکے گا۔ رہ گیا غصہ کا سوال تو عورت کو رضا مندی کے عالم میں کون طلاق دیتا ہے۔ جب تک عقل وحواس موجود ہوں غصہ خواہ کیسا ہی ہو طلاق پڑ جائے گی۔ (در مختار: ۴/۴۲۳) "ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ" یونہی لفظ طلاق کا تلفظ صحیح نہ ہو جب بھی طلاق پڑ جائے گی۔ در مختار (۴/۴۷۰) میں ہے:۔ "ویقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح ويدخل نحو طلاغ وتلاغ وتلاك او ط ل ك او طلاق باش بلا فرق بين عالم وجاهل" واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی، مبارک پور اعظم گڑھ، ۲۳ رجب ۹۷ھ، الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہٗ

(۲۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میاں نے اپنی بیوی ھندہ کو غصہ کی حالت میں پانچ گواہوں کے سامنے طلاق دیا لیکن گواہوں کے قول مختلف ہیں گواہوں میں دو مرد تین عورتیں ہیں۔ زید۔ عمر۔ زینب۔ زبیدہ۔ شاہدہ۔

(۱) زید کا قول ہے کہ طلاق دیا۔ طلاق دیا۔ طلاق دیا۔

(۲) زبیدہ اور زینب کا قول ہے طلاق دیا۔ طلاق دیا۔ (۳) عمرو کا قول ہے۔ طلاق دینگے۔ طلاق دینگے۔ طلاق دینگے۔ (۴) شاہدہ کا قول ہے۔ طلاق دینگے۔ طلاق دینگے۔ طلاق دینگے۔ (۵) میاں بیوی دونوں کا قول ہے طلاق دینگے۔ طلاق دینگے۔ طلاق دینگے۔

(۲) تین طلاقوں سے زیادہ یعنی دس بارہ مرتبہ ایک سانس میں کہنے سے طلاق کونسی ہو گی تحریر فرمائیں۔ (۳) میاں اور بیوی کا قول باعتبار شریعت معتبر ہے کہ نہیں۔

المستفتی مولا بخش قادری، قریشی دھنباد ۱۹ جمادی الاول ۹۷ھ

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں ھندہ پر تین طلاقیں پڑ گئیں کیونکہ طلاق دیا والی شہادت نصاب شہادت پر پوری اتر رہی ہے۔ اور طلاق دینگے والی نصاب شہادت پر پوری نہیں آتی کیونکہ اس طرف صرف ایک

مرداورایک عورت ہے جبکہ نصاب شہادت میں ایک مرد اور دو عورتیں ہیں۔قرآن عظیم میں ہے:"او رجل و امرأتان"۔

(۲)اس باب میں میاں بیوی کا قول معتبر نہیں۔کیونکہ وہ دونوں مدعا علیہ ہیں کہ طلاق نہیں ہوئی، اگر اصل دعوی پر گواہ نہ ہوتے بمصداق حدیث شریف" والیمین علی من انکر"شوہر کی بات قسم سے معتبر ہوتی۔لیکن جبکہ گواہ موجود ہیں تو فیصلہ انہیں کی شہادت پر ہوگا بشرطیکہ گواہ شہادت کے تمام اصولوں پر پورے اترتے ہوں۔

(۳) تین سے زائد آدمی جتنی بھی طلاق دے عورت تین ہی طلاق سے مغلظہ ہو جائے گی اور بقیہ الفاظ طلاق بیکار ہوں گے۔درمختار میں ہے:" ولو قال اکثر الطلاق و انت طالق مرارا او الوفا ولا قليل ولا كثير فثلاث و هو المختار "[مطلب فی قول الامام:ایمانی کایمان جبریل :٤/٣٧٥]۔اوراسی کے حاشیہ شامی میں ہے:" و يقع الثلاث و يلغو الزائد "واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پوراعظم گڑھ ۲۲؍رجب ۸۶ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پوراعظم گڑھ

(۲۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کلمہ طیبہ اور نماز پڑھنے کو کہا اس نے انکار کر دیا کہ نہیں پڑھونگی کچھ دن کے بعد زید نے بیوی کو تین طلاق دے دیا اب زید کی بیوی اپنی غلطی پر نادم ہے چاہتی ہے زید سے پھر نکاح کر لے سوال یہ ہے کہ زید کی بیوی کو حلالہ کرنا ہوگا یا بلا حلالہ کے نکاح کر سکتی ہے۔ السائل محمد حسین اوجھاگنج

الجواب

سوال کی عبارت سے یہی ظاہر ہیکہ زید کی بیوی نے صراحۃ بلا تاویل کلمہ اور نماز سے انکار کیا اور کافرہ ہوگئی اب اسکے بعد شوہر نے جو طلاق دی ہے تو عدت کے اندر دی ہے یا بعد۔اگر عدت کے اندر تین طلاقیں دیں تو وہ پڑگئیں اوراب توبہ کے بعد بھی بغیر حلالہ کے اس سے شادی جائز نہیں۔شامی جلد دوم میں ہے:۔"اذبدونه يقع لان الحرمة غير متأبدة فانها ترفع با لاسلام" اوراگر عدت تمام ہونے کے بعد طلاقیں دیں تو یہ طلاقیں واقع نہ ہونگی اور بعد توبہ دوبارہ نکاح میں آسکیگی بلکہ پہلے ہی شوہر کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی۔درمختار میں ہے:" ليس للمرتدة تزوج بغير زوجها "۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی ،مبارکپوراعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہٗ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ

(۳۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ سے جھگڑا کیا اور اسوقت کہا کہ طلاق دیتا ہوں تین مرتبہ کہا تو چلی جا اب تیرا گذر میرے یہاں نہیں ہے۔ چنانچہ وہ عورت گھر سے چلی گئی۔ پھر دو یوم کے بعد زید کے گھر واپس آئی اب زید ہندہ کو رکھنا چاہتا ہے تو تحریر فرمایا جائے حدیث وقرآن پاک سے کہ ہندہ پر کون سی طلاق پڑی۔ رجعی یا بائنہ یا مغلظہ۔ اسکے رکھنے کی کون سی صورت ہے تحریر فرمایا جائے۔

المستفتی علی حسن حلوائی بچھپڑوا ضلع گونڈہ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر تین مغلظ طلاقیں پڑ گئیں اور اب سوائے حلالہ کے دوبارہ رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] اگر شوہر نے تین طلاقیں دے دیں تو بیوی شوہر پر حرام ہوگئی۔ ہاں اگر عدت گذرنے کے بعد دوسرے شخص سے وہ شادی کرلے اور وہ اس سے صحبت بھی کرے پھر یہ اسے طلاق دیدے تو عدت کے بعد پہلا شوہر دوبارہ اس سے شادی کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۱۷ شوال ۸۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہٗ

(۳۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد یعقوب اور اسکی بیوی ہاجرہ میں تو تو میں میں ہوئی تھی ہاجرہ نے کہا کہ تم کو خدا اور رسول کی قسم اور وحدیث قرآن کی۔ تم مجھکو طلاق دے دو۔ محمد یعقوب یہ الفاظ سنکر کانپ اٹھا اور کہا تم مجھکو مجبور کرتی ہو۔ ہاجرہ نے کہا اس میں مجبوری کی کیا بات ہے۔ اس پر محمد یعقوب نے جھنجھلا کر کہا "طلاق" محمد حسن کی لڑکی پر طلاق طلاق، دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہاجرہ پر طلاق ہوئی اور کس قسم کی اسکا کیا حکم ہے۔ ہاجرہ اس وقت حاملہ تھی۔

الجواب

صورت مسئولہ میں مسماۃ ہاجرہ پر تین طلاق پڑ گئیں کہ عام حالات میں تین طلاقیں اسی قسم کے الفاظ سے دی جاتی ہے۔ اور ہاجرہ محمد یعقوب پر حرام ہوگئی، بغیر حلالہ اسکی شادی محمد یعقوب سے نہیں ہوسکتی ہاں وضع حمل کے بعد جس دوسرے شخص سے چاہے شادی کرسکتی ہے قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]۔ محمد یعقوب نے ہاجرہ کو طلاق دینے کے لیے تین بار لفظ طلاق کہا۔ لہٰذا طلاق ہوگئی اور یہ طلاق مغلظہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ

(۳۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید سے کسی نے کہا کہ تم خالدہ سے نکاح کرلو تمہارے لیے بہتر ہے تو زید نے کہا میں خالدہ سے شادی نہیں کرتا اور اگر خالدہ سے کی تو اسے طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔ اب کچھ زمانہ گذر جانے کے بعد زید کے والد زید کی شادی خالدہ سے کر دینا چاہتے ہیں اور زید بھی اس سے شادی کرنا ہی چاہتا ہے۔ اگر زید نے خالدہ سے شادی کی تو اب اسپر وہ طلاقیں واقع ہونگی یا نہیں۔

المستفتی محمد شہاب الدین صدق متعلم جامعہ فاروقیہ بنارس ۲۲ شوال ۱۳۸۳ھ

الجواب

اگر زید خود شادی کریگا یا کسی کو کہے گا کہ میری شادی کر دو تو ضرور طلاقیں پڑ جائینگی۔ ہاں اگر، کوئی شخص بغیر اسکی اجازت کے اس کا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دے اور اسکے بعد بھی وہ زبان سے اجازت نہ دے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہو جائے تو طلاق نہ پڑے گی۔ شامی میں ہے: "فی الخیریة یزوجه ' فضولی ویجیز بالفعل کسوق الواجب الیها" [٤/٤٤٧]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی مبارکپور اعظم گڑھ ۲۳ محرم ۸۳ھ

(۳۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

تحریری طلاق نامہ لکھا کر زید نے اپنے خسر سے کہا کہ آپ لوگوں نے میرے ساتھ جو سلوک کیا وہ بڑا ظالمانہ اور وحشی ہے میں بھی احساس رکھتا ہوں آخر کب تک صبر کیا جائے آپ کی بیٹی کو کیسے رکھوں مجبور ہوں آج کی تاریخ سے میرے اور اس کے درمیان کوئی تعلق نہیں اور میں اسے اسلامی رو سے تین طلاقیں دیتا ہوں آج ہمارا اور اس کا ازدواجی رشتہ منقطع ہو گیا۔ امید ہے کہ مسئلہ مذکور کا مفصل جواب مرحمت فرمائیں گے۔ بینوا توجروا

محمد ادریس موضع اوتی گوڑی ڈاکخانہ کندھرا پور ضلع اعظم گڑھ ۲۳ رجون ۱۹۶۳ء

الجواب

سوال میں ذکر کیے ہوئے طلاق نامہ کی رو سے عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں اور عورت زید پر حرام ہو گئی فتاوی عالمگیری (۵۷۹/۱) میں ہے: "وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم تحل له حتیٰ تنکح نکاحا صحیحا زوجا غیره الخ" ' اور عدت گزرنے پر زید کی عورت کسی بھی دوسرے

سے شادی کرسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، خادم دارالافتاء اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

(۳۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ اور زید کی والدہ میں جھگڑا ہوا، جھگڑے کے وقت زید مکان میں موجود نہیں تھا مکان واپس آیا تو زید کی والدہ نے کہا ہندہ بہت خراب ہے گھر کے کام کاج نہیں کرتی اور ہم سے ہر وقت لڑتی ہے، اس لیے تم اس کو طلاق دے دو جب تو ٹھیک ہے ورنہ ٹھیک نہ ہوگا ہندہ اس وقت گھر میں نہیں تھی اپنے رشتہ دار کے گھر جو بالکل قریب میں ہے گئی تھی۔ زید نے سمجھا کہ ہندہ کی غیر موجودگی میں طلاق نہیں ہوگی، اپنی والدہ کو اطمینان دلانے کے لیے والدہ کو سنا کر کہا جاؤ جب تم کہتی ہو تو میں نے ہندہ کو تین طلاق دے دیا گاؤں میں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ طلاق ہوگئی آپ معتبر ذرائع کتب سے بتائیں کہ شریعت کا حکم کیا ہے؟

المستفتی محمد عاشق حسین مسکونہ سیوتر ڈاک خانہ کلچھا ضلع پورنیہ (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق مغلظہ واقع ہوگئی۔ ہندہ زید پر حرام ہوگئی بغیر حلالہ زید سے نکاح بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ طلاق کیلیے شرعی حکم یہ ہے: "جدہ جد وھزلہ جد" یعنی طلاق کے قصد سے تین طلاق دینا اور بغیر قصد کے طلاق دینا دونوں برابر ہیں بہر حال طلاق ہوجاتی ہے اور چونکہ تین طلاقیں دیں اس لیے طلاق مغلظہ واقع ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عبد العزیز عفی عنہ

(۳۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذکورہ بالا طلاق نامہ کے بارے میں کہ

عورت سے رسید لکھوائی کہ تمام حقوق معافی کی رسید لکھ دو لڑکا تمہیں ملے گا مگر لڑکا شوہر کو دلا دیا اور عورت نے اسی شرط پر حقوق معاف کیا تھا تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟۔

عبد المجید تاریخ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

الجواب

سوال میں طلاق نامہ کے جو الفاظ ہیں (یعنی لڑکا واپس کرنے کا وعدہ) یہ وقوع طلاق کی شرط نہیں بن سکتے، اس لیے عورت کے لڑکا دینے سے انکار کے باوجود تین طلاقیں واقع ہوگئیں، اور عورت زید پر حرام ہوگئی۔ ہاں شرعاً جب تک بچہ کی عمر سات برس کی نہ ہوجائے اسے اپنے پاس رکھنے کا عورت کو حق حاصل ہے۔ قاضی خاں میں ہے: "والنساء احق بالحضانة مالم یستغن الصغیر" اگر شوہر بلا کسی عذر شرعی لڑکے کو اپنے پاس رکھے گا یا کچھ لوگ اس میں مدد کریں گے تو سب گنہگار رہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۳۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی عورت ہندہ کو بحالت حمل طلاق دی۔ طلاق کی وجہ روزانہ آپسی جھگڑا تھا، لوگوں نے دونوں میں تفریق کرادی اب ہندہ کو بچہ پیدا ہوا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ لڑکا کس کا ہے۔ اور یہ کہ زید دوبارہ اپنی عورت کو رکھنا چاہتا ہے۔ اس کی کیا صورت ہے۔

المستفتی محمد رئیس موضع گجرا مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۵۱ء

الجواب

وہ لڑکا زید کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "الولد للفراش وللعاهر الحجر" [مسند امام احمد بن حنبل: ۶/ ۶۹] زید نے اگر اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں ہوں تو اب زید اس سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتا۔ ہاں وہ عورت کسی دوسرے کے ساتھ شادی کر لے اور دوسرا شوہر اس سے صحبت کر کے اسے طلاق دے تو عدت کے بعد زید اس سے دوبارہ شادی کر سکے گا۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۷ر رمضان ۷۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے رات کے وقت اپنے خسر کے سامنے کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا۔ یہ لفظ زید نے چھ سات مرتبہ دہرایا۔ آیا زید کے الفاظ سے اس کی بیوی کو کتنی طلاق واقع ہوئی بالتفصیل تحریر فرمائیں۔

محمد سمیع اللہ اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں پڑگئیں اور وہ نکاح سے نکل گئی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور یہاں تو چھ سات مرتبہ طلاق دی گئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۷ار محرم ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا عقد بچپن میں اس کے والدین نے ہندہ سے کردیا۔ ہندہ کے والدین اس وقت متشدد وہابی تھے۔ ہندہ بھی انہیں کے ہم خیال تھی البتہ مذہبی معلومات سے بے گانہ تھی۔ اس لیے وہابیوں اور سنیوں سے اس کو کوئی نفرت نہ تھی۔ اس قسم کے مختلف الخیال مذہب والوں کی شادیاں ناواقفی کی وجہ سے باہم ہوا کرتی تھیں۔ زید وہندہ کا نکاح بھی ایک وہابی نے ہی پڑھایا تھا۔ زید نے آج ہندہ کو پندرہ سال کے بعد طلاق دے دی۔ کیا یہ عقد صحیح تھا اور یہ طلاقیں واقع ہوئیں اگر نہیں تو کیا ہندہ سے توبہ کرا کر بغیر حلالہ کے زید پھر نکاح کرسکتا ہے۔

(۲) زید کے طلاق کے بعد عمر نے ہندہ سے عدت کے بعد نکاح کرلیا۔ اور دونوں اس طرح یکجا ہوئے کہ مجامعت سے کوئی امر مانع نہ تھا۔ پھر بھی عمر نے مجامعت نہ کی اور ایک دن کے بعد طلاق دے دی ایسی صورت میں زید اس سے دوبارہ عقد کرسکتا ہے یا نہیں۔

(۳) زید کے طلاق کے بعد عمر سے شادی ہوئی۔ اور اٹھارہ روز تک باہم یکجا رہے پھر عمر نے طلاق دے دی۔ تو زید ہندہ سے بلا تصدیق مجامعت عقد کرسکتا ہے یا نہیں؟ محمد سالم، اٹوابستی

الجواب

جیسا کہ آپ کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس دیار میں جہالت عام تھی۔ اور کم از کم ہندہ کے بارے میں یقین ہے کہ وہ وہابیہ کے کفری عقائد پر مطلع نہ تھی۔ اس لیے وہ مرتد نہ تھی۔ اور نکاح پڑھانے والے کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں۔ اس لیے والدین کا کیا ہوا نکاح صحیح ہوا۔ اور تین طلاق کے بعد زید بغیر حلالہ اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] اور حلالہ کے لیے جماع شرط ہے، صرف خلوت سے کام نہیں چلے گا۔ (بخاری شریف ۳/۷۰۵) میں ہے: "لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتك" اگر ہندہ کے بارے میں یقین ہو کہ جھوٹ نہیں بولے گی تو شوہر ثانی سے تصدیق کی ضرورت نہیں۔ ہدایہ میں ہے: "اذا طلقها فقالت قد انقضت عدتی وتزوجت و دخل بی الزوج و طلقنی وقد انقضت عدتی والمدۃ تحمل ذلك جاز للزوج ان یصدقها اذا کانت غالب ظنه صادقة" [باب العدۃ: ۴/۳۷۷] عورت کو طلاق دے دی کچھ دنوں کے بعد عورت نے بیان دیا کہ عدت کے بعد میں نے دوسرے آدمی سے شادی کی اس نے صحبت کی اور طلاق دے دی۔ اب دوسری عدت بھی ختم ہے اور وقت میں ان سب امور کی گنجائش ہے تو اگر شوہر اول کا گمان غالب ہو کہ عورت سچ بولتی ہے تو وہ اس کی اطلاع پر عمل کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبار کپور اعظم گڑھ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو طلاق دیا دوبار کسی نے کہا دوبار ہی کیوں دیا تین بار دینا چاہیے تھا۔ زید نے کہا وہ بھی سمجھ لو۔ برادری کے لوگوں نے تین طلاق سمجھ کر طلاق نامہ میں صاف صاف تین طلاق لکھوا کر مہر وخرچ دلا کر معاملہ ختم کر دیا۔ طلاق نامہ زید کو سنایا گیا۔ اور اس نے دست خط کیا اب زید کہتا ہے کہ دست خط میں نے پنچوں کے کہنے پر کیا تین طلاق کا لفظ میں نے سنا ہی نہیں۔ کیونکہ اس وقت میری چھوٹی لڑکی گو دمیں تھی۔ جو رو رہی تھی۔ دار العلوم مئو کے مفتیوں نے بتایا زید نے دو طلاق تو صاف صاف دی۔ اور سمجھ لو والا جملہ ذو وجھتین ہے۔ رد اور قبول دونوں کا احتمال ہے۔ پس یہ تیسری طلاق اس کی نیت پر موقوف ہے۔ زید نے قسم کھا کر کہا کہ اس لفظ سے اس کی مراد طلاق دینے کی نہیں تھی، کچھ لوگوں نے قسم کا اعتبار نہیں کیا۔ اس سے قطع تعلق نہ کرنے والوں کو حرام خور بتاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب لوگوں نے قرآن ہاتھ میں لے کر حلف اٹھانے کا اعتبار نہ کیا ان پر کیا حکم ہے۔

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کا وہ جملہ کہ وہ بھی سمجھ لو تیسری طلاق ہے۔ گو دوسرے شخص کے ابھار نے پر ہی سہی اور اس جملہ کا کنایہ سے کوئی تعلق نہیں، اور نہ یہ رد وقبول دونوں کا احتمال رکھتا ہے۔ اس کا تو صاف صاف مطلب یہ ہے کہ تیسری طلاق مان لو۔ اور جب لفظ میں انکار کا احتمال ہی نہیں تو اب یہ احتمال کہاں سے پیدا ہو گیا۔ اور چونکہ یہ لفظ صریح ہے اس لیے اس میں نیت کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیت نہ رہی ہو جب بھی طلاق واقع ہو گئی۔ ہماری اس بات سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ زید نیت نہ ہونے کی قسم کھانے میں سچا ہو۔ تب بھی طلاق تو پڑ ہی جائے گی۔ شریعت میں جن مواقع میں قسم کا اعتبار ہوتا ہے اگر کوئی اعتبار نہ کرے تو خاطی اور گنہگار ہے۔ ان لوگوں نے اگر قسم کا اعتبار نہ کیا تو زیادہ سے زیادہ یہ کہ مجرم ہیں۔ لیکن زید کی عورت پر تیسری طلاق تو بہر حال پڑ گئی۔ اب زید اسے دوبارہ بغیر حلالہ نہیں رکھ سکتا۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبار کپور اعظم گڑھ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد حسین بن نور محمد نے اپنی بیوی کے بارے میں بحالت غصہ ونشہ لاٹھی لے کر سسرال کے

دروازے پر جا کر کہا کہ طلاق دیا۔ طلاق دیا۔ طلاق دیا، نہ تم ہماری بیوی ہو نہ ہم تمہارے شوہر۔ حالانکہ بیوی وہاں پر موجود نہیں تھی یہ کہہ کر اپنے گھر واپس چلا آیا۔ سویرے لوگوں کے دریافت کرنے پر محمد حسین نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے ٹھیک کیا ہے اس کا راستہ صاف کر دیا۔ بعدہٗ لوگوں نے دریافت کیا کہ دین مہر جواباً اس نے عرض کیا کہ اس کے پاس اس سے زیادہ قیمت کے میرے زیورات ہیں۔ ایسی حالت میں کون طلاق ہوئی اور دوبارہ اس کو زوجیت میں لانے کی کیا صورت ہوگی۔

سائل نسیم احمد گیاوی مدرسہ آزاد نگر پوسٹ مانگو جمشید پور (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں محمد حسین کی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑگئی۔ سسرال جانا اپنی بیوی کو مخاطب کرنا اور صبح لوگوں کے پوچھنے پر بھی اپنی بیوی کو طلاق دینا ہی ظاہر کرنا، یہ سب باتیں محمد حسین کی بیوی کو متعین کرنے کو کافی ہیں۔ عورت کو موجود رہکر شوہر کے الفاظ سننا ضروری نہیں۔ شامی میں ہے: "فی البحر لو قال طالق فقیل له، من عنیت فقال عنیت امرأتی طلقت امرأته" [مطلب فی قول البحر :ان الصریح یحتاج فی وقوعه دیانة الی النیة: ٤/٣٤٣] اگر کہا طلاق دیا لوگوں نے کہا کس کو اس نے بتایا اپنی عورت کو تو طلاق پڑگئی اور یہاں بھی دریافت کرنے پر یہ کہتا ہے کہ اس کا راستہ صاف کر دیا۔ پس اگر دروازہ پر بھی نہ جاتا عورت کو مخاطب بھی نہ کرتا صرف طلاق دیا کہہ دیتا اور صبح لوگوں کے پوچھنے پر راستہ صاف کرنے والی بات کرتا تو طلاق پڑجاتی اور یہاں تو مزید امور شامل تعیین ہیں۔ اور نشہ کے عالم میں بھی طلاق پڑجاتی ہے۔ درمختار (۴/۳۲۳) میں ہے: "ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو هازلا او سفیها او سکران" ہر عاقل بالغ شوہر کی طلاق پڑجاتی ہے اگر چہ مذاق میں طلاق دیا ہو یا طلاق دینے والا کم عقل ہو یا نشے میں ہو۔ اور چونکہ تین بار طلاق دی ہے اس لیے عورت محمد حسین پر حرام ہو گئی اور بغیر حلالہ وہ اس سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰]

واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۵ ررجب ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص رات کو محتلم ہوا اور صبح کی نماز بلا عذر بغیر غسل کیے ہوئے لوگوں سے شرم کی وجہ سے ادا کی۔ تین سال کے بعد وہ صبح کو ناشتہ کر رہا تھا اس اثناء میں اس نے خیالی طور پر کہا کہ اگر میں نے یہ فعل کیا

ہوگا تو میری عورت پر تین طلاق۔ حالانکہ اس نے اس فعل کو کیا تھا۔ لقمہ چبانے کی وجہ سے زبان تو حرکت کر رہی تھی لیکن نطق صاف نہیں تھا اس کے چند دن کے بعد زبان سے نطق کے ساتھ طلاق دیا اس خیال سے کہ شاید پہلا طلاق نہ پڑا ہو تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد حلالہ کر کے اپنی بیوی کو زوجیت میں رکھ لوں گا۔ لیکن طلاق گوئی اس کی بیوی کی عدم موجودگی میں ہوئی بہر کیف ایک سال کے بعد اس نے حلالہ نہیں کیا بلکہ ایک عالم کے کہنے پر کہ جب تم نے ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھی تو کفر لازم آیا۔ اور تجدید نکاح کے قبل طلاق مغلظہ دیا اس لیے طلاق واقع نہ ہوئی۔ لہٰذا اس نے تجدید نکاح کر کے اپنی بیوی کو زوجیت میں رکھ لیا۔ واضح رہے کہ اس تجدید نکاح کے ایک دو ماہ بعد اس کو سوزاک کا مرض ہو گیا اب وہ یہ سوچتا ہے کہ کیا کوئی دوسری وجہ سوزاک کی ہے یا حلالہ نہیں کیا اس لیے ہوا۔

(۲) چائباسہ کے علاقہ میں میں نے دیکھا ہے کہ کچھ لوگ ریزگاری بیویوں کو دھمر میں رکھتے ہیں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ان کی تجارت ہے ایک روپیہ میں ۹۶/ پیسے دیا کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔ کیا عرب میں بھی ایسا دستور ہے۔

المستفتی محمد ضیاء الرحمٰن ہیڈ مولوی ہائی اسکول اسماعیل پور ڈاکخانہ

الجواب

صورت مسئولہ میں بعد میں جو تین طلاقیں دی گئیں وہ پڑ گئیں اور شخص مذکورہ کو حلالہ کرنا ضروری ہے۔ مولانا نے تکفیر کی بنیاد پر جو حکم دیا غلط فہمی پر مبنی ہے۔ عالم گیری (۲/۳۴۰) میں ہے: "اذا صلی بغیر طهارة او صلی مع الثوب النجس ولو صلی بغیر وضوء متعمداً يكفر. قال شمس الائمة حلوانی الأظهر انه اذا صلى الى غير القبلة على وجه الاستهزاء والاستخفاف يصير كافراً ولو ابتلىٰ انسان بذالك بضرورة بان كان يصلى مع قوم فاحدث فاستحيى أن يظهر وكتم ذلك لا يصير كافراً لانه غير مستحقر" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرم و حیا کی بنیاد پر ایسی خطا سرزد ہو تو کفر نہیں ہے سوزاک کیوں ہوا اس کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ویسے قرآن عظیم میں ہے کہ جو مصیبت انسان کو پہنچتی ہے اس کے اپنے گناہوں کی وجہ سے۔

(۲) ہمارے ائمہ احناف کے نزدیک ہر دو ایسی چیزوں میں کمی بیشی منع ہے جو ناپ یا تول کر بکتی ہوں اور ان دونوں کی جنس ایک ہو۔ موجودہ روپیہ اور ریزگاری نہ تو ناپ تول کر بکتی ہیں نہ ان کی جنس ایک ہے اس لیے سوال میں جس تجارت کا ذکر کیا گیا ان میں کمی بیشی کے ساتھ تجارت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲/ رجمادی الاول ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۳۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں سراج الدین ولد محمد فاضل محلہ کچی باغ سائم چاچی کی طرف میری عورت جایا کرتی تھی میں نے اس کو منع کیا صائم چاچی کی طرف نہ جایا کرو کیونکہ میری ان سے رنجش ہے اگر جاؤ گی تو ہم تم کو چھوڑ دیں گے تو میری عورت نے جواب دیا کہ اس وقت ہم خالی ہیں تم کو چھوڑنا ہو تو چھوڑ دو تو ہم نیچے چلے آئے تو اس نے اپنے بھتیجے جمال الدین کو بلایا اور کہا کہ ہم کو چھوڑنے کو کہتے ہیں جمال الدین نے کہا جس کو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ دیتا ہے کہتا نہیں۔ ہم نے کہا طلاق طلاق جاؤ طلاق دے دیا۔ بیان حلفیہ گواہ جمال الدین ولد بدر الدین محلہ کمال پورہ کا کہنا ہے کہ میکے اگر جاؤ گی تو تمہارا تین طلاق۔ یہ جمال الدین کی پھوپھی نے کہا اس کے بعد سراج الدین سے جمال الدین نے پوچھا کہ آکر یہ سب بات کیوں کر ہوتی ہے۔ سراج الدین نے جواب دیا کہ جس کو ہم سے برائی تھی اس کی طرف جاتی ہے اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ ہم چھوڑ دیں گے تو جمال الدین نے کہا چھوڑنے والے چھوڑ دیتے ہیں کہتے نہیں ہیں اس کے بعد سراج الدین نے طلاق طلاق طلاق تین مرتبہ کہا لو جاؤ طلاق دے دیا۔ اسکے بعد جمال الدین نے کہا ہم گھر سمجھ کر آئیں گے تو لواجائیں گے پھر اپنے بھائی ابراہیم کو لوا آئے۔ بیان حلفیہ جمال الدین، بیان بدر الدین سردار۔ مجھ کو جب کہ سراج الدین کا لڑکا بلانے آیا تو میں گیا تو جمال الدین محمد ابراہیم اور سراج الدین موجود تھے۔ سراج الدین نے کہا کہ ہم نے اپنی عورت کو طلاق دے دیا تو ہم نے پوچھا کہ کوئی کسر باقی ہے کہ ایک دم صاف، تو انہوں نے کہا کہ ایک دم صاف تو ہم نے جمال الدین محمد ابراہیم سے کہا کہ اب تم جا سکتے ہو پھر ایک گھنٹہ کے بعد جمال الدین اور محمد ابراہیم آئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے بہنوئی صاحب نے کہا کہ ایک بار پھر تصدیق کر لو اگر بات صحیح ہے تو لڑکی ساتھ لے آؤ۔ اس کے بعد بدر الدین اور سراج الدین کے چچا خلیل نے سراج الدین کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ طلاق دے دیا تو ہم لوگوں نے اپنی موجودگی میں لڑکی کو جمال الدین محمد ابراہیم کے ساتھ لگا دیا وہ اپنے میکے چلی آئی۔ بدر الدین، بیان حلفیہ صائمہ بی بی جمال الدین کا کہنا ہے کہ سراج الدین کی چاچی جس سے کہ نزاع ہے وہ بھی موقع پر موجود تھی تو دین محمد سردار نے صائمہ بی بی سے کہا کہ تم بھی اس طلاق میں موجود تھیں، اللہ ورسول کا واسطہ دیکر نہیں کہیں گی ہم نے تین بار سنا ہے تو دین محمد سردار نے کہا کہ جب تم اللہ اور رسول کو جان کر نہیں کہہ سکتیں تو سراج الدین اللہ ورسول جان کر کہتے ہیں اس بات پر رہ جاؤ۔ گواہ صائمہ بی بی چاچی حاجی زین العابدین سردار نے چار آدمی لے کر بی بی سے پوچھا کہ تم اس معاملہ میں کہاں تک جانتی ہو تو انہوں نے

جواب دیا کہ ہم نے تین مرتبہ طلاق سنا ہے تو بدر الدین نے کہا کہ ممکن ہے کہ مولوی صاحب تم سے حلف لے کر پوچھیں تو تم تیار ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سچ سچ جو سنا ہے وہ کہہ دیا ہم حلف لے کر نہیں کہیں گے یہ بیان اس لیے لیا جا رہا ہے کہ سراج الدین نے کہہ دیا تھا کہ صائمہ بی بی موجود نہیں تھیں اس لیے صائمہ بی بی اب کسی طرح بیان کرنے سے انکار کرتی ہیں اور سراج الدین کا کہنا ہے کہ ممکن ہے کہ رہی الجھن کہ وجہ سے خیال نہ کیا ہو لیکن صائمہ بی بی کو بیان دینے سے اب تک انکار ہے۔

زین العابدین بی بی فاطمہ کی طرف سے یہ پرچہ لکھا جا رہا ہے معلوم ہوا کہ ہم ان کے چچا کی طرف سے ریشم پھیرنے کے واسطے گئیں تھیں تو بڑے لڑکے نے کہا کہ ادھر مت جایا کرو دادا منع کرتے ہیں تو ہم نے کہا کہ اچھا نہیں جاؤں گی۔ اس کے دوسرے دن لڑکے کے دادا نے کہا کہ اگر پھر کہیں جاؤ گی تو تین طلاق۔ اس کے بعد ہم نے بھتیجے کو بلایا اور ہم نے کہا کہ نہ کوئی بات نہ چیت ایسے ویسے کہتے ہیں۔ بھتیجے نے بی بی فاطمہ کے شوہر سے پوچھا تو کہا ہاں یہاں طبیعت گرم ہو جاتی ہے تو کیا کریں بھتیجے نے کہا آج بیس برس سے طلاق روز۔ روز دیتے ہیں بس اس کے بعد کہا کہ طلاق، طلاق، طلاق لے جاؤ بھتیجے سے کہا سراج الدین نے اور اسکے ایک روز بعد میکہ گئی تھی تو سسرال جانے پر میرے لڑکے سے پتہ چلا کہ دادا کہتے ہیں کہ روز روز نیر (میکے) جاتی ہے میکے سے آئے گی تو طلاق دے دیں گے۔ بی بی فاطمہ نشانی انگوٹھا لولا حافظ۔ اور انوار اللہ۔ سراج الدین کی طرف سے بی بی فاطمہ کے بیان کی تصدیق کے لیے گئے تھے تو انہوں نے اللہ ورسول کو حاضر و ناظر جان کر کہا۔ جو کچھ میں نے بیان دیا ہے وہ صحیح ہے تو سراج الدین اقرار و اعتبار کر کے مہر اور خرچہ پنچایتی رول سے بنتا تھا سب ادا کر دیا۔ اور پنچایت میں پنچوں کے سامنے مہر وخرچہ ادا کر دیا تو اب شرع میں کیا حکم ہے؟

سائل قمر الدین محلہ جیتپورہ بنارس معرفت ارشاد احمد پورہ رانی مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب

مسمی سراج الدین کے بیان سے اس کی عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں اور اس نے مہر وعدت کا خرچہ ادا کر دیا تو اب اس پر کوئی مطالبہ نہیں۔ عدت کے بعد سراج الدین کی مطلقہ جہاں چاہے شادی کر سکتی ہے خود سراج الدین سے شادی کرنا چاہتی ہے تو حلالہ کی ضرورت ہوگی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۰ر شوال ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

صالح نے اپنی بیوی عائشہ خاتون کو بسبب خانگی اختلافات کے غصہ میں آکر بیک مجلس چھ طلاق دے دیا، مثلاً میں نے تجھ کو طلاق دیا کہا تجھے طلاق دیا، علی حذا ترتیب اب جواب طلب امر یہ ہے کہ آیا زوجہ صالحہ پر تین طلاق واقع ہوئی یا ایک طلاق بائن ہمارے یہاں مختلف خیال کے لوگ رہتے ہیں اور ہر طبقہ کے علماء بھی الگ الگ ترجمانی کرتے ہیں، ہم لوگ سخت الجھن کے شکار ہیں، حضرت بہت جلد مدلل و مفصل حوالے سے جواب مرحمت فرما کر ہماری پریشانیوں کا دفعیہ فرمائیں۔

نوٹ:۔ ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب ہیں ان کا کہنا ہے کہ حنفیہ کی بعض مستند کتب میں لکھا ہے کہ اگر میاں بیوی میں کسی کو بھی بغیر ایک دوسرے کے زندگی کا یہ طویل سفر گزارنا ناممکن ہو، یا حالت کچھ ایسی ہو کہ جدائی کی شکل میں ان دونوں میں سے دونوں کے لیے یا ان میں سے کسی ایک کے لیے فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے تو ایسی مشکل میں مسلک امام مالک یا کسی بھی ایسے امام کی طرف رجوع کرا سکتا ہے، جو بیک مجلس تین بار یا اس سے زائد طلاق کو صرف طلاق بائن تصور کرتا ہے اور ایسی مشکلوں میں حلالہ کی نوبت نہیں آتی اس کی کچھ بنیاد ہے۔ بینوا وتوجروا

خطا کار رفیع احمد صدیقی مدرس مدرسہ اسلامیہ تجھن خرد نوگڑھ بازار ضلع بستی یوپی

الجواب

ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق کو ایک طلاق بائن قرار دینا ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے کسی کا مسلک نہیں ہے یہ غیر مقلدین کی اپج اور سہل انگاری ہے، اور جب یہ کسی بھی امام برحق کا مسلک نہیں تو اس پر عمل کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ صورت مسئولہ میں بلاشبہ تین طلاقیں پڑ گئیں، اور اب بغیر حلالہ دوبارہ شادی کی کوئی سبیل نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] حلالہ سے ایسی چڑھ تھی تو تین طلاقیں دی ہی کیوں، کیا لوگ دوسرے کی مطلقہ سے شادی نہیں کرتے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳ / ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بخدمت جناب مولانا صاحب دام ظلہ بعد سلام گزارش یہ ہے کہ عثمان نے ہندہ کو میکہ سے نہ آنے کی وجہ سے طلاق دے دیا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد ہندہ اور عثمان آپس میں رضامند ہو گئے ہیں اور اس کے بعد

کچھ دنوں تک اپنے میکے میں گزارا کیا، اب کچھ علماء نے یہ بتایا کہ اپنا نکاح کر سکتی ہے پھر دوبارہ ہندہ اور عثمان نے بموجب علمائے کرام کے کہنے پر نکاح کرلیا ہے، ایسی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا کہ نہیں اور ہندہ حلالہ کرانے پر پہلے سے اور آج بھی رضامند نہیں ہے اور نہ تھی مہربانی کر کے واپسی ڈاک سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

اگر عثمان نے ہندہ کو تین طلاق دے دی تھیں تب تو بغیر حلالہ وہ عثمان کے لیے دوبارہ حلال نہیں چاہے وہ کتنی بار نکاح کرتا رہے اور علماء فتویٰ دیتے رہیں، اگر تین طلاق سے کم طلاق دی ہو تو وہ دوبارہ نکاح صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں یہ الفاظ کہے میں نے تم کو طلاق دیا، انہیں الفاظ کو دوبارہ بولا، کسی پس وپیش کے ادا کیے اور تیسری بار کہنے میں اس نے تھوڑی جھجک محسوس کی۔ بہرحال اس نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا، اب مسئلہ یہ کہ عورت کا کہنا ہے کہ انہوں نے صرف ایک بار کہا اور مرد کہتا ہے کہ میں نے تین بار کہا زید تنہائی میں طلاق دیا تھا لیکن بعد میں جب لوگوں کو معلوم ہوا تو لوگوں نے معاملہ معلوم کرنے کے لیے زید سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے تشریح کرنے پر یہ بھی بتایا کہ میں نے تین طلاق دیا ہے کتاب کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی شمیم احمد قصبہ سگوی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں عورت کے نہ سننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا قرآن عظیم میں ہے:﴿ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرة:۲۳۷] جب شوہر خود اقرار کرتا ہے تو اب طلاق واقع نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اب سوائے حلالہ زید اس عورت سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے:﴿ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ﴾[البقرة:۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد عورت شوہر کے لیے حرام ہے تا آنکہ وہ دوسرے سے شادی کر لے اور وہ اس سے صحبت کر لے پھر وہ طلاق دے تو عدت کے بعد زید اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
محترم جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور سے التماس ہے کہ میں نے ایک روز اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں کہا کہ اگر اس طرح شرارت کرے گی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا پھر کہا کہ بول کیا کہتی ہو طلاق لوگی طلاق دیتا ہوں کئی بار کہا لیکن اس سے مراد تھا دینے کو تیار ہوں مگر وہ کچھ نہ بولی اور میں بھی چپ ہوا پھر دو ہفتے کے بعد شرارت کی، لہٰذا اس دن میں نے صاف لفظ میں کہا جاؤ میں نے تمہیں طلاق دیا صرف ایک بار تیس جون ۰۷ء جمعرات کے روز اب میں پھر اسے رکھنا چاہتا ہوں برائے مہربانی اس کا کوئی راستہ نکال دیا جائے۔ آپ کا ناچیز محمد سعید

الجواب

صورت مسئولہ میں قضاءً تین طلاق پڑ گئیں، اب بغیر حلالہ اس کو دوبارہ نہیں رکھ سکتے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم
عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۸ ربیع الثانی ۹۰ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
حامد رضا کا نکاح بی بی احمدی خاتون سے ہوا چند ماہ تک یہ نکاح قائم رہا ایک دن سسرال والوں سے ناراض ہو کر حامد رضا نے تحریری وتقریری طور پر دو گواہوں کے سامنے اپنی منکوحہ احمدی خاتون کو تینوں طلاق دے دیا اور نکاح اور طلاق دونوں وقتوں میں احمدی خاتون بالغہ نہیں تھی اور نہ زن وشوہر میں خلوت کی نوبت پہنچی تھی اب حامد رضا چاہتا ہے کہ احمدی خاتون کو دوبارہ زوجیت میں لے لے طلاق دیئے آج عرصہ آٹھ ماہ ہو رہا ہے اس میں شرعی حکم کیا ہے بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام
المستفتی شبیر احمد اشرفی عفی عنہ مقام جوہر گنج ڈاکخانہ دیوریا ضلع ہزاری باغ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

الجواب

اگر تینوں طلاق ایک ہی لفظ میں دیا ہے، مثلاً یوں کہا اور لکھا کہ احمدی بیوی کو تین طلاق تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں، اور اب بغیر حلالہ شادی کی کوئی سبیل نہیں، اور اگر تین علیحدہ علیحدہ لفظوں سے دی ہوں مثلاً احمدی کو طلاق طلاق طلاق تو ایک بائن پڑ گئی، اور دوبارہ اس سے بغیر حلالہ بھی نکاح ہو سکے گا۔ درمختار میں ہے: "قال لزوجته غير مدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن وان فرق بانت با لا ولىٰ" [باب طلاق غير مدخول بها: ۴/ ۳۸۰] اگر حامد رضا طلاق دینے کے وقت بالغ نہیں تھا تو طلاق نہیں

پڑے گی، البتہ بالغ تھا تو مذکورہ جواب کے مطابق حکم ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۵ ارشوال ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

غلام رسول ابن سلیمان نے اپنی حاملہ بیوی زبیدہ بنت عبد الرحمان کو تین طلاق دی اور دوسرے روز پردیس چلا گیا طلاق کے ٹھیک تین روز بعد زبیدہ بنت عبد الرحمٰن کے بطن سے ایک بچی پیدا ہوئی لڑکی کی پیدائش کی اطلاع غلام رسول بن سلیمان کو پندرہ روز بعد گاؤں واپس آنے پر ہوئی اب ایسی حالت میں جب کہ طلاق کے صرف تین روز بعد لڑکی کی پیدائش ہوئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

اب اگر غلام رسول ابن سلیمان زبیدہ بنت عبد الرحمٰن سے رجوع کرنا چاہے تو کس طرح کر سکتا ہے؟

الجواب

صورت مسئولہ میں زبیدہ پر تین طلاق واقع ہوئی، یہ طلاق مغلظہ ہے، زبیدہ غلام رسول پر حرام ہوگئی، بچی پیدا ہونے پر زبیدہ کی عدت ختم ہوگئی، غلام رسول کے علاوہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے، بغیر حلالہ کے غلام رسول سے نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] یعنی اگر دو طلاق کے بعد تیسری طلاق دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں، تاوقتیکہ وہ عورت کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ والسلام

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ کو طلاق دیا پھر وہ اہل حدیث ہو گیا اور ہندہ کو اپنے مسلک پر رکھ لیا اب زید کی زوجہ ہندہ اس کے نکاح میں ہے یا نہیں دلیل سے واضح کیجئے۔

المستفتی بشیر احمد محلہ محمود پورا طوا اعظم گڑھ

الجواب

سوال میں یہ مذکور نہیں کہ زید نے ہندہ کو کتنی طلاق دیں لیکن مذہب غیر مقلد کے حوالہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق کا معاملہ ہے کہ طلاق کے اس مسئلہ میں غیر مقلدین جمہور امت سے الگ اپنا ایک نفس پرستانہ مسلک رکھتے ہیں بس اگر صورت حال یہی ہے کہ زید نے ہندہ کو تین طلاقیں دیں تو وہ اس پر حرام ہوگئی اور اس کا نکاح باطل ہو گیا اور اب وہ ایک ساتھ رہے تعلقات قائم کرے تو زنا ہوگا،

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے وہ عورت شوہر اول پر حلال نہیں خواہش نفس کے لیے مذہب بدلنا حرام ہے اور یہاں مذہب بدلا تو گمراہ ہوگا کہ حرام در حرام کیا۔" اللھم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرة " واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۷ر جمادی الآخر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی کے والد کا نام لے کر کہ عبد الحمید کی لڑکی کو میں نے تلاخ دے دیا میں نے تلاخ دیا میں نے تلاخ دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی کہ نہیں اور اگر واقع ہوئی تو کونسی اب اگر زید اپنی بیوی کو رکھنا چاہے تو اس کی کیا صورت ہوگی۔ بینوا توجروا المستفتی محمد ظہور احمد رضوی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی اضافت صحیح ہے اور الفاظ کے غلط ادا کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ درمختار (۴/۳۳۹) میں ہے:" ویدخل نحو طلاغ تلاغ و طلاك و تلاك او طلاق بلافرق بین عالم و جاهل " اب سوائے حلالہ کے کوئی اور سبیل نہیں دوبارہ رکھنے کی۔" قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۹ر ذی الحجہ ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۱-۵۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کی شادی ہندہ کے ساتھ ہو چکی تھی جو سات ماہ گزر چکا تھا اسی دور میں زمانہ رخصتی کے دوران میں زید نے ہندہ سے یہ لفظ تین بار کہا کہ تیرے باپ کی نہ رخصتی کرنے پر میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں تو آیا طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔ جواب سے مستفیض فرمائیں۔

(۲) اب زید کے ساتھ ہندہ جانے سے انکار کرتی ہے ہندہ کے حق میں کیا حکم ہے۔

المستفتی محمد شبیر صاحب

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں ہندہ پر تین طلاق واقع ہو گئیں لیکن اگر شوہر انکار کرے تو

ثبوت کے لیے گواہوں کی ضرورت ہوگی ورنہ شوہر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر" ویسے اگر ہندہ کو یقین ہو کہ اس کا شوہر وہ الفاظ طلاق اس سے پہلے کہہ چکا ہے تو اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ شوہر سے جدا ہو جائے اور انکار کی صورت میں بھی جس طرح ممکن ہو اس سے طلاق حاصل کرے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲ ذی القعدہ ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کسی وجہ سے اپنی بیوی سے انتہائی ناراض ہوا عورت کے میکے میں جا کر اپنے وارثان کے روبرو ایک ہی دن اور ایک ہی بار تین طلاق دے دیا اور دوسرے دن انہیں وارثان کے ورغلانے پر عورت کو اپنے گھر لے گیا ہے۔ تمام گھر والے اسی کا پکایا ہوا کھانا کھاتے ہیں اور عورت مرد میں باہم وہی رشتہ اور تعلق قائم ہیں جیسا کہ حلالہ اور بے طلاق والی عورت کے ساتھ رہتا ہے ایک ہی بار تین طلاق دے دیا طلاق مغلظہ مان لیا جائے گا اور اس بات کے گذرنے پر تقریبا دو ماہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی باہم راضی ہیں۔ اب شرعی اعتبار سے کونسا ذریعہ ہو کہ دونوں پاک ہو جائیں ایسی صورت میں بھی سب آدمی ان کے ساتھ کھاتے ہیں پیتے ہیں اٹھتے بیٹھتے ہیں ایسا ہی سلوک رکھتے ہیں جیسا کہ پہلے۔ جواب سے مطلع کیا جائے۔

المستفتی صفی اللہ دیوریا

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں زید اور اس کی مطلقہ پر واجب ہے کہ فورا علیحدہ ہو جائیں اور اس گناہ کی زندگی سے توبہ صادقہ کریں، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو عام مسلمان ان کے ساتھ قطع تعلق کریں، کیونکہ جو ان کے اس شغل سے راضی ہوں یا ان کا ساتھ دیں وہ بھی گنہگار رہوں گے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدہ: ۲] اگر وہ دونوں توبہ کریں تو پھر حلالہ کے بعد ان دونوں کا عقد ہو سکے گا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۶ ذی القعدہ ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی زوجہ کو رات میں غصہ کی حالت میں ایک طلاق دے دیا پھر ایک بار طلاق دے دیا

ایک بار زید کی نیت چھوڑنے کی تھی طلاق دینے کے بعد چار ماہ تک اپنی زوجہ سے ہر ضرورت پوری کرتا رہا ہے زید نے مذاق سے کئی بار طلاق کا لفظ کہا ہے اب زید کا کہنا ہے کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایک بار طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اب ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور کونسی صورت زید کو اختیار کرنی ہوگی برائے مہربانی جواب سے مستفیض فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی عنایت حسین

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر طلاق مغلظہ پڑگئی، اس پر واجب تھا کہ تیسری طلاق کے بعد بالکل قطع تعلق کر لیتا اس طلاق کے بعد جو کچھ کیا حرام وگناہ کیا، اگر ابھی اس کو اپنے پاس رکھے ہو تو زید پر واجب ہے کہ اس کو فوراً علیحدہ کرے اور فوراً گناہوں سے توبہ کرے اس کے بعد عورت کسی دوسرے سے نکاح کرے وہ اس سے صحبت کرے پھر وہ طلاق دے تو عدت گذار کر دوبارہ زید سے شادی ہو سکتی ہے اگر زید اس میں سے کسی بات پر عمل نہ کرے یعنی حلالہ کرائے نہ اس کو اپنے سے علیحدہ ہی کرے تو مسلمان ایسے بدبخت مجرم کا بائکاٹ کریں تا آنکہ وہ اس حرکت سے باز آجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۹ ر جمادی الآخر ۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۵) مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محمد یوسف چھتونی، پوسٹ مڑیاری، ضلع، بلیا

محمد یوسف صاحب نے اپنی منکوحہ بیوی کو آٹھ برس پہلے ایک طلاق دیا تھا اور بعد میں پھر رجعت کر لیا اس کے بعد بیوی بیمار پڑگئی اور بدن سے اتنی لاغر ہوگئی کہ اپنی ضروریات آپ پورا نہیں کر سکتی اس حالت میں اپنے شوہر محمد یوسف کی دوسری شادی کرا دیا لیکن محمد یوسف کی دوسری بیوی سے ہر دم مخالفت رہی۔ وجہ یہ کہ شوہر نے منع کیا اور دوسری بیوی شوہر کی مرضی کے خلاف ہر دم کام کرتی گئی۔ پھر محمد یوسف نے ضد میں آکر اسی دوسری عورت کو بھی ایک طلاق دیکر یہ کہا کہ اب تم آزاد ہو جہاں چاہو جا سکتی ہو یہ کہکر خود ہی باہر نکل گیا۔ محمد یوسف کو برادری کے لوگوں نے جانے سے منع کیا اور یہ کہا کہ اس دوسری عورت کو تو نے پہلی عورت کے کہنے اور سکھانے سے طلاق دیا محمد یوسف نے انکار کیا کہ اس معاملہ میں پہلی عورت کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ بلکہ یہ دوسری عورت ہماری مرضی کے خلاف برابر چلتی رہی اور میں نے بہت منع کیا اور خود ہی نہ ماننے پر ضد میں آکر طلاق دیا ہے لیکن لوگ پھر اصرار کئے کہ نہیں تم نے پہلی عورت کے کہنے پر طلاق دیا ہے۔ تو اس نے یعنی محمد یوسف نے کہا کہ مجھے کسی نے نہیں سکھایا اگر آپ لوگوں کا یہی خیال ہے تو

میں پہلی بیوی کو بھی طلاق دے رہا ہوں۔الفاظ تین بار دہرایا اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ اچھا پہلی بیوی کو آپ نے تین بار کہا۔لیکن دوسری کو ایک ہی مرتبہ کہا ہے اس سے رجعت کر لیجئے لیکن محمد یوسف نے کہا بلا گناہ اس عورت کی وجہ سے پہلی کو طلاق دیا اس دوسری کی وجہ سے تو دوسری کو کسی حالت میں نہیں رکھوں گا اگر طلاق نہیں ہوئی ہے تو پھر طلاق دیتا ہوں۔یعنی دوسری عورت کو بھی دو مرتبہ میں دو طلاق۔محمد یوسف نے کہا۔پہلی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟اور ہوئی تو طلاق کی کون سی قسم ہوگی۔دوسری بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوگی اور رجعت ہو سکتی ہے کہ نہیں؟پہلی بیوی کو شوہر اپنے گھر میں رکھ کر کھانا خوراک دے سکتا ہے یا نہیں؟اور پہلی بیوی سے پردہ واجب ہے کہ نہیں؟

الجواب

پہلی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑ گئی،اب بغیر حلالہ اس سے دوبارہ شادی نہیں ہو سکتی ہے اور اس دوسری بیوی پر دو طلاقیں رجعی پڑ گئیں۔عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔اور بعد عدت دوبارہ نکاح کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔قرآن عظیم میں ہے:﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] نیز اسی میں ہے:﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة:۲۳۰]۔عالم گیری(۱/۵۷۹)میں ہے:﴿اذا كان الطلاق بائنا دون فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها وان كان الطلاق ثلثا لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحا صحيحا ويدخلبها ثم يطلقها﴾ پہلی عورت کو صرف کھانا کپڑا دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن واضح ہو کہ وہ اب زید کے لیے اجنبی ہوگئی اس لیے اب اس سے اجنبیوں جیسا برتاؤ ضروری ہے اس سے زنانہ ہو کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہو۔جس گھر میں رہتی ہے اس گھر میں نہ جائے بات چیت نہ کریں اور سخت احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ نفس حیلے بہانے تراش لیتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲/ر جمادی الاول ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۶) **مسئلہ**:کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہوئی اس کے چار سال کے بعد زید کی عورت اور زید کی دوسری اولاد سے گھریلو مسئلہ میں کچھ باتیں ہو گئیں اس بناء پر زید نے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا۔زید کی بیوی اپنے والد کے پاس دو سال سے تھی اور اس کے والد وغیرہ نے آ کر کہا کہ زید اپنی عورت کو خرچ وغیرہ دے یا طلاق دے اور یہ مسئلہ قریب ایک سال تک چلتا رہا زید کے والد نے کہا کہ ہمارے پاس روپیہ نہیں کہ تمہاری عورت

کودوں جو کچھ روپیہ تھا حصہ کا تم کو میں نے شادی کردیا اس کے بعد زید گھر سے چلا گیا کام کرنے۔ زید نے اپنی عورت سے کہا جو کچھ کام کریں تمہاری قسمت ہوگی ہم تمہیں روپے روانہ کردیں گے اور جانے کے بعد اس نے کوئی خط نہیں لکھا دو سال تک ہندوستان میں نہیں پایا زید پاکستان چلا گیا وہاں جا کر بھی خط نہیں روانہ کیا زید کی والدہ محترمہ کو پتہ چلا کہ زید پاکستان یا کراچی میں رہتا ہے اس کے بعد زید کی عورت اپنے بھائی کے ساتھ پاکستان چلی گئی لیکن دونوں کو پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں ہے۔ زید کے رشتہ دار رسید پور مشرقی پاکستان میں رہتے ہیں، ان لوگوں نے زید کے والد کے پاس خط لکھا کہ طلاق نہیں ہوئی، لڑکی کے بھائی نے اپنی بہن کی شادی کردیا۔ زید کے والد نے کہا کہ اس کے پاس خط گیا تھا کہ تمہاری عورت کی شادی کر دی گئی تم اس کے پاس خط طلاق لکھ کر روانہ کردو، ورنہ جو کچھ گناہ ہوگا وہ تمہارے سر ہوگا، زید پتہ بھول گیا تھا اس کو جب اپنے رشتہ داروں کا کچھ دن کے بعد پتہ چلا تو تین طلاق دیکر خط روانہ کیا اپنے رشتہ داروں کے پاس، جو ان کو نہیں ملا۔

الجواب

جب زید نے ایک دفعہ کو تین طلاق لکھ دی تو وہ اگر چہ مکتوب الیہ کو نہ ملا طلاق واقع ہو گئی، اور اب بغیر حلالہ زید کی شادی دوبارہ اس عورت سے نہیں ہوسکتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۰ رذی الحجہ ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی اور زید نے کسی بنا پر ہندہ کو تین طلاق دی بعد عدت ہندہ کی شادی بکر سے ہوئی اور پھر بکر نے طلاق دی۔ زید نے پھر ہندہ سے تیسرے روز شادی کرلی اس بنا پر کہ ہندہ کے پاس کچھ رقم تھی اس لیے کوئی دوسرا آدمی ہندہ سے شادی نہ کرلے۔ بعد عدت ملنے کے تعلق سے قاضی صاحب نے زید کو بتادیا اور قسم دلوادی۔ زید کو بتادیا کہ درمیان عدت ملنا ناجائز ہے۔ عدت پوری ہونے پر اب سوال شریعت مطہرہ سے یہ ہے کہ مذکورہ بالا نکاح درست ہوا یا نہیں۔ اگر نہیں ہوا ہے تو قاضی کے حق میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی غلام حیدر مصباحی مدرس مدرسہ قاسم العلوم بہادر گنج علاقہ پورنیہ بہار

الجواب

زید کی شادی ہندہ سے دوبارہ نہیں ہوئی۔ عدت گزارنا ضروری تھا۔

(الفتاوی الهندیة: ۱/۵۷۹) میں ہے: " واذا کان الطلاق ثلثاً لم تحل له حتی تنکح

زوجاً غيره نكاحا صحيحاً و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها و تنقضي عدتها منه "
نیز اسی میں (۱/۳۵۸) پر ہے: "لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره و كذالك المعتدة"
قاضی صاحب غلط مسئلہ بتا کر گنہگار ہوئے۔ وہ اپنے گناہ سے توبہ کریں۔ زید اس سے علیحدہ رہے اور عدت مکمل ہونے کے بعد دوبارہ نکاح پڑھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴ر صفر ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میاں بیوی میں ایسی کچھ بات کو لے کر جھگڑا ہوا، شوہر بھی اپنی بیوی کو مارا اور بیوی بھی اپنے شوہر کو ایک طمانچہ ماری اسی بات میں آکر شوہر آنگن میں آکر بولا تین طلاق لیکن بیوی سے جب پوچھا جا رہا ہے وہ انکار کر رہی ہے کہ میں نے طلاق کا لفظ سنا ہی نہیں لیکن شوہر سے دریافت کرنے پر بولتا ہے میری زبان سے تین طلاق کا لفظ نکل گیا ہے۔ لیکن میں صرف ایک بار بولا ہوں کہ تین طلاق۔ اب امر طلب یہ ہے کہ طلاق قرآن وحدیث کے روشنی میں ہوگی یا نہیں مدلل ومفصل جواب سے عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ المستفتی محمد زلیخا علی مقام کلیان پور ضلع سرگجہ (ایم پی)

الجواب

طلاق میں عورت کے سننے نہ سننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قرآن عظیم میں ہے ﴿بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة: ۲۳۷) شوہر کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اس صورت مسئلہ میں شوہر نے طلاق کی نسبت لفظ میں عورت کی طرف کی ہو یا یہ بولتے وقت دل میں یہ سوچا ہو کہ بیوی کو تین طلاق، تو تین طلاق پڑ گئیں، تین طلاق کو تین دفعہ کہا ہو، یا ایک دفعہ میں اور عورت بے حلالہ جائز نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ [البقرة: ۲۳۰] تین طلاق کے بعد عورت مرد کے لیے بغیر حلالہ جائز نہیں ہا اور اب تین طلاق کے لفظ زبان سے نکل گئے، نہ عورت کا ذکر وا شارہ نہ دل میں خیال تو طلاق واقع نہ ہوگی "لترک الاضافة" واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی، ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ

(۵۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے والدین کا کہنا ہے کہ تم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دو۔ زید کہتا ہے کہ میں طلاق نہیں دوں گا۔ یہ دو تین سال سے طلاق دینے کو کہہ رہے ہیں۔ مگر زید طلاق نہیں دیتا ہے۔ والدین اسی چکر میں جادو بھی کرتے ہیں۔ ایک روز زید کو اس کے والدین سُرما کی شیشی دیتے ہیں اور ساتھ سونگھنے کو بھی

کہتے ہیں۔زید سونگھ تا ہے تو جادو اثر بھی کر جاتا ہے۔اس کے تین چار روز بعد زید اپنی بیوی ہندہ کو ایک ہی سانس میں کہا کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا۔اس کے بعد زید کہتے ہیں میں نے برا کیا اسی غصہ میں زید اپنے والدین کو چاقو سے مارنے جاتا ہے اس کے بعد جماعت بیٹھتی ہے۔اور جماعت والے زید کے والدین سے پوچھتے ہیں کہ تم نے جادو کیوں کیا اس پر زید کے والدین کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے فائدے کے لیے کیا نہ اس کے فائدے کے لیے کیا اور ساتھ ہی ساتھ عورت حاملہ بھی ہے برائے کرم جواب عنایت فرمائیں۔ المستفتی ،محمد شفیق صاحب بھیونڈی تھانہ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر تین طلاق پڑ گئی۔اور یہ اب اس کے لیے بے حلالہ جائز نہیں قرآن شریف میں ہے ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] شریعت نے جادو کا لحاظ نہیں فرمایا ہے۔ہدایہ (اور در مختار: ۳/۲۳۳) میں ہے "ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ" جادو کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔جادو کرنے کرانے کا گناہ والدین کے سر ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲ رمحرم الحرام /۱۴۱۱ھ

(۶۰۔۶۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو جھگڑنے کے درمیان تین بار طلاق طلاق طلاق کہا آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(۲) طلاق واقع ہونیکی صورت میں ہندہ جو کہ آئسہ ہے اسے حلالہ کی کیا صورت ہوگی؟

بینوا توجروا المستفتی ،علی شاہ مہراج گنج اعظم گڈھ

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں طلاق مغلظہ واقع ہوئی۔

(۲) اس عورت کے حلالہ کا بھی وہی طریقہ ہے جو حائض عورت کے حلالہ کا طریقہ ہے البتہ اسکی عدت بجائے حیض کے مہینوں سے شمار ہوگی یعنی تین مہینہ۔

(۶۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سنت کے مطابق طلاق دی مگر گاؤں کے کچھ غیر مسلم طبقے کے لوگ جبراً لڑکی کو شوہر کے مکان میں لاکر رکھ دیا ہے اور سختی سے نہ رکھنے پر پیش آتے ہیں ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے مدلل تحریر فرمائیں کرم ہوگا۔فقط والسلام المستفتی محمد حلیم ،موضع ،دھنسا ضلع گورکھپور

الجواب

سائل سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے تین طلاق دے دیا، تین طلاق کے بعد عورت شوہر پر بالکلیہ حرام ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] اب وہ طلاق دینے والے کے لیے بالکل اجنبی ہے لیکن جب تک عدت ختم نہیں ہوتی جس کی عدت تین حیض ہے اس وقت تک عورت شوہر سے خرچ پانے اور اسکے مکان میں رہنے کی مستحق ہے۔ ہدایہ میں ہے "وعلى المعتدة ان تعتد فی المنزل الذی یضاف الیها بالسکنیٰ" [۴/ ۳۱۰] عورت طلاق کے قبل جس گھر میں رہتی تھی اسی میں عدت گزارے مرد کو اس گھر میں آنے جانے سے روک دیا جائے گا تاکہ عورت کا سامنا نہ ہو جب عدت ختم ہو جائے تو شوہر کی ساری ذمہ داری ختم نہ خرچ اس کے ذمہ ہے نہ مکان، عورت کو اس کے میکے بھیج دیا جائے اور اسکے اعزا و اقربا اسکی پرورش کریں اور بہتر تو یہ ہے کہ عدت کے بعد عورت کے رشتہ دار کہیں اور اسکی شادی کر دیں تاکہ اس کی بقیہ زندگی اطمنان سے گذرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲-۷-۱۹۹۱ء

(۶۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

غرض تحریر اینکہ زید کا اپنی ساس سے تک جھک اور مباحثہ ہو گیا جس کی وجہ سے زید کی ساس بولنے لگی کہ تمہارے گھر آئی تھی اور تم نے مجھے بے عزت کیا اب تمہارے گھر میں ایک لمحہ بھی رہنا مجھے گوارا نہیں میں چلی زید نے بہت کچھ کہ کر دیکھا کئی بار نشیب و فراز کو سمجھایا مگر زید کی ساس اب واقعی میں ایک لمحہ بھی زید کے یہاں ٹھہرنے کو تیار نہ تھی اخیر میں زید نے یہ دلاسہ دیا کہ صبح اپنی بیٹی کو ساتھ لیتے جائیگا اکیلے بھی تو آپ کا یہاں سے جانا مناسب نہیں زید کی ساس بولنے لگی کہ ایسے کیسے جاؤنگی راستہ دیدو نوٹ (راستہ دینے کا مطلب یہ ہوتا ہی کہ ہماری بیٹی کو طلاق دے دو) زید غصہ میں آ گیا اور بولنے لگا اگر تمہارے کہنے سے طلاق دیں تو طلاق ہو جائے گی؟ تو دے دیتا ہوں، ایک طلاق، دو طلاق، تین، تمہاری بات سے میری بیوی چلی جائے گی تو چلی جائے، مگر میں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا ہوں، زید کی بیوی نے بھی طلاق سے انکار کر دیا کہ نہ مجھے طلاق دیا ہے اور نہ ہی میں طلاق لیا ہوں نہ ہی میں نے سنا ہے، اور زید بھی کہ رہا ہے کہ میں اپنی بیوی کے سامنے نہیں کہا ہوں اور کیسے طلاق دے سکتا ہوں، لہٰذا حضور علمائے دین و شرع متین سے گذارش ہے کہ اطمنان بخش جواب سے نوازیں گے، عین کرم ہوگا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں فقط والسلام۔

المستفتی محمد نوشاد عالم کوروا سونا، رائے تھاڑی، ضلع، دیوگھر (بہار)

الجواب

آج کل یہ نادانی مسلمانوں میں عام ہے کہ کچھ کرنے سے پہلے شریعت کا مسئلہ نہیں پوچھتے کر لینے کے بعد پوچھتے ہیں، اور مسئلہ اپنی غرض کے خلاف پڑتا ہے تو کف افسوس ملتے ہیں اور واویلا مچاتے ہیں، صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر تین طلاق واقع ہوگئیں، چاہے کسی کے کہنے سے طلاق دیا ہو چاہے از خود اور عورت سامنے ہو نہ ہو سنے نہ سنے ہر صورت میں طلاق پڑ جاتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة:۲۳۷] شوہر کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اسے دے دیا تو پڑ گئی، عورت قبول کرے یا نہ کرے سنے چاہے نہ سنے اور اسکا نکاح یکسر ختم ہو گیا، اور زید کی عورت اس پر حرام ہوگئی، قرآن شریف میں ہے: تین طلاق کے بعد عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

(۶۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اپنی بیوی ہندہ کو خانہ داری جھگڑے میں مار رہا تھا کہ ہندہ کا بھائی عمرو نے زید سے کہا میری بہن ہندہ کو مت مارو زید نے کہا کہ میں مارونگا عمرو نے کہا کہ تم کو نہیں رکھنا ہے تو مت رکھو لیکن مارو مت زید نے کہا میں نہیں رکھونگا عمرو نے کہا نہیں رکھنا ہے تو میری بہن کو طلاق دے دو زید نے کہا ہاں میں نے طلاق دے دی پھر عمرو نے کہا کہ تینوں طلاق دے دو اس پر زید نے کہا ہاں میں نے تینوں طلاق دے دی پھر عمرو نے کہا کہ مجھ کو لکھ کے دو تو زید نے کہا ہاں میں نے لکھ کے دیا یہ بات دن میں تقریباً ۱۱ بجے ہوئی تھی زید دن بھر رہا رات میں کھانا وغیرہ بھی کھایا زید نے ہندہ سے رات میں رجوع کرنا چاہا لیکن ہندہ کا بھائی عمرو ان سے انکار کر دیا کہ جب میری بہن کو طلاق دے دی تو اب نہیں جا سکتی ہے۔ دوسرے دن تقریباً ۱۰ بجے دن میں زید زہر کھا لیتا ہے اور رات میں انتقال کر جاتا ہے اب مذکورہ بالا سوال پر ہندہ پر کونسی طلاق پڑی اور رجوع کرنا شریعت کے مطابق تھا یا نہیں اور زید کی متروکہ جائداد کی ہندہ وارث ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب سے مشکور فرمائیں، نیز جواب میں رجسٹر نمبر اور حوالہ نمبر ضرور دیں گے

المستفتی، مشتاق احمد مقام چھٹ پور پلاسی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر تین طلاق مغلظہ پڑ گئیں، اور اس صورت میں دوبارہ شادی کی صورت صرف حلالہ ہے خالی قول رجعت سے کام نہیں چلے گا قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ

حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَہٗ﴾[البقرۃ: ۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد بغیر حلالہ اور کوئی چارہ کار نہیں اور صورت مسئولہ میں تین طلاق کا مطالبہ اگر خود عورت نے نہیں کیا ہو تو اسکے شوہر کے ترکہ سے وراثت کا حصہ ملے گا۔ عالم گیری میں ہے:

"و طلقها طلاقاً بائناً ثم مات وهي في العدة ورثته فكذلك تنهاذا طلقها من غير سوالها فاما اذا طلقها بسوالها فلا ميراث لها" واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۶۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے ایک رقعہ تحریر کیا بھیجنے کے لیے جس میں طلاق حسن طلاق احسن طلاق بدعی تینوں طلاقیں ایک بار لکھدیا، زید پھر اپنی بیوی سلمہ کو رکھنا چاہتا ہے، اب یہ معلوم کرنا ہے کہ سلمہ کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور ہوئی تو کونسی طلاق واقع ہوئی؟

ابرہوا، پوسٹ میدی فارم پھول بازار، ضلع بہرائچ

الجواب

اگر زید نے بطور خط القاب اور خطاب کے بعد طلاق کے الفاظ لکھے اور یہ نہ لکھے ہوں کہ وہ پہونچے تب طلاق تو تحریر لکھتے ہی اس کی بیوی پر تین طلاق پڑ گئیں، اور اب وہ اس کے لیے بے حلالہ جائز نہ ہوگی۔ عالم گیری (۱/۳۷۶) میں ہے: "ان كانت مستبينة و مرسومة يقع الطلاق نوى او لم ينو ثم المرسومة لا تخلو اماان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق و تلزمها العدة من وقت الكتابة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی، ۱۴۱۲ھ

(۶۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اپنی بیوی کو تین طلاق ایک بار دیا طلاق طلاق طلاق تو ایسی صورت میں طلاق ہوئی کہ نہیں اطمینان بخش جواب عنایت فرمائیں کیونکہ ۲۹ رمئی کے اخباروں میں شائع ہونے والا طلاق کا مسئلہ ٹیڑھا ہو گیا ہے جو جمیع اہل حدیث کے علماؤں نے شائع کیا برائے مہربانی حوالے کے ساتھ جواب عنایت کریں عین نوازش ہوگی۔ والسلام آپ کا خادم، ڈاکٹر محرم علی رشیدی، مقام و پوسٹ، پیپنا، ضلع دیوریا (یوپی)

الجواب

ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی ہیں، اس پر جمہور صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ اور علمائے امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں: "قال الشافعي ومالك وابو حنيفة واحمد وجماهير العلماء من السلف والخلف بوقوع الثلث" امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور سلف وخلف کے جمہور علمائے کرام فرماتے ہیں: ایک مجلس کی تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں۔ اب باجماع

ابن قیم ظاہری المذہب فاسد المشرب، سواد اعظم امت اہل حق واضح کی مخالفت نہ کرے گا، الا من سفہ نفسہ‘‘ فتح القدیر میں ہے: ’’ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعد هم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلث وفي سنن ابي داؤد عن مجاهد قال كنت عند ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنه فجاء رجل فقال انه طلق امراته ثلثاً قال فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ثم قال ايطلق احد كم فيركب الحموقة ثم يقول ياابن عباس يا ابن عباس فان الله عز وجل قال: ﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً﴾ [الطلاق: ٢] عصيت ربك وبانت منك امرأتك. ثم ذكر ادلة برواية الموطا عن ابن عباس وعن ابن مسعود وكابي داؤد عن ابن عباس وابي هريرة ومعاو مثله عن ابن عمر قال وروى ايضاً عن عبد الله بن عمرو بن العاص وبسند عبد الرزاق عن علقمه عن ابن مسعود ووكيع عن امير المؤمنين علي وامير المؤمنين عثمان بن عفان وقد قلمه عن امير المؤمنين عمر ولورده برواية ابن ابي شيبة والدار قطني عن ابن عمر عن النبي ﷺ وذكره في آخر الكلام برواية عبد الرزاق في مصنفه عن عبادة بن الصامت عن النبي ﷺ رضي الله تعالىٰ عنهم اجمعين الى ان قال قد اثبتنا النقل عن اكثرهم صريحاً بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بان الثلث بفم واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف۔ (فتاویٰ رضویہ: کتاب الطلاق: ۵/۶۳۶)

واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۳ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

(۶۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

کہ زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا ہندہ اپنے شوہر کے ساتھ خوشی خوشی رہ رہی ہے مگر زید کا باپ کسی رنجش کی وجہ سے خوش نہیں رہتا ہے اور بار بار اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ تم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دو مگر زید کبھی راضی نہیں ہوا مگر ایک دن زید نے اپنے بیٹے بکر کو غصہ کی حالت میں مارا بیوی ہندہ نے مزاحمت کرتے ہوئے لڑکے کو اپنے شوہر زید کے پاس سے لے کر دوسرے کمرے میں چلی گئی زید غصہ میں تو تھا ہی اسی حالت میں اپنے باپ سے کہتا ہے کہ تم کہہ رہے تھے کہ طلاق دے دوں تو میں نے طلاق دے دیا، طلاق دے دیا، طلاق دے دیا، اسی طرح کے الفاظ ادا کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں اور ہوئی بھی تو کون سی طلاق پڑی مدلل تحریر فرمائیں کرم ہوگا۔

المستفتی: سمیع اللہ عطاء مقام، مجگاؤں ضلع گورکھپور،

الجواب

زید نے اپنے باپ کے کہنے سے ہی جب اپنی بیوی کو سوال میں لکھے ہوئے الفاظ کہے تو اس پر

تین طلاق واقع ہو گئیں۔اور وہ بغیر حلالہ زید کے لیے حلال نہیں۔

قرآن شریف میں ہے ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة:۲۳۰]
اگر شوہر نے بیوی کو تین طلاق دے دیں تو عورت شوہر کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک عورت عدت گزار کر کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے اور وہ اس سے صحبت کرلے اور طلاق دے تو اب عدت کے بعد شوہر اس سے شادی کر سکتا ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

(۶۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

محمد لیٰسین ولد عظیم گرام پوسٹ پراچند ربھان تھانہ کوتوالی ضلع دیوریا کی شادی عرصہ بیس سال کتاب النساء بنت محمود عرف پلو گرام پوسٹ چریادن گزرگ تھانہ گولی بازار ضلع دیوریا سے ہوئی تھی، اب ہم دونوں کا تعلق نہیں ہے اس لیے ہمارا اس کا گزر بسر ہونا مشکل ہے اس وجہ سے میں روبرو دو گواہوں کے سامنے تین طلاق دیتا ہوں لھذا مہر دین مبلغ پینتیس روپیہ پچیس پیسہ اور خرچہ عدت پہلے دیا جا چکا ہے طلاق، طلاق، طلاق۔(۱) گواہ محمد لیٰسین (۲) حاشم میاں۔محمد لیٰسین ۷/۱۲/۱۹۹۴

الجواب

بر تقدیر صورت مستفتی صورت مسئلہ میں محمد لیٰسین کی بیوی کتاب النساء پر تین طلاق واقع ہو گئی عدت گزار کر وہ کسی دوسرے مرد سے شادی چاہے کر سکتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔۱۶/شوال ۱۵ھ

(۶۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

میاں اور بیوی میں جھگڑا ہوا اور جھگڑے ہی کے درمیان میاں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے نہیں رکھوں گا میں تجھ کو طلاق دے رہا ہوں اور کئی دن تک میاں اور بیوی میں بات چیت تک نہ ہوئی اور اسی درمیان وہ عورت ایک کافر کے ساتھ بھاگ گئی اور دو تین مہینہ تک لاپتہ رہی اور اسی کافر کے ساتھ اس کے مذہب کے مطابق ایک مندر میں اس کی شادی ہو گئی کیا اس عورت کی شادی اس کافر کے ساتھ ہوئی یا نہیں اور شوہر نے جو اپنی بیوی سے کہا تھا کہ میں تجھ کو نہیں رکھونگا میں تجھ کو طلاق دے رہا ہوں کیا اس سے عورت کو طلاق پڑ گئی یا نہیں۔اور رہی بات وہ عورت دو تین مہینہ کے بعد واپس آئی اور وہ پہلے شوہر یعنی مسلم شوہر کے ساتھ رہنا چاہ رہی ہے وہ بھی رکھنا چاہتا ہے ایسی صورت میں تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا۔

المستفتی محمد جبرئیل ضلع، نول پراسی، نیپال

الجواب

سوال میں اس امر کی وضاحت نہیں کہ شخص مذکور نے اس عورت سے طلاق کے بارے میں یہ الفاظ پہلی بار کہے یا اس سے پہلے بھی اس کو طلاق دے چکا ہے اگر پہلے تین طلاق دے چکا ہو یا دو ہی دیا ہو مگر اس جملہ سے کہ،، میں دے رہا ہوں ،، میں دے رہا ہوں سے طلاق واقع کی ہو تو عورت پر طلاق مغلظہ پڑ گئی اور بغیر حلالہ اس کا نکاح پہلے والے شخص سے نہ ہوگا اس کے لیے حلالہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے یہ توبہ کرے پھر اس کو کلمہ پڑھایا جائے عدت ختم ہوگئی ہو تو دوسرے آدمی کے ساتھ شادی کیا جائے وہ اس سے صحبت کرے اور پھر وہ شخص اس کو طلاق دے تو بعد عدت پہلے والے شوہر سے شادی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ

(۷۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہمارے گاؤں میں قدوس نام کا ایک لڑکا ساس پتوہ کے جھگڑے میں اپنی عورت کو تین طلاق دے چکا طلاق دینے کے بعد اب اپنی عورت کو گھر سے بھگانے لگا تب عورت اپنے میکہ کا دیا ہوا سامان مانگنے لگی تب یہ دو روز کے بعد عورت کو پھر سے رکھ لیا طلاق دیتے ہوئے محلے کے سبھی لوگوں نے سنا ہے اس کے بارے میں آپ کیا لکھتے ہیں حلالہ کرنا لازمی ہے یا نہیں؟ وہ انسان حلالہ کرنا نہیں چاہ رہا ہے اگر حلالہ نہ کرے تو اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے یہ آپ کھلے الفاظ میں لکھیں۔ فقط والسلام

الجواب

تین طلاق کے بعد عورت نکاح سے بالکل نکل جاتی ہے اور بے حلالہ دوبارہ شوہر کے لیے حلال نہیں ہے نکاح کر کے رکھے یا بغیر نکاح ہر طرح زنا اور حرام کاری ہے قرآن شریف میں ہے تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ عورت شوہر کے لیے حلال نہیں تو آپ کی بستی کا عبد القدوس نامی لڑکا اگر تین طلاق کے بعد اپنی عورت کو اپنے سے علحدہ نہیں کرتا یا حلالہ کے بغیر اس سے تعلقات زن و شوئی (میاں بیوی کے تعلقات) قائم کرتا ہے تو زانی و حرام کار ہے بستی کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اس وقت تک کہ عورت کو اپنے سے جدا کرے یا حلالہ کرائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ

(۷۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی خالدہ کو تین طلاق دی ایک ہفتہ بعد خالدہ نے یہ کہا کہ وہ چار ماہ کی حاملہ ہے لہٰذا گاؤں والوں نے عدت گذارنے کے لیے اس کو زید کے گھر پہونچا دیا پھر کچھ دنوں بعد اس نے یہ کہا

کہ اس کا حمل ضائع ہوگیا اور پوچھنے پر باقاعدہ قسم کھائی تو گاؤں کے امام صاحب نے خالدہ کا نکاح دوسرے آدمی عمرو سے کردیا۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ نکاح ثانی درست ہے یا نہیں اور نیز کیا امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے۔ بینوا وتوجروا

المستفتی، مولوی عبد الجلیل، مقام پرڈیا پوسٹ منجھلاڈیہہ، گریڈیہہ (جھارکھنڈ)

الجواب

بہار شریعت میں ہے اگر مطلقہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہوگئی کہ حمل تھا ساقط ہوگیا اگر حمل کی مدت اتنی تھی کہ اعضاء بن چکے تھے مان لیا جائے گا۔ صورت مسئولہ میں بھی عورت کا بیان یہی ہے اس لیے عمرو کے ساتھ اس کا نکاح صحیح ہوا اور امام صاحب پر کوئی الزام نہیں ان کے پیچھے نماز درست ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

(۷۲) **مسئلہ**: ہم ثابت علی محلہ رسول پور کے ہیں۔ ہم نے نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو تین بار طلاق دے دیا ہم نے جو الفاظ کہے وہ یہ ہیں۔ ہم نے گودر کی لڑکی کو طلاق دیا۔ ہم نے نہ تو بیوی کا نام لیا اور نہ اس کے باپ کا نام لیا ایسی حالت میں طلاق ہوئی کہ نہیں۔ بیوی کے باپ کا نام شکر اللہ ہے۔

المستفتی: ثابت علی

الجواب

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ثابت علی کے خسر کا نام کچھ اور ہے اور گودر ان کی عرفیت ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو ثابت علی کی بیوی پر تین طلاق پڑ گئی۔ اب وہ بغیر حلالہ اس سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۶ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

(۷۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

منور کی شادی آمنہ خاتون سے ہوئی مورخہ ۸ رجون ۹۰ء کو بعدہ دونوں ازدواجی زندگی گذارنے لگے جس سے تین بچے بھی پیدا ہوئے لیکن کچھ دنوں بعد آمنہ خاتون اپنے شوہر کی نافرمانی کرنے لگی اور بار بار اپنے میکے فرار ہونے لگی اور دوسروں کے ذریعہ اپنے شوہر کی پٹائی بھی کروادی، پھر انہوں نے تھانے میں مقدمہ بھی دائر کردیا۔ ان تمام صورتوں کے باوجود آمنہ خاتون کا شوہر مقدمہ جیت گیا۔ اور چونکہ جب آمنہ خاتون اپنے شوہر کے یہاں سے فرار ہوئی تھی اس کے تقریباً پندرہ مہینہ بعد آمنہ خاتون کے بطن سے ایک بچی پیدا ہوئی جس کے بارے میں آمنہ کے شوہر کا بیان ہے کہ وہ بچی میرے نطفہ سے نہیں ہے۔ اس

غلط حرکت کی بنیاد پر منور علی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دیا۔ اب شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اور اس بچی کا کیا حکم ہے؟ نیز اس عورت کا کیا حکم ہے؟ قرآن واحادیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔

المستفتی: منور علی مقام بیر چور پوسٹ بید پور مقام بھاورکول ضلع غازی پور یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں شرعی طریقہ تو یہ تھا کہ شوہر اپنے علاقے کے کسی سنی صحیح العقیدہ عالم کی خدمت میں اپنا معاملہ پیش کرتا اور وہ عالم ان دونوں میں لعان کا صیغہ جاری کرتا، اور اس کے بعد میاں بیوی میں تفریق کر دیتا اور لڑکی کو ماں کے ساتھ ملحق کر دیتا، مطلوبہ عالم نہ ہونے کی صورت میں یہ کام اس گاؤں کے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی پنچایت بھی کر سکتی تھی مگر جب اس نے ایسا نہیں کیا اور طلاق مغلظہ دے دی تو عورت نکاح سے نکل گئی، مگر بچی کا نسب شوہر منور ہی سے ثابت ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

الولد للفراش و للعاهر الحجر۔[مسند امام احمد بن حنبل:٦/٦٩]

عورت کا مہر اور بچی کی پرورش کا خرچہ شوہر کے ذمہ ہوگا عورت جو بھاگی شوہر کی نافرمانی کی اور اگر اس کے قدم کچھ بہکے تو فاسق وفاجر اور سخت گنہگار بھی ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

(۷۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

جو عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر گھر سے بھاگ کر میکے چلی گئی اور پھر واپس آ کر پھر شوہر سے معافی مانگ کر رہنے لگے اور شوہر کو اپنی طرف سے تحریر لکھ کر دیدے کہ اگر میں پھر غلطی کروں تو مجھے تین طلاق پڑ جائے۔ عورت کی تحریر کی نقل یہ ہے:

"ہم کہ حدیث النسا بنت سید علی مقام علی نگر ضلع گورکھپور کی رہنے والی ہوں ہماری شادی عبد القیوم ابن رمضان علی مقام گولا بازار تحصیل بانس گاؤں ضلع گورکھپور کے ساتھ قریباً دس برس ہوئے ہوئی تھی اس کے بیچ ہم نے بلا اجازت اپنے شوہر تین بار اپنے میکے بھاگ کر چلی گئی تھی، لیکن اس بار کی غلطی کی معافی چاہتی ہوں اور اگر آئندہ ہم سے ایسی حرکت ہوئی تو میں اپنے شوہر سے مہر دین اور تین مہینہ تیرہ دن کا خرچہ لینے کی حقدار نہیں رہوں گی اور اس حالت میں ہمارے شوہر عبد القیوم کا تین طلاق جائز ہوگا۔ لیکن آپسی کی ناراضگی کی وجہ سے قصبہ گولا بازار کے اندر کہیں بھی اپنی عزیز کے گھر گئی تو اس حالت میں طلاق نہیں مانا جائے گا۔ کاغذ لکھدیا تا کہ وقت پر کام آئے۔"

عرض طلب یہ ہے کہ عورت نے اپنی تحریر میں لکھا ہے کہ آپسی ناراضگی کی وجہ سے بھاگ کر قصبہ

گولا بازار میں کسی عزیز کے وہاں گئی تو طلاق نہیں مانا جائے گا۔عورت کو گھر بھاگ کر اپنے میکے گئے ہوئے تقریبا ۱۹ ربرس ہو گئے اور وہ اپنے میکے میں ہے۔تو ایسی صورت میں عورت کی تحریر کے مطابق تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور شوہر نے اپنی زبان سے اسی وقت گواہوں کے سامنے تین طلاق دے دیا ہے۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب سے نوازیں، نیز عورت کی تحریر کے مطابق شوہر کو عدت کا خرچ دینا ہوگا یا نہیں؟

السائل: عبد القیوم مقام و پوسٹ گولا بازار گورکھپور

الجواب

طلاق کا پورا حق اللہ تعالیٰ نے شوہر کو دیا ہے، عورت کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔ پس صورت مسئولہ میں جب شوہر نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اب چونکہ وہ عورت اس اقرار کے باوجود کہ میں اپنے میکے نہیں جاؤنگی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے میکے چلی گئی۔لہذا شرعا عدت کے نان ونفقہ کی بھی مستحق نہ ہوئی، چنانچہ ردالمحتار میں ہے: لانفقة لخارجة من بيته لغير حق۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۸ ر جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ

(۷۵) مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی شادی سات سال پہلے ہندہ سے ہوئی تھی اور زن وشوہر میں میل محبت تھی اس وقت دو بچے بھی موجود ہیں سوئے اتفاق ایک روز زید گھر میں آیا تو اس کی مرغوب پالتو مرغی جس کا پالنا زید کی والدہ کو ناپسند تھا اور اس کی نسبت بہت خفگی کے ساتھ زید کو سخت وسست کہا والدہ کی خفگی کے ساتھ ہندہ نے مرغی کو جھاڑو سے متواتر مارا۔زید کو ہندہ کی اس حرکت پر سخت غصہ آ گیا اور اس خیال سے کہ اس نے بھی والدہ کی طرح میرے شوق کی چیز کی پرواہ نہ کی پس زید آپے سے باہر ہو گیا اور جھنجھلا کر کے کہا کہ نسیمہ بی بی کو طلاق دیا لفظ دیا کو اس نے کئی بار دہرایا اس موقع پر زید کے ماموں جو اس موقع پر آئے ہوئے تھے موجود تھے وہ فورا ہندہ کے والد کو خبر کر آئے۔زید کی اس جھنجھلاہٹ کے وقت اس کی والدہ۔نے زید کے منھ پر ہاتھ رکھ دیا اور دو چار ہاتھ مارا۔ ہندہ نے کہا میرا طلاق نہیں ہوا میرا نکاح رابعہ بی بی کے نام سے ہوا ہے اور طلاق نسیمہ بی بی کے نام سے ہوا ہے میرا طلاق نہیں ہوا ہے۔زید یہ سنتے ہوئے بغیر کچھ کہے ہوئے باہر چلا گیا گھر سے نکلتے ہی طلاق کے لفظ بخوبی نکلنا یاد آ گیا عین اسی وقت ہندہ کے والد سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے خیریت پوچھی لیکن جواب دیئے بغیر زید چلا گیا جب زید واپس آیا تو والدہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ہندہ کے والد یہ کہکر ہمراہ لے گئے کہ اس وقت زید غصہ میں ہے اس لیے ہم لے جاتے ہیں بعد میں

اس کو صحیح کر لیا جائے گا۔ لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی غصہ کی بدحواسی کی مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے طلاق بائنہ ہے یا رجعی اور یہ ہندہ نے زید کو یاد بھی دلا دیا کہ میرا نکاح رابعہ بی بی کے نام سے ہوا ہے اور لفظ طلاق نسیمہ بی بی کے نام سے ہے میرا طلاق نہیں ہوا۔ زید نے اس کا جواب نہیں دیا بلکہ لفظ طلاق منھ سے نکلنے کی یاد کرنے لگا جب یاد آیا میں نے یہ کہا ہے میں نے نسیمہ بی بی کو طلاق دیا ہے اور لفظ دیا کوئی بار دہرایا بھی تو اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں؟ فقط والسلام بینوا و توجروا

واضح رہے کہ ہندہ کا نام رابعہ بی بی ہے لیکن زید کے یہاں اس کو نسیمہ بی بی کے نام سے کہا جاتا ہے ۱۶ ارشوال ۸۳ھ جواب کے لیے لفافہ کا ٹکٹ ارسال ہے۔

ہمارا پتہ: عبد القیوم: ،عبد الغنی مکان نمبر ۱۸ ارگھوردوار تالاب وارنسی

الجواب

صورت مسؤلہ میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں پڑ گئیں یہ دیا، دیا کی تکرار بھی تنجیز ہی ہے اور جب اس کو گھر میں نسیمہ بی بی کہہ کر پکارا جاتا ہے تو اس لفظ سے طلاق پڑ جائے گی کیونکہ مطلب تو عورت کو متعین کرنا ہے کہ فلاں عورت کو طلاق دیا، اور یہ بات نسیمہ بی بی سے بھی حاصل ہے اور سوال کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ غصہ اس حد تک نہیں تھا کہ عقل جاتی رہے، جبھی تو تفصیل کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ ایک بار طلاق دیا اور کئی بار دیا، دیا، دیا کا لفظ استعمال کیا، اس لیے اب بغیر حلالہ کے چارہ کار نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۸/ذی الحجہ ۸۳ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۷۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کی شادی کو تقریباً نو دس برس ہو گئے، ابھی فی الوقت اس کے دو بچے ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ابھی فی الحال چار پانچ ماہ کی حاملہ ہے اور زید اس پوزیشن میں طلاق دیا ہے، بعض گواہوں کا کہنا ہے کہ زید نے ایک طلاق دیا ہے بعض کا کہنا ہے دو اور بعض کا کہنا ہے تین طلاق دیا ہے بہر کیف اس حاملہ کی صورت میں ایک طلاق، یا دو، یا پھر تین طلاق دیا تو شریعت ہندہ کے لیے کیا حکم نافذ کرتی ہے، اور ان تمام صورتوں میں زید کے روبرو کیا حکم جاری ہوگا۔

وہ برائے کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح و مدلل و مفصل جواب عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا، اور ان دونوں بچوں کو کس کے حوالے کیا جائے۔ اگر ہندہ کو سپرد کیا جائے تو ان کے اخراجات وغیرہ

زید کے ذمہ ہوں گے یا نہیں؟ اور حمل کی صورت میں ہندہ کے اخراجات وغیرہ زید کے ذمہ ہوں گے یا نہیں یہ بھی جواب واضح طور پر عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

العارض محمد حسن توحید قادری رضوی ۴ رضا مارکیٹ چھتہ لین نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

الجواب

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی۔ ہدایہ (۳۶۰/۳) میں ہے: "وطلاق الحامل یجوز عقیب الجماع"

اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤]

بچہ پیدا ہوتے ہی عدت ختم ہوجاتی ہے۔

صورت مسئولہ میں اگر عادل گواہوں سے یہ ثابت ہوجائے کہ شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں اور شوہر انکار کرے تب بھی طلاقیں واقع ہوگئیں۔ اور بے حلالہ عورت دوبارہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں، اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک طلاق دی ہے یا زیادہ (مثلاً تین جیسے بیان ہے) تو شوہر کا گمان جدھر راجح ہو اس پر عمل کیا جائے اور اگر کسی طرف کا گمان راجح نہیں تو دیانۃً تین طلاق مانی جائے گی۔

(بہار شریعت بحوالہ شامی)

دو طلاق تک رجعی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر رجعت کرسکتا ہے یعنی عادل گواہوں کے سامنے شوہر یہ کہدے کہ میں نے اپنی عورت کو لوٹا لیا۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩]

عدت کے بعد بھی میاں بیوی دونوں کی رضامندی سے نکاح ہوسکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔

اور تین طلاق کی صورت میں عورت بالکل حرام ہوجاتی ہے۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ٢٣٠]

تیسری طلاق کے بعد عورت پہلے مرد کے لیے جائز نہیں۔ یہاں تک کہ عدت گزار کر وہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے اور وہ اس سے صحبت بھی کرے۔ اب اگر وہ اسے طلاق دے تو عدت کے بعد پہلا شوہر اس سے شادی کرسکتا ہے۔

ہم نے تمام تر صورت کا حکم بیان کردیا۔ حسب موقع میاں بیوی دونوں اسی کے موافق عمل کریں۔ طلاق رجعی ہو یا مغلظہ ہر حالت میں عدت کا خرچ شوہر کے ذمہ ہے۔ بچہ کو سات برس تک اور بچی کو نو برس تک پرورش کرنے کا حق ماں کا ہے ان کا خرچ باپ کے ذمہ ہے جس کے شرائط ہیں۔ جن کی

تفصیل لمبی ہے۔

آپ بہار شریعت حصہ ہشتم ص ۱۳۹/ ۱۳۶/ رتک مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۴/ رشوال المکرم ۱۴۱۹ھ

(۷۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے بکر سے سوال کیا کہ تم میری بہن کو رکھنا چاہتے ہو کہ نہیں تو بکر نے جواب دیا کہ تمہاری بہن سے ہماری شادی جبرا ہوئی ہے۔ اس لیے میں اسے طلاق طلاق طلاق دے رہا ہوں۔

چونکہ جبرا نکاح ہوا ہے اس بناء پر میں مہر بھی نہیں دوں گا قرآن وحدیث کی روشنی میں بتایا جائے کہ شریعت کا کیا حکم ہے اور بکر پر دینا ضروری ہے کہ نہیں اور اس کے علاوہ جہیز میں جو سامان دیا گیا ہے اس کو بھی واپس کرنا ہوگا یا نہیں۔ اور اس کے علاوہ بکر پر کیا کیا چیز عائد ہوتی ہے اس طلاق کے بعد بکر کہتا ہے کہ میں رکھونگا اس پر شریعت کا کیا حکم ہے برائے مہربانی جلد از جلد جواب ارسال کردیں۔ بینوا توجروا

المستفتی　احمد حسین گرام سمرا خورد ضلع۔ گورکھپور

الجواب

سائل اگر اپنے بیان میں سچا ہے۔ تو بکر کی عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی اس لیے اب بغیر حلالہ پھر اس سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں ہے: فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ [البقرة: ۲۳۰]

اور بکر کو مطلقہ کا پورا مہر بھی دینا پڑے گا۔

قرآن شریف میں ہے۔　﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء: ٤]

جہیز کا جو سامان استعمال سے ختم ہوگیا۔ اس کے علاوہ جو باقی ہو وہ بھی بکر کو واپس کرنا ہوگا جہیز عورت کی ملک ہوتا ہے اس میں شوہر کا کچھ حصہ نہیں۔

شامی میں ہے: "كل احد يعلم ان الجهاز ملك المرأة وانه اذا طلقها تاخذ كله واذا ماتت يورث عنها ولا يختص بشيء منه" [٤/٢٢٦]

اور عدت کا خرچہ شوہر پر اس وقت واجب ہوتا ہے کہ عورت عدت شوہر کے گھر گزارے اور اپنے میکہ میں گزارا ہو تو عدت کا خرچ واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو　یکم صفر ۱۴۲۰ھ

اقرار طلاق کا بیان

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید ہماری بھتیجی کی شادی حمید پور ضلع اعظم گڑھ میں محمد شعیب نام کے لڑکے کے ساتھ ہوئی تھی مگر رخصتی نہیں ہوئی ۲۸ رجون ۸۵ءکو رخصتی کے لیے بارات لائے۔ جس میں شعیب کے رشتے داروں نے جھگڑا کیا زیادہ جہیز کی خواہش کے لیے۔ لڑکے نے اس بارات سے قبل کئی بار طلاق کی دھمکی دی، مورخہ ۲۲ رستمبر کو ایک خط لکھا۔ کہ آپ اپنی لڑکی کی شادی جہاں چاہیں کردیں ہم کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ مگر گھر حلف اٹھالیا کہ ہم نے دھمکانے کی غرض سے لکھا تھا۔ پھر بارات کے موقع پر بھی طلاق کی دھمکی دیا۔ جس سے لڑکی کی طرف والے آدمیوں نے یہ طے کیا کہ طلاق لے لی جائے اور پنچوں کے فیصلے کے مطابق طلاق نامہ لکھا گیا جس پر انہوں نے خوشی سے دست خط بھی کردیا چھینکارو پیہ خود شعیب نے واپس کردیا اور اپنا پورا واپس لے لیا جس کے بارے میں ایک دیوبند سے فتوی منگایا۔ وہاں سے فتوی آیا کہ طلاق ہوگئی۔ اس کے باوجود شعیب نے غلط بیان دیکر ایک جگہ سے یہ فتوی منگایا کہ طلاق نہیں ہوئی۔ اب لڑکی کو دوبارہ بلکہ ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ مگر لڑکی وہاں جانا نہیں چاہتی ہے۔ اس نے ایک رقعہ ہائی کورٹ میں داخل کیا تھا ۔ کہ لڑکی ہم کو پسند کرتی ہے مگر اس کے گھر والے رخصت نہیں کرتے ہیں۔ عدالت کیوجہ سے لڑکی کو جانا پڑا ۔ مگر وہاں سے ان کی درخواست خارج ہوگئی۔

لہذا درخواست یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں۔ اس واقعہ کو گذرے ہوئے نو ماہ ہوگئے ہیں۔ فقط
مقبول احمد خانصاحب سکریا کلاں بلیا

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں اگر شوہر کو اس طلاق نامہ کا اقرار ہو یا عورت کے پاس گواہ موجود ہوں۔ کہ شوہر نے طلاق نامہ پر اپنی رضامندی سے دستخط کئے تو طلاق ثابت ہوجائے گی۔

کہ اصول کا مسئلہ ہے: المرء ماخوذ باقرارہ۔

اور حدیث میں ہے: البینة علی المدعی ۔

لیکن شوہر کے انکار اور گواہ نہ ہونے کی صورت میں طلاق کا ثبوت مشکل ہوگا موجودہ کچہریوں کا فیصلہ شرعی فیصلہ نہیں اور اس سے نکاح فسخ نہیں ہوتا اسی طرح دیوبند کے علماء پر حرمین شریفین کے علماء کا کفر کا فتوی ہے۔ ان سے مسئلہ پوچھنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم اعظم گڑھ

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا ہے لیکن اسکے سسرال کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے طلاق نامہ بھیجا ہے جو کہ ڈاک سے آیا ہے زید صاف انکار کرتا ہے کہ وہ میری طرف سے نہیں ہے نہ میں نے اس قسم کی کوئی تحریر لکھی ہے اور نہ کسی سے لکھوائی ہے نیز طلاق نامہ پر کسی گواہ کے دست خط بھی نہیں ہیں آیا زید کی بیوی ہندہ کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ بینوا وتوجروا۔ المستفتی چھوٹک مقام اتر ساداں ضلع اعظم گڈھ

الجواب

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ شوہر نے اگر واقعی اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور اب جھوٹ بولتا ہے کہ میں نے وہ طلاق نامہ نہیں لکھا نہ لکھوایا تو کسی مفتی کے فتوی دینے سے وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوسکتی اسکو خدا کے خوف سے ڈرنا چاہئے اور اللہ کے عذاب سے بچنا چاہئے۔ اور صاف صاف اقرار کرلینا چاہئے اب صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ اگر عورت اس طلاق نامہ کو عادل گواہوں سے ثابت نہ کرسکے تو شوہر قسم کھا کے کہے کہ میں نے وہ طلاق نامہ نہ لکھا نہ لکھوایا نہ اپنی عورت کو طلاق دی تو اسکی بات مان لیجائیگی اور عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ جھوٹی قسم کھائے گا تو اس کا وبال شوہر پر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی دار العلوم شمس العلوم گھوسی اعظم گڈھ ۲۱ ذی القعدہ ۱۴۰۶ھ

(۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

نقل اور اقرار نامہ

میں محمد اشرف بن یعقوب اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے مونا پیپی والے نصر الدین حاجی امین کے کہنے کے مطابق ان کے فلیٹ سے ان کو رقم لاکر دی۔ انہوں نے مجھے فلیٹ میں پلنگ پر رکھے گئے سوٹکیس کی چابیاں دیں اور کہا وہاں رقم رکھی گئی ہے وہ رقم لے کر آؤ وہ پیسے نکال کر میں نے نصر الدین بن حاجی امین مونا پیپی کو دیئے۔ اس کے بعد تقریباً ایک ماہ تک میں وہاں رہا اور مجھے قسم دی گئی کہ پیسوں کا ذکر کسی سے نہ کرنا، سو میں خاموش ہوگیا۔ میرے آنے پر اس نے ایک تھیلی رقم کی دی، گھر آکر میں نے دیکھا اس میں 240000 دو لاکھ چالیس ہزار روپے تھے بقیہ رقم نصر الدین بن حاجی امین کے پاس تھی نہ بقیہ پیسے کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ کیا ہوا یہ تمام باتیں میں بغیر کسی دباؤ اور ڈر کے کہہ رہا ہوں اور میں اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر بیان دیتا ہوں اور اگر اس بات میں جھوٹا ثابت ہو تو میری بیوی کو تین طلاق اور جب جب میں نکاح کروں تب تب میری بیوی کو تین طلاق، یہ تمام باتیں مندرجہ ذیل گواہوں کی موجودگی میں کہتا ہوں۔

دست خط گواہان: نثار احمد بن عبد الشکور، محمد ہارون بن محمد حنیف، محمد اقبال بن حاجی غلام مصطفے، محمد اسلم بن محمد حنیف، محمد جاوید میاں حاجی عبد اللہ، محبوب ابن تاج محمد۔

مذکورہ بالا اقرار نامہ دس ماہ پہلے کا ہے اور اب کے احوال یہ ہیں کہ پولس انسپکٹر اور سی، آئی، ڈی آفیسر نے محمد اشرف کو اس معاملہ میں زدوکوب کیا جس کے نتیجے میں اس نے سابقہ بیان تبدیل کر دیا ہے اور اب وہ دو لاکھ چالیس ہزار کے بجائے آٹھ لاکھ کا اقرار کر رہا ہے اور اپنے سابقہ اقرار و بیان کو جھوٹ قرار دے رہا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) زدوکوب کی وجہ سے بیان بدلنے کی بنیاد پر مذکور اقرار نامہ کی روشنی میں اشرف کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(۲) زدوکوب کی وجہ سے اس کا اقرار و بیان بدلنا معتبر ہے یا نہیں؟

(۳) اکراہ شرعی کی صورت پیدا ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کیا حکم؟ اور نہ ہوئی تو کیا حکم؟

(۴) تعزیر کیا ہے اور موجودہ دور میں اس کی کیا کیا شکلیں ہیں؟

(۵) تعزیر میں تمام افراد برابر ہیں یا عالم دین اور غیر عالم مراتب کے لحاظ سے تعزیر کے احکام مختلف ہیں؟ برائے کرم مدلل و عام فہم جوابات سے مشرف فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتیان: اہل باسنی، باسنی ناگور راجستھان

الجواب

بہار شریعت تیرہویں حصہ ص ۵۱ ر پر ہے: کہ کسی دوسرے کا حق اپنے ذمہ ہونے کی خبر دینا اقرار ہے۔ یہ اگرچہ خبر ہے مگر اس میں انشاء کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ یعنی جس چیز کی خبر دیتا ہے وہ اس کے ذمہ پر ثابت ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے کے اوپر اپنے حق کی خبر دے کہ اس کے اوپر میرا اتنا روپیہ باقی ہے یہ دعوی ہے۔ (دعوی کا ثبوت شرعی گواہوں کی شہادت سے ہوتا ہے)

اور کسی دوسرے آدمی پر کسی تیسرے شخص کے حق کی خبر دینا شہادت ہے اور ان تینوں صورتوں کا حکم علاحدہ علاحدہ ہے، تو جب تک اس امر کی تفصیل نہ ہو کہ اشرف نے رقم کا جو دعوی اپنے لیے کیا، یا اپنے اوپر دوسرے کا حق بتایا۔ یا اس نے یہ گواہی دی کہ یہ فلاں کا روپیہ تھا۔ جو فلاں پر ہے۔ اس وقت تک حکم کی نوعیت متعین نہیں کی جا سکتی۔ لیکن سائل نے ان مسائل پر کچھ روشنی نہیں ڈالی۔ نہ ان سوالات سے ان کو کوئی دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں محمد اشرف کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟ اور محمد اشرف کی ان دونوں خبروں میں کس کو سچی مانا جائے۔ اور جو بات زبردستی منوائی گئی وہ قابل اعتبار ہے یا

نہیں؟ دباؤ ڈالنے کا کس کو حق ہے۔ اور کس حد تک دباؤ ڈالا جاسکتا ہے وغیرہ۔

اصل مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ محمد اشرف نے کسی تھیلی میں دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہونے کی خبر دی بقیہ رقم کے بارے میں کہا مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ اگر اس بات میں جھوٹ ثابت ہو تو میری بیوی کو تین طلاق دس ماہ بعد وہ پولیس کے دباؤ سے پہلے بیان کو غلط کہہ رہا ہے۔ اور آٹھ لاکھ کا اقرار۔ یہ مسئلہ بظاہر تعلیق کا معلوم ہو رہا ہے لیکن حقیقۃ یہ تعلیق صحیح بھی نہیں۔ بہار شریعت باب التعلیق میں ہے: کسی چیز کا ہونا کسی دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے (تو یہ تعلیق ہے) اور تعلیق صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ شرط فی الحال معدوم ہو مگر عادۃ اس کا موجود ہونا ممکن ہو۔ لہذا اگر شرط معدوم ہونے کے بجائے موجود ہو جیسے یہ کہے کہ اگر آسمان میرے سر پر موجود ہو تو میری عورت کو طلاق تو یہ تعلیق نہ ہوگی بلکہ فوراً طلاق پڑ جائے گی۔ اور یہ شرط بھی ہے کہ طلاق سے سزا دینا مقصود نہ ہو۔ مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا اور شوہر نے جواب دیا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھے طلاق، تو طلاق فوراً پڑ گئی، شوہر کمینہ نہ ہو تب بھی کہ اصل مقصد اپنی کمینگی کا ثبوت یا عدم ثبوت نہیں ہے۔ مقصد تو عورت کو سزا دینا ہے کہ تو نے مجھے کمینہ کیوں کہا؟ میں بطور سزا طلاق دیتا ہوں۔

اگر صورت مسئولہ میں عورت نے شوہر کو جھوٹا کہا ہوتا اور شوہر نے جواباً کہا ہوتا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو تم کو طلاق تو عورت پر فوراً طلاق پڑ جاتی۔ اور شوہر پر وہ حرام ہو جاتی۔ مگر یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ شوہر نے خود ہی اپنی کہی ہوئی ایک بات سچ ہونے کا دعوی کیا۔ اور اس کے جھوٹ ہونے پر عورت کو طلاق دی اور دس مہینہ کے بعد خود ہی اس خبر کو جھٹلایا۔

اور یہاں صورت واقعہ کا عینی شاہد موجود نہیں۔ جن کی شہادت سے یہ امر محقق ہو سکے کہ محمد اشرف کے دونوں متعارض اقوال میں سے کون صحیح ہے۔ اور قرائن وترجیحات سے کسی ایک بات کو صحیح اور دوسری کو غلط قرار دینا صحیح نہ ہوگا۔ کہ معاملہ حلت وحرمت کا ہے۔ جس کا تعلق خاص محمد اشرف کی ذات سے ہے۔ اور محمد اشرف یقیناً اس بات سے آگاہ ہے کہ اسکی دونوں باتوں میں سے کون صحیح ہے۔ اگر واقعۃ پہلا بیان صحیح ہے تو اس کی عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ اور دوسرا بیان صحیح ہو تو اس کی عورت پر تین طلاق پڑ جائے گی، اور وہ اب محمد اشرف کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ فتاوی رضویہ میں در مختار کے حوالہ سے ہے:

ولو اقر کاذبا لم یحل له لان الاقرار لیس سببا للملك۔

کسی کے لیے کسی چیز کا جھوٹا اقرار کیا تو وہ چیز اس کے لیے حلال نہ ہوگی کہ اقرار سے ملک ثابت نہیں ہوتی۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۲۲ رجمادی الاخری ۱۴۲۲ھ

(۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے حالت غصہ میں اپنی بیوی کو دو مرتبہ کہا کہ ہم نے تم کو چھوڑ دیا اتنے میں زید کی ماں نے زید کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا زید اپنے ماں کے ہاتھ کو جھٹکا دے کر کہا کہ تم چھوڑ دو ہم نے طلاق پہلے دے دی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ تیسری طلاق پہلے ہی دونوں کی خبر ہے یا انشاء بر تقدیر اول قضاء یا دیانۃً یا معاً تصدیق کی جائے گی یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

المستفتی محمد بلال احمد نوری از چمنی بازار درگاہ شریف لودینہ لیسٹی ضلع پورنیہ بہار

الجواب

سوال کی عبارت سے ظاہر یہی ہے کہ طلاق دے دی کے الفاظ سے وہ سابقہ دو طلاقوں کے بارے میں ہی خبر دے رہا ہے اور انشاء میں قضاءً و دیانۃً کی تفریق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱؍رجب المرجب

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ

(۵۔۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے خدیجہ سے شادی کی درمیان میں تنازع کی وجہ سے خدیجہ اپنے میکے چلی آئی نیز زید کے یہاں جانے سے انکار کر دیا زید اب کوئی چارہ نہ پا کر دوسری شادی کیلئے خالد کے گھر گیا خالد نے کہا جب تک خدیجہ کو زید نہیں چھوڑے گا نکاح نہیں کروں گا زید کے ولی نے بغیر طلاق کے خالد کو کچھ زمین رجسٹری کر کے خالد کی لڑکی زبیدہ کے ساتھ نکاح کرنے کیلئے راضی کر لیا مگر عین شادی کے وقت خالد نے زمین پا نے کے باوجود اقرار نامہ عمر سے اس بات کا لکھوا لیا کہ اگر خدیجہ زبیدہ کے نکاح ہونے کے بعد زید کے گھر آئے اور رہے تو خدیجہ کو تین طلاق پڑ جائے گی، چنانچہ عمر نے زید کی بیوی سے کہا کہ ایک اقرار نامہ لکھ دونگا اس پر دستخط کرنا ہوگا زید کے والی نے کہا کہ لکھ دیجئے عمر خالد کا مکان چھوڑ کر دوسرے مکان پر جا کر ایک اقرار نامہ لکھا اور زید اور زید کے ولی کو بلوا کر دستخط کروالیا ان دونوں نے مع گواہ کے دستخط بھی کر لیا نکاح کے وقت حاضرین مجلس میں سے عمر نے کہا زید تم اپنی زبان سے بھی طلاق کا اقرار کر لو اور کہد و یہ بات سنکر زید کا ولی نے تمام دینی آدمیوں کو لے کر مکان چلا گیا کہ ایک میل کے قریب ایک دوسرے گاؤ ں پہونچا بکر نے زید کے ولی سے تمام باتیں بتائیں اور کہا کہ چلو ہم نکاح پڑھا دیں گے چنانچہ پھر بارات خالد کے مکان پر واپس لا کر خالد سے اجازت بھی لے لیا اور کہا لڑکی بالغ ہے خود ہی بکر نے نکاح

پڑھادیا زبیدہ زید کے گھر چلی گئی اور خدیجہ کو بھی زید کے ولی نے بلوالیا تقریبا ایک سال تک سب کچھ ہوا اب زبیدہ سے زید کے ساتھ تنازع ہوگیا ہے۔جس پر زبیدہ اپنے میکے چلی آئی ہے اور خدیجہ رہ گئی، اب عمر نے وہ اقرارنامہ جو زید کے نکاح میں لکھا گیا تھا خالد کے پاس رہ گیا تھا خدیجہ کے ولی کو لاکردے دیا اور کہا کہ تمہاری لڑکی خدیجہ کا نکاح ختم ہوگیا چنانچہ خدیجہ کے ولی نے فورا کاغذ پاتے ہی خدیجہ کو زید کے یہاں سے بلوالیا اور اب تک خدیجہ میکے میں ہے عمر سے پوچھا کچھ لوگوں نے جب اقرارنامہ میں یہ بات لکھا تھا تو پہلے کیوں نہ دکھایا عمرو نے کہا کہ اس اقرارنامہ پر زید کی اور زید کے ولی کی نیز چند گواہوں کی دست خط ہے اور حاضران مجلس میں اقرارنامہ کو میں نے خود سنا بھی دیا تھا پھر کیسے نہیں معلوم لیکن زید اور زید کے ولی مع گواہ کے کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو نہیں معلوم ہوسکا کہ اقرارنامہ میں کیا لکھا ہے اور عمرو نے حاضرین مجلس میں سنایا بھی نہیں عمرو غلط کہتا ہے اب خدیجہ پر طلاق ہوگی یا نہیں؟

(۲) اقرارنامہ کے بعد خدیجہ ایک سال سے زیادہ زید کے مکان پر رہی جس کو کہ اقرارنامہ کی خبر تھی اب شرع کا کیا حکم ہے؟

(۳) عمرو کئی مرتبہ خدیجہ کے گاؤں بھی گیا لیکن خدیجہ کے ولی کو خبر نہیں دیا اب عمرو پر شرعی کیا حکم ہے؟

(۴) زید اور زید کے ولی بھی حلف لینا چاہتے ہیں کہ اقرارنامہ ہمیں سنایا نہیں گیا بلکہ بغیر سنے دست خط کردیا ہے ان پر حلف ہے یا نہیں؟

(۵) اقرارنامہ پر فریقین کے گواہوں کے بھی دست خط ہیں زید کے گواہ کا کہنا ہے کہ ہم لوگوں نے سنا نہیں اور زبیدہ کے طرف کے لوگوں کا کہنا ہے۔کہ عمرو نے حاضران مجلس نیز زید اور زید کے ولی کو سنایا گیا ان پر شرعی کیا حکم ہے؟

(۶) عمرو کی بات پر زید کے ولی نے چند علماء کو فتوی لینے کیلیے بلوایا مگر عمر حاضر نہ ہوا دوبارہ پھر سے گفتگو ہوئی عمرو نے کہا میری بات کے گواہ بھی ہیں ایک تاریخ طے کی جائے۔جس پر حضرات آکر پوری بات سنیں اور جو فتوی ہو دیں چنانچہ عمر نے خود ہی تاریخ متعین کی زید کے ولی نے علماء کو بلوایا مگر عمرو نہ آیا اور کوئی گواہ حاضر نہ ہوسکے۔ ریاض الدین احمد قادری اتر دریاپور ضلع مالدہ ۳۰ رشعبان ۸۵ھ

الجواب

سوال کی عبارت سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ فریقین میں اقرارنامہ کی بات طے ہوگئی تھی اور اقرارنامہ زید وغیرہ کی رضامندی سے لکھا گیا تھا عمر کی یہ کوتاہی ہوئی کہ لکھنے کے بعد سنایا نہیں گیا پس اگر صورت حال یہ ہے کہ اقرارنامہ رضامندی کے موافق ہے تو طلاق پڑجائیگی دوبارہ سنانا کوئی ضروری نہیں

ہے۔شامی میں ہے "لو قال للکاتب اکتب طلاق امراتی کان اقرارا بالطلاق" [مطلب فی الطلاق بالکتابة:٤/٣٣٧] اوراگر مذکورہ بالاصورت نہ ہوتو اب اس طلاق نامہ سے خدیجہ پر طلاق نہیں پڑیگی اورزید قسم کھائیگا کہ میں نے نہ تو خود طلاق دی نہ اس پر رضامند ہوا نہ مذکورہ بالا اقرارنامہ میری اجازت سے لکھا گیا۔حدیث شریف میں ہے "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر" اور اقرارنامہ کے گواہوں کی گواہی اب یوں معتبر نہیں کہ سال بھر وہ خاموش رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۰/ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۱) **مسئلہ** : کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عبداللہ کی جانب سے اسکے علم میں بغیر اسکی رضا کے طلاق نامہ لکھایا گیا اور اس طلاق نامہ پر جبرا اس سے دست خط کرائے گئے پھر اس سے زبان سے کہلانا چاہا لیکن اس نے انکار کر دیا طلاق نامہ جو لکھا گیا تھا وہ ذیل میں منقول ہے۔

عبداللہ ولد عبدالخالق چونکہ میری شادی مسماۃ زیب النساء دختر غلام رسول کے ساتھ ہوئی بوجہ خرابی گذارہ مشکل ہے لہذا آج روبرو گواہان کے مسماۃ زیب النساء مذکورہ کو طلاق بائن دے دیا اور یہ چند کلمہ لکھدیا کہ وقت پر کام آئے اور سندرہے بقلم معین الدین۔مکرر عرض یہ ہے کہ مسماۃ زیب النساء کو طلاق دیا۔طلاق دیا۔طلاق دیا۔عبداللہ بقلم خود۔

المستفتی حسام الدین محلہ بیواڑہ گھوسی اعظم گڑھ ۲۵ نومبر ۶۲ء

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی اگر صورت حال یہی ہے کہ عبداللہ نے نہ تو طلاق نامہ خود لکھا نہ لکھنے کا حکم دیا اور زبان سے بھی کچھ نہ کہا جبرا صرف دست خط کر دیا تو طلاق نہ پڑے گی۔شامی میں ہے:"کل کتاب لم یکتبه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقرانه کتبه"[٤/٣٣٧]۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۱۰ جمادی الاول ۸۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہٗ

(۱۲) **مسئلہ** : کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زاہدہ خاتون شمیم احمد کی منکوحہ بیوی بعد عقد مسنون راضی برضا اپنے شوہر کے ہمراہ کچھ عرصہ تک رہی۔چند دنوں بعد میاں بیوی کے اندر خانگی زندگی میں قدرے اختلاف پیدا ہو گیا۔زید نے ضد کی بناپر

اپنی منکوحہ بیوی کو تین طلاقیں صاف صاف لفظوں میں ایک مسلمان اور ایک برہمن ہندو کے سامنے دے دیا۔ بعد طلاق زاہدہ اپنے میکے چلی گئی۔ چار دن کے بعد زید اپنی طلاق شدہ بیوی کو اپنے ہمراہ لایا اور بغیر حلالہ کئے اپنی بیوی بنا کر رکھ لیا۔ لیکن یہ بات تین سال تک پوشیدہ رہی۔ درمیان میں زاہدہ دو بچوں کی ماں ہوگئی۔ عرصہ تین سال کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ زاہدہ کو اسکے شوہر نے طلاق دے دیا ہے۔ طلاق نامہ بھی موجود ہے۔ طلاق نامہ کا کاتب ایک برہمن ہے۔ زید کی سسرال والے شہادت بھی پیش کرتے ہیں (۱)۔ ایسی حالت میں زید کی منکوحہ بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ (۲) بعد طلاق جو دو بچے پیدا ہوئے انکے بارے میں حدیث مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ (۳) زید کی برادری شادی وغمی میں زید کا ساتھ از روئے شریعت دے سکتی ہے یا نہیں؟ (۴) جو لوگ زید کے ساتھ کھان پان رکھتے ہیں انکے لیے کیا حکم ہے؟ (۵) زید کا ساتھ دینے والے اگر اپنی اس حرکت سے باز نہ آئیں تو شرع میں کیا حکم ہے۔ (۶) زید اپنی منکوحہ بیوی کو عقد میں لانا چاہتا ہے۔ از روئے شریعت کیسے لانے کا حکم ہے۔ سائل محمد علی اشرفی رودر پور دیوریا

الجواب

صورت مسئولہ میں زید اس طلاق نامہ کا اقرار کرتا ہے جب تو طلاق پڑگئی اور اگر انکار کرتا ہے تو شرعی گواہوں کی ضرورت پڑے گی۔ بغیر شرعی گواہوں کے طلاق ثابت نہ ہوگی اور اگر شرعی گواہ فراہم نہ ہو سکیں تو شوہر کو قسم کھلائی جائے گی قسم کھا کر طلاق سے انکار کرے تو اسکی بات مان لی جائیگی۔ حدیث شریف میں ہے: "البينة على المدعي واليمين على من انكر"۔ طلاق کے ثبوت کی صورت میں بائیکاٹ کرنے والے حق بجانب ہوں گے اور جو بچے پیدا ہوئے ناجائز ہوں گے اور شوہر کے ساتھ رہنے والے گنہگار ہوں گے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدہ:۲] ورنہ حکم دوسرا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۲۵ محرم ۸۳ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہٗ

(نوٹ) طلاق ثابت ہونیکی صورت میں دوبارہ نکاح کرنے کے لیے حلالہ کی ضرورت پڑے گی

(۱۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہم کہ یعقوب ولد خلیل انصاری ساکن سانڈا پہ پیر تحصیل بانسی ضلع بستی کے ہیں چونکہ ہماری شادی عبد الکریم انصاری ساکن نوروں بکھرا تحصیل خلیل آباد ضلع بستی کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے گھریلو فسادات کی وجہ سے باہمی نفاق پیدا ہوگیا۔ اسکو دور کرنے کے لیے میں یہ اقرار نامہ تحریر کرتا ہوں

کہ جس طرح ہر شخص اپنی بیوی کیساتھ زوجیت کا برتاؤ کرتا ہے. اس طرح سے میں بھی کرونگا. اگر میں کسی ذریعہ معاش کی تلاش میں باہر چلا جاوں گا جب بھی نان ونفقہ کے انتظام کے لیے ہر تیسرے ماہ گھر چلا آؤں گا جس سے اس کی ہر قسم کی ضرورت رفع ہوتی رہے۔ اس کے آرام اور تکلیف کی ذمہ داری مرے اوپر رہے گی اور مندرجہ بالا اقرار نامہ کے خلاف میں کام کروں تو اس اقرار نامہ کو طلاق نامہ تصور کر کے میری بیوی کو حق واختیار ہوگا کہ وہ اپنی زندگی کے باقی دنوں کیلیے جیسا مناسب سمجھے گی انتظام کرے گی اس میں ہم کو نیز ہمارے خاندان والوں کو کوئی حق واختیار نہ ہوگا کہ اس انتظام میں دخل دیں لہٰذا یہ چند کلمہ بطور اقرار نامہ حسب ذیل پنچان کے سامنے تحریر کئے دیتا ہوں تا کہ سند رہے اور وقت ضرورت پر کام آئے۔

بلاغت خاں بکھرا مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء۔ گواہ عبد الحمید ساکن ساغڑا۔

گواہ نشانی انگوٹھا: عبدو ولد سیفو، ساکن ساغڑا۔ گواہ نشانی انگوٹھا چودھری ولد روزن ساکن لہرسن۔

گواہ دست خط: عبد العزیز سجابت ساکن نوروں۔ حمید اللہ ساکن نوروں

نوٹ: عرصہ تیرہ ماہ کا ہوتا ہے کہ اب تک کوئی دکھائی نہ دیا۔ علمائے امت اسلامیہ کیا فرماتے ہیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب

سوال میں درج کئے ہوئے اقرار نامہ کا مقصد چونکہ یہی ہے کہ اگر یعقوب اپنی بیوی کا نان نفقہ بند کرے اور تین ماہ تک اسکی خبر گیری نہ کرے تو اسکی بیوی کو طلاق اگر چہ جہالت سے طلاق نامہ تصور کریں لکھا ہے لیکن یہ جہالت فی زمانہ عام ہوگئی ہے لہذا مقصد اقرار نامہ کی رو سے طلاق واقع ہوگئی طلاق جب سے اس نے خبر گیری ختم کی اس کے تین مہینہ بعد سے پڑے گی ہدایہ میں ہے: "و اذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط" [باب الایمان فی الطلاق: ۱۰۳/۴] اور طلاق پڑنے کے بعد سے اگر عورت کو تین حیض آگئے ہوں تو اب اس کی شادی بھی ہوسکتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۱۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

، زید نے ایک شخص کے سوال پر کہ تم اپنے مقدمہ میں کیا چاہتے ہو یہ جواب دیا کہ عورت کو میں نے چھوڑ دیا ہے میری لڑکی اور میرا زیور مجھے دے دیں اور اپنا زیور وہ لے لیں. جس وقت زید نے یہ بات کہی تھی بہت سے لوگ موجود تھے چند اشخاص کے نام یہ ہیں۔

سید علی، کوثر حاجی، محمد نذیر، صورت مسئولہ میں زید کی بیوی ہندہ مطلقہ ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد طیب ساکن ولید پور اعظم گڑھ ۱۶ر فروری ۱۹۶۳ء

الجواب

زید کا قول طلاق کا اقرار ہے اس سے قضاءً ایک طلاق ثابت ہوگئی۔ ہدایہ (۳۳۳/۸) میں ہے:

"اذا اقر الحر العاقل البالغ بحق لزمه" واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۵ر ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

(۱۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہم کہ نبیہ رسول ولد حسن علی ساکن ٹنڈوا کے ہیں ہم دو بھائی ہیں ہم دونوں بھائی کی شادی موضع بڑھل گنج محمد جلیل ولد رحم علی کی لڑکی سے ہوئی ہے شادی ہو جانے کے کچھ روز بعد ہمارے یعنی نبی رسول کے دل میں محمد جلیل سے رنجش ہوگئی اس کے بعد نبیہ رسول نے اپنی بھابھی کے ذریعہ جو کہ زیورات اپنی بیوی کو دیئے تھے وہ سب چیز بنوانے کا حوالہ دیکر اتروالیا اور اس کے بعد نبی رسول اپنی بھابھی کو لے کر کلکتہ جانا چاہتا تھا اس کی بھابھی نے کلکتہ جانے سے انکار کردیا نبیہ رسول اپنی بھابھی سے ناراض ہوکر کلکتہ چلے گئے اور وہاں سے جاکر اپنے بڑے بھائی رحمت اللہ کا حوالہ دیکر ایک کارڈ خود لکھکر جلیل کے نام بھیجا اس کارڈ پر یہ مضمون لکھا تھا کہ جس طرح سے نبی رسول اپنی بیوی نصیرن کی صفائی دیکر کلکتہ چلا آیا کہیں وہ دن تمہیں یعنی بھابھی صاحبہ کو دیکھنا پڑے اس لیے تم کو کہہ رہا ہوں کہ صاف صاف لکھنا اور زیور وغیرہ بڑی حفاظت سے رکھنا۔ پھر ایک ہفتہ کے بعد نبی رسول خود کلکتہ سے چلے آئے اپنی بھابھی کو لیوا جانے کیلیے اپنے بھائی سے رائے لے کر اور اپنی بیوی سے رخصتی مانگی تو محمد جلیل نے یعنی نبی رسول کے خسر نے کارڈ چار آدمیون کے سامنے پیش کیا اور نبیہ رسول نے خط کو چار آدمیوں میں تصدیق کیا کہ خط میں نے خود لکھا ہے میرے بڑے بھائی نے نہیں لکھا ہے بلکہ صرف بڑے بھائی کا حوالہ دیا ہے اور ابھی تک نبیہ رسول دھمکی دیتے ہیں کہ میرے دل میں اس لڑکی کے متعلق جو کہ میری بیوی ہے بہت کچھ بغض بھرا ہوا ہے اسلیے یہ سوال لکھ دیا کہ لڑکی نبی رسول کے ساتھ رخصت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور نبیہ رسول کو اپنی بھابھی سے کچھ ربط وضبط پہلے سے ہے۔

المستفتی محمد جلیل ساکن بڑھل گنج بازار ضلع اعظم گڑھ

الجواب

نبیہ رسول نے اپنی بیوی نصیرن کے بارے میں جو جملہ صفائی کے بارے میں لکھا ہے اس کے

بارے میں اس اقرار کے ساتھ ساتھ کہ یہ جملہ میرا ہی لکھا ہے اگر یہ اقرار کرتا ہے کہ خبر سچ بھی ہے کہ واقعی میں نے اس کو طلاق دے دی ہے تو نصیرن پر ضرور طلاق پڑ جائے گی۔ ہدایہ (۸/۳۳۳) میں ہے: "اذا قر الحر العاقل البالغ بحق لزمه۔ عاقل بالغ اور آزاد جس چیز کا اقرار کریگا وہ اس پر لازم ہو جائے گی۔ اور اگر اس خبر کی صداقت سے انکار ہے جیسا کہ اپنی بیوی کی رخصتی کے مطالبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے جھوٹ ہی لکھ دیا تھا کہ نبی رسول نے اپنی بیوی کو صفائی دے دی ورنہ ابھی وہ اس عورت کو بلانے کیوں آتا پس اگر صورت حال یہی ہے تو دیانۃً طلاق نہ پڑے گی۔ حاشیہ طحطاوی میں ہے: "الاقرار بالطلاق کاذبا یقع به الطلاق قضاء لا دیانة۔ طلاق کے جھوٹے اقرار سے قضاءً طلاق پڑے گی دیانۃً نہ پڑے گی۔ اور در مختار میں ہے: "المفتی یفتی بالدیانة۔[۱/۱۶۰] لہٰذا لڑکی کا چھٹکارا اس سے نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ طلاق دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی ۲۴ ربیع الآخر ۹۷ھ

(۱۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عبدالاحد نے اپنی بیوی کو خانگی معاملات میں غصہ ہو کر زدوکوب کیا اور اسی حالت میں کہا کہ طلاق دیا اسکے بعد عبدالاحد نے چارپائی پر چڑھکر دوبارہ کہا کہ ہاں دے دیا دے دیا اس کے بعد عبدالاحد بہت پچھتایا اور اس کے اوپر بدحواسی سی طاری ہوگئی بعد ازاں عبدالاحد کے بھائی اور بہنوئی وغیرہ آئے اور واقعات پوچھے عبدالاحد نے کہا کہ میں نے تین بار کہدیا ہے اب کیا ہو سکتا ہے ہم شریعت کے خلاف کچھ نہیں سن سکتے ہیں، لھذا حضور والا سے گزارش ہے کہ مسئلہ مذکورہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ مطلع فرمائیں اور اجر پائیں ممنون ہوں گا۔ المستفتی محمد فاروق سکریٹری جامعہ فاروقیہ ہانڈے والی بنارس یکم دسمبر ۵۹ء

الجواب

صورت مسئول میں جب کہ شوہر خود تین بار طلاق دینے کا اقرار کر رہا ہے تو اس کی بیوی پر تین طلاقیں پڑگئیں اور عورت اس پر حرام ہوگئی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان. الی ان قال الله تبارك وتعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره ﴾[البقرة: ۲۳۰] ہدایہ (۸/۳۳۳) میں ہے: "اذا اقر الحر البالغ العاقل بحق لزمه" ۔ پس بغیر حلالہ وہ عورت عبدالاحد پر لوٹ نہیں سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی ۲۴ رجمادی الاولیٰ ۹۷ھ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۱۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا عقد بکر کی لڑکی ہندہ سے ہوا۔ کچھ عرصہ تک دونوں زوج وزوجہ ہنسی خوشی رہے اسکے بعد زید

مجنون ہوگیا اور پھر مجنون کامل ہوگیا۔اسی جنونی کیفیت میں اس نے اپنی زوجہ کو طلاق مغلظہ دے دیا اور پھر کچھ عرصہ بعد اس کا علاج دوا ودعا وغیرہ کے ذریعہ ہوا پھر وہ عاقل ہوشمند ہوگیا، ہوش مند ہونے کے بعد لوگوں نے اس کی توجہ ہندہ کی طرف کرانے کی کوشش کی مگر اس نے کھلے لفظوں میں متعدد افراد سے کہا کہ میں نے ہندہ کو تین طلاق دے دی ہیں، لوگوں نے کہا تم اس وقت پاگل تھے۔اس پر جواب یہ دیتا ہے کہ مجھ کو طلاق دینے کا بالکل ہوش ہے اور ہندہ اب میری بیوی نہیں رہی۔ایسی صورت میں احکام شریعت سے آگاہ کریں۔بینوا وتوجروا المستفتی سید حسین احمد اشرفی موضع سنگا پور ضلع بستی

الجواب

صورت مسئولہ میں جب کہ زید خود اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جب اس نے طلاق دی تو اس کو ہوش تھا اور اسے اچھی طرح اپنے طلاق دینے کا علم ہے۔پس اس کی بیوی پر ضرور طلاق مغلظہ پڑ جائے گی، عورت زید پر حرام ہوگئی۔عدت گزرنے کے بعد وہ جہاں چاہے شادی کرسکتی ہے۔

ہدایہ(۸/۳۳۳) میں ہے: " اذا اقر الحر العاقل البالغ بحق لزمہ "واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:۔

بکر وعمرو ہم خیال تھے تھوڑا اختلاف پیدا ہوگیا زید کی بیوی ہندہ باہمی اختلاف کی بنیاد پر میکے چلی آئی زید کی اجازت سے عرصہ تک ہندہ میکے میں تھی اسی اثناء میں پیدائش ہوئی کچھ روز بعد بچہ فوت ہوگیا بعدہ زید کی طرف سے دو آدمی ہندہ کو لوانے آئے باتیں چل رہی تھیں کہ زید کا ایک رقعہ ہندہ کے نام آیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ تم اچھی طرح جان لو کہ میں نے تم کو طلاق دے دیا مجھ سے اچھا کسی کو ڈھونڈ لو میری طرف سے تم کو مبارک باد۔صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں۔ سائل عبد الواحد ۱۰ ر شعبان المبارک

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی اگر زید اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ رقعہ میرا ہی ہے، یا اس امر کے دو شرعی گواہ موجود ہوں کہ رقعہ زید نے لکھا یا لکھوایا تو زید کی بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑ گئی، عدت میں رجوع کر سکے گا اور بعد عدت دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۱ ر شعبان ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت میں طلاق دیا اور وہاں پر کوئی دوسرا گواہ موجود نہ تھا زید طلاق دے کر اپنے گھر سے کہیں چلا گیا اور دوسرے لوگوں کو اس کی اطلاع دی کہ ہم نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دیا مگر زید نے مختلف لوگوں سے مختلف قسم کا بیان دیا کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں سے کہا کہ ہم نے طلاق دے دیا طلاق دے دیا کا لفظ قریب چار پانچ بار کہہ دیا ہے اور کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں سے کہا کہ طلاق دے دیا طلاق دے دیا کا لفظ قریب تین چار بار کہا ہے اور کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں سے بیان دیا ہے کہ ہم کو اس بات کا خیال بالکل نہیں ہے کہ ہم نے اپنی بیوی ہندہ کو کتنی بار طلاق دیا ایک بار دیا یا دو بار اس بات کا دراصل خیال نہیں اس کے بعد لوگوں نے ہندہ سے دریافت کیا تو ہندہ کا کہنا ہے کہ لفظ طلاق ہی اسے سننے میں نہیں آیا مگر ہم کو اس کا خیال نہیں ہے کہ طلاق کتنی بار دیا ہے صرف اتنا یاد ہے کہ لفظ طلاق کہتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا۔ مہربانی فرما کر اس کا جواب دیں کہ طلاق واقع ہوئی کہ نہیں اگر طلاق ہوئی تو کونسی طلاق ہوئی مفصل ومدلل اس کا جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔

المستفتی محمد ایوب محمد عبد الواحد محمد اسلام

الجواب

اگر گواہ سچ ہیں تو زید کی عورت پر قضاء تین طلاق پڑ گئی اور وہ زید کے لیے حرام ہوگئی بغیر حلالہ اب زید کے لیے حلال نہیں ہو سکتی، کیونکہ اتنا تو زید کو اب بھی اقرار ہے کہ طلاق دی، اور کئی لوگوں سے کہہ چکا ہے کہ تین چار بار طلاق دی، اگر طلاق نہ دیتا اور جھوٹ بھی کہتا کہ طلاق دے دی تو طلاق ہو جاتی۔ بہار شریعت میں فتاوی خیریہ کے حوالہ سے ہے عورت کو طلاق نہیں دی، مگر لوگوں سے کہتا ہے کہ طلاق دے آیا تو قضاء طلاق ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۸ ر جمادی الآخر ۹۰ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی کو اپنے بھائیوں کے ڈرانے اور دھمکانے مار پیٹ کرنے پر اور کوئی سہارا نہ ملنے کہ وجہ سے طلاق نامہ پر دست خط بنا دیا جس کی کاپی حاضر خدمت ہے یہ واضح ہو کہ طلاق نامہ کاغذ پر زید کی غیر موجودگی میں لکھا گیا تھا اور پنچان کے پوچھنے پر ذلت وپشیمانی کی وجہ سے صرف ایک بار اقرار کیا۔ کیا

واقعی طلاق ہوگئی اگر ہوئی تو کونسی پھر اس کو رکھنے کی جائز صورت کیا ہے۔

الجواب

جب زید نے اس طلاق نامہ کا اقرار کرلیا اگر چہ وقت پریشانی سے ڈرہی کیوں نہ ہو طلاق واقع ہوگئی۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع" اس لیے اب دوبارہ رکھنے کی حلالہ کے علاوہ کوئی سبیل نہیں، حلالہ کا مطلب یہ ہے کہ عدت گزار کر وہ عورت دوسرے شوہر سے شادی کرے اور وہ دوسرا اس کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ اسے طلاق دے اور عورت عدت گزارے تب زید دوبارہ شادی کر سکے گا واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۰ شوال ۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مکرمی جناب مفتی صاحب ۔۔۔۔۔ تسلیم۔ ہم سب کے روبرو بیان صاحبہ بی بی اور عبدالحمید قریشی دونوں مرد وعورت کا بیان لیا گیا جو کہ ارسال خدمت ہے لڑکی حاملہ ہے ۳ر لڑے اور ایک لڑکی کی ماں ہے جو بچے زندہ اور باحیات ہیں صاحبہ بی بی نے دو گواہوں کو پیش کیا جن میں ایک نے بیان دیا کہ میں نے کچھ نہیں سنا نماز پڑھ رہی تھی دوسرے گواہ نے کہا کہ لفظ طلاق عبدالحمید نے کہا میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ کتنے بار کہا بہت اطمینان سے دست بستہ استدعا ہے فتوی جلد سے جلد روانہ فرمائیے۔ تاکہ ہم لوگ عمل پیرا ہوں۔ بقلم محمد شعیب صدیقی ساکن بوری آباد ڈاکخانہ بحری آباد ضلع مہاراشٹر

الجواب

عورت تین طلاق کی مدعیہ ہے گواہوں سے تین طلاق ثابت نہیں ہوئی، اس لیے شوہر قسم کھا کر جتنی طلاق کا اقرار کرلے اتنی ہی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے: "البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر" پس صورت مسئولہ میں زید کو قسم کھلائی جائے اگر قسم کھا کر بھی دو طلاق کا ہی اقرار کرے تو زید کو عدت کے اندر رجعت کا حق حاصل ہوگا اور عورت کو چاہیے کہ جس طرح بھی ہو اس سے چھٹکارہ حاصل کرے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یکم رمضان ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محبی السلام علیکم۔ امابعد زید نے بکر کو خط لکھا کہ تم ہماری لڑکی کو طلاق دے دو۔ بکر نے اپنے والد

کے نام خط لکھا اور سعیدہ کو طلاق دیکر اپنے گھر سے باہر نکال دینے کو کہا، یہ خط بکر کی بھابھی زبیدہ کو ملا۔ زبیدہ نے خط پڑھ کر پھاڑ دیا۔ اور یہ بات زبیدہ نے اپنے سسر محمود کو کہا۔ محمود نے ایک مولوی صاحب سے بات دریافت کیا مولوی صاحب نے طلاق ہو جانے کا حکم سنایا۔ محمود نے اس بات کو پوشیدہ رکھا۔ کچھ دن کے بعد بکر اپنے مکان آیا۔ سعیدہ کی والدہ نے اپنے داماد بکر پر پنچایت بٹھایا۔ پنچایت میں بات چیت ہوئی کہ ہماری لڑکی کو لے جاؤ ہم کب تک رکھیں گے۔ بکر نے کہا ہم نہ لے جائیں گے اور نہ طلاق دیں گے۔ طلاق دینے اور ہو جانے کی بات محمود ایک شخص سے کہہ چکے تھے کہ ہمارا لڑکا طلاق دے چکا ہے اس شخص نے پنچایت میں کہہ دیا کہ آپ کس بات میں پڑے ہیں۔ بکر نے سعیدہ کو طلاق دے دیا ہے۔ اتنی بات سن کر بکر محمود پنچایت سے بھاگ گئے۔ دوسرے روز پنچایت پھر ہوئی اس میں بکر کہنے لگا کہ ہم نے طلاق نہیں لکھا۔ صرف یہ لکھا کہ ہم تمہارے شوہر نہیں ہیں تم ج چوڑی توڑ دو۔ اب بتائیں کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ فقط والسلام آپ کا فرمابردار محمد ابو الظفر مہر پور بنتے ڈاکخانہ اورائی ضلع مظفر پور بہار

الجواب

اگر بکر نے زید کے قول کے مطابق جواب میں وہ بات کہدی جس کا اس کو اقرار ہے کہ ہم تمہارے شوہر نہیں چوڑی توڑ دو تو طلاق بائن واقع ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۱ر رجب ۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص عبد الجلیل جو کہ معمولی لکھنا پڑھنا جانتا ہے۔ اپنے ایک ساتھی سے خط لکھوا کر اپنی بیوی جو میکے میں موجود تھی طلاق نامہ بھیج دیا اور مہر و نان ونفقہ جو زیورات اسکے پاس موجود تھے اس سے پورا کرنے کے لیے اس سے لکھوا دیا یہ خط لڑکی اور اس کے والد اور چند آدمی عبد الجلیل سے اس خط کی تصدیق کے لیے عبد الجلیل کے گھر آئے آنے پر عبد الجلیل سے ملاقات نہ ہو سکی بلکہ معلوم ہوا کہ وہ گھر پر موجود نہیں ہیں کہیں چلے گئے ہیں۔ ان کے باپ سے معلوم کیا گیا تو اس کے باپ نے لاعلمی ظاہر کی اور گاؤں میں شہرہ بھی ہو گیا کہ عبد الجلیل نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے عدت کے اندر عبد الجلیل نے گھر آنے پر اس خط کی نہ تصدیق کی، نہ انکار کیا عبد الجلیل کی بیوی حاملہ بھی تھی بعد وضع حمل وہ رجوع بھی کرنا چاہتا تھا اور خط میں طلاق لکھوانے سے انکار بھی کرتا ہے حالانکہ خط لکھنے کے بعد متعدد جگہ اس بات کو دہرایا اور اقرار کیا کہ میں نے طلاق دے دیا ہے جس کے گواہان تین مرد اور دو عورتیں موجود ہیں اب تصدیق لکھنے والے

سے کی جاتی ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے انہوں نے طلاق نامہ لکھنے کے لیے کہا تھا بلکہ ڈرانے اور دھمکانے کے لیے کہا تھا ثبوت میں خط نہیں لایا جارہا ہے۔ لہٰذا جواب میں تحریر فرمائیں مسئولہ مذکورہ کا۔ فقط

دست خط عین الحق

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی جب مسمی عبد الجلیل نے متعدد لوگوں کے سامنے طلاق دینے کا اقرار کیا اور اس امر کے شرعی گواہ بھی موجود ہیں تو عبد الجلیل کی عورت پر تین طلاق پڑ جائے گی اور ان کے انکار کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ''المرء ماخوذ باقراره'' اور اب بغیر حلالہ کے دوبارہ اس سے نکاح کرنے کی کوئی سبیل نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳؍ شوال ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے خسر کے پاس خط لکھا کہ آپ کی لڑکی آپ کے یہاں بصحت وسلامتی پہونچ گئی ہے۔ آپ اس سے قسم لے کر پوچھیں کہ مہر معاف کر دیا ہے۔ زید کا کہنا ہے کہ میرے یہاں اس کا گذارا نہیں ہوگا اس لیے اب آپ اس کے لیے کوئی اچھا گھر دیکھ کر شادی کر دیجئے اور شوہر یہ بھی کہتا ہے کہ میری جانب سے کوئی روک ٹوک نہیں اور اس کو خط نہ سمجھئے گا بلکہ آپ کی لڑکی کا طلاق نامہ ہے۔ اور لڑکی یہ اقرار کرتی ہے کہ میں نے اپنے شوہر کا مہر معاف کر دیا۔

یکم رذی الحجہ ۱۳۹۲ھ۔ المستفتی عبد الجبار ساکن کرہاں اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں لڑکی جب اقرار کرتی ہے کہ میں نے مہر معاف کر دیا تو مہر معاف ہو گیا اگر زید یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ یہ خط میرا ہے تو اس کی عورت پر ایک بائن طلاق پڑ گئی اور وہ عدت گذار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳؍ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

آج سے تین چار سال قبل ایک لڑکا جس کا نام صاحب حسین ہے اس کا عقد بی بی اختری سے ہوا

لیکن لڑکا اور لڑکی میں دے دو شنید نہیں ہوئی اگست ۷۱ء میں لڑکے نے لڑکی کے باپ کو آگاہ کیا بذریعہ خط آپ اپنی لڑکی کی شادی کسی دوسری جگہ کردیں چونکہ آپ کے خاندان میں برص کی بیماری تھی لڑکی والے لڑکے کے یہاں گئے اور پوچھا حتی الامکان سمجھایا لڑکے نے طلاق دے دیا چونکہ اس کے والدین کا زور تھا اور لڑکی والے نے طلاق نامہ لکھنے کو کہا وہ لوگ کورٹ قانون کے خوف سے لکھنا نہیں چاہتے تھے مگر مجبوری کی حالت میں لکھا ہے جس کا مضمون دوسرے صفحہ پر لکھا جاتا ہے۔ بعدہ لڑکا اور اس کے والدین چاہتے ہیں ہم سب پنچ مل کر ان کے خیالات معلوم کئے دونوں فریقین کا دل صاف ہے آپ احکام شرعی سے مطلع فرمائیں۔ مضمون نامہ شوہر کی جانب سے ہے۔

ہم کہ صاحب ولد علی حسین ساکن لکھا تھانہ مہراج گنج پرگنہ کواڑی ضلع سارن کا ہوں ہمارا نکاح مسماۃ اختری خاتون بنت نظام الدین ساکن بڑا ہریا پرگنہ بارہ ضلع سارن سے ہوا تھا۔ آج بتاریخ ۱۸ ربیع الاول ۹۲ھ کو تین طلاق دیتا ہوں میں کسی قسم کا دعویٰ قانوناً شرعاً اس لڑکی کے ساتھ نہیں کرسکتا یہ طلاق نامہ لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے اور کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو لڑکی اپنا نکاح جہاں چاہے کرسکتی ہے اس کے والد جہاں چاہیں کرسکتے ہیں۔ علی حسین میاں لکھیا۔ عبدالقوی پکولی محمدی لکھیا۔ نوٹ:۔ لڑکا طلاق کے علم سے واقف ہے۔ اور طلاق نامہ ایک عالم نے لکھا۔

الجواب

اگر شوہر نے طلاق نامہ سن کر اس پر دستخط کیا تو تین طلاقیں پڑگئیں۔ اور عورت پر طلاق مغلظہ ہوگئی، اب اختری خاتون جس دوسرے شخص سے چاہے شادی کرسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یکم رذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

محترمہ نکہت پروین (۱) چونکہ آپ مجھ کو نکما اور بھیک مانگنے والا کہتی ہیں (۲) چونکہ تم اپنی مرضی سے رہنا چاہتی ہو اور جہاں جی کہتا ہے بلا اجازت چلی جاتی ہو یا جانے کو متصور کرتی ہو (۳) چونکہ اگر میں کوئی کام آپ کی مرضی سے نہ کرتا ہوں تو چلنا مشکل کردیتی ہو۔

(۴) چونکہ آپ بڑے گھر کی لڑکی ہو اور غریب کے ساتھ آپ گزارہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہو (۵) چونکہ بار بار تم مجھ کو طلاق دینے کو کہتی ہو۔ لہٰذا آپ کی مرضی کے موافق آج تم کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا، نیز تمہارے یہاں جو دو تین سال کام کیا ہے اس سے میرا جو حصہ مزدوری نکلے اس سے اپنا مہر اور

عدت کا خرچ کاٹ کر باقی میرے حوالہ کردیں۔

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر شوہر یہ اقرار کرے کہ یہ تحریر میری ہے یا میرے حکم سے کسی نے لکھا ہے یا اس بات کے گواہ موجود ہوں کہ تحریر اسکی یا اسکے حکم سے کسی نے لکھی ہے تو نکہت پروین پر طلاق پڑ گئی، اور اب بے حلالہ اپنے شوہر کیلیے حلال نہیں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] اور اگر وہ انکار کرے اور گواہوں سے ثبوت فراہم نہیں ہوا تو شوہر کا قول اسکی قسم کے بعد معتبر ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے: "البينة على المدعي واليمين على من انكر"۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی اہلیہ کو غصہ کی حالت میں ایک لفظ میں تین طلاق دیدیا اور طلاق بولتے وقت سامنے ایک مسلمان اور ایک کافر تھا وہ لوگ بھی شہادت دیتے ہیں کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق ایک ہی لفظ میں تین بار دی ہے اور عورت سے تحقیق کی جاتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ ایک ہی طلاق بولے ہیں پھر اس کے بعد ان دونوں سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ لوگ اس معاملہ کی صلح کیجئے دونوں پھر نکاح کرنے کے لیے مستعد ہیں اس معاملہ کو کس طرح صلح کرنا ہوگا قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کو تفصیل کے ساتھ تحریر کر کے عنایت فرمائیں رحمت ہوگی۔ بینوا وتوجروا۔

(۲) عمر کا ہندہ سے جھگڑا چل رہا ہے ہندہ اپنے شوہر سے اتفاق نہیں رکھتی ہے عمر کہتا ہے کہ ہماری ہندہ ہم کو کھانا پانی نہیں دیتی ہے اگر دیتی ہے تو گالی گلوج کر کے لڑائی جھگڑا کر کے تو عمر نے تباہ وپریشان ہو کر ہندہ کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا حرام قرار دیدیا ہے جس میں ہندہ کے پاس کوئی حرام شی ثابت نہیں ہوتی ہے عمر کے لیے اپنی ہندہ کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کیسے حلال ہوگا اس کے لیے شریعت کیا حکم دیتی ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کر کے عنایت فرمائیں۔

الجواب

شوہر نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں طلاق دے دیا شوہر کو اس بات کا اقرار ہے یا شرعی گواہوں سے یہ امر ثابت ہے تو زید کی بیوی پر تین طلاق واقع ہوئیں اور اب بغیر حلالہ دوبارہ اس لڑکی کی شادی زید سے نہ ہوگی حلالہ کا طریقہ یہ ہے کہ عدت گذار کر عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرے وہ اس سے نکاح

کے بعد صحبت کرے اور پھر طلاق دیدے تو عورت عدت گزار کر دوبارہ زید سے نکاح کر سکے گی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰]

صورت مسؤلہ میں عمر دس مسکینوں کا پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے یا انہیں کپڑے پہنائے اور یہ اس سے ممکن نہ ہو تو تین روزہ رکھے یہی قسم کا کفارہ ہوا اس کے بعد وہ اپنی بیوی ہندہ کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم، گھوسی

(۲۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

اللہ ورسول کو حاضر جان کر اس سے پوچھا گیا کہ۔ مرد نیاز احمد۔ عورت ناظمہ خاتون نیاز احمد نے جھگڑے میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے اس لڑکی سے جب پوچھا گیا کہ تمہارے شوہر نے تم کو طلاق دے دیا ہے تو لڑکی نے کہا کہ ہاں اس نے مجھے طلاق دیدیا ہے پنچایت میں پنچایتی آدمیوں کے درمیان جب اس لڑکی سے کہا گیا کہ تم حلالہ کرواؤ تو لڑکی نے جواب دیا کہ میں حلالہ نہیں کرواؤنگی دو چار عورتوں اور مردوں نے اس سے زبردستی کہا کہ تم حلالہ کرواؤ تو کہتی ہے کہ میں حلالہ نہیں کراوؤنگی۔ دیور سے نکاح جائز ہے کہ نہیں۔ نیاز احمد سے پنچایت میں پوچھا گیا کہ تم نے کتنی طلاق دیا ہے تو اس نے پنچایتوں کے سامنے اقرار کیا کہ میں نے تین طلاق دیا ہے۔ لھذا اس مسئلہ کا جواب شریعت کے مطابق دیا جائے۔

المستفتی محمد خلیل۔

الجواب

صورت مسؤلہ میں شوہر کے اقرار سے تین طلاق ثابت ہے۔ اور بغیر حلالہ وہ عورت نیاز احمد کے لیے حلال نہیں۔ اگر عورت حلالہ نہیں کرانا چاہتی ہے تو اس کو مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے اس کی مرضی چاہے زندگی بھر بے شوہر کے رہے اور اس کا جی چاہے عدت کے بعد کسی دوسرے مرد سے شادی کرے اب وہ بے حلالہ نیاز احمد کے ساتھ نہیں رہ سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو۔

(۲۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جمیلہ کا کہنا ہے کہ میرے شوہر زید بار بار غصہ کی حالت میں یہ کہا کرتے کہ نکل جا میرے گھر سے تمہارا اس گھر میں کیا کام ہے۔ میں نے تم کو طلاق دے دی ہے اور یہ بھی کہا کرتے تھے کہ بغیر میری اجازت کے اس گھر سے باہر قدم نکالا تو قسم خدا کی میں تم کو طلاق۔ تو میں بغیر اجازت گھر سے باہر قدم نہیں نکالا کرتی مگر ایک بار جو انہوں نے اس طرح کہا کہ بغیر اجازت اگر تم گھر سے باہر نکلیں تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ تو میں بغیر اجازت گھر سے باہر نکل گئی۔ زید اپنے ان دونوں اقوال سے انکار کرتا تھا مگر جب

زید کے لڑکوں نے بھی میرے بیان کی تصدیق کی تو زید نے بھی اقرار کیا کہ میں نے ایک بار یہ کہا ہے کہ اگر تم نے بغیر میری اجازت اس گھر سے قدم نکالا تو میں تم کو طلاق۔ ایسی صورت میں شرعی حکم اور قسم طلاق کیا ہے۔؟ بینوا توجروا فقط والسلام المستفتی: محمد الحسن محلہ باغ ادری ضلع مئو۔

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں زید کے اقرار سے ایک طلاق واقع ہوگئی۔

ہدایہ میں ہے: "واذا علق علی شرط وقع عقیب الشرط" [هدایه اولین: باب الایمان فی الطلاق: ۳٦٥] اگر صورت مسئولہ میں صرف یہی ہوا ہو تو اس کا حکم شریعت میں یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت اور بعد عدت نکاح عورت کی رضامندی سے ہو سکتا ہے۔ مگر عورت اس بات کی بھی مدعی ہے کہ اس کے شوہر نے بار بار یہ بھی کہا ہے کہ نکل جا میرے گھر سے تمہارا اس گھر میں کیا ہے۔ میں نے تم کو طلاق دیدی ہے۔ ایسی صورت میں شوہر سے قسم کھلائی جائے اگر وہ کھالے کہ میں سوائے مذکورہ بالا ایک معلق اور کوئی طلاق نہیں دی ہے۔ تو قضاء وہی حکم ہوگا جو اوپر مذکور ہوا مگر چونکہ عورت متعدد طلاق کی دعویدار ہے۔ تو اگر اس کو یقین ہو کہ زید نے اس کو تین طلاق دیدی ہیں تو عورت کے لیے یہ حکم ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے طلاق حاصل کرے مال سے یا زور زبردستی سے یا راضی خوشی سے اگر یہ راضی نہ ہو تو حتی الامکان اس سے دور بھاگے اور ہر طرح معذور ہو تو گناہ شوہر کے سر پر ہوگا کہ اس نے جھوٹی قسم کھائی اور ایک اجنبی عورت کو اپنی تصرف میں رکھا۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۷ ذی القعدہ ۱۴۱۵ھ

(۳۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں جب آپ کے یہاں گیا تو رخصتی کے لیے جب آپ لوگوں سے کہا تو آپ لوگ کہے کہ ٹھیک ہے میں رخصتی کردوں گا جب دو تین روز رہ گئے تو آپ لوگ کہے کہ رخصتی کردیں گے اس کے بعد پھرتے ہیں کہ پندرہ روز کے بعد رخصتی کریں گے تو آپ کا کہنا بھی بہت برا اور وہ بہت بدچلن بھی اور آپ لوگ جو ہیں ہمارے سر ساس ہونے کے لائق نہیں ہیں، اس لیے آپ لوگوں سے کہہ رہا ہوں، مختار میاں سے میں کہہ رہا ہوں اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کردیجئے، کیوں کہ تم لوگ ہمارے لائق نہیں ہو، میں یہ طلاق نامہ کا کاغذ بھیج رہا ہوں، طلاق، اور طلاق، زیادہ میں کیا لکھوں جتنا ہمارا سامان ہے بھجوا دینا، اور آپ لوگ کا سامان ہے، آپ لوگ یہاں آکر کے لے جانا، کیوں کہ میں تمہارے نیرا پور گاؤں کا چال دیکھ چکا ہوں کہ رشتہ داروں اور مہمانوں کی قدر نہیں کرتے ہیں کیوں کہ تمہاری لڑکی بھی جب ہمکو گالی دے

دیا تب وہ کسی کو گالی دے سکتی ہے تم لوگ بھی کسی چھوٹے بڑے کی عزت نہیں کرتے تم لوگوں سے کیا کوئی رشتہ لگائے گا تم لوگ یہ رشتہ کے لائق نہیں ہو تھوڑا لکھنا اور بہت سمجھنا، اور مجھ کو چھوڑتا ہے، اب تو ہمارا تمہارا رشتہ ختم ہے، یہ مختار کو اور مختار کی چتی (عورت) کہ یہ لوگ اپنی اپنی سمجھ کے ہیں، بیدار کردے، اب مجھ سے ضرورت نہیں ہے تو میں طلاق دیتا ہوں، طلاق، طلاق، طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں

المستفتی، محمد حنیف مقام و پوسٹ پنہا دیوریا

الجواب

طلاق نامہ کی تحریر با قاعدہ نہیں ہے البتہ صورت مسئولہ میں اگر شوہر یہ اقرار کرکے یہ طلاق نامہ میں نے لکھایا یا لکھوایا ہے، جس میں اپنی عورت کو تین طلاق دی ہے یا اس بات کے شرعی گواہ موجود ہوں کہ شوہر نے ہمارے سامنے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگی، اور عورت عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکے گی، لیکن اگر شوہر نے انکار کردیا، یا طلاق کے شرعی گواہ موجود نہ ہوں تو طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسرا نکاح نہیں ہو سکے گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۷ شعبان ۱۴۱۶ھ

(۳۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی نو مہینے سے اپنے میکے میں تھی جب وہ زید کے وہاں آئی۔ آنے کے ایک مہینہ بعد زید کو معلوم ہوا کہ اس کو حمل ہے زید اپنے اطمینان کے لیے وقت گننے لگا۔ زید کی بیوی کو سات مہینے میں بچہ پیدا ہوا۔ زید کو مکمل یقین ہوگیا کہ یہ بچہ دوسرے کا ہے۔ زید نے اپنی بیوی کو زنا کا الزام لگا کر اس کے میکے میں پہونچا دیا۔ اس کے ڈھائی تین ماہ بعد زید نے دوسری اپنی شادی کرلی شادی کے پہلے چند لوگوں نے زید سے پوچھا کہ پہلی بیوی کو تم نے طلاق دے دیا ہے تو زید نے جواب دیا کہ میں طلاق دے چکا ہوں زید کی دوسری شادی کے قریب دو ماہ بعد زید کی پہلی بیوی اور اس کی ماں بھائی بھی زید کے گھر آئے زید سے پوچھا کہ تم نے طلاق دے دیا ہے۔ زید نے انکار کردیا کہ نہیں اس کے بعد گاؤں کے بہت سے لوگوں نے زید سے باری باری پوچھا کہ تم نے طلاق دے دیا ہے تو زید نے کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں۔ یہ زید کے الفاظ تھے۔ اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

الجواب

زید اس وقت طلاق دینے سے انکار کرتا ہے یا اقرار کرتا ہے۔ اقرار کرتا ہے تو طلاق ثابت ہے۔ اور عدت گزر گئی ہو تو اس کی بیوی نکاح سے بھی نکل گئی۔ اور شوہر انکار کرتا ہے اور شرعی گواہوں سے ثابت ہو کہ اس نے طلاق دینے کا اقرار کیا ہے۔ تب بھی طلاق ثابت ہوگی۔ ہاں گواہوں سے ثبوت نہ ہو سکے

تب شوہر کو قسم کھلائیں گے۔اور قسم کے بعد شوہر کا قول معتبر ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے:البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر ۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۳۲-۳۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

(۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تین طلاقیں دے دیں لیکن ہندہ کو تین طلاق کا علم پانچ سال تک نہیں ہوا۔۷۹ء میں طلاق دی ۸۵ء میں طلاق کا علم ہوا ۷۷ء میں بچہ پیدا ہوا لڑکی ۷۷ء سے اپنے گھر بیٹھی ہوئی ہے۔صورت مسئولہ میں طلاق کب سے مانی جائے گی اور عدت کب سے گزارے۔۷۷ء سے ۸۵ء تک بچہ ہندہ کے پاس ہے لڑکے کا خرچ کون برداشت کرے آیا لڑکے کے ذمہ ہے یا لڑکی کے ذمہ از روئے شرع جواب دیں۔

طلاق نامہ مندرجہ ذیل ہے۔جمیل احمد ولد قمر الدین سلاوٹان مسمات بانو، پتنی محمد وزیر سلاوٹ، تحریر کی گڑبڑی کی بناء پر طلاق نامہ سمجھ میں نہ آسکا۔اخیر میں لکھا ہوا ہے۔طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں۔

المستفتی اکبر علی سلامت بھیلواڑہ

الجواب

(۱) شوہر کو اگر اس بات کا اقرار ہے کہ طلاق نامہ میرا ہی ہے تو دست خط کی کوئی ضرورت نہیں طلاق ثابت ہو جائے گی۔

(۲) ۷۹ء،۷ر۱۳ر سے طلاق ثابت ہوگی اس دوران میں تین حیض آگئے ہوں تو عدت ختم ہو چکی

درمختار میں ہے:ومبدأ العدة بعد الطلاق و ان جهلت المرأة بها ۔

[حاشیه ابن عابدین ۱۰/۳۱٤]

عورت کو طلاق کا علم نہ ہو تو عدت طلاق کے فوراً بعد سے شمار کی جائے گی۔

(۳) بچہ کا خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔

درمختار(۵/۲٦۸) میں ہے: وتجب النفقة بانواعها على الحر لطفله۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۳۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی کچھ دن زید نے رکھا بعدہ ہندہ کو میکے بھیج دیا ہندہ کے وارثین نے کئی مرتبہ زید کو خبر بھیجا کہ اپنی منکوحہ کو لے جاؤ مگر نہیں آیا۔زید اکثر باہر (گجرات) ہی رہتا ہے،اس

لیے اس کے روبرو کوئی بات نہیں ہوتی خط وکتابت بھی زید کے پاس گیا مگر جواب نہیں دیا وہ نہ لے جانے کو تیار ہے، اور نہ طلاق دے رہا ہے۔ دو سال سے ہندہ اپنے میکے میں بیٹھی ہے، زید نے ادھر کوئی فیصلہ بھی نہیں کیا اور اپنی دوسری شادی کر لی ہے۔ جہاں پر زید نے دوسری شادی کی وہاں کے لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ پہلی عورت کو تم نے طلاق دے دیا ہے کہ نہیں؟ زید نے اس موقع پر زبانی بھی اقرار کیا کہ میں نے پہلی عورت کو طلاق دے دیا ہے، اور ایک تحریر بھی پیش کیا کہ یہ میں نے طلاق دیا ہے۔ اس کا زیر عکس ہے۔ اب آیا ایسی صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ شرع کا کیا حکم ہے؟

جبکہ زید نے منکوحہ کو طلاق دیا نہ زبانی نہ تحریری، صرف شادی کرنے کے لیے وہاں فرضی طلاق نامہ لکھوا کر دیا کہ شادی میری ہو جائے، اور اگر طلاق نہ ہوئی تو ہندہ کیا کرے، ہندہ دوسری شادی کرنا چاہتی ہے وہ کیسے اپنی شادی کرے؟ دار القضا سے فیصلہ کیا جائے تا کہ ہندہ اپنی دوسری شادی کر سکے۔

المستفتی: محمد شفیق بالا پور پوسٹ کوٹہ بازار ضلع بہرائچ شریف

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر ہندہ کے پاس تحریری یا زبانی زید کے اقرار طلاق کا ثبوت ہے، تو قضاءً طلاق واقع ہو جائے گی۔ آپ اپنے علاقہ کے کسی سنی عالم دین کے پاس اپنا معاملہ پیش کریں اور تحریری یا زبانی اقرار طلاق کا ثبوت گواہوں سے پیش کریں، تو وہ طلاق کے نافذ ہونے کا حکم دیدے۔ اور عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے۔ بہار شریعت میں ہے: عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے کہ طلاق دے آیا ہوں تو قضاء طلاق واقع ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۷؍ جمادی الاخری ۱۷ھ

(۳۶) مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو کسی غلطی پر سزا دی زید کی بیوی اپنے میکے چلی گئی، کچھ عرصے کے بعد قصبے والوں نے زید سے پوچھا کہ کیا تم اپنی بیوی کو چھوٹ دیئے ہو جس کی وجہ سے تم نہیں لا رہے ہو زید نے کہا ہاں میں طلاق دے دیا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا تم تین طلاق دے دیئے زید نے کہا ہاں میں نے تین طلاق دے دی ہیں۔ پھر چند ہی دنوں کے بعد زید اپنی بیوی کو اپنے گھر لے آیا ہے۔ لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ تم نے طلاق کا لفظ ہم لوگوں کے روبرو استعمال کیا تھا۔ زید نے کہا کہ میں نے طلاق دے دوں گا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ طلاق دے دیا ہوں کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔ چند لوگ شہادت دے رہے ہیں کہ زید نے ہم لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کو تین طلاق دے رہا ہوں کا لفظ بولا ہے۔ اور زید اپنی بیوی کو

روبرو کر کے طلاق کا لفظ نہیں کہا ہے لہذا حضور والا سے درخواست ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں۔ عین کرم ہوگا

فقط والسلام المستفتی جواب کا منتظر مسلمانان تم کوہی روڈ

مدرسہ دار الاشاعت پوسٹ سیوہی تم کوہی روڈ دیوریا بتاریخ ۱۹/ ۸/ ۱۹۸۷ء

الجواب

آدمی نے طلاق نہ دی ہو اور جھوٹ لوگوں کے سامنے اقرار کرے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے تو قضاء طلاق پڑ جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ

اور اگر اس اقرار کے شرعی گواہ موجود ہیں تو زید کے انکار سے کچھ نہیں ہوگا۔ اور عورت عدت کے بعد دوسرے سے جہاں چاہے شادی کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۹ رذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

(۳۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی عورت کو جھگڑا و تکرار کے دوران گالی گلوج کے ساتھ کئی بار طلاق طلاق کہا اور پنچوں کے سامنے اقرار کیا ہے استدعا ہے کہ جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: بقر عیدن ولد حفظ اللہ مقام روپن پور پوسٹ یم ڈانڑ ضلع مئو ۳۰ رمئی ۱۹۹۲ء

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔ اور عدت گذرنے کے بعد وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کر سکتی ہے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِاِحۡسَانٍ﴾ [البقرة:۲۲۹]

شوہر پر عورت کی مہر مقررہ واجب ہے۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء:٤]

اور عدت کا خرچ بھی شوہر کو عورت کو ادا کرنا چاہئے گاؤں کے بڑے بوڑھے اس کی مقدار زمانہ کے لحاظ سے سوچ سمجھ کر مقرر کر دیں کہ کتنے روپے ماہنامہ میں اس کا خرچ چل جائے گا، اسی حساب سے تین ماہواری آنے تک کا خرچ زید سے لیا جائے۔ اور عورت کو دے دیا جائے۔ اور جہیز کا سامان جو باقی رہ گیا ہے وہ بھی شوہر عورت کو واپس کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۹ رذی القعدہ ۱۴۱۲ھ

ثبوت طلاق کا بیان

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ اپنے شوہر کو غیر عورت سے تعلق کا عیب لگا کر اپنی سسرال آنا نہیں چاہتی ہے اور پھر بھی اپنے طرف سے طلاق نامہ منگوا کر رکھ لیا ہے اور لوگوں میں اس کو ظاہر کرتی ہے حالانکہ زید نے طلاق نہیں دیا ہے پنچوں نے زید سے خدا ورسول کو سامنے رکھ کر قول وقسم کھلا کر تصدیق لیا ہے پھر بھی پنچوں کو اور ہندہ کو یقین نہیں ہوتا ہے اس بارے میں شرع متین کیا حکم فرماتے ہیں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی ہندہ بدستور زید کی بیوی ہے، اور اس کو اپنے شوہر سے علیحدہ ہونے کے لیے طلاق حاصل کرنا ضروری ہے، کیونکہ ہندہ نے اس سلسلہ میں دو بات کہی ہیں اپنے شوہر کو کسی دوسری عورت نے پھنسا ہوا بتاتی ہے اور طلاق نامہ دیکھاتی ہے، اس میں شبہ نہیں کہ میاں بیوی کے علاوہ کسی دوسرے مرد یا عورت سے ناجائز تعلق رکھنا حرام اور ایسا شخص عذاب الٰہی کا مستحق اور جرم ثابت ہوجائے تو تمام مسلمانوں کو ایسے مرد یا عورت کا بائیکاٹ کرنا چاہئے، لیکن نہ تو مرد کی زنا کاری سے اس کا نکاح ٹوٹتا ہے نہ عورت کی بدکاری سے نکاح پر اثر پڑتا ہے، جب تک شوہر طلاق نہ دے عورت بدستور نکاح میں رہے گی،

قرآن شریف میں ہے: ﴿بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة:۲۳۷]

مرد کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

رہ گیا طلاق نامہ تو اگر اس پر دو شرعی عادل گواہ ہوں جو یہ گواہی دیں کہ زید نے ہمارے سامنے یہ طلاق نامہ لکھا تب تو شوہر لاکھ انکار کرے طلاق پڑجائے گی اور عدت کے بعد عورت دوسری جگہ شادی کرسکے گی۔ اور اگر طلاق نامہ پر گواہ شرعی نہ ہوں تو خالی عورت کا یہ کہنا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور یہ اس کا طلاق نامہ ہے کافی نہیں بالخصوص اس صورت میں کہ شوہر قسم کھا کر طلاق کا اپنے سے انکار کررہا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "البينة على المدعى واليمين على من انكر"

جو کسی بات کا دعویٰ کرے وہ گواہ پیش کرے اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ قسم کھائے تو اس کی بات مان لی جائے گی پس صورت مسئولہ میں ہندہ کو دوسری شادی کرنے کے لیے ضروری ہے کہ زید سے باقاعدہ شرعی گواہوں کے سامنے طلاق حاصل کرے اس کی خوش آمد درآمد کرکے اور اس کو راضی کرکے یا اس کو روپیہ پیسہ دے کر یا زور زبردستی جس طرح بھی طلاق حاصل کرے گی طلاق

ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو، ۲۱ ر رجب ۱۹۸۹ء

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی ہندہ کا بیان ہے کہ ایک روز میرے شوہر (زید) نے مجھے کافی مارا پیٹا اس کے بعد تین مرتبہ لفظ طلاق طلاق طلاق کہہ کر لاپتہ ہو گیا اب زید سے ملاقات ہونا امر مشکل ہو گیا کیا ایسی صورت میں ہندہ خود اپنے بیان سے مطلقہ ہو گئی یا نہیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: صغیر احمد خالص پورا ذری، ضلع مئو

الجواب

طلاق کے ثبوت کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُم﴾ [الطلاق : ۲]

اس لیے صرف عورت کے بیان سے طلاق ثابت نہ ہو گی اگر کبھی آکر شوہر نے یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے۔ تو اس کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے: "البينة على المدعى واليمين على من انكر"

جو کسی بات کا دعویٰ کرے گواہی پیش کرے اور گواہ نہ ہوں تو انکار کرنے والا (مدعا علیہ) قسم کھائے۔ پھر عورت کا جو بیان ہے اس میں ایک کمی یہ بھی ہے کہ اس میں عورت کی طرف طلاق کی اضافت نہیں۔

درمختار اور شامی میں ہے: "لترکہ الاضافة فانها شرط" [۳۳۸/٤]

طلاق میں عورت کی طرف اضافت شرط ہے۔

اور سوال میں ذکر کیے جملے لفظ طلاق میں تو عورت کی طرف طلاق کی نسبت ہے نہیں اور معنوی اضافت کی صورت ہی رہ گئی کہ شوہر نے اپنی عورت کو طلاق دینا مراد لیا ہو اور بصورت موجود اگر وہ آکر انکار کردے کہ میں نے یہ الفاظ کہے تو لیکن اپنی عورت کو مراد نہیں لیا تھا تو قسم کے بعد اس کی یہ بات بھی تسلیم کر لی جائے گی اور طلاق واقع نہ ہوگی۔

اب صرف ایک جملہ کا جواب رہ گیا کہ لاپتہ ہو گیا۔ تو اگر یہ گمشدگی مفقود الخبر والی ہے تو اس مسئلہ کے لیے دار القضاء مبارکپور اعظم گڑھ سے رجوع کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۰ ر ذی القعدہ ۱۴۰۹ھ

(۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

دو بھائی یعنی زید عمر میں جھگڑا ہوا عمر جو بڑا بھائی ہے زید کو مارا زید غصے میں آ کر اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ چلو اس گھر میں نہیں رہیں گے ہندہ نے جانے سے انکار کیا زید گھر سے باہر نکلا اور کہنے لگا کہ اگر نہیں چلو گی تو تم کو طلاق دے دوں گا دوسری مرتبہ بھی یہی کہا۔ اور کہیں چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب گھر آیا تو اس کی بیوی ہندہ نے کہا کہ کیا آپ نے ہمیں طلاق دے دیا ہے تو زید نے کہا نہیں واقعہ یہ ہے کہ جس جگہ زید یہ لفظ بولا تھا ٹھیک اس کے بغل ایک آدمی کھڑا تھا جو حلفیہ بیان دے رہا ہے کہ زید نے تین بار لفظ طلاق کہا اور نہ معلوم لفظ طلاق کے بعد کیا کہا۔ لیکن اور دوسرے گواہوں کا جو زید سے کافی دور پر تھے کہنا ہے کہ زید نے تین مرتبہ کہا کہ میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا اب زید حلف لینے کو تیار ہے کہ میں نے دو مرتبہ کہا کہ طلاق دے دوں گا طلاق دے دوں گا۔ اب حضور والا سے التماس ہے کہ اسلام شریعت کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کو واضح فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: سراج الدین

الجواب

قریب اور دور کے گواہوں کے بیان میں کوئی تضاد نہیں، قریب والا شخص لفظ طلاق کے علاوہ کے بارے میں اپنی لاعلمی ظاہر کر رہا ہے اور دور والے بتا رہے ہیں کہ ہم نے سنا کہ زید نے تین طلاق کے علاوہ اور دیا بھی کہا تو یہ دور والے گواہ اگر عادل ہوں، اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ان الفاظ سے اپنی بیوی کو ہی مخاطب کیا تھا تو زید کی عورت پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی اور وہ اب اس کے لیے بے حلالہ حلال نہ ہوگی۔

اور اگر گواہ عادل نہ ہوں۔ یا طلاق کی اضافت عورت کی جانب نہ ہو تو قسم کے بعد شوہر کا قول معتبر ہوگا۔ اور عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۱ر صفر المظفر ۱۰ھ

(۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زلیخا خاتون بنت مختار احمد کی شادی محمد ابراہیم ولد معین الدین سے ہوئی تھی زلیخا خاتون نے گواہوں کی موجودگی میں خدا اور رسول کو حاضر وناظر مان کر میرے سامنے یہ بیان دیا ہے کہ میرے شوہر نشے کی حالت میں گھر میں گھسے اور مجھ سے روپے مانگنے لگے میرے پاس روپیہ نہ تھا میں نے انکار کر دیا۔ میرے شوہر مجھے مارنے لگے ہم دونوں میں لڑائی ہوتی رہی گھر کی عورتوں کے علاوہ محلہ کی کچھ عورتیں بھی جمع ہو گئیں میرے شوہر نے کہا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھے چھوڑ دیا دو بار کہا پھر لفظ طلاق کہا

زلیخا خاتون کا کہنا ہے کہ لفظ طلاق پانچ سات بار کہا ایسی صورت میں کون سی طلاق واقع ہوگی۔ اسکے شوہر اور اسکے گھر کے لوگوں کا بیان ہے کہ لفظ طلاق صرف دو بار کہا اب شریعت مطہرہ میں کس کا بیان معتبر ہوگا اور شوہر کے گھر والوں کے بیان سے کونسی طلاق واقع ہوگی۔ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی ابوالکلام، گھوسی، ضلع، مئو

الجواب

صورت مسئولہ میں جبکہ زلیخا خاتون کا خود بیان ہے کہ میرے شوہر نے دو بار کہا ہے کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا، اور پانچ سات بار طلاق کا لفظ بھی کہا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہوجائے اور کسی طرح سے اپنے اوپر اس کو قابو نہ دے، مگر چونکہ عورت اپنے بیان میں اکیلی ہے تو شوہر کے انکار کی صورت میں طلاق کا ثبوت نہ ہو سکے گا، اور وہ کسی دوسری جگہ شادی نہ کر سکے گی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو/۲۶ جمادی الآخرہ ۱۴۱۰ھ

(۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور اس کی بیوی کے درمیان تین دن سے جھگڑا چل رہا تھا اور زید کے پاس دو لڑکیاں تھیں بڑی والی لڑکی نے اپنی والدہ سے کہا کہ والد صاحب کو کھانا دے دو والدہ نے کھانا دے دیا تو والد صاحب نے کھانا شروع کیا۔ اور بیوی سے کہا کہ تم بھی کھالو تو بیوی نے انکار کر دیا تو زید نے کہا کہ اگر تم کھانا نہیں کھاؤگی تو میں کھانا پھینک دونگا۔ اس پر بیوی یہ کہتے ہوئے نکلی کہ کھانا کھاؤ یا پھینکو میں نہیں کھاؤنگی۔ اور کہنے لگی کہ وہ مجھے تین مرتبہ طلاق دے دیئے ہیں تو شوہر نے کہا کہ جاؤ کہو جو سمجھ میں آئے جبکہ زید کا کہنا ہے کہ میں نے طلاق کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا ہے۔ دونوں لڑکیاں موجود تھیں وہ بھی کہہ رہی ہیں کہ والد صاحب نے طلاق کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا ہے۔ اور بیوی کہہ رہی ہے کہ میں قرآن اٹھانے کے لیے تیار ہوں کہ انہوں نے طلاق دیا ہے اور شوہر کہہ رہا ہے کہ میں بھی قرآن اٹھانے کے لیے تیار ہوں کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ اور زید کا لڑکا جو تقریبا سترہ سال کا ہے اس نے جب سنا تو اپنی ماں سے کہا کہ تم میری قسم کھا کر بتاؤ کہ والد صاحب نے کیا تین طلاق دے دیا ہے۔ تو وہ بولی کہ بھاگ جاؤ میرا دماغ صحیح نہیں ہے۔ کیا ایسے بیوی کے کہنے سے طلاق واقع ہوگی؟ از روئے شرع جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: حافظ شمشاد احمد خیرآباد ضلع مئو، یوپی

الجواب

سوال کی عبارت سے یہ ظاہر ہے کہ عورت اس بات کی مدعی ہے کہ شوہر نے اسے تین طلاق دیا

اور شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے۔اور دونوں اپنے اپنے دعوی پر حلف اٹھانے کو تیار ہیں اور حدیث شریف میں ہم کو حکم دیا گیا ہے:"البینة علی المدعی والیمین علی من انکر"۔مدعی کو گواہ پیش کرنا ہوگا اور قسم مدعا علیہ کھائیگا۔

پس صورت مسئولہ میں عورت پر لازم ہے کہ طلاق دینے کے دو عینی عادل اور شرعی گواہ پیش کرے تو طلاق ثابت ہوگی۔اور اگر وہ طلاق کے شرعی گواہ پیش نہ کر سکے تو شوہر سے قسم کھلائی جائے گی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہدے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق نہیں دی ہے تو اس کی بات مان لی جائے گی۔عورت بدستور اس کی بیوی ہوگی۔پھر بھی عورت پر لازم ہوگا کہ ہر ممکن کوشش سے شوہر سے بچے اور اس کے ساتھ ہم صحبت نہ ہو کہ قاعدہ یہ ہے کہ "المرء ماخود باقرارہ" آدمی اپنے اقرار کے موافق پکڑا جائے گا تو جب وہ طلاق کی مدعی ہے تو خود اس پر تو اس شوہر سے پرہیز لازم ہوگا اور کسی دوسرے شخص سے شادی بھی نہ کر سکے گی کہ طلاق کو گواہوں سے ثابت نہ کر سکی۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ سے ایک دن کہا کہ اگر آج سے تو اس گلی میں کسی کے گھر بلا اجازت گئی تو تجھ کو طلاق۔کچھ دنوں کے بعد پڑوس کے ایک شخص نے زید سے کہا کہ تیری بیوی فلاں روز فلاں کے مکان سے پانی لائی ہے۔زید نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ تم فلاں کے مکان سے پانی لائی ہو۔تو اس نے کہا کہ ہاں لائی ہوں ضرور۔لیکن با حلف کہتی ہوں کہ میں دروازہ پر سے منگائی ہوں۔جب زید کے پڑوسی سے چار لوگوں نے حلفیہ بیان لیا تو اس نے با حلف یہ بیان دیا کہ میں لگ بھگ بیس قدم دوری سے دروازے کے باہر دیکھا کہ ہاتھ میں بالٹی لیے ہوئے پانی لے جارہی تھی۔تو قیاس سے یہ معلوم ہوا کہ مکان کے اندر سے پانی لائی ہوگی۔آیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلہ صادر فرمائیں،نوازش ہوگی۔

المستفتی:نوشاد احمد پرانی بستی مبارکپور

الجواب

صورت مسئولہ میں وقوع طلاق کی شرط پائی جانے کا ثبوت نہیں ہوا۔پڑوسی نے انکل اور قیاس سے خبر دی۔اس کا اعتبار نہیں۔اور عورت قسم کھا کر کہتی ہے کہ میں مکان کے اندر نہیں گئی۔دروازے پر سے منگایا ہے۔تو بصورت موجود اسی کی بات معتبر ہوگی۔اور طلاق نہیں پڑے گی۔ہدایہ میں ہے:اذا علقہ علی شرط وقع عقیب الشرط [ہدایہ اولین :باب الایمان فی الطلاق :۳۶۵]واللہ تعالیٰ

اعلم
عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۵ رذی القعدہ ۱۴۲۲ھ

(۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

گزارش ہے کہ آج سے تین چار روز قبل گیارہ بجے شب ادریس نشہ پکر آیا اور جلیل صاحب کو جگا کر یہ کہہ کر لایا کہ الیاس تم کو بلا رہا ہے اس کی طبیعت بہت خراب ہے چنانچہ وہ آئے اور ادریس آنگن کے گھر کے قریب پہونچے تو ادریس نے کہا کہ ہم تم کو اسلیے بلا کر لائے ہیں کہ

ہم نور بانو یعنی اپنی بیوی کو طلاق دے دیں گے اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کے لیے ادریس کا بیان ہے کہ ہم نور العین کی ماں کو طلاق دے دیں گے۔ گواہ عبد الجلیل کا بیان ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں۔ ہم تین طلاق دیتے ہیں یا دیا۔ گواہ محمد طیب کا بیان۔ ہم نور العین کی ماں کو تین طلاق دے رہے ہیں۔

الجواب

صورت مسئولہ میں حکم یہ ہے اگر عبد الجلیل اور محمد طیب گواہان گواہی کے معیار پر پورے اتر رہے ہیں۔ تو ان کے بیان سے طلاق ثابت ہے دوسرے گواہان کے بیانات اس کے خلاف نہیں انھوں نے جتنا سنا بیان کیا اور ان دونوں نے زیادہ سنا، یہ کہ دیا، دیتا، دیتے ہیں دونوں۔ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے:" وکذا المضارعة اذا غلب الحال "(شامی) اسی طرح نشہ والے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

"ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو عبدا مکرھا اوھازلا او سکران"

ردالمحتار (۴/۴۲۳) واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱؍رجب ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مباک پور اعظم گڑھ

(۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید باہر سے گھر میں آیا، بارش ہوئی تھی اور ہندہ نے بھی کچھ پانی گرا دیا تھا، زید گر گیا اور اس کے بعد ہندہ کو گالی دینے لگا۔ ہندہ نے کہا مجھ سے کیوں جھگڑا کرتے ہو بارش ہوئی ہے اور میں نے بھی گرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کیوں نہیں کرتے زید نے بے ساختہ کہا (نقل کفر) اللہ میاں کی چودی اب ہندہ کہتی ہے کہ نکاح ٹوٹ گیا اور زید کہتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور قسم بھی کھاتا ہے۔ ہندہ اپنی بات پر قسم کھاتی ہے کہ زید نے وہ کلمہ ادا کیا ہے اور دو گواہ بھی ہیں۔ خالد کا قول ہے کہ زید کافر ہو گیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا اب اس کی قسم کا اعتبار نہیں۔ آیا خالد کا کہنا درست ہے یا نہیں؟

عبد الشکور بھیرہ۔ ۵؍صفر ۷۸ھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی اگر زید کے اس کلام شنیع پر دو عادل گواہ موجود ہیں تو اس کا کفر ثابت ہوگا۔ اگر چہ اس کا یہ انکار اور اس جملہ کو برا سمجھنا بمنزلہ اس کی توبہ کے ہوگا۔ اور اپنے اس انکار کی وجہ سے وہ مسلمان ہو جائے گا۔ لیکن اس کی بیوی نکاح سے نکل جائے گی۔ ہاں دونوں کی باہمی رضامندی سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے، درمختار میں ہے: "شهدوا على مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل (لان انكاره توبة ورجوع) فيمتنع القتل وتثبت بقية احكام المرتد كحبط عمل وبينونة زوجة" [كتاب الجهاد - مطلب: جملة من لا يقتل اذا ارتد: ٦/٢٩٧]

گواہوں کے عادل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ علی الاعلان گناہ نہ کرتے ہوں۔ مثلاً داڑھی منڈانے یا حد شرع سے کم رکھنے والے تارکین جماعت یا شرابی اور گالی بکنے والے نہ ہوں۔ گواہوں میں مذکورہ بالا عیوب میں سے کوئی عیب ہو تو انکی گواہی قابل قبول نہ ہوگی اور ان سے کفر ثابت نہ ہوگا۔ عادل گواہوں نے گواہی میں تاخیر کی تو بھی انکی گواہی مقبول نہ ہوگی۔ الاشباہ والنظائر میں ہے: "اعلم ان شاهد الحسبة اذا اخر شهادته بلا عذر فسق ولا يقبل شهادته"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح: عبد المنان اعظمی ۸ر صفر ۸۷ھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ عبد الرؤف غفرلہ

(۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مسمی عبد الرشید عاقل بالغ کا نکاح رشیدہ عاقلہ بالغہ سے ہوا بعد نکاح بوقت طعام خوردن اہل خانہ اور باراتیوں میں آگے پیچھے کھانے میں جھگڑا ہو گیا باراتیوں نے کھانا نہیں کھایا بوقت صبح لڑکی کی رخصتی کو لڑکے والوں نے کہا لڑکی والے نے ٹال مٹول دیا۔ بالآخر دوسرے دن باراتی اور دولہا لڑکی لیے بغیر اپنے گاؤں واپس ہو کر کچھ دن بیت جانے پر لڑکی کی رخصتی کا مطالبہ کیا گیا تو لڑکے کے ماموں نے دولہا اور چند اشخاص کو ہمراہ لیا اور رانچی جا پہنچے تو لڑکی والے نے جھانسا دیا کہ رخصتی تو ہوگی ہی۔ صبح کو برادری کی پنچایت حق وحقوق کی ہو جانے پر پنچایت بیٹھی اور لڑکی والوں نے سوال جھوٹا ہی اٹھایا اور الزام لگایا کہ لڑکے نے میری لڑکی کو طلاق دے دیا ہے پنچ نے لڑکے سے پوچھا تو لڑکے نے حلفاً بیان دیا کہ ازراہ دشمنی ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے ہم نے نہ طلاق دیا ہے نہ ایسا لفظ میری زبان پر آیا ہے پنچ اور قاضی شہر نے اس اظہار کے سن چکنے کے بعد لڑکی والے سے گواہ طلب کیا لڑکی والے نے دو آدمیوں کو جو اس کے اثر میں ہیں انہیں سکھلا پڑھا کر لایا گیا تھا ان دونوں نے جھوٹی گواہی یہ دی کہ ایک طلاق لڑکے نے دی ہے اس پر قاضی شہر نے فوراً یہ فتوی ایک مجلس میں دیا کہ تجدید نکاح کر دیا جائے۔ تجدید نکاح پر لڑکے والے راضی ہو گئے تو

لڑکی والے نے تجدید نکاح سے انکار کر دیا تو سوال یہ ہے کہ جھوٹی گواہی سے حقیقتاً جیسا کہ قاضی شہر نے تجدید نکاح کا حکم دیا ہے اس کا فتوی درست تھا یا غلط جب کہ لڑکے نے طلاق واقعۃً نہیں دی ہے اور فرضاً حسب شہادت شاہدین ایک یعنی رجعی اور لڑکا رجعت چاہتا ہے اور ہنوز اس کا ساعی ہے تو ایسی صورت میں کیا حکم شرع ہے؟

المستفتی: محمد یوسف ابراہیمی ابو العلائی ہزاری باغ

الجواب

جن دو گواہوں نے طلاق کی شہادت دی ہے ان کا شرعی اصول شہادت پر پورا اترنا ضروری ہے قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾[الطلاق: ۲]

اگر ان میں سے کوئی بھی فاسق کاذب وغیرہ ہو تو اس کی گواہی ناجائز اور اس پر جو فیصلہ ہوا وہ بھی ناجائز ہے۔ اگر وہ دونوں گواہ عادل تھے مگر انہوں نے طلاق سننے کے بعد فوراً اس واقعہ کا اعلان نہ کیا اور بلا عذر شرعی تاخیر کی تو اب فاسق ہو گئے اور ان کی گواہی مردود ہے۔ اور جو فیصلہ ہوا وہ بھی ناجائز ہوا۔

درمختار (۱۱/۷۷) میں ہے: "ومتی اخر شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد کطلاق امراة بائنا،، (کتاب الشہادات) اور جب گواہوں نے حقوق اللہ کی گواہی میں بلا عذر شرعی تاخیر کی تو فاسق ہو گئے اور انکی گواہی رد کر دی جائے گی جیسے کسی نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی اور گواہوں نے اس کا اعلان نہ کیا ہو اور اگر وہ شاہد عادل بھی تھے اور انہوں نے بلا تاخیر اعلان بھی کر دیا یا تاخیر کا سبب عذر شرعی تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے فیصلہ کرنے والے کے سامنے ان گواہوں کو جھوٹا کہا تھا یا نہیں اگر مدعا علیہ نے طعن نہ کیا اور فیصل نے انہیں گواہوں کی بنیاد پر طلاق واقع ہونے کا فیصلہ دے دیا اور گواہ فی الحقیقت جھوٹے تھے تو طلاق پڑ جائے گی۔ درمختار میں ہے: " وینفذ القضاء بشهادة الزور ظاهرا و باطنا حيث كان المحل قابلا والقاضي غير عالم بزورهم في العقود كبيع و نكاح والفسوخ كاقالة و طلاق،، (كتاب القضاء۔ مطلب في القضاء بشهادة الزور)

جھوٹی گواہی سے قاضی کا فیصلہ ظاہراً اور باطناً نافذ ہو جاتا ہے جب کہ محل میں اس کی صلاحیت ہو اور قاضی گواہوں کے جھوٹ پر مطلع نہ ہو جیسے، بیع نکاح کا اقالہ اور طلاق اور چونکہ عورت غیر مدخول بھا ہے اس لیے یہ طلاق بائن ہو گئی اور بغیر لڑکی کی مرضی سے تجدید نکاح کی کوئی صورت نہیں ہو گی۔ اور اگر مدعا علیہ نے اعتراض کیا تھا، لیکن قاضی نے گواہوں کی صداقت و عدالت کی تحقیق کئے بغیر فیصلہ دے دیا حالانکہ مدعا علیہ کے طعن کے بعد ایسا کرنا ضروری تھا) تو یہ حکم باطل ہو گیا۔ اور عورت بدستور اس کی بیوی رہے گی ہدایہ میں ہے: "وان طعن فيهم الخصم ليسئل عنهم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی ۲۴ رجمادی الاولیٰ ۹ ۷؍ ۱۳ ھ الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

حمید اور زینب میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ حمید نے ایک کاغذ پر لکھا کہ میں زینب کو طلاق دیتا ہوں اور پھر خود ہی پھاڑ کو پھینک دیا۔ زبان سے نہ تو طلاق کا نام لیا اور نہ طلاق کا ارادہ کیا۔ حمید کے جانے کے بعد زینب نے اس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا زینب کو بھی طلاق کا شبہ نہیں ہوتا تھا اس نے سمجھا کہ میرے والد کے پاس خط لکھا جا رہا تھا۔ جو پھاڑ کر پھینک دیا گیا۔ اس خیال سے اس نے اس خط کو پڑھا تھا۔ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں کہ طلاق پڑی یا نہیں۔ بعد میں جب حمید سے پوچھا گیا تو اس نے صاف انکار کیا کہ میرا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا میں غلطی میں لکھا تھا اور پھاڑ کر پھینک دیا۔ محلہ کے دو تین مولویوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ طلاق نہیں ہوئی۔ آپ بھی شرع کے حکم سے مطلع فرمائیں۔

نوٹ:۔ اس کاغذ پر ایک ہی بار یہ جملہ لکھا گیا تھا۔ بینوا توجروا۔

المستفتی نور جہاں گھوسی ضلع اعظم گڑھ

الجواب

یہ صحیح ہے کہ اگر کسی آدمی نے بغیر آداب و القاب کے اپنی بیوی کو طلاق لکھا اور اس کی کچھ نیت نہ تھی تو طلاق نہ پڑے گی۔ لیکن سوال کی عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عبد الحمید کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ لکھتے وقت ارادہ نہ تھا۔ حالانکہ میاں بیوی کے جھگڑے کے بعد غصہ کے عالم میں طلاق لکھنا عادۃً بے ارادہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور خود عورت نے قرائن سے یہی سمجھ لیا کہ میرے بارے میں کچھ لکھا جا رہا ہے۔ اس لیے قرائن بتا رہے ہیں کہ عبد الحمید نے لکھتے وقت طلاق ہی مراد لی تھی۔ اب اس کا انکار معتبر نہیں۔ ہاں چونکہ ایک ہی طلاق دی تھی اس لیے اس نے عدت کے اندر رجعت کر لیا رجعت ہو گئی۔ ورنہ عدت کے بعد اس سے دوبارہ عقد کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ستر سال کے بڈھے شوہر اور چالیس سال کی جوان عورت میں معمولی جھگڑا ہوا، غصہ اتنا بڑھا کہ شوہر عبد الغفور نے کہا تو یہاں سے نکل جا، اپنے میکے میں چلی جا۔ تو میرے پاس رہنے کے قابل نہیں۔ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا۔ میں تم کو پنچایت میں بیس آنہ جمع کر کے طلاق دے دوں گا۔

عورت مسماۃ خاتون مدعی ہے کہ مذکورہ بالا الفاظ کے علاوہ دو تین مرتبہ طلاق دے دیا کا لفظ بھی کہا۔ اصرار پر بتایا کہ صرف دو بار شوہر عبدالغفور کو اپنے پہلے بیان پر اصرار اور لفظ طلاق دے دیا سے انکار ہے۔ وہ اپنی نیت ڈرانے دھمکانے کی بتاتا ہے۔ اور بقسم طلاق دے دیا سے انکار کرتا ہے۔ شوہر کا بڑا لڑکا عبدالشکور بھی دے دوں گا کی شہادت دیتا ہے۔ چھوٹا لڑکا مطیع اللہ ماں کے بیان کی تائید کرتا ہے۔ کہ دو مرتبہ طلاق دے دیا بھی کہا ہے۔ ایک حافظ جی کا بیان ہے کہ جھگڑے کے بعد عبدالغفور نے مجھے طلاق کے الفاظ تو نہیں کہے۔ مگر یہ کہا کہ ہم نے ختم کر دیا۔ اب دونوں میاں بیوی سخت پریشان ہیں۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ محمد سلیمان قریشی قصاب محلہ مغلسرائے ۲۵ر نومبر ۵۹ء

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر کے بیان سے طلاق کا ثبوت نہیں ہوتا۔ البتہ عورت کا بیان ہے، کہ دو مرتبہ طلاق دے دیا۔ جس کی تائید چھوٹے لڑکے اور حافظ کے بیان سے ہوتی ہے، حافظ جی عبدالغفور کے بیان کے اقرار کے شاہد ہیں۔ لیکن اولا شاہد کو عادل ہونا ضروری ہے۔ ثانی شاہد عادل ہو تو لڑکے مطیع اللہ کی گواہی ماں کے حق میں مقبول نہیں۔ "لا تقبل من الفرع لا صله" پھر قبول شہادت کے لیے دونوں گواہوں کے بیان میں اتفاق ہونا ضروری ہے۔ اور صورت مسئولہ میں لڑکا طلاق دینے کی اور حافظ جی ختم کرنے کی گواہی دیتے ہیں۔ جو باہم مختلف ہیں، کہ لڑکے کے بیان سے طلاق رجعی اور حافظ جی کے بیان سے طلاق بائن۔ درمختار (۱۹۳/۸) میں ہے: "لو شهد احد هما طلقة او طلقتين أو ثلاثا ردت" پس ان گواہوں سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور عورت اپنے بیان میں صحیح ہو تب بھی دو رجعی طلاقیں ثابت ہوں گی۔ تو احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں دوبارہ نکاح کر لیں۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۸ر جمادی الآخری ۸۷ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید کی بیوی ہندہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے مندرجہ ذیل کلمات کہے ہیں۔
(۱) تمہارے ساتھ میری شرع ہی نہیں ہوئی۔ (نوٹ) شرع سے مراد نکاح ہے۔
(۲) تجھے تیرا باپ نکاح پڑھا کر رکھے گا۔
(۳) دو لڑکیاں پیدا کر کے چھوڑ دیا۔
(۴) تیرا طلاق تو کبھی کا ہو گیا۔

(۵) تیرا طلاق تو تین برس سے ہوگیا۔

(۶) تجھ کو تیرے باپ نے تین سال سے رکھا ہے۔

اور ہندہ گواہی میں دو عورتیں پیش کرتی ہے۔ دونوں عورتوں کا بیان مندرجہ ذیل ہے۔ پہلی کی شہادت تمہارا طلاق تو کبھی نہ ہوگیا۔ دوسری کی شہادت میں نے تجھ کو طلاق دیا یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔

نوٹ:۔ اس کے علاوہ ہندہ کسی اور کو گواہ پیش نہیں کرتی ہے اور شوہر ان تمام باتوں کا منکر ہے۔ ہاں اتنا کہتا ہے کہ جب ہندہ نے مجھ سے کہا کہ میرا طلاق ہوگیا تو میں نے جواب دیا کہ ہوگیا ہوگا۔ لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں عدالت شرعیہ ان کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتی ہے۔ چونکہ یہ معاملہ حاکم کے سامنے پیش ہو چکا ہے اور وہ شریعت مطہرہ ہی کے مطابق حکم کا منتظر ہے۔ جواب مفصل تحریر فرمائیں۔

مسئلہ مذکور میں نوٹ میں جو شوہر کا انکار مذکور ہے یہ اس وقت ہے جبکہ پنچایت ہوتی ہے اور اس سے طلاق کے متعلق پوچھا جاتا ہے تو وہ جائداد کے لالچ میں انکار کرتا ہے۔ حالانکہ وہ تین طلاق اپنی زبان سے دے چکا ہے۔ لہذا اس کا خیال کر کے فتویٰ صادر فرمائیں۔

سائل فتح محمد بخشی پور گورکھپور ۳۰ر مارچ ۶۱ء

الجواب

صرف دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی اگر کوئی مرد بھی ساتھ ہوتا تو اس کی شہادت قوانین پر پوری اترتی تو طلاق ثابت ہو جاتی، موجودہ صورت میں شوہر کو بلا کر جھوٹی قسم کھانے کے عذاب سے ڈرائیں اگر اس پر بھی قسم کھا کر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو طلاق ثابت نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے: " البینة علی المدعی والیمین علی من انکر " ہاں اگر وہ پنچایت میں تو انکار کرتا ہے مگر اور لوگوں کے سامنے طلاق دینے کا اقرار کر چکا ہے اور اس اقرار کے وقت لوگ موجود ہوں تب طلاق پڑ جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ نے زید کی والدہ کو ڈومن بتایا۔ زید نے غصہ میں آکر ہندہ کو ایک طمانچہ مارا۔ اور اسی حالت میں ہندہ کو ایک طلاق دے دیا۔ موقع پر ہندہ کی پھوپھیاں فاطمہ اور جگن موجود تھیں۔ زید نے ہندہ کو تین

طلاقیں دیں، اور ہندہ بھی بقسم تین طلاق کی مدعی ہے، ہندہ کی ماں اور اس کا بھائی وہ بھی تین طلاقوں کی گوا ہی دیتے ہیں۔ موقع کے مرد گواہ قاضی مقبول کا بحلف بیان ہے کہ زید نے صرف ایک طلاق دی ہے، اور زید کی والدہ بھی ایک طلاق بیان کرتی ہیں۔ قسم کھا کر زید بھی یہی بیان دیتا ہے۔ مندرجہ والا لوگوں نے پنچان حکیم نہال الدین، علیم الدین، حکیم علاء الدین وغیرہ کے سامنے بیان دیا۔ صورت مذکوہ بالا میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب

تین طلاق کے ثبوت میں جو گواہیاں گزریں ان کا نصاب مکمل ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق:۲] صورت مسئولہ میں دو پھوپھیوں اور ایک بھائی کی گواہی موجود ہے، تین طلاق کے انکار کی گواہیوں میں زید کی ماں کی گواہی زید کی حمایت میں نا مقبول اور قاضی مقبول کی گواہی تنہا ایک مرد کی گواہی ہے، اس لیے نا مقبول۔ پس ہندہ کا دعویٰ گواہوں سے ثابت ہے۔ اور اس پر تین طلاقیں واقع ہیں۔ ہندہ زید کے نکاح سے نکل گئی اور بے حلالہ وہ اس کو دوبارہ اپنے عقد میں نہیں لاسکتا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

گزارش یہ ہے کہ نا معلوم دو دفعہ یا تین دفعہ یا چار دفعہ طلاق کہا اور وہاں چار چھ عورتیں بھی تھیں اور ایک سانس میں کتنی کہا اور گھر سے باہر چلے گئے۔ ہم نے ایک خط دیوبند کو ڈالا تھا پھر اس کے بعد آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ حبیب اللہ کپڑے والے جامع مسجد محلہ کاظم خاں ضلع فرخ آباد

الجواب

وہاں موجود رہنے والی عورتیں جتنا بتاتی ہیں اگر ان پر اعتبار ہو تو اتنا ہی تسلیم کریں ورنہ جتنا خود معلوم اور اطمینان ہو کہ میں نے اتنی بار کہا ہے اتنا تسلیم کریں۔ بہر حال اگر دو تک ثابت ہے تو طلاق رجعی ہے اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں عدت کے اندر رجعت ہوگی، اور تین یا زیادہ دی ہوں تو عورت مغلظہ ہوگئی، اب بغیر حلالہ اس سے دوبارہ شادی نہیں ہوسکتی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲ر جمادی الاولی ۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۵۔۱۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو مرتبہ لفظ طلاق کہا تیسری مرتبہ کہہ نہیں پایا تھا کہ ہندہ کی بہن نے کہا کہ بھائی کیا کر رہے ہو لیکن زید نے پھر تیسری مرتبہ لفظ طلاق کہہ دیا جب آدمی کافی جمع ہو گئے تو زید کے بھائی کی بیوی نے کہا کہ بھائی نے دو طلاق کہا ہے تب سب آدمیوں کے سامنے زید نے اپنے بھائی کی بیوی سے کہا کہ کھا اپنے دونوں بیٹوں کی قسم میں نے تو تین مرتبہ لفظ طلاق کہا ہے وہاں سے جب آدمی باہر نکل کر راستے میں کھڑے ہو گئے اور زید گھر سے نکل کر باہر آیا آدمیوں نے پھر معلوم کیا تو آدمیوں سے گالی دیکر بولا میں نے تین مرتبہ کہا وہاں سے ہٹ کر اپنے ماموں کے پاس پہنچا وہاں جو معلوم کیا وہاں بھی یہی لفظ دہرایا کہ میں نے لفظ طلاق تین مرتبہ کہا ہے۔ لہٰذا آپ سے استدعا ہے کہ اس میں تین قسموں کی طلاق سے کونسی طلاق واقع ہوئی اور اس کا مسئلہ کیا ہے جس سے زید کے لیے ہندہ پھر نکاح میں آسکے برائے کرم اس مسئلہ کو آپ مہربانی فرما کر جلد بھیجنے کی کوشش کریں کیونکہ محلہ میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔

(۲) بکر نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی یعنی تین طلاق دیں اور پھر عدت گزارنے کے بعد عمر سے نکاح ہوا اب عمر کی عدت گزارنے کے بعد پھر بکر سے نکاح ہو گیا اس کے بعد عمر نے کہا میرے ساتھ ہمبستری نہیں ہوئی یعنی میں جو قائدہ حلالہ کا تھا اس پر عمل نہ کر سکا لہٰذا اب وہ عورت بکر کے لیے حلال ہوگی یا نہیں؟ اور عمر کی کیا سزا ہے۔؟ جو اس نے ایسا کیا اور یہ کہا کہ میں نے حلالہ نہیں کیا ایسے شخص کو کیا کیا جائے یہ دو سوال آپ کی خدمت میں کیے۔ نوازش فرما کر ہم کو آگاہ فرمائیں، اور جلد جواب دینے کی کوشش فرمائیں۔ العبد: عابد جامی غفرلہ سرکڑہ چکرا جمل پوسٹ خاص بجنور پیش امام جامع مسجد۔

الجواب

(۱) جب شوہر نے بار بار تین طلاق کا اقرار کیا تو اب طلاق کے مغلظہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں بغیر حلالہ زید پر دوبارہ جائز نہیں ہو سکتی۔

(۲) صورت مسئولہ میں اگر عورت بھی عمر کے قول کی تصدیق کر رہی ہو تو بکر اور اس عورت میں علیحدگی کر دی جائے، وہ بکر کے لیے حلال نہیں، اور شرعی حکم یہ ہے کہ بکر کو نکاح کرنے سے پہلے ہی ان سب باتوں کی تصدیق کرنی چاہیے تھی، بغیر تحقیق کے نکاح کیوں کیا؟ اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ عمر نے میرے ساتھ صحبت کی ہے تو شرعا اسی کی بات کو تسلیم کیا جائے گا، اور عمر کی بات نا قابل قبول ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴ر محرم الحرام ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور اس کی بیوی میں کچھ سخت گفتگو ہوئی اثنائے گفتگو میں زید نے تیور بدل کر اپنی بیوی کو تین چار طلاقیں دے دیں اور کہا کہ تحریری طلاق دس آدمیوں کے بیچ میں دوں گا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔ بینوا توجروا

المستفتی شخن مرزا پوری

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں اگر عورت کے پاس طلاق کے گواہ شرعی موجود ہیں تو طلاق ثابت ہو جائے گی، اور عورت عدت گزار کر دوسری جگہ شادی کر سکے گی، لیکن اگر گواہ نہ ہوں اور شوہر انکار کرے تو طلاق ثابت نہ ہو سکے گی اور شوہر کی بات قسم کے بعد معتبر ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:"البینة علی المدعی والیمین علی من انکر "واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۴ر جمادی الاولی ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے مندرجہ ذیل تحریر اپنے خسر کے حوالہ کی مدت گزر جانے کے بعد زید کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ دھمکی کی نیت سے لکھا تھا میں صرف رخصتی چاہتا تھا شادی کی تاریخ جو میں نے مقرر کی تھی اپنے دل میں وہ فروری تک تھی اس کے بعد اس کی ذمہ داری آپ لوگوں پر ہے اگر نکاح نہ ہوتا تو ایسا خط لکھنے کی نوبت دس سال تک نہیں آتی میں آزاد رہتا مگر اس وقت میرا ذہن مقید ہو کر رہ گیا ہے لہذا اب سلطانہ کو اپنی لڑکی سے زیادہ میری بیوی سمجھتے ہیں تو میں یہاں سے پونہ جا رہا ہوں اور وہیں رہوں گا اگر آپ سلطانہ کو میرے ساتھ بھیج دیں تو بہتر ہے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ۲۴ر فروری ۱۹۷۱ء کے بعد اس خط کو تین طلاق نامہ تصور کیا جائے گا۔ مقبول احمد ابن محمد تقی ۲۴ر۲ر۷۱

صورت محررہ بالا میں عرض سائل یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی ہے تو کونسی طلاق ہے نیز اگر طلاق واقع ہوئی ہے تو زید کی مطلقہ زید کے لیے دوبارہ پھر بغیر حلالہ نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں۔ طلاق واقع ہے اس صورت میں دوبارہ نکاح کے لیے عدت گزارنا بھی ضروری ہے یا نہیں۔ خیال رہے کہ لڑکی کی رخصتی ابھی نہیں ہوئی ہے صرف نکاح ہوا ہے زید کی دوسری تحریر بھی استفتاء کے ساتھ منسلک ہے ملاحظہ فرمائی جائے۔ جس میں اس نے یوں ہی نیت کا اظہار کیا ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی ریاض احمد حسن رضا ٹیگور نگر وکرلی ہریالی ویلیج مسجد حال نمبر (۱) بمبئی

الجواب

ظاہر یہی ہے کہ اس خط کی عبارت سے مقبول احمد کی عورت پر طلاق نہیں پڑی لیکن احتیاطاً اس کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ دوبارہ پڑھا دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۵/ صفر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص نشہ کی حالت میں گھر آیا اور آتے ہی بیوی سے جھگڑا ہو گیا جھگڑے کے دوران دو عورتیں آئیں اور اس کی بیوی کو جھگڑے سے بچانے کے خیال سے وہاں سے لے جانے لگیں اتنے میں شوہر نے کہا کہ اگر چوکھٹ پار کروگی تو ہم طلاق دے دیں گے جب دونوں عورتوں نے سنا تو اس کو گھر ہی میں چھوڑ کر چلی آئیں اور دو عورتوں میں ایک عورت وضو بنا کر نماز پڑھنے چلی گئی، اس کے بعد شوہر سو گیا کچھ لوگ جمع ہو گئے اور شوہر کو اٹھا کر پوچھنے لگے کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا ہے تو شوہر نے کہا کہ مجھے علم نہیں ہے کیونکہ میں نشہ میں مدہوش تھا تو ان لوگوں نے کہا کہ دو مرد گواہ کی زبانی معلوم ہوا ہے تو شوہر نے کہا مجھے بالکل علم نہیں ہے اتنے میں وہ عورت جو نماز پڑھنے کو چلی گئی تھی اس گفتگو کو سن کر آگئی اور اس نے اپنا بیان دیا کہ شوہر اور بیوی کا جھگڑا بچانے کے خیال میں اس کی بیوی کو لے جانے لگی تو اتنے میں اس کے شوہر نے کہا کہ اگر چوکھٹ پار کروگی تو ہم طلاق دے دیں گے جب میں نے اتنا سنا تو میں اس کو چھوڑ کر نماز پڑھنے چلی گئی اب وہ دونوں مرد گواہوں میں سے ایک کا کہنا ہے کہ اس وقت نشہ کی حالت میں نہیں تھا میں نے اتنا کہتے ہوئے سنا کہ اگر تم چوکھٹ پار کروگی تو طلاق دے دوں گا میں نشہ کی حالت میں چور تھا اتنا سننے کے بعد میں چلا گیا آخر میں کیا ہوا مجھے علم نہیں۔

محمد بشیر دوسرے گواہ کا بیان اسی طریقہ سے ہے کہ جب جھگڑا ہو رہا تھا تو میں اندر گیا اور سنا کہ شوہر نے اپنی بیوی کو مع ولدیت کے ایک بار طلاق دیا تو میں نے اس کا منھ ہاتھوں سے بند کر دیا مگر اس نے جھٹکا دیکر دو مرتبہ اور طلاق دیا اس کے بعد میں چلا آیا۔

معین الدین شوہر کی بیوی کا بیان ہے کہ میرا شوہر نشہ میں آیا اور کسی بات پر جھگڑا ہو گیا اور جھگڑا ہو رہا تھا کہ دو عورتیں آئی اور مجھے اس جگہ سے لے جانے لگیں تو میں نے سنا کہ میرے شوہر نے کہا کہ اگر چوکھٹ پار کروگی تو میں طلاق دے دوں گا اتنے میں میں بہت گھبرا گئی اور وہ عورتیں جو جھگڑا بچانے کی غرض سے آئیں تھیں چھوڑ کر چلی گئیں، پھر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم کو طلاق دیا گیا

ہے اس وقت میں گھبرائی ہوئی تھی اور میں نے کہہ دیا کہ ہاں تین بار طلاق دیا ہے پھر میرے گھر کے لوگ آئے اور مجھے لے گئے۔

المستفتی ولی محمد محلہ کچی باغ شہر بنارس

الجواب

صورت مسئولہ میں صرف ایک مرد کے بیان سے ایک طلاق ثابت ہے، اور طلاق وغیرہ کا ثبوت صرف ایک آدمی کی گواہی سے نہیں ہوسکتا، اس لیے بصورت موجودہ ظاہر یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی رہ گئی عورت چونکہ وہ بیان دے چکی ہے کہ شوہر نے تین طلاق دی۔ تو اس پر لازم ہے کہ کسی طرح شوہر سے چھٹکارہ حاصل کرے اور طلاق لے لے۔ "المرأ ماخوذ باقرارہ"۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۴ ربیع الاخر ۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی ہندہ جو کئی سال سے اپنے میکے میں شوہر کی رضامندی سے رہی زید نے اپنی بیوی کے میکے میں جا کر بیوی کے بھائی سے کچھ رنجش کی بنا پر اپنی بیوی ہندہ سے اپنے گھر چلنے کے لیے کہا بیوی نے جواب دیا مجھے کوئی عذر جانے میں نہیں ہے لیکن مالی حالت اچھی نہیں ہے کم سے کم بچوں کے خورد ونوش کا انتظام کر لیجیے اس کے بعد لے چلیے میں چلنے کے لیے تیار ہوں اس پر زید کئی بار یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ ہم اس کمینی کو طلاق دے دیں گے اس وقت اس جگہ پر زید و ہندہ شوہر و بیوی کے علاوہ ہندہ کے حقیقی چچا اور چچازاد بھائی کی بیوی دونوں وہاں موجود تھے۔

(۱) زید کا کہنا ہے کہ ہم نے کئی بار یہ کہا کہ ہم اس کمینی کو طلاق دے دیں گے۔

(۲) ہندہ کا کہنا ہے کہ زید کئی بار یہ کہا ہے کہ اس کمینی کو طلاق دے دیں گے۔

(۳) ہندہ کے حقیقی چچا کا بیان ہے کہ زید نے کئی بار یہ کہا ہے کہ ہم نے طلاق دے دیا ہے۔

(۴) ہندہ کے چچازاد بھائی کی بیوی کا کہنا ہے کہ مجھے کچھ ہوش نہیں ہے کہ زید کیا کہتا ہوا گیا ہم کو کوئی علم نہیں ہے۔

(۵) واضح ہو کہ ہندہ حاملہ بھی ہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کس قسم کی ہوئی واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا

آپ کا شکر گزار محمد مظفر عالم ڈاکخانہ بلھاری براڈا کخانہ بیلا گنج ضلع گیا بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں چچا اپنے بیان میں اکیلا ہے اور کسی معاملہ میں تنہا ایک آدمی کی گواہی معتبر نہیں

ہے اس لیے اگر شوہر اس کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ طلاق دے دیں گے تو شوہر سے قسم کھلائی جائے اور قسم کے بعد شوہر کا قول معتبر ہوگا اور طلاق نہ واقع ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶ رجمادی الآخر ۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور اہلیہ زید میں جھگڑا ہو گیا۔ بات زیادہ بڑھ گئی زید نے بحالت غصہ کہا چلی جاؤ یہاں سے اس پر اہلیہ زید نے کہا مجھے طلاق دے دو میں چلی جاؤں گی۔ زید کا کہنا ہے کہ میں نے غصہ پر قابو نہ پا کر کہا جاؤ میں نے ایک بار طلاق دے دیا اور چند لمحہ بعد زید نے پھر وہی جملہ کہا جاؤ میں تمہیں طلاق دے دیا۔ اسی جملہ کو زید نے کئی بار کہا جو زید کو یاد نہیں۔ یعنی زید کا کہنا ہے کہ ایک بار دی اہلیہ زید لفظ طلاق سے گھبرا گئی اور اپنی زندگی کو تاریک سمجھنے لگی۔ اور بے سہارا سمجھ کر میکے چلی آئی۔ حسب بالا طلاق جو ہوئی عرصہ ایک ماہ بارہ دن ہو رہے ہیں اس وقفہ میں زید کی کوشش ہوئی کہ بیوی کو واپس گھر لے جائے زید نے کہا کہ میں اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہوں آپ بھی اللہ ورسول کو حاضر وناظر جان کر کسی عالم دین مفتی سے مشورہ لے کر بتائیں تب میں چل سکتی ہوں۔ زید نے مندرجہ بالا پیراگراف اللہ ورسول کو حاضر جان کر لکھوایا جو لفظ تحریر زید مندرجہ بالا پیراگراف ہے۔ اب علمائے کرام حدیث وقرآن کی روشنی میں کیا حکم فرماتے ہیں اور کوئی صورت بتائیں جس سے دونوں مطمئن ہو سکیں۔ رقم عبدالمصطفیٰ جالندری اعظم گڑھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر واقعہ اسی طرح ہو جس طرح سوال میں مذکور ہے اور اس کے خلاف شرعی گواہوں سے ثابت نہ کیا جا سکتا ہو۔ خواہ اس وجہ سے کہ سرے سے اس کے گواہ ہوں ہی نہیں۔ یا گواہ ہیں مگر نصاب شہادت پر نہ ہوں مثلاً ایک ہی گواہ ہو یا عورت ہی گواہ ہو، خواہ اس وجہ سے کہ گواہ شرعاً عادل نہیں ہیں، یعنی فسق میں مبتلا ہیں۔ تو ان سب صورتوں میں زید کو قسم کھلا کر بات مان لی جائے گی اور ایک طلاق پڑ جائے گی بعد والی عبارت اس ایک کی تکرار مانی جائے گی اور زید کو عدت کے اندر رجعت اور بعد عدت نکاح کا حق حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اور عاقبت کی جزاء وسزا اسی کے اختیار میں ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی نے کئی روز بھوکی پیاسی اپنے بال بچوں کے ساتھ گذار دیا اس کے بعد شوہر کے بھائی سے کھانے کا سوال کیا اتنی ہی دیر میں زید آیا اور اپنی بیوی کو بہت مارا اور گھر میں جا کر لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا۔ وہاں پر جو لوگ بھی تھے ان لوگوں نے زید کی زبان سے طلاق کے الفاظ سنے زید سے پھر بعض لوگوں نے پوچھا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیوں طلاق دیا تو زید نے کہا کہ میں قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا اور نہ میں نے طلاق کا لفظ کہا ہے اور اگر کہا ہے تو مجھے یاد نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

المستفتی عبدالحکیم بی۔اے۔ایچ۔ اسکول ستی پور ضلع دربھنگہ بہار ۲۵ رجنوری ۱۹۶۸ء

الجواب

اگر شرعی گواہ اس امر کے موجود ہوں کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق پڑ گئی۔ اس کے انکار اور قسم کھانے سے کچھ نہ ہوگا، ہاں واقعۂ غصہ کی وجہ سے اس کی عقل جاتی رہی اور اسی انتہائی غصہ کی حالت میں اس کی زبان سے طلاق کے الفاظ نکل گئے ہوں، جیسا کہ یاد نہیں کہ لفظ سے شبہ ہوتا ہے تو طلاق نہ پڑے گی، لیکن اس امر کی چھان بین صاف کر لینی چاہئے کہ واقعی اتنا غصہ تھا کہ وہ غصہ سے پاگل ہو گیا تھا، خود زید کو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر واقعۂ طلاق دی اس کو یاد ہو تو جھوٹی قسم یاد نہ ہونے کا بہانہ کام نہ دے گا اور عند اللہ ضرور طلاق ہو جائے گی جس کا خمیازہ زید کو بھگتنا پڑیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۸ رذی القعدہ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے جس کے والد کا نام دلبر ہے اپنی بیوی سے الفاظ مکروہ یعنی اپنی بیوی کو دلبر کی بیوی کہہ کر مخاطب کیا اس کے بعد ایک شخص نے جس کا نام سلیمان ہے انہوں نے زید سے پوچھا تو زید نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کہا ہے۔ اور جب دوسرے شخص نے جس کا نام دوکھن ہے انہوں نے زید سے پوچھا تو زید نے کہا کہ میں نے طلاق دے دیا ہے۔ اب وہ گھر نہیں جاتی ہے تو میں کیا کروں۔ اب زید سے پوچھا جاتا ہے تو زید کہتا ہے کہ میں نے دوکھن سے ایسی بات نہیں کہی ہے اور دوکھن کا بیان ہے کہ زید نے ہم سے یہ کہا کہ ہم نے طلاق دے دیا ہے۔ اب ایسی صورت میں کس کی بات مانی جائے گی گواہ موجود نہیں ہے۔ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی علی حسین پوسٹ بلیا (گیا) ۱۰ رصفر ۱۳۸۸ھ

الجواب

طلاق کا ثبوت دو شرعی گواہوں سے ہوگا، اگر دولہن کے علاوہ کوئی دوسرا گواہ نہیں تو زید کو قسم کھلائی جائے اور قسم کے بعد زید کا قول مان لیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے: " البینة علی المدعی والیمین علی من انکر " واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۰ر صفر ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہدیا ہے کہ آپ میکے گئیں تو طلاق۔ اس درمیان دوبار میکے گئیں۔ کچھ دنوں کے بعد پچاس اشخاص کے درمیان پنچایت میں اللہ ورسول کا واسطہ دیکر کہا کہ میں نے یہ نہیں کہا ہے اس کے دوست نے بھی اللہ ورسول کا واسطہ دیکر جواب دیا کہ انہوں نے مجھ سے کہا ہے اور کئی بار کہا ہے بعد میں یہ بھی کہا ہے کہ میرے خسر سے بھی کہہ دیجئے گا تب میں نے لڑکی کے والد سے کہا، دوبارہ میکہ آنے کے بعد اب تک لڑکی سسرال ہی میں ہے تو اب شرع کا حکم کیا ہے۔ اس واقعہ کو تقریباً نو مہینے ہوئے۔ میاں بیوی کا ملاپ پھر کیسے ممکن ہے۔ سائل حاجی نظام الدین سردار

الجواب

جب طلاق دینے کی خبر ایک آدمی دے رہا ہے اور شوہر قسم کھا کر انکار کر رہا ہے تو طلاق نہیں پڑی حدیث شریف میں ہے: " البینة علی المدعی والیمین علی من انکر " واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۲ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

کبیر میاں نے اپنی بیوی کو آپس کی لڑائی جھگڑے میں یہ کہا کہ میں طلاق دے دوں گا۔ اور بعد میں کہا کہ اپنے باپ کو بلا طلاق دے دیں گے۔ کبیر میاں اور بغل کی دو عورتیں بھی یہ بات بولیں کہ ایسا ہی کبیر میاں نے کہا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہے۔ اس واقعہ کو تین سال گذر گئے۔ اس محلہ میں ایک دوسری عورت کو طلاق ہوا اور اس کا بائکاٹ کیا گیا تو بائکاٹ کے بانی یہ کہنے لگے کہ کبیر میاں کی بیوی کو بھی تین طلاق ہوگئی ہے جس کی گواہ دو عورتیں ہیں۔ عورت کہتی ہے کہ تین طلاق ہوگئی ہے ہم لوگوں نے سنا ہے۔ اب کون سی گواہی معتبر سمجھی جائے اور طلاق ہوئی یا نہیں؟ سائل عبدالرحیم

الجواب

طلاق کا ثبوت صرف دو عورتوں کی گواہی سے نہیں ہوتا ہے۔ اگر شوہر قسم کھا کر طلاق سے انکار کر دے تو اس کی بات معتبر ہوگی اور سوال میں جتنی بات کا ذکر ہے اس سے صرف طلاق کا وعدہ ظاہر ہوتا ہے اور وعدہ یا ارادہ سے طلاق نہیں پڑتی۔ الاشباہ میں ہے: "الفعل لا یتم بمجرد النیة" واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے چند لوگوں کے سامنے بیان دیا (جب کہ اس کی بیوی اپنے میکے میں تھی) کہ میں نے اپنی بیوی کو "چھوڑ دیا"، لیکن جب عورت کے میکے کے لوگ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات معلوم کرنے زید کے گھر گئے تو اس نے کہا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ "اپنی بیوی کو چھوڑ دیا"، بلکہ یہ کہا ہے کہ چھوڑ دوں گا، مگر جن لوگوں کے سامنے یہ بیان دیا تھا۔ کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا وہ لوگ اب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے یہی کہا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب مرحمت فرمایا جائے کرم ہوگا۔

المستفتی، رفیع اللہ ابن محمد خلیل ساکن بڑا گاؤں گھوسی

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر زید کا یہ بیان شرعی عادل گواہوں سے ثابت ہو۔ کہ اس نے یہ کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو زید کے اس انکار سے کچھ کام نہ چلے گا۔ زید کی عورت پر ایک طلاق رجعی پڑ گئی۔ عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ اور عدت مکمل ہوئی تو عورت کی رضا مندی سے دوبارہ نکاح بھی ہو سکے گا۔ اور گواہوں سے ثبوت فراہم نہ ہو سکے خواہ اس وجہ سے کہ گواہ ہی نہ ہوں یا گواہ میزان شریعت پر پورے نہ اتر رہے ہوں تو اب شوہر کے انکار کی صورت میں اس سے قسم کھلائی جائے گی کہ میں نے اپنی عورت کو نہیں چھوڑا، اگر قسم کھا کر چھوڑنے سے انکار کریگا تو قسم کے بعد اس کی بات مان لی جائیگی، اور عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہاں جھوٹی قسم کھائیگا تو اس کا وبال زید کے سر ہوگا، ہمارا یہ فتویٰ اللہ تعالی کے حضور اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲۴ ذی القعدہ ۱۴۱۰ھ

(۲۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید جمعہ کے دن غسل کر کے لیٹا تھا کہ بے اختیار اس کے زبان سے نکلا (طلاق) پھر زید نے توبہ کی اور کہا یا اللہ یہ میری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ پھر بے اختیار اس کے منھ سے نکلا طلاق۔ پھر اس نے اللہ سے توبہ کی اور یہ الفاظ اسی کیفیت کے ساتھ منھ سے ادا کئے تو جواب طلب امر یہ ہے کہ اب زید کے لیے کیا حکم ہے۔ المستفتی، محمد شمس الدین مقام و پوسٹ نرواسرائے گھوسی۔۲۲۔۴۔۹۵

الجواب

زید نے لفظ میں صرف طلاق کا لفظ ذکر کیا ہے یہ تفصیل ظاہر نہیں کی کہ اسکے آگے پیچھے زبان سے کچھ اور نکلا یا نہیں۔ یا زبان سے صرف طلاق ہی نکلا مگر دل میں یہ تھا کہ یہ الفاظ اپنی عورت کو کہہ رہا ہوں یا کسی اور کو یا کوئی خیال نہیں تھا اس طرح سے یہ بھی تصریح نہیں کہ طلاق کے الفاظ زبان سے دو مرتبہ نکلے یا تین بار اس سے یہ شبہ ہو رہا ہے کہ شاید کہیں کچھ چھپا تو نہیں رہا ہے۔ اس لیے سائل خوب سمجھ لے کہ اگر اس نے کچھ غلط بیانی سے کام لے کر اپنے موافق کوئی جواب حاصل کر لیا تو مفتی کے فتوی سے وہ عورت اس پر حلال نہ ہوگی۔ بلکہ زندگی بھر کے گناہ کا وبال اس کے سر پر رہے گا اب سوال کا جواب سنئے۔ صورت مسئولہ میں زید سے قسم کھلائی جائے۔ اگر قسم کھا کر یہ کہدے کہ یہ الفاظ میں نے اپنی عورت کے لیے نہیں کہے تھے تو اس کی عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ قاضی خاں میں ہے: "لانہ ما اضاف الطلاق الیہا" واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔۲۱ ذی القعدہ ۱۴۱۵ھ

(۲۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جناب صادق صاحب کی شادی آرزو بانو سے ہوئی اور یہ لوگ سب دن ٹھیک سے رہے کسی طرح کی کوئی بات نہیں ہوئی اور اس کے بعد لڑکے کا آپریشن ۴۔۶۔۱۹۹۶ء کو ہوا اس کے بعد شوہر اور بیوی اور تین بچے جو تھے یعنی اپنے پورے لوگ کے ساتھ گھر پر آئے اور لڑکی سات دن کے بعد ضد کر کے اپنے میکے میں چلی گئی اپنے تین بچے کے ساتھ اس کے بعد شوہر گیا تو آنے سے انکار کر دی کہ ہم وہاں نہیں جائیں گے پھر شوہر گھر واپس آ گیا اس کے ایک دن بعد خبر آئی کے ہمارا شوہر طلاق دے کر گھر گیا ہے یہ لڑکی کا کہنا ہے اور جب لڑکے سے پوچھا گیا تو لڑکے نے اس بارے میں کہا کہ ہم نے تو یہ بات ایک لفظ بھی نہیں بولا ہے اور لڑکا پیش امام ہے اور قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم بھی کھا کر کہتا ہے کہ ہم نے ایسا نہیں کیا ہے اور اس لڑکے کے ساتھ ایک اور مولوی بھی تھے وہ بھی اس بات پر قسم کھانے پر تیار ہیں کہ یہ بات ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے اور لڑکا برابر اپنی بیوی کو لانا چاہتا ہے لیکن بیوی نہیں آنا چاہتی ہے پھر لڑکی سے کہا گیا کہ

تمہارا کوئی گواہ ہے تو لڑکی کہتی ہے کہ ضرورت پر ہم گواہ دیں گے تو آپ صاف صاف فرمائیں کہ اس میں کیا ہونا ضروری ہے شوہر اپنی بیوی کو اپنے گھر لاسکتا ہے یا نہیں جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

الجواب

صورت مسئولہ میں لڑکی اگر عادل گواہوں سے یہ ثابت کردے گی کہ شوہر نے طلاق دی ہے تو طلاق ثابت ہوجائے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ [البقرۃ:۲۸۲]

دومردوں کی گواہی لاؤ اگر دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں کہ جنکی گواہی مسلمان کے نزدیک مقبول ہو، یعنی وہ عادل ہوں فاسق نہ ہوں اگر عورت گواہ نہ پیش کرسکے تو مرد قسم کھائے کہ خدا کی قسم میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "البينة على المدعى واليمين على من انكر" اور معاملہ گاؤں کے ذمہ دار مسلمانوں کے سامنے پیش ہو مطلوبہ گواہی گزرے تو طلاق کا حکم ہوگا ورنہ شوہر سے قسم کھلاکر حکم دیا جائے گا، اگر عورت غلط کہتی ہے تو وہ بدستور سابق اس کی بیوی ہے ہم کو ظاہر پر حکم لگانے کی اجازت ہے ان دونوں میں جو خلاف واقع غلط اور جھوٹ کہے گا اس کا وبال اس پر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

(۳۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ قدیم دار جناب ممتاز احمد ولد مقبول احمد دیوریا خاص کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب کلو ولد بندھو نے اپنی بیوی محترمہ مجید النساء کو ۱/۵/۸۴ء کو طلاق دے دی ہے۔ اس طرح مجید النساء بنت دل جان ساکن گھوسی کا طلاق باقاعدہ ہوچکا ہے۔ چودھری حبیب الحق کی زبانی یہ تصدیق ہوئی ہم لوگوں نے کلو سے بھی حلف اٹھانے کو کہا ہے۔ المستفتی: دل جان

الجواب

شوہر جب طلاق دینے سے انکار کرے تو طلاق کے ثبوت کے لیے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ﴾ [الطلاق:۲]

اگر اس واقعہ میں بھی دو شرعی گواہ گواہی دیں کہ کلو نے ہمارے سامنے اپنی عورت کو طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگی۔ ورنہ کلو سے قسم کھلائی جائے اگر وہ اللہ کی قسم کھاکر یہ کہدے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق نہیں دی ہے تو اس کی بات مان لی جائے گی اور طلاق نہیں پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۳۱-۳۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) لکھنا ضروری یہ کہ شہاب الدین ولد یوسف شیخ مرحوم بمقام ہنسا گڑھ پلاموں بہار نے اپنی لڑکی ضمیرن بی بی کولڑکا اسرائیل ولد جسیم الدین بمقام دھرک کے ساتھ شادی کی تھی۔ دن تاریخ یاد نہیں ہے قریب بارہ برس کی بات ہے ایک مرتبہ شہاب الدین نے اپنی لڑکی ضمیرن کو اسرائیل کے یہاں رخصتی کے بارے میں گیا۔ بخوشی وہاں سے رخصت کرا کر اپنے یہاں لایا قریب دو ماہ کے بعد اسرائیل سسرال میں آیا اس دن شہاب الدین میاں بیوی دونوں گھر پر نہیں تھے۔ اور ضمیرن گھر کے پاس کات رہی تھی۔ اسرائیل وہیں پر پہنچا بعدہ ضمیرن سے کہا کہ ابھی میرے ساتھ چلو ضمیرن بولی کہ ابھی ماں باپ گھر پر نہیں ہیں آنے دیجئے تو چلیں گے، لیکن اسرائیل نے ضد پکڑ لی کہ تم چلو ورنہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا، اس پر ضمیرن بولی کہ ماں باپ کی غیر حاضری میں جانا ٹھیک نہیں ہے۔

اس پر بات بڑھی اور اسرائیل نے کہا نہیں چلوگی تو میں تم کو تین طلاقیں دیتا ہوں۔ اور تین مرتبہ کہدیا، طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا، وہاں پر ضمیرن بی بی کی ایک پڑوسن تھی دکھی شیخ کی چتوہ اس نے بھی یہ بات سنی۔ لیکن یہ بات ان دونوں نے کسی سے نہیں کی اور اسرائیل وہاں سے چلا گیا۔ قریب دوڈھائی ماہ کے بعد ضمیرن کے سسر جسیم الدین آئے اور ضمیرن کو رخصت کرا کے اپنے یہاں لے گئے۔ لیکن وہاں لڑکا اس کے ساتھ برابر برا سلوک کرتا رہا۔ یعنی مار پیٹ گالی گلوج ساتھ میں اٹھنا بیٹھنا سب چھوڑ دیا اور قطع تعلق کرلیا۔ برابر برا کرتا رہا قریب تین چار ماہ گزر گئے کھانا کپڑا بھی بند کر دیا۔ مجبور ہو کر ضمیرن بی بی اپنے میکے چلی آئی۔ دو تین ماہ کے بعد اسرائیل ہنسا گاؤں میں ہی رشتہ دار کے یہاں آیا۔ تو گاؤں کے لوگوں کو معلوم ہوا تو گاؤں کے لوگ سب اکٹھے ہوئے اور ضمیرن کو بھی بلایا گیا۔ تو اسرائیل کو بھی جمع کیا گیا۔ لڑکے سے پوچھا گیا کہ تم طلاق دو گے یا رکھو گے اس طرح حرکت کیوں کرتے ہو۔ لڑکے نے کہا کہ اگر دین مہر بخش دے گی تو میں طلاق دے دوں گا۔ وہاں کے مولوی عاشق صاحب موجود تھے۔ کاغذ قلم نکالکر طلاق نامہ لکھنے ہی والے تھے کہ ضمیرن بولی طلاق تو یہ پہلے ہی دے چکے ہیں میں دین مہر نہیں بخشوں گی اتنے میں اسرائیل غصہ ہو کر چلا گیا۔ ضمیرن بولی کہ دکھی شیخ کی چتوہ وہاں موجود تھی ہم کات رہے تھے وہیں پر طلاق دیا ہے، کچھ دنوں بعد ضمیرن دوسری شادی کرلیتی ہے۔ اور اب دو بچے کی ماں بھی بن گئی یہ جتنی بھی باتیں لکھی گئیں ہیں سب درست ہیں۔ اب ضمیرن کے چھوٹے بھائی بہن کی شادی کی باری آئی۔ تو سماج کے لوگ کہتے ہیں کہ ضمیرن نے بغیر طلاق کے شادی کی ہے اسکے یہاں کوئی شادی نہیں کرے۔ اور شہاب الدین شیخ کو سماج سے الگ رکھا۔ اس لیے حضور سے التجا ہے کہ اسلامی قانون کے ذریعہ فیصلہ دیا جائے کہ

طلاق درست ہوئی ہے کہ نہیں۔

گواہان (۱) یوسف صاحب پرتاب پور۔ (۲) فرمان علی صاحب ہنسا (۳) بدرالدین صاحب ہنسا

(۲) مسجد کی لکڑی بانس دروازہ وغیرہم فروخت کی جاسکتی ہے کہ نہیں۔ میرے یہاں مسجد کا دروازہ رکھا ہوا ہے کئی آدمی مانگ رہے ہیں لیکن نہیں دیا گیا۔ لہٰذا حکم فرمائیں کہ جائز جگہوں پر صرف کیا جائے۔

المستفتی تبو طالب

الجواب

(۱) گاؤں کے لوگوں کو ضمیرن اور اس کے گھر والوں کا بائیکاٹ کرنے سے پہلے اسرائیل سے یہ تحقیق کر لینی چاہئے تھی کہ تو نے ضمیرن کے بیان کے موافق اس کو طلاق دی یا نہیں، بلا تحقیق جرم سزا دینا غلطی ہوا، اب بھی یہی صورت ہے کہ ضمیرن کے پہلے شوہر اسرائیل سے پوچھا جائے اگر وہ اقرار کرے کہ واقعۃً میں اس کو طلاق دے چکا ہوں تو یہ بائیکاٹ سخت ظلم اور گناہ ہوا۔ فوراً بائیکاٹ ختم کریں اور مظلوموں سے معافی مانگیں۔ اور اگر اسرئیل طلاق دینے سے انکار کرتا ہے۔ تو بائیکاٹ صحیح ہے، ضمیرن پر لازم ہے کہ اپنے دوسرے آشنا سے علیحدہ ہو جائے۔ اور جس طرح ممکن ہو اسرائیل سے طلاق حاصل کرے تب، اس کا بائیکاٹ ختم کیا جائے۔ تنہا ضمیرن کے بیان اور دکھی شیخ کی بہو کی شہادت پر طلاق ثابت نہ ہوئی۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ﴾ [البقرة: ۲۸۲] واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر مسجد سے نکلا ہوا وہ سامان جو مسجد کے لیے بیکار ہو تو ضرور اسے بیچا جا سکتا ہے۔ اور اس کی رقم مسجد کی تعمیر میں صرف کی جائے۔ ہاں خریدنے والوں کو اس کا خیال ضروری ہے کہ کسی ایسی جگہ اس کو نہ لگائیں جس سے اس کی بے حرمتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۳۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

غلام صادق اور آرزو بانو کی باہم شادی ہوئی، دونوں خوش وخرم ساتھ رہتے تھے کہ غلام صادق بیمار ہو کر اسپتال گیا، اچھے ہو کر دونوں گھر آئے۔ دو تین دن کے بعد آرزو بچوں کو لے کر میکے چلی گئی، دوسرے ہی دن غلام صادق سسرال گیا، آرزو نے ساتھ جانے سے انکار کیا تو غلام صادق اسے ڈانٹ ڈپٹ کر واپس گھر چلا آیا۔

اس کے واپس ہونے کے بعد آرزو نے مشہور کیا کہ وہ تو رات بھر مجھے طلاق دیتے رہے اور چلے

گئے۔ لوگوں نے غلام صادق سے اس کی تصدیق چاہی تو اس نے اس سے صاف انکار کیا اور وہ قسم کھانے پر تیار ہے کہ میں نے آرزو کو طلاق نہیں دی ہے، میں اس بات پر قسم کھانے کو تیار ہوں۔ اور جو دو آدمی غلام صادق کے ساتھ سسرال گئے تھے وہ کہتے ہیں کہ غلام صادق نے طلاق نہیں دی ہے۔ اب تصدیق کرنے والوں نے آرزو سے پوچھا کہ تو اب سچ سچ بتا کہ غلام صادق نے تجھ کو طلاق دی ہے تو اب وہ کہتی ہے کہ طلاق نہیں دیا تھا، کہتے تھے کہ طلاق دے دیں گے۔ اور اب وہ غلام صادق کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ ایسی صورت میں ان گواہوں کی گواہی معتبر ہوگی جن کے سامنے آرزو نے طلاق دینے کا اقرار کیا تھا یا کیا شرع حکم ہے؟

غلام صادق پوسٹ رہلا ضلع پلامو

الجواب

جہالت بری بلا ہے، آرزو بانو نے اپنی حرکت سے اپنی راہ میں ہر طرف کانٹے بوئے ہیں، اب وہ نہ تو اپنے شوہر کے پاس رہ سکتی ہے نہ دوسرا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کر سکتی ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ لڑکی نے دعوی کیا کہ اس کے شوہر نے رات بھر اسے طلاق دیا، طلاق دیا کہا تو یہ واقعہ میاں بیوی کی تنہائی کے وقت کا ہے تو اس کے گواہ کہاں ملیں گے۔ چنانچہ مسائل کے بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ لڑکی اپنے بیان میں تنہا ہے موقع کا کوئی گواہ نہیں، جس نے شوہر کو طلاق دیتے سنا ہو، اور شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے ایسی صورت میں جب عورت گواہ نہ پیش کر سکے اور شوہر انکار کرے تو شوہر سے قسم کھلائی جائے، حدیث شریف میں ہے: البينة على المدعي واليمين على من انكر۔

اور اگر شوہر قسم کھالے گا تو قانونا بیوی شوہر کی ہوگی، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آرزو بانو اگر کہیں دوسری جگہ شادی کرنا چاہے تو شرعا روکی جائے گی کہ وہ غلام صادق کی قانونی بیوی ہے، دوسری طرف آرزو پر یہ لازم ہوگا کہ غلام صادق کے پاس جائے ہی نہیں، اگر کوئی زبردستی پہونچائے تو حتی المقدور اس کو اپنے اوپر قابو نہ دے جس طرح بھی ممکن ہو اس سے چھٹکارا حاصل کرے۔ اس لیے کہ اس نے خود ہی اقرار کیا ہے کہ شوہر نے ایک دو بار نہیں، رات بھر اس کو طلاق دی ہے، تو چاہے اس کا یہ بیان دوسرے کے نزدیک کچھ نہ ہو، خود اقرار کرنے والی تو پکڑی جائے گی۔ عامہ کتب فقہ میں ہے: المرء ماخوذ باقراره، مرد ہو چاہے عورت جیسا اقرار کریں اسی کے حساب سے ان سے مطالبہ ہوگا۔

رہ گئی یہ بات کہ بعد میں آرزو بانو نے پہلے بیان کو جھٹلایا اور طلاق سے انکار کیا تو جو خود اپنی زبان سے اپنی بات جھٹلا رہی ہے اس کا کیا اعتبار کہیں اس کی یہ دوسری بات ہی جھوٹی نہ ہو، اور اس بات کے ماننے میں یہ الزام بھی ہے، وہ شوہر کے لیے اپنے پہلے بیان سے مکر رہی ہے، چیونٹی کی جب موت قریب

ہوتی ہے تو وہ اڑنے لگتی ہے۔ کچھ یہی معاملہ آرزو بانو کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۱ ربیع الثانی ۱۷ھ

(۳۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

عمر نے اپنے سسر کے نام ایک رجسٹری بھیجا رجسٹری ملنے کے بعد جب اسکو کھولا گیا تو وہ طلاق نامہ نکلا جس کا مضمون ذیل میں تحریر ہے:

"طلاق نامہ پرمان پتر: پربھاوت کیا جاتا ہے کہ ہم اسے اپنی رضا مندی سے طلاق دے رہے ہیں۔ اس بارے میں کسی کا کوئی قصور نہیں۔ اب ہم ایک دوسرے سے کوئی سمبندھ نہیں رکھیں گے۔ ہم آج سے اپنا اپنا سنسار اپنی اپنی مرضی کے حساب سے الگ الگ کریں گے۔

لڑکے کا نام: زینل	لڑکی کا نام: صغیرہ بیگم
پتا کا نام: شری محمد اسماعیل انصاری	پتا کا نام: رشید انصاری
گرام غازی پور پوسٹ افرول تھانہ دیسری	گرام کلیان پور پوسٹ کلیان پور
ضلع ویشالی بہار	تھانہ بدھ پور ضلع ویشالی بہار
صحیح: دست خط محمد زینل	صحیح: دست خط

(۱) طلاق، (۲) طلاق، (۳) طلاق، (۱) طلاق، (۲) طلاق، (۳) طلاق۔

نوٹ: جو رجسٹری آئی اس کی اوپر نقل کیا گیا ہے۔

جب عمر اپنی سسرال آیا تو ان کے سسر اور چند ہوشیار محلے کے لوگوں نے دریافت کیا رجسٹری کے متعلق تو شوہر نے صاف انکار کیا کہ میں نے یہ رجسٹری نہیں بھیجی ہے۔ اب اس مسئلہ کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔ شریعت کی گرفت سے ہم بچ جائیں۔

المستفتی: عبد الرشید انصاری موضع وپوسٹ کلیان پور ضلع ویشالی بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں جبکہ شوہر کو اس طلاق نامہ سے انکار ہے اور عورت کے پاس اس امر کے گواہ نہیں کہ شوہر نے یہ طلاق نامہ لکھا یا لکھوایا۔ یا اپنی رضا مندی سے بھیجا تو عورت شوہر سے قسم لے، اگر وہ معتبر آدمیوں کے سامنے اللہ کے مبارک نام کی قسم کھا کر کہہ دے کہ یہ طلاق نامہ میں نے لکھا، نہ اس کو بذریعہ رجسٹری بھیجا تو اس کی بات مان لی جائے گی، اور صغیرہ بیگم بدستور زین اللہ کی عورت ہے۔ حدیث شریف میں ہے: البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ زین اللہ اگر جھوٹی قسم کھائیگا تو دنیا

وآخرت میں اس کا وبال اس کے سر ہوگا۔ عورت پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو کیم ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

(۳۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

مسماۃ زبیدہ خاتون بنت اکبر خان سوداگر تحصیل برہمپوری ضلع چاندہ کہتی ہے کہ میرے شوہر مسمی عبدالقادر ابن الحاج عبدالحکیم ساکن محلہ قلعہ ناگ پور نے ماہ اگست ۱۹۵۹ء میں زبانی ایک مرد ایک عورت (یہ دونوں میاں بیوی جن کا نکاح شرعاً ہنوز نہیں ہوا) شہادت دیتے ہیں کہ مجھے خاوند نے طلاق دے دیا ہے۔ حالانکہ مسمی عبدالقادر کو اس معاملے میں قطعی انکار ہے کہ میں نے کبھی طلاق نہیں دیا ہے نیز زبیدہ خاتون کے والد کا خط مورخہ ۲۵ر اگست ۱۹۵۹ء اس کی سسرال میں بلاوے کے لیے آیا اور اپنے میکے جانے کے بعد اس کا خاوند بھی اپنی سسرال جاکر تین ماہ رہا جس کی وجہ سے مورخہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو زبیدہ خاتون کے والد نے الحاج عبدالحکیم کو خط لکھا کہ ان دونوں خطوط سے کوئی شائبہ طلاق کا ظاہر نہیں ہوتا۔ اس صورت میں طلاق ہوگی یا نہیں۔ نیز طلاق کے فیصلے کا اختیار کسی غیر مسلم عدالت کو بھی ہے یا نہیں۔ اور اب زبیدہ خاتون کے والد اکبر خان صاحب اپنی لڑکی کا دوسرا نکاح کردینا چاہتے ہیں۔ شرعی اصول سے یہ نکاح کیسا ہوگا اور آئندہ جو اولاد ہوگی وہ حلال ہوگی یا حرام۔ برائے کرم مطلع فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

فقط عبدالحکیم ناگپوری

الجواب

صورت مسؤلہ میں جب کہ شوہر طلاق دینے سے انکار کر رہا ہے اگر عورت کے پاس ثبوت طلاق کے دو شرعی گواہ ہیں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہیں تو طلاق ثابت ہوگی ورنہ شوہر کا قول قسم کھانے کے بعد معتبر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر" موجودہ کچہریاں شرعی دار القضا نہیں نہ ان کے حاکم شرعی قاضی۔ اس لیے ان کا فسخ کیا ہوا نکاح فسخ نہ ہوگا اور طلاق حاصل کیے بغیر زبیدہ خاتون کی دوسری شادی ناجائز ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کیم رجب ۱۳۸۳ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کے خسر نے ایک قطعہ اسٹامپ مورخہ ۶ر فروری ۱۹۶۴ء میں خرید کیا اور اسی تاریخ میں تحریر مضمون طلاق نامہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا اور موقع کا انتظار کر کے ایک منظم طریقہ پر زید کے خسر کے چند

ہمراہی دوسری جگہ ایک موقعہ پر کہہ کر بگڑ گیا اور مارا پیٹا کہ زید بیہوش ہو گیا اور اسی مذکورہ اسٹامپ پر انگوٹھے کا نشان بنوا دیا جو آج سے تقریباً تین برس پہلے خرید لیا گیا تھا۔ زید نے لفظ طلاق اپنی زبان سے نہیں کہا تھا جس کی وجہ سے انگوٹھے سے کاغذ پر تین جگہ نشان بنوا دیا گیا تھا۔ زید کے خسر کے گواہوں نے جو بیان دے یا وہ تمام پنچایت کے روبرو آ چکا ہے۔ وہ تمام مختصر قوت کے ساتھ اسی کاغذ کے ساتھ ۱۱ر نمبر تک قابل ملاحظہ ہے۔ لہٰذا آپ سے استدعا ہے کہ از روئے شرع استفتاء کا جواب عنایت فرمائیں گے زید کے خسر کے گواہوں کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ زید نے اپنی زبان سے دو یا تین مرتبہ لفظ طلاق کہا ہے مگر یہ بات وہاں کہی ہے جہاں سے اسٹامپ پر دستخط لیا گیا تھا یہ تمام بیان اس کاغذ کے ساتھ منتھی ہے جس کی تعداد گیارہ بتلائی جا چکی ہے۔

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی گواہوں کا جو بیان ہمارے سامنے آیا ہے اس میں بنیادی اختلافات ہیں۔ بعض گواہ یہ کہتے ہیں کہ قمر الدین نے طلاق نامہ پر برضا و رغبت نشان انگوٹھا بنائے ہیں جبکہ دوسرے گواہوں کا بیان ہے کہ اس سے زبردستی نشان انگوٹھا لے لیا گیا اور اس کو طلاق نامہ کا مضمون تک نہیں سنایا گیا ہے۔ اسی طرح کچھ گواہان یہ بیان دیتے ہیں کہ عبد الرزاق کے مکان پر دستخط لینے کے بعد اس کے چچا کے کھیت پر قمر الدین سے زبانی تین طلاق کے الفاظ کہلوائے گئے اور دوسرے گواہوں کا کہنا ہے کہ عبد الرزاق کے گھر سے مخدوش حالت میں ہم نے بابو لال کو اس کے گھر پہونچا دیا، یعنی اس کے چچا کے گھر زبانی طلاق والا معاملہ ظہور پذیر ہوا ہی نہیں، بس ایسی صورت میں جبکہ گواہوں کے بیان میں بنیادی اختلاف ہے یہ گواہیاں مقبول نہیں کہ ان دونوں قسم کے گواہوں میں سے ایک قسم ضرور جھوٹی ہے اور لعنت اللہ کی مستحق ہے اور گواہی کی قبولیت کے لیے گواہوں کا اتفاق ضروری ہے۔ عالم گیری (۵۳۹/۳) میں ہے: "یعتبر الاتفاق الشاهدین لفظا و معنی" موجودہ صورت میں قسم کے بعد شوہر کا قول معتبر ہوگا اگر وہ قسم کھا کر یہ کہتا ہے کہ مجھ سے زبردستی دستخط لیے گئے اور میں نے زبان سے طلاق کے الفاظ نہیں کہے اس کی بات مان لی جائے گی، اور اس کی عورت کو طلاق نہ پڑے گی حدیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ر صفر ۸۳ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۳۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
زید نے ہندہ کو طلاق دیا ہے مہر کے علاوہ عدت کا خرچہ کتنا زید کو دینا ہوگا۔ فقط
المستفتی: حافظ عبداللہ ساکن مبارکپور

الجواب

شرعاً زید پر پوری عدت کا خرچہ واجب ہے۔ ہدایہ (۳۶۴/۴) میں ہے: "اذا طلق الرجل امرأته فلها النفقة والسکنی فی عدتها رجعیا کان او بائنا" اور حیض والی عورتوں کی عدت تین حیض ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ [البقرۃ: ۲۲۸] اس لیے زید کی مطلقہ کے لیے تین حیض جتنے دن میں پورے ہوں اتنے دن کا خرچہ موجودہ زمانے کے لحاظ سے زید ادا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ
الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

(۳۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

انیس الحق بن لعل محمد کا نکاح رستم علی کی لڑکی سے ہوا مگر لڑکی رواج کے مطابق میکہ میں رہتی تھی اور رواج کے مطابق رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ ایک دن انیس الحق اپنے خسر کے گھوڑے کو بغیر پوچھے کہیں لے کر چلا گیا ادھر رستم علی گھوڑے کی تلاش میں پریشان تھا اسی اثنا میں کسی سے یہ معلوم ہوا کہ تمہارا گھوڑا تمہارا داماد لے گیا ہے یہ سن کر وہ برافروختہ ہو کر گالی گلوج کیا اور برا بھلا کہا اس کے بعد انیس الحق کو بھی یہ معلوم ہوا کہ میرے خسر نے مجھے بہت گالی گلوج کیا ہے۔ تب انیس الحق نے یہ سوچا کہ ابھی تو ان کی لڑکی بھی نہیں لائے جب ان کی لڑکی میرے گھر آئے گی تو ہو سکتا ہے کہ کبھی جبکہ ہم اس کو سزا دیں تو وہ یعنی میرے خسر میرے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے۔ اس لیے بہتر ہے کہ ان کی لڑکی کو ابھی چھوڑ دیں یہ کہہ کر دو گواہوں کے سامنے انیس الحق نے کہا کہ ہم نے اپنی بیوی کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا۔ ایک گواہ سے کہا کہ تم جا کر میری بیوی سے کہہ دو کہ اس کو طلاق دیا مگر وہ لڑکا جو کہ گواہ تھا اس کی بیوی سے جا کر نہیں کہا۔ دوسرے روز انیس الحق نے بھینس چراتے وقت پوچھا کہ تم نے میری بیوی سے کہہ دیا تھا تو اس نے جواب دیا کہ اس نے نہیں کہا۔ تیسرے دن دوسرا گواہ جو نابینا ہے اس سے کہا کہ تم جا کر میری بیوی سے کہہ دو کہ تم کو طلاق دے دیا۔ اور یہ الفاظ استعمال کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا لیکن اس نابینا گواہ نے اس کی بیوی سے اس روز بھی نہیں کہا دوسرے دن جب یہ تینوں بھینس چرانے چراگاہ پر جمع ہوئے تو اس نے اس نابینا سے پوچھا کہ تم نے میری بیوی سے کیا کہا تھا تب نابینا نے کہا کہ میں نے نہیں کہا۔ تب

انیس الحق اس روز بھی کہا کہ تم جا کر میری بیوی سے ضرور کہو گے کہ تم کو طلاق دیا اور پھر تین بار دیا۔ نابینا نے تیسرے روز لڑکی کی والدہ سے کہہ دیا کہ تمہاری لڑکی کو طلاق دے دیا اور تین بار دیا۔ لڑکی کی والدہ جہالت کی وجہ سے نظر انداز کر گئی اس کے بعد دو چار دنوں بعد لڑکی سسرال جاتی ہے اور یکجائی بھی ہوتی ہے۔ چار دنوں کے بعد لڑکی واپس آتی ہے تب طلاق والی بات کھلی۔ پھر پنچوں کا دباؤ لڑکی کے والد اور لڑکے پر ہوا انیس الحق نے جواب دیا کہ میں نے یہ کہا تھا طلاق دے دیں گے۔ لیکن دو گواہوں نے انیس الحق کے سامنے کہا تم نے طلاق دے دیا کا لفظ کہا تھا اور ایک دن نہیں بلکہ دو چار دن تک ہم لوگوں سے کہتے رہے کہ میری بیوی کو کہا یا نہیں اب بات بدلتے ہو۔

نوٹ: گواہ نمبر ایک ۱۳/۱۴ ربرس کی عمر کا ہندو چمار کا لڑکا ہے۔ گواہ نمبر دو ۲۵/۲۶ راس کی عمر سے زیادہ کا مسلمان ہے، مگر نابینا ہے۔ بدست خط ۳۲ ر کے مطابق مفتی امارت شرعیہ بہار سے مندرجہ ذیل جواب آیا ہے:

”اگر دونوں گواہ عاقل بالغ اور ہوش مند دین دار ہوں تو انیس الحق کی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑ گئی اور اب وہ شوہر پر حرام ہے۔ بغیر حلالہ شرع جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ عدت کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور ہمبستری کے بعد جب دوسرا مرد طلاق دے گا تو پھر عدت گذار کر انیس الحق سے نکاح جائز ہوگا اس کا نام حلالہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد یحیی قاسمی امان اللہ امارت شرعیہ بہار۔ حدیث اور قرآن کے ساتھ حوالہ دیکر جواب مرحمت فرمائیں تا کہ بدامنی دور ہو۔ فقط

عبد الحمید پور لولوبی ایم سی گرلس مکتب کو کروں ڈاکخانہ اماری تو کروں ضلع پورنیہ بہار

الجواب

صورت مسؤلہ میں جب شوہر کو طلاق دینے سے انکار ہے تو جن گواہوں کا ذکر کیا گیا ان سے طلاق ثابت نہیں ہوگی کہ گواہوں میں دونوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق: ۲] موجودہ صورت میں شوہر کو قسم کھانی پڑے گی، اور اس کی بات مان لی جائے گی۔ حدیث شریف میں ہے: ”البینة علی المدعی والیمین علی من انکر“ دنیا میں قسم کھانا آسان معلوم ہوتا ہے، مگر اگر قسم جھوٹی ہوئی تو آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا۔ اس لیے انیس الحق کو خدا کا خوف کھانا چاہیے، اگر واقعی طلاق دی ہو تو اس کا اقرار کر لینا چاہیے۔ پس اگر واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ انیس الحق نے اپنی بیوی کو علیحدہ علیحدہ لفظوں میں

تین بار طلاق دی تو اس کی بیوی چونکہ غیر مدخول بہا تھی، اس لیے اس کے پہلے جملہ سے بائن ہوگئی اور بعد کی دو طلاقیں اس پر پڑی ہی نہیں۔ ہدایہ (۴۹/۴) میں ہے: "فان فرق الطلاق بانت بالاولی ولم تقع الثانية والثالثة" اور اب شوہر کی دی ہوئی ایک طلاق ہی عورت پر پڑی تو دوبارہ نکاح کے لیے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ امارت شرعیہ سے فتوی میں مسئلہ کا حکم غلط دیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۸ ربیع الثانی ۸۴ھ
الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۳۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ضروری التماس یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی نذیر الدین نے اپنی بیوی کو مسمی احمد علی کے سامنے دو مرتبہ طلاق دیا یہ کہنا احمد علی کا ہے اور اس کی بیوی کا بھی، لیکن نذیر الدین کا کہنا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ طلاق دیا کہ نہیں دیا۔ جناب میرے بھائی کا دماغ تقریبا بارہ برس سے خراب ہے۔ کبھی تو بالکل پاگل رہتا ہے اور کبھی ٹھیک رہتا ہے اس وقت وہ پریشان ہے کہ میں نے طلاق نہیں دیا۔ لہذا ایسی صورت میں حکم شرع سے مطلع فرمائیں کہ اس کا طلاق ہوا کہ نہیں اور ہوا تو حلالہ وغیرہ کے لیے لکھیں۔ عورت حلالہ کے لیے رضامند نہیں اس وقت وہ چھ ماہ کی حاملہ ہے۔ فقط

الجواب

صورت مسؤلہ میں صرف احمد علی کے بیان سے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ اور حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶ رجمادی الاخری ۸۴ھ
الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۴۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ نے اپنا نکاح ایک نومسلم سے کیا چند دن بعد وہ نومسلم کہیں چلا گیا اور وہاں سے ایک خط ہندہ کو اس تحریر کے ساتھ روانہ کیا کہ میں نے تمہیں طلاق دے دیا۔ ہندہ نے غصہ کے عالم میں اس تحریر کو پھاڑ ڈالا جس کی تصدیق پنچایت والوں نے کیا جس کی نقل اس کے ساتھ نتھی ہے۔

از دین محمد رضوان گورا کلاں ڈاک خانہ بکھرہ بازار ضلع بستی

الجواب

ہندہ کو اس تحریر پر بھروسہ ہو کہ یہ اس کے شوہر کی تحریر ہے تو ضرور وہ اپنا دوسرا نکاح کر سکے گی۔

ہاں اگر تو مسلم آ کر انکار کر دے کہ وہ تحریر میری نہیں ہے تب وقت ہوگی اور طلاق ثابت نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ رجب ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

(۴۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بعد گزارش کے عرض یہ ہے کہ عبدالمجید جو ہیں وہ پڑھے لکھے انسان ہیں۔ ان کا جو طلاق نامہ بذریعہ خط ملا وہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نادان کا لکھا ہے۔ ان کے رخصتی میں رکاوٹ ہوگئی ہے۔ پنچایت میں کہا کہ نہ ہم بھیجے ہیں نہ طلاق دیے ہیں اور خدا اور سول کا کلام پاک اٹھانے پر تیار ہے۔ لیکن لڑکی کے باپ بھائی کہتے ہیں کہ قرآن اٹھانے سے نہ سنیگے عالم جو کہیں گے دیکھا جائے گا نقل طلاقنامہ۔ عبدالمجید ولد لال محمد اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ پکڑے جانے کے جرم میں۔ اور ساتھ رہنے پر اور چال والی چوری پکڑانے کے الزام میں۔ اور ہمارے گھر کی کواڑی توڑ کر باپ بیٹی مل کر سامان لے کر چلے گئے۔ پس اس الزام کے جرم میں طلاق دے رہا ہوں۔ طلاق طلاق طلاق۔

المستفتی: زین العابدین پورہ بندھول مدھوبن اعظم گڑھ

الجواب

تحریری طلاقنامہ سے جب شوہر انکار کرے کہ نہ میں نے اس کو لکھا ہے نہ لکھوایا ہے اور عورت کے پاس اس بات کے نہ گواہ ہوں جو گواہی دے سکیں۔ کہ شوہر نے ہمارے سامنے یہ طلاقنامہ لکھا یا لکھوایا تو شوہر کی بات مان لی جائے گی اور عورت پر طلاق نہ پڑے گی۔ وہ بدستور اس کی بیوی رہے گی (فتاوی رضویہ)

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۴۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی سے زید کا جھگڑا ہوا بات بڑھتی گئی زید نے مجبوراً اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نہیں مانتی ہے تو وہ اسے طلاق دیدے گا۔ یہ سنکر زید کی بیوی نے شور مچانا شروع کر دیا کہ زید نے طلاق دے دی کچھ لوگ اکٹھا ہو گئے اور پنچایت شروع ہوگئی۔ زید سے پنچوں نے یہ نہیں پوچھا کہ آیا اس نے طلاق دے دیا ہے؟ صرف زید کی بیوی کے بیان پر پنچوں نے مہر دین اور عدت کا خرچہ زید سے دلوانے کا فیصلہ صادر کر دیا۔

زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ اس نے طلاق نہیں دیا ہے اس بات کی تصدیق زید کے بڑے بھائی بھی کرتے ہیں۔ زید کی بیوی بھی حلفیہ بیان کرتی ہے کہ اس نے بھائی کی مار اور دباؤ سے مجبور ہو کر پنچوں کے درمیان طلاق ہونا تسلیم کیا تھا پہلی مرتبہ صرف شوہر کو مرعوب کرنے کے لیے اس نے شور مچایا تھا۔

اس وقت زید اور عورت بحیثیت میاں بیوی زندگی گزار رہے ہیں مگر پنچوں کو اعتراض ہے، اس لیے اس مسئلہ کے بیچ شرعی حکم کیا ہے صادر فرمائیں۔

المستفتی بچن احمد ساکن گولا بازار ڈاکخانہ گولا بازار ضلع گورکھپور

الجواب

اگر عورت کے پاس اس بات کے شرعی گواہ ہوں کہ اس کے شوہر نے طلاق دے دی تو طلاق ثابت ہوگی۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنكُم﴾ [الطلاق: ۲]

لیکن عورت کے پاس اگر گواہ نہ ہوں اور شوہر قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے صرف یہ کہا کہ اگر نہیں مانے گی تو طلاق دے دوں گا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے: "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر"

اور اس صورت میں پنچوں کا فیصلہ غلط اور ناجائز ہوگا۔

لیکن عورت نے چونکہ طلاق دینے کا دعویٰ کیا ہے اس لیے اس پر شرعا لازم ہے کہ شوہر سے دور رہے اگر چہ بعد میں کہتی ہے کہ میں نے یہ بات ڈر کی وجہ سے کہی ہے، اور زید نے بھی خود اگر واقعہ طلاق دے دی ہو تو بیوی سے قربت حرام ہوگی اور اس کو کسی مفتی کا فتویٰ جائز نہیں کرے گا۔ ایک بات اور ہماری سمجھ میں آتی ہے سوال میں صرف ایک طلاق کا ذکر ہے تو اگر ایسا ہی ہو تو میاں بیوی کا دوبارہ نکاح پڑھا دیا جائے تو تمام شبہے دور ہو جائیں گے۔

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۸ر شوال المکرم ۱۴۰۸ھ

(۴۳) مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

صاحب واقعہ شہاب الدین کا بیان ہے کہ ہمارے اور ہماری بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا جھگڑا بچانے کیلیے اسے موقع کی عورتوں نے کمرہ میں بند کر دیا پھر میں نے ایک بار یہ جملہ کہا کہ طلاق دے دیں گے طلاق۔ پھر جائے وقوع سے ہٹکر جاتا ہوا یہ جملہ طلاق دے دیں گے۔ طلاق دے دیں گے بہت بار کہا موقع پر موجود عورتیں صافیہ اور واجب النساء نے یہ شہادت دی کہ شہاب نے بہت بار طلاق دے دیں گے کہا تھا شہاب کے مکان میں پٹی داروں کے درمیان بذریعہ دیوار کئی پاٹیشن ہوا ہے اس سلسلے میں شہاب کے اور پٹی داروں کے درمیان سخت عداوت اور رنجش ہوگئی ہے کرنی مرنی سب بند ہے ان پاٹیشنوں سے کچھ فاصلہ کی دوری سے کچھ پٹی دار آڑ سے سنکر یہ شہادت دیتے ہیں کہ کوئی کہتا ہے کہ ہم نے صرف طلاق۔ طلاق کا لفظ تین مرتبہ سنا اور طلاق دے دیں گے کا بھی جملہ سنا کوئی کہتا ہے کہ ہم نے طلاق کا لفظ

چار پانچ مرتبہ سنا اور چھوڑ دیں گے کا بھی جملہ سنا کوئی کہتا ہے کہ ہم نے چھوڑ دیں گے کا جملہ سنا، طلاق طلاق بھی کئی بار سنا، معاملہ ختم کردیا بھی سنا، اب طلاق دے ہی دیں گے کا بھی جملہ سنا، اس پاٹیشن کے پٹی دار کے دیگر کاریگر کہتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ ہم نے آنگن سے پاٹیشن سے سنا طلاق دے دیں گے پھر تین بار طلاق طلاق بھی سنا اور یہ بھی سنا کہ تیرا فیصلہ ہوگیا۔ دوسرا کہتا ہے کہ اس پاٹیشن کے آنگن میں دیر سے میں بیٹھا تھا شہاب کی لڑائی جھگڑا کا ہمیں کچھ علم نہیں اور نہ کچھ سنا ہی البتہ طلاق طلاق کا لفظ چار مرتبہ سنا اور آنگن میں اور کوئی نہیں تھا دراں حالیکہ پہلا کاریگر یہ کہتا ہے کہ ہم نے بھی آنگن ہی سے سنا اور دوسرا کاریگر کہتا ہے کہ آنگن میں کوئی اور نہیں تھا اور واقعہ چند منٹ اور ایک مقام کا ہے۔

واقعہ ہونے کے بعد عبدالقیوم۔شریف۔اور شہاب یہ تینوں زید کے پاس گئے زید شہادت دیتا ہے کہ شہاب الدین نے ہم لوگوں کے سامنے بیان دیا کہ طلاق تین ہی باری دی جاتی ہے۔ہم نے تو اور زیادہ بار کہا تھا یہی بیان جب عبدالقیوم سے قلمبند کرایا جانے لگا تو پہلے یہ کہا کہ ہم شرابی کبابی اور جھوٹے کی گواہی اگر چل سکتی ہے تو زید نے جو بیان دیا وہ صحیح ہے محمد شریف نے زید کے پورے بیان کی تصدیق کی بلکہ یہ بیان قلم بند کرایا کہ شہاب نے زید کے سامنے کہا کہ ہم نے بہت بار طلاق دے دیں گے کہا تھا زید کے بیان میں ابہام ہے معلوم نہیں شہاب نے موقع پر بہتوں بار کا جملہ کہا تھا حالاں کہ یہ ابہام موقع کے چشم دید عورتوں کے بیان سے دور ہو جاتا ہے جو جملہ طلاق دے دیں گے کا تھا۔

زید نے یہ بیان دینے کے کئی دنوں بعد پھر ایک لمبا تحریری یہ بیان دیا کہ جب میں نے شہاب سے پوچھا کتنی بار طلاق دی ہے تو اس نے کہا آپ کو تین بار سے مطلب ہے ہم نے دس بارہ مرتبہ طلاق دے دیا ہے اس بیان کو اس نے دوبارہ سہ بار کہا۔ پھر میں نے ان لوگوں سے کہا سنا؟۔ان لوگوں نے کہا ہاں سنا اس بیان کی تصدیق عبدالقیوم اور شریف نے نہیں کی۔نیز اس بیان میں بھی زید نے شہاب سے وہ جملہ نہیں نقل کرایا جو اس نے طلاق کے سلسلے میں استعمال کیا تھا واقعہ مذکور میں موقع کا چشم دید کوئی گواہ نہیں سوائے صافیہ اور واجب النساء کے اوران کی شہادت ہے کہ شہاب نے طلاق دے دیں گے کہا تھا بقیہ سارے گواہ نہ موقع کے ہیں اور نہ چشم دید ہیں، بلکہ دیوار کی آڑ اور کچھ دوری سے سنکر شہادت دیتے ہیں جو باہم بیان میں مختلف اللفظ والمعنی ہیں۔

واقعہ کے بعد کا گواہ زید اپنے بیان میں منفرد ہے اور قیوم شرابی ہے۔

کیا گواہ کا عادل اور ثقہ اور پرہیزگار ہونا شرعاً ضروری ہے۔ بلا عذر شرعی تارک الصوم شرابی بارات وغیرہ میں باجا بجانے والا سنیما ٹی وی دیکھنے والا پیشاب کرکے استنجانہ لینے والا۔ عام راستہ کے

ہوٹلوں میں کھانے پینے والا۔ چوری داڑھی منڈی صرف تہبند پہن کر ننگے سر چلنے والا وغیرہ دیگر گناہ کبیرہ کا مرتکب شہادت دینے کے قابل ہے؟۔ نیز دشمن کی اور مزدور کی گواہی مقبول ہے۔

حضور مفتی صاحب برائے کرم پر توجہ فرماتے ہوئے واقعہ مذکور پر طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے کا فتوی صادر فرمائیں۔ عند اللہ ماجور ہوں۔ المستفتی: محمد ہارون

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی سوال میں درج کی ہوئی گواہیوں سے طلاق ثابت نہیں ان میں متعدد نقائص ایسے ہیں جن کی وجہ سے وہ گواہیاں قابل قبول نہیں۔ درمختار (۱۶۱/۸) میں ہے: "لایشهد على محجب بسماعه منه الا اذا تبين القائل بان لم يكن في البيت غيره لكن لو فسر لا تقبل"

اسی (۱۹۳/۸) میں ہے: "شهد احدهما بطلقة وطلقتين أو ثلاث ردت لاختلاف المعنيين۔ نیز اسی میں ہے: "لاتقبل من يفعل فعل الردى وعد وبسبب الدنيا الى آخر ماقال"

لیکن ان کے نزدیک ثابت ہونے اور نہ ہونے سے حقیقت پر اثر نہیں پڑتا۔ اور واقعہ شہاب الدین نے طلاق دی ہو اور ناکافی شہادت کی وجہ سے ہم طلاق نہ واقع ہونے کا فتوی دے دیں تو اس کی عورت واقعۃً شہاب الدین پر حلال نہ ہو جائے گی۔ اور اگر وہ اس کو رکھ لے گا تو عند اللہ عذاب سے بری نہ ہوگا۔

اس لیے خود اس کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے اگر اس نے تین یا تین بار سے زیادہ طلاق طلاق کا لفظ اپنی بیوی کے لیے کہا ہو تو تین طلاق پڑ جائے گی، اگر چہ دیا کا لفظ نہ کہا ہو کہ اردو زبان میں ایسے موقعہ پر فعل محذوف مانا جاتا ہے۔ اسی طرح طلاق کے لفظ کی تکرار سے اتنی ہی طلاق قضاءً مانی جائے گی۔ جتنی بولا ہے۔

درمختار میں ہے: "وان كرر لفظ الطلاق وقع ذلك" [۳۴۱/۴]

اور اگر واقعۃً اس نے اپنی عورت کو صرف ایک بار ہی طلاق کا لفظ کہا ہو تو ایک ہی واقع ہوگی۔ اور دے دیں گے وقوع کا لفظ نہیں ہے یہ وعدہ اور ارادہ ہے۔

حموی میں ہے: "الفعل لايتم بمجرد النية" ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ

(۴۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی نے جب غلطی کیا تو اس نے میکہ پہونچا دیا تو گاؤں والوں نے پوچھا کہ بھائی کیوں اس کو پہونچا دیا۔ زید نے کہا کہ اس کو ہم نے چھوڑ دیا اور طلاق دے دیا جو بھی پوچھتا تھا یہی جواب دیتا تھا

پھر ایک مہینہ کے بعد وہ اپنے میکہ سے چلی آئی۔ کچھ لوگ کہے کہ جاتی ہے رکھ لو، طلاق نہیں ہوا ہے تو کچھ لوگ کہے کہ فتوی منگوا لو معلوم ہو جائے کہ طلاق ہوئی کہ نہیں۔ فتوی شمس العلوم سے آیا کہ طلاق واقع ہو گئی، پھر اس عورت کا مہر اور خرچ بھی دے دیا گیا پھر چھ سال کے بعد اپنے میکہ میں تھی۔ اور ہندہ راضی ہیں ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی محمد خلیل مقام سورج پور ضلع اعظم گڑھ

الجواب

سائل پہلے ایک سوال لکھ کر لایا کہ زید نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اور عدت اور مہر دیکر میکہ بھیج دیا گیا، اس سے استفسار کیا گیا کہ کتنی طلاق دی تھی تو اب یہ سوال لکھ کر لایا ہے جس کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ عورت کو طلاق نہیں دی۔ مگر غیروں سے کہتے پھرتا تھا کہ طلاق دے دی ہے چھوڑ دیا ہے اس لیے ہم سائل کو خوف دلاتے ہیں کہ اس کو خدا کے وہاں جانا ہے اور وہاں جھوٹ بول کر مقدمہ جیتا نہیں جا سکتا، اور یہاں طلاق واقع نہ ہونے کا فتوی حاصل کر لینے سے عورت حلال نہ ہو جائے گی۔ اس لیے وہ خود خوب سوچ سمجھ کر عمل کرے اگر اس نے واقعی عورت کو تین طلاق دیکر علیحدہ کر دیا ہو تو اب بلا حلالہ وہ سائل کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿فان طلقها فلا تحل له حتیٰ تنکح زوجا غیره﴾ [البقرة: ۲۳۰] اگر سچ یہی جو اس نے اس سوال میں لکھا ہے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ حلالے کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۳۰ / ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ

(۴۵-۴۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید کی عورت (بیوی) حالت مرض میں مبتلا ہے اور اس بیوی سے ایک اولاد ہو کر انتقال کر گئی ہے اور یہ عورت کافی دنوں سے اس حالت میں مبتلا ہے اور زید کی عورت حالت مرض میں ہی اس کے شوہر (زید) سے طلاق لینا چاہتی ہے اور اس کا شوہر بولا کہ میں تجھے طلاق کیوں دوں اور بار بار اصرار کرنے پر شوہر پھر پوچھتا ہے کہ کیا تم خوشی سے طلاق مانگتی ہو۔ یا کسی وجہ سے طلاق مانگتی ہو؟ اس پر عورت بولی کہ میں خوشی سے طلاق چاہتی ہوں پھر زید راضی ہوتا نہیں تھا مگر اسے بستی والے بہت سمجھائے کہ اگر ایک عورت خوشی سے طلاق چاہتی ہے تو پھر تم کیوں نہیں طلاق دے دیتے، اس پر زید طلاق دینے کے لیے راضی ہو گیا ہے اور اب تک طلاق دیا نہیں ہے۔

لہذا کیا؟ زید اس کی بیوی کا مہر ادا کرے گا۔ (طلاق ہو جانے پر) اور اس کا نان نفقہ دے گا اور

اگر نان نفقہ دے گا تو کب تک برائے کرم مندرجہ بالا مسئلہ کا حل شرعی حیثیت سے لکھکر میرے نام سے معلوم کرائیں بہت کرم ہوگا۔

اور ایک مسئلہ یہ ہے کہ ایک پیش امام صاحب کسی مسجد میں پیش امام تھے اور کچھ بچوں کو پڑھاتے بھی تھے۔ تو اسی اثنا میں وہ پیش امام صاحب ایک لڑکی سے بدسلوک (زنا) کر لیے۔ تو پھر وہ پیش امام بغیر نکاح کئے دوسری جگہ لے کر گھومتے رہے۔ اتفاق سے ایک جگہ پکڑا گئے تو پوچھ تاچھ سے پتہ چلا کہ یہ لڑکی نامحرم ہے اور پیش امام صاحب زبان سے اقرار بھی کر لیے کہ میں اس سے زنا کیا ہوں۔ اور وہ ابھی پھر الگ جگہ پیش امام ہیں مسجد میں پنج وقتہ نماز عیدین پڑھاتے اور فاتحہ و درود سب کرتے ہیں۔

المستفتی: خیر اندیش شاہ عبد الحنیف گوڑی بوگھر اڑیسہ

الجواب

(١) اس صورت میں دونوں ہی طرح طلاق ہو سکتی ہے۔ اگر شوہر عورت کے مطالبہ پر بغیر کچھ شرط لگائے طلاق دے دے تو مہر بھی دینا پڑے گا اور عدت کا خرچہ بھی۔ اور خلع بھی کر سکتا ہے کہ مہر کے بدلہ طلاق دے اس صورت میں مہر دینا نہیں پڑے گا۔ ہاں عدت کا خرچہ شوہر کے ذمہ ہوگا۔ ہاں اگر عدت کے خرچہ کو بھی شوہر خلع میں شامل کرے تو خرچہ بھی دینا نہیں پڑے گا، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(٢) وہ زانی امام جب تک امام زنا سے توبہ نہ کرے اس کی امامت ناجائز اور اس کو بشرط استطاعت امامت سے علحدہ کرنا ضروری اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قابل اعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ١٢ ربیع الثانی ١٤١٣ھ

وقوع طلاق کا بیان

(١) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی زوجہ کو مذاق میں تین طلاق دے دیا بعد میں وہ بے حد افسوس کر رہا ہے نیز اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مذاق کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے پھر وہ اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہے تو کیا صورت نکل سکتی ہے مع حوالہ کتب شرع عنایت فرمائیں۔

المستفتی محمد ممتاز احمد مقام پرسوان پوسٹ رمونا۔ ضلع پلاموبہار، ٦ رشعبان المعظم شریف

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ پر طلاق پڑ گئی۔ اور اب بغیر حلالہ اس کے لیے حلال نہیں حلالہ کی

صورت یہ ہے کہ مطلقہ عدت گذارنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے شادی کرے وہ اس سے صحبت کرے اس کے بعد طلاق دیدے عورت پھر عدت گذارے پھر زید سے شادی کرے۔

حدیث شریف میں ہے: "جده جد وهزله جد"

ہنسی مذاق کی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

(۴-۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ہاجرہ ایک نابالغہ لڑکی ہے کوئی آدمی اس کا ولی بنکر منا سے نکاح کر دیا اور منا بھی نابالغ تھا ولی نے لڑکی کو لڑکے کے یہاں پہنچا دیا لڑکا اپنی ذاتی فطرت کی وجہ سے لڑکی کو مار پیٹ کر رکشہ پر بیٹھا دیا اور کہا کہ ہم تمہیں نہیں رکھیں گے اور تم کو چھوڑ دیا اور تم جہاں چاہو چلی جاؤ اس واقعہ کے ایک سال بعد لڑکی بالغ ہوئی اس وقت لڑکے کا کوئی پتہ نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ کرایہ کے مکان میں اپنے لوگوں کے ساتھ رہتا تھا اب کہیں دوسری جگہ چلا گیا ہے لڑکی بھی نکاح کو فسخ کر کے دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ لڑکی کا دوسرا نکاح کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

(۲) ایک مٹھی سے کم داڑھی رکھنے والے شخص کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں اور اس کی امامت میں پڑھی ہوئی نماز کا کیا حکم ہے؟

(۳) ایک مسلمان جو صاحب مالدار ہے اس نے اپنے مال کی زکوۃ اور صدقۃ الفطر نکالا اور یہ رقم مدرسہ کے سفیر (عاملین) کو دے دیا سفیر نے اس زکواۃ کی رقم کو بیت المال میں جمع کر دیا اب کسی ذاتی اختلاف کی وجہ سے مذکورہ شخص سفیر سے کہتا ہے کہ میں نے جو زکواۃ کی رقم دی ہے اسے واپس کر دیجئے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے اور واپس لینے والے کو کیا سمجھا جائے گا زکوۃ کی رقم اس لیے وصول کی گئی کہ اس سے مدرسہ کے غریب اور نادار طلبہ پر خرچ کیا جائے گا۔ اب جس کے پاس رقم جمع ہے وہ اپنی ذاتی فطرت کی وجہ سے مدرسہ کے نادار طلبہ کی مدد کے لیے رقم نہیں دے رہا ہے اب اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے بیان کیا جائے عین کرم ہوگا۔ المستفتی محمد روزہ دین نقشبندی سونوالی بلیا یوپی ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

الجواب

(۱) بر تقدیر صدق مستفتی منا کی طرف سے جو الفاظ منسوب کئے گئے۔ میں نے تم کو چھوڑ دیا جہاں چاہو چلی جاؤ اگر منا نے اس کو بلوغ کی حالت میں کہا تو اسی جملہ سے طلاق پڑ گئی اور عدت ختم ہوگئی ہو تو فوراً وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے اور بالغ نہ رہا ہو تو واقع نہ ہوگی لڑکے کے بالغ ہونے کے بعد

طلاق حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ (درمختار ۴/۳۲۳) میں ہے:" یقع طلاق کل زوج عاقل بالغ" یہ جو سوال میں خیار بلوغ کا ذکر کیا گیا ہے اس کے لیے دو شرط ہے۔ نکاح باپ یا دادا نے نہ کیا ہو کسی دوسرے نے کیا ہو اور عورت اپنے اختیار کو بالغ ہوتے ہی فوراً استعمال کرے اور ذرا بھی تاخیر کی حق خیار باطل ہو جائے گا۔ درمختار میں ہے:" ولو زوجها غير الاب والجد ولوام او القاضى لهما الخيار بعد البلوغ "اس لیے ان دو باتوں کی تحقیق ضروری ہے۔

(۲) قبضہ سے کم داڑھی رکھنے والے کی امامت ناجائز اور اس کو امام بنانا گناہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی پڑھ لی ہو تو لوٹانا ضروری (واجب) ہے۔

شامی میں ہے:" ومشى فى شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم"

[باب الامامة: مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد: ۲/۲۵۵]

درمختار میں ہے:" كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها"[۲/۱۳۰]

(۳) جب وہ رقم مدرسہ کے مہتمم کے قبضہ میں دے دی گئی تو اس کا واپس لینا ممکن نہیں۔ عالمگیری (۲/۵۰۴) میں ہے:" لو ان قوما بنوا مسجداً وفضل من خشبهم قالوايصرف الفاضل فى بنائه ولايصرف فى اللهن والحصير هذا اذا سلموه الى المتولى ليبنى به المسجد"

(۴) جس طرح بھی ممکن ہو وہ رقم اس کے قبضہ سے نکال کر طلبہ پر خرچ کی جائے اور آئندہ ایسے شخص کو خازن نہ بنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

(۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

مندرجہ ذیل معاملہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر طلاق واقع ہوگئی تو کیا آئندہ نکاح یا گذر بسر کا کوئی راستہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

عرصہ قریب دو، تین ماہ پہلے ہندہ اور زید کا غصہ اور تنازعہ اس بات پر ختم ہو گیا تھا کہ ہندہ آئندہ کبھی ایسی بات کہے گی کہ ہندہ زید کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور زید ہندہ کا فیصلہ کر دیں تو زید کے فیصلہ کے بغیر ہی ہندہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد قریب ایک ہفتہ پہلے عید کے موقعہ پر ہندہ اور زید کے بیچ مہمان نوازی کے سلسلہ میں غصہ و تنازعہ پیدا ہو گیا جس پر ہندہ کو غصہ میں زید سے کہنا پڑا کہ زید ہندہ کا فیصلہ ابھی کرے اور ہندہ کو چھٹی دیدے کیونکہ ہندہ زید کے ساتھ رہ کر گذر بسر نہیں کر پائیگی۔ جس پر زید کو بھی کافی غصہ آگیا اور زید نے کہا کہ ابھی فیصلہ لکھ دیں گے۔ مگر نہ لکھا اور نہ زبان سے کچھ کہا تو کیا ہندہ کے کہنے سے طلاق واقع ہوگئی پھر بھی شریعت کے فیصلہ تک ہندہ اور زید اپنے میاں بی بی کے تعلقات

سے محفوظ ہیں۔اس لیے جواب جلد تحریر کریں تاکہ شریعت پر عمل ہو سکے تاخیر سے غلطیاں ہونے کا اندیشہ ہے۔
المستفتی: سید توقیر الحسن محلہ قاضی پور کلاں گورکھپور

الجواب

کوئی آدمی اپنی عورت کو طلاق دیکر دوسروں کو اس کی خبر دے تو اس موقعہ پر وہ فیصلہ کا لفظ بولتا ہے کہ آج میں نے اپنی عورت کا فیصلہ کر دیا ہے۔اس طرح عورت شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو کہتی ہے میرا فیصلہ کر دو لیکن کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق زبان سے دے یا تحریر لکھے تو یہ نہیں کہتا کہ تیرا فیصلہ کیا، تیرا فیصلہ کیا۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مطالبہ اور خبر دینے کی صورت میں تو فیصلہ کا لفظ بولکر طلاق مراد لیتے ہیں۔لیکن فیصلہ کا لفظ طلاق کے الفاظ میں سے نہیں اس لیے طلاق دیتے وقت طلاق کا لفظ ہی بولتے ہیں۔فیصلہ کا لفظ نہیں بولتے۔

صورت مسئولہ میں میاں بیوی نے جو معاملہ پہلے جھگڑے کے بعد طے کیا وہ یوں ہے کہ اگر اس کے بعد کبھی عورت نے شوہر سے یہ لفظ کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی میرا فیصلہ کردو، تو عورت کا یہ مطالبہ ہی طلاق ہوگا۔اس میں پہلی غلطی تو یہ ہوئی کہ فیصلہ کو طلاق کے قائم مقام کر دیا۔جبکہ فیصلہ کا لفظ الفاظ طلاق میں نہیں۔دوسری غلطی یہ کہ عورت کے جدائی کے مطالبہ کو اپنا جواب قرار دیا جبکہ طلاق ذکر جدا کرنا شوہر کا کام ہے عورت کا نہیں۔

پس صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔اس بات کی مزید تائید اس سے ہوتی ہے کہ دوبارہ جھگڑے میں عورت نے جب وہی لفظ دہرائے تو شوہر نے اس کو طلاق نہیں سمجھا مطالبہ ہی سمجھا جبھی تو فیصلہ لکھ دیں گے کہا۔اور عورت نے بھی فیصلہ شوہر سے لکھوانا ضروری سمجھا۔

الغرض عورت اور مرد دونوں کی جہالت اور مرد کے صبر نے کام بنائے رکھا اور طلاق واقع نہ ہوئی۔اور وہ دونوں بدستور میاں بیوی ہیں۔اس واقعہ میں ہم کو عورت کی بے عقلی اور بدمزاجی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ شوہر کے ساتھ رہنا بھی چاہتی ہے۔اور تھوڑی تھوڑی بات پر شوہر سے بار بار علیحدگی کا مطالبہ بھی کرتی ہے فیصلہ بھی چاہتی ہے۔ایسی عورتوں کے لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے:

"ایما امراۃ سألت زوجها طلاقا فی غیر بأس فحرام علیه رائحة الجنة"

(مشکوۃ شریف ص/۲۸۳)

جو عورت معمولی بات پر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی۔ (جنت میں جانا تو بڑی بات ہے)

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۴ ر ذی القعدہ ۱۴۲۱ھ

(۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

میں محمد صابر ولد محمد عمر مرحوم ساکن موضع مداپور چھاؤنی پرگنہ وتحصیل گھوسی مئو کا ہوں

(بذریعہ تحریر طلاق) میں اپنی بیوی جمیلہ خاتون بنت محمد منیر مانکپور پوسٹ گھوسی ضلع مئو سے بہت پریشان وتنگ ہوگیا ہوں ہم میاں بیوی کے تعلقات لگ بھگ گیارہ ماہ سے اچھے نہیں چل رہے ہیں جب بھی وداعی دینے جاتا ہوں تو اس کے والد بھائی وداعی نہیں کرتے ہیں اور گالی گلوج دیتے ہیں۔ میں اپنی بیوی جمیلہ اور اس کے گھر والوں سے پریشان ہوگیا ہوں اور رسوا ہوتا رہا ہوں، مجبور ہوکر مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۴ء کو میں اپنے ہوش وحواس رکھتے ہوئے اپنی بیوی جمیلہ خاتون بنت محمد منیر ساکن مانکپور پوسٹ گھوسی کو دو گواہ کے سامنے طلاق، طلاق، طلاق، یعنی تین طلاق دیتا ہوں، اور اپنی زوجیت سے الگ کرتا ہوں، آج کی تاریخ سے ہم دونوں میں میاں بیوی کا رشتہ نہیں رہے گا۔ یہ طلاق نامہ لکھدیا کہ وقت ضرورت پر کام آئے اور سند رہے۔

طلاق دہندہ: محمد صابر کے انگوٹھے کا نشان۔

نوٹ: جو طلاق طلاق طلاق تحریر میں ہے صابر نے اپنی زبان سے نہیں کہا ہے تحریر سننے کے بعد انگوٹھا نشان لگادیا تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں جمیلہ خاتون مطلقہ ہوئی یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد صابر گھوسی مئو

الجواب

سائل نے تفصیل کے ساتھ بتایا کی نہ تو سسرال والوں کی طرف سے کوئی مطالبہ طلاق کا تھا نہ اس کے لیے کوئی زبردستی میں نے ازخود لکھنے والے سے کہا کہ میری عورت کو طلاق لکھدو۔ اور لکھنے کے بعد میں اس پر نشانی انگوٹھا لگادیا۔ ایسی صورت میں تینوں طلاق پڑگئی، درمختار کے حاشیہ شامی (۳۳۷/۴) میں ہے: من قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي يقع الطلاق و ان لم يكتب۔

کسی نے لکھنے والے سے کہا کہ میری عورت کی طلاق لکھدو تو عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔ اگرچہ کاتب نے طلاق نامہ نہ لکھا ہو اور یہاں تو کاتب نے لکھا اور شوہر کو سنایا اور اسپر نشانی انگوٹھا لگادیا۔ اس لیے محمد صابر کی عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور اب وہ بغیر حلالہ اس کے لیے دوبارہ حلال نہیں۔ منہ سے بولنے نہ بولنے کا سوال اکراہ کی صورت میں اٹھتا ہے، اور یہاں تو یہ بلا اکراہ وزبردستی اپنی طرف سے طلاق نامہ لکھوا کر دیتا ہے تو یہاں ضرور طلاق واقع ہوگئی۔ عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو

(۷۔۱۳)**مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کہ

(۱) زید کی شادی ہندہ سے ہوئی مگر اس وقت رخصتی نہ ہوئی چار سال بعد رخصتی ہوئی ہندہ کی رخصتی کے بعد ساتویں ماہ ایک بچی پیدا ہوئی ہندہ کے والد سے کسی نے کہا زید ہندہ کو متہم سمجھتا ہے اور بچی کے نسب کا انکار کرتا ہے اس لیے ہندہ کے والد چار آدمی کولیکر زید کے مکان پر گئے اور کہا کے جب میری لڑکی تمھارے نزدیک بدکار ہے تو میرے ساتھ اسکو روانہ کردو زید کے موضع کے لوگوں نے کہا کہ زید جاہل آدمی ہے پہلے وہ منکر تھا لیکن جب اس کے بھائی نے کہا چھ ماہ نہیں بلکہ سات ماہ ہے بچی اپنی وقت پر پیدا ہوئی ہے تو زید اب اپنی لڑکی ہونے کا دعوی کرتا ہے تو زید کے خسر اور ان کے ہمراہ والے واپس چلے گئے۔

(۲) جب ہندہ کے والد کسی ضرورت سے ہندہ کو بلائے تو زید حیلہ بہانہ برابر کرتا رہا اور ہندہ کو میکے نہ جانے دیا کبھی کبھی سخت ضرورت پر میکہ آنے دیتا ہے۔

(۳) پانچ یا چھ ماہ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ کو ہندہ کے میکہ کے پاس ایک شخص اسی موضع میں ایک لڑکی کو رخصتی کے لیے گئے تو زید نے اسی سواری پر ہندہ کو سوار کر کے اس آدمی کے ساتھ روانہ کردیا اور اپنا سب سامان زیور وغیرہ رکھ لیا اور یہ الفاظ کہا کہ جا کر جس کے ساتھ چاہو رہو یا اپنے باپ کے ساتھ رہو یا اپنے بھائی کے ساتھ رہو اب میں تم کو اپنی شکل نہ دیکھاؤ نگا میں اپنا کام کسی طرح سے کرلوں گا، حالانکہ دوسرے شخص نے کہا کہ ہندہ کے والد آکر لے جائینگے لیکن زبردستی روانہ کردیا۔

(۴) ۔زید دو ہفتہ کے بعد ایک شخص کو سواری لیکر رخصتی کیلیے بھیجا ہندہ کے والدین نے رخصت نہیں کیا سواری واپس چلی گئی۔

(۵) تین یوم کے بعد زید نے ایک خط اپنے خسر کے نام روانہ کیا جو حسب ذیل ہے۔

(۶) مکرم جناب فلاں صاحب دام ظلکم السلام علیکم

گذارش ہے کہ آپ کو تاکیدی عرض ہے کہ آپ برائے مہربانی دو چار دن میں میری رانی کو روانہ کردیں اور اپنی لڑکی کو اپنے یہاں رکھیں مجھے ضرورت نہیں طلاق دینے پر تیار ہوں مجھے آپ لوگوں نے بہت ستایا برداشت سے باہر ہے یہ تحریر آپ اپنی لڑکی کو سنادیں گے تاکہ اطمینان کا ہو جائے ہمیں اپنی رانی کی ضرورت ہے اسکا آنا ضروری ہے بقیہ باتیں بالکل غلط ہیں ۔اب زیادہ لکنے کی ضرورت نہیں اسکا جواب آنا بہت جلد ہے فقط زید موضع فلاں تاریخ ۶۔۴۔۶۴

(۷) پھر زید تین یوم کے بعد چند اشخاص کے ساتھ معاملہ کی صفائی کیلیے اپنے خسر کے مکان پر گیا اس کے خسر نے اس کا مذکورہ خط لوگوں کے سامنے پڑھا تو لوگوں نے زید سے کہا یہ خط آپ کا ہے اس نے

اقرار کیا ہاں رقعہ میرا ہے پھر لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ آخر تمہارا مقصد کیا ہے زید نے کہا یہ میرے لائق نہیں ہے حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ جب تمھارے لائق نہیں ہے تو معاملہ صاف ہے تو زید نے کہا کہ ہاں معاملہ بالکل صاف ہے۔ ہندہ کی گود میں ڈیڑھ سال کی ایک لڑکی تھی زید نے اپنی لڑکی کا مطالبہ کیا لوگوں نے کہا کہ لڑکی جب چاہیں لیجا سکتے ہیں زید نے کہا ابھی لے جاؤنگا لوگوں نے لڑکی کو زید کے حوالہ کردیا زید اپنی لڑکی کو لیکر چلا گیا بعدہ چھ سات گھنٹہ کے بعد ہندہ کے مکان سے تھوڑی دور رکھ کر بھاگ گیا چونکہ اپریل کا ماہ تھا اسلیے زید کے چند احباب نے لڑکی کی تکلیف دیکھ کر واپس کرادیا مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر ہمیں یہ بتایا جائے کہ شرع شریف سے ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کونسی طلاق واقع ہوئی؟ فقط بینوا توجروا بالدلائل وبا تصریح جواب کی درخواست ہے۔

الجواب

زید جس وقت چند آدمیوں کو لیکر معاملات کی صفائی کیلیے آیا اس سے طلاق نہیں واقع ہوئی تھی۔ جو الفاظ اس وقت زید نے کہے، یعنی ان کا معاملہ بالکل صاف ہے۔ یہ تو طلاق کے صریح الفاظ میں سے ہے نہ الفاظ کنائی میں سے۔ اس لیے زید کی عورت پر طلاق نہیں پڑی ہندہ بدستور زید کی بیوی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی رکیم جمادی الاولیٰ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۱۴-۱۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید نے اپنی منکوحہ بیوی کو اس حالت میں طلاق پنچوں کے روبرو دیا کہ بیوی چار ساڑھے چار ماہ کے حمل میں ہے۔ چہ جائے کہ زید کو اس کا پورا پورا علم ہوگا کہ بیوی چار ماہ کی حمل میں ہے کیا یہ طلاق صحیح ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کون سی طلاق ہوگی؟ اور اگر نہیں ہوئی تو کیوں نہیں ہوئی؟ برائے کرم شرع شریف کے حکم سے مطلع فرمائیں۔

(۲) سرخ دینار کی شرعی قیمت سکہ رائج الوقت کے حساب سے کتنے روپے ہوتے ہیں؟

(۳) بچہ پیدا ہونے کے بعد بچے کا خرچ شوہر پر کتنے سال تک ادا کرنا ہوگا؟ ہر مسئلہ کو صاف صاف بیان فرمئیں نوازش ہوگی۔ فقط   چھمن علی سردار رحمت منزل بی بلوک جمشید پور

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگئی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق: ۴] حمل والی عورتوں کو طلاق ہوئی تو عدت وضع حمل ہے۔

(۲) دینار سرخ کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔ اتنے وزن بھر سونا آج جتنے روپے میں ملے وہی اس کی قیمت ہے۔

(۳) بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے گا والد پر اس کے خرچ کا ذمہ ہے۔ جب تک اس کو اس کی ماں اس کو اپنے پاس رکھے اسے خرچ دے اور جب اپنے پاس بلالے تو خود اس پر صرف کرے۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "ونفقة الاولاد الصغار علی الوالد" روزانہ بچے کو خرچ کیلیے کیا ملے گا، اور اس کی خدمت پر بچے کی ماں کو کیا ملے گا یہ مقدار فریقین کی باہمی رضا مندی سے طے کی جائے گی۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی، ۸ر جمادی الاولی ۸۴ھ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۱۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نامی ایک شخص کی زوجہ اپنے میکے گئی ہوئی تھی اور اس کے شوہر کو لڑکی کے والدین نے فریب دیکر بلایا وہ شخص جب سسرال گیا تو لوگوں نے اس سے ایک کاغذ پر دستخط لے لیا اس مقصد سے کہ یہ کاغذ طلاق کا ہے لیکن اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا اور نہ کچھ پڑھا لہذا برائے کرم یہ بتایا جائے کہ طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اور اگر ہوگئی تو کون سی طلاق مانی جائیگی؟ مدلل جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع دیں

المستفتی محمد غلام مصطفیٰ اعظم گڑھ ۲۱ر جمادی الاول ۱۳۸۵ھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اس کے زبانی بیان کے موافق اگر صورت حال یہی ہے کہ سائل کا نشان انگوٹھا زبردستی کاغذ پر لگوایا گیا۔ اس نے نہ تو اپنی زبان سے طلاق کے الفاظ کہے نہ اس پر کسی قسم کی رضا مندی ظاہر کی تو سائل کی عورت پر طلاق نہیں پڑے گی "فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق " [مطلب فی الطلاق بالکتابة: ٤/٣٣٧]۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱ر جمادی الاولی ۸۵ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

طلاق دینے کیلیے سبحان ولد محمد جمن خود یہ کہہ کر ان چار اشخاص کو لے آیا۔ آج ہم اپنی بیوی کو طلاق دے دیں گے ان چار اشخاص کے نام یہ ہیں۔ محمد بشیر سیٹھ ۔ محمد حنیف ۔ عزیز الحسن پردھان ۔ مولوی محمد فاروق ۔ ان چار صاحبان کو لے کر عبد السبحان غلام محی الدین ولد حکیم محمد علی کی دوکان پر آیا اور بات ہونے لگی ان لوگوں نے سبحان سے پوچھا کہ تم کیسے طلاق دو گے تو سبحان نے کہا کہ ہماری عورت مہر

اور خرچہ معاف کردے یا لڑکا دے تو ہم طلاق دے دیں گے ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تو پھر ان لوگوں نے لڑکی کے والد محمد یونس کو بلوایا اور کہا کہ دیکھئے سبحان آپکی لڑکی کو طلاق دینے کے لیے ہم لوگوں کو لے آیا ہے اور آپ اپنی لڑکی سے مہر اور خرچہ معاف کرادیں اور لڑکا بھی دیں تو سبحان آپ کی لڑکی کا چھٹکارہ کردیگا۔ تو اس پر اس کے والد نے کہا بحمد اللہ ٹھیک ہے چلیے میں اس کا ہر خرچہ معاف کرادیتا ہوں۔ غلام محمد کے بھائی مولوی فخر الدین اور محمد سعید اور مظاہر حسن ان لوگوں سے جا کر محمد یونس کی لڑکی سے کہا کہ میرا خرچہ معاف کرادو تو تمہارا ابھی طلاق دلوادیا جائیگا لڑکی نے بتکلف خرچہ معاف کردیا اور بچہ بھی دینے کا اقرار کرلیا تو ان لوگوں نے آپس میں بات کر کے طلاق نامہ لکھنے کیلیے مولانا فاروق صاحب نے پہلے سبحان سے کہا کہ کیوں جی تمہارا طلاق نامہ لکھ دیں اس پر سبحان نے کہا کہ ہم گود میں لڑکا لیں گے تب لفظ طلاق تین بار کہیں گے اس پر محمد بشیر سیٹھ نے کہا کہ مولوی فاروق صاحب جس طرح سبحان کہتا ہے اس طرح آپ کیوں نہیں کرتے ہیں اس پر مولوی فاروق نے کہا کہ بول لکھوں کہ نا لکھوں لڑکے کا میرا ذمہ ہے تو پھر سبحان نے خوشی خوشی خلوص دل سے کہا کہ مولوی فاروق صاحب لکھ دیجئے اور جس وقت مولانا فاروق صاحب نے قلم اٹھا کر لکھنا شروع کیا اس وقت یہ پانچ آدمی محمد بشیر۔ سیٹھ محمد حنیف۔ عزیز الحسن پردھان۔ غلام محی الدین۔ مولوی فخر الدین صاحبان یہ لوگ بہانہ کر کے وہاں سے اٹھ کر باری باری چلے گئے اور طلاق کا دینے والا سبحان پیش نظر موجود تھا اور لڑکی کے والد ہم نوا بیٹھے تھے اور مظاہر حسن ولد محمد ظہور اور افضل احمد ولد محمد بشیر سیٹھ اول تا آخر موجود تھے اور مولوی فاروق صاحب نے طلاق نامہ لکھ کر مکمل کردیا اور بعد لکھنے کے مولوی صاحب نے طلاق نامہ لڑکی کے والد کو دے دیا اور اس پر لڑکی جمیل النساء کے دست خط کروا لیے، اس پر لڑکی کے والد نے کہا کہ مولوی صاحب ذرا ہم کو پڑھ کر سنا دیجئے مولوی فاروق صاحب نے پڑھ کر سنا دیا اور جو لوگ موجود تھے وہ بھی سنے پھر محمد یونس نے کہا کہ اس پر ایک بات اور لکھ دیجئے اور وہ یہ کہ جس عیب پر ہماری لڑکی کو طلاق دیا گیا ہے، اس بات پر مولوی فاروق صاحب خفا ہو کر بولے اجی طلاق نامہ پر بجز طلاق کے اور کوئی بات نہیں لکھی جاتی ہے بس اتنے میں سبحان اپنی جگہ سے فوراً اٹھا اور طلاق نامہ جھپٹ کر چھین لیا اور لے کر پھاڑ دیا گواہوں کیلیے خدا ورسول کا واسطہ۔ میں خدا ورسول کو حاضر و ناظر جان و مان کر دست خط کرتا ہوں۔

محمد مظاہر حسن بڑگاؤں گھوسی نشانی انگوٹھا محمد یونس بڑگاؤں گھوسی

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں عبدالمنان ولد جمن کی عورت پر طلاق پڑ گئی۔ شامی

(۴/ ۳۳۷) میں ہے "ولو قال للکاتب اکتب طلاق امراتی کان اقرار ابالطلاق وان لم یکتب" کاتب کو لکھنے کے لیے کہا تو طلاق کا اقرار ہو گیا کاتب نہ لکھے تب بھی اور اگر اس واقعہ کے شرعی گواہان موجود ہوں تو طلاق ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۳/ جمادالاولی ۱۳۸۵ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مسماۃ حمید النساء کے شوہر نے ایک اقرار نامہ لکھا جس میں انھوں نے اقرار کیا کہ حمید النساء کو ہر ماہ مبلغ پچھتر روپیہ نان ونفقہ کا خرچہ ادا کریگا اس کے علاوہ حسن رضا ذمہ لیتا ہے کہ اگر وہ تین مہینہ تک نان و نفقہ ادا نہ کرے تو یا اس کے ذمہ مبلغ دو سو پچیس روپیہ بقایا ہو جائے تو ایسی حالت میں مسماۃ حمید النساء جو کاروائی خلاف حسن رضا کرے گی خود مختار ہو گی اگر وہ چاہے اور تین مہینہ کے نان ونفقہ کے عدم ادائگی میں مسماۃ حمید النساء اپنے کو مطلقہ مان لے کہ حسن رضا نے اس کو طلاق دے دیا ہے اور مسماۃ حمید النساء نان ونفقہ پانے کی مستحق نہ ہو گی اور اس سلسلہ میں حسن رضا اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ ایسی حالت میں اس کو کسی عدالت میں کوئی چارہ جوئی کا حق نہ ہو گا لہذا ایسی حالت میں جبکہ حمید النساء کے شوہر حسن رضا نے ۷/ اکتوبر ۱۹۶۲ھ سے آج دو دسمبر ۱۹۶۵ء تک نان ونفقہ نہیں بھیجا اور حمید النساء نے چار آدمیوں کے سامنے اپنے آپ کو طلاق لے لیا ہے۔ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور حمید النساء دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا سائل: عین الحق چودھری محلہ ممتاز گنج پوسٹ ٹانڈہ ضلع فیض آباد

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی مسماۃ حمید النساء پر طلاق واقع ہو گئی۔ ہدایہ میں ہے " واذ علقه علی شرط وقع عقیب الشرط " اور حمید النساء عدت کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۵/ جمادالاولی ۸۵ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص کا تین چار سال قبل دماغ خراب تھا شدید جنون میں مبتلا تھا توڑ پھوڑ بڑ بڑ گالی دینا اکثر وقت کا مشغلہ رہتا تھا چھ سات ماہ تک یہی کیفیت رہی اس کے بعد سکون ہوا اور سب کیفیتیں ختم ہوئیں اپنے کام کاج میں لگ گیا پھر بھی کچھ کھویا کھویا سا رہتا تھا اپنی بیوی سے جھگڑا زجر و توبیخ گاہے گاہے کرتا

رہتا، کبھی کبھی اس کو طلاق کی بھی دھمکی دیتا، ایسے تین ماہ قبل کا واقعہ ہے کہ اپنی بیوی سے جھگڑا کیا، چند طمانچے اسکو مارا بھی، پھر اسکو تین طلاقیں دیں، طلاق دینے کے ایک ماہ پہلے سے حالت میں کچھ تغیر تھا گھر ہی میں رہتا اپنی بیوی سے تو تو میں میں کرتا رہتا، گھر کا کوئی کام نہیں کرتا تھا، طلاق سے ایک دن بعد اسنے کہا کہ میں نے بالکل ہوش وحواس میں اسکی حالت سے مجبور آکر طلاق دیا ہے پھر تحریری طلاق نامہ لکھا گیا اور اس پر دستخط کر دیا اس کے بعد اسکی عورت میکہ چلی گئی اور اسکے دوسرے دن سے پھر وہی ابتدائی جنون والی کیفیت طاری ہے جواب تک ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی حالت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی سجاد حسین ساکن المھور

الجواب

سوال میں اس شخص کا جو حال لکھا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسنے افاقہ کی حالت میں طلاق دی ہے، کچھ کچھ تغیر کا کوئی اثر نہیں پڑتا وہ جنون جس سے طلاق نہیں پڑتی اس درجہ کا کہ اس سے بیشتر اقوال وافعال خلاف ہونے لگیں۔ شامی میں ہے " الذی ینبغی التعویل علیه فی المدهوش ونحوه انا طه الحکم بغلبة الخلل فی اقواله وافعاله الخارجة عن عادته ۔" [مطلب فی طلاق لمدهوش:۴/۳۳۴] اس لیے اسکی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ریکم شعبان/۵۸ھ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مبارک پور

(۲۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو کسی حرکت پر مار دیا بعد کو زید نے اپنی بیوی کے دل بہلانے کی غرض سے اس کے پاس گیا تو بیوی نے کہا کہ آج سے میں ماں اور تم بیٹے ہو تب زید نے جواب دیا کہ خیر جیسا کہو میں طلاق نہیں دونگا اور تمہارا خرچہ وغیرہ ہمیشہ دوں گا بعد کو کچھ لوگوں نے ان باتوں کو سنکر کہا کہ طلاق ہوگئی مگر زید کہتا ہے کہ میں ہر جگہ قسم کھانے کیلیے تیار ہوں بجز ان باتوں کے علاوہ دوسرا لفظ استعمال نہیں کیا اور ان باتوں کے درمیان کوئی دوسرا شخص موجود نہیں تھا جس کے لیے شہادت کی ضرورت ہوتی۔ فقط بینوا وتوجروا۔

احقر ماسٹر محمد حسین العلوی المرقوم ۱۲/ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی زید کی عورت بدستور اس کی بیوی اور اس کے تعلقات زن اور شوہر میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۳/ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی تین چار سال پہلے ہندہ سے ہوئی، تعلقات ناخوشگوار ہونیکی وجہ سے ہندہ اپنے میکے رہی ہے ایک دفعہ زید سے ایک آدمی نے ہندہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا جب ہندہ سے تمہارے تعلقات نہیں ہیں تو اس کو طلاق کیوں نہیں دیتے تو زید نے کہا کہ وہ تو چھوٹی ہے اگر وہ چھوٹی نہ ہوتی تو میرے گھر نہ آتی۔

المستفتی نظام الدین مبارک پوری مالے گاؤں

الجواب

صورت مسئولہ میں زید نے کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جس سے طلاق واقع ہو ہاں طلاق دیا کہا ہوتا تو طلاق پڑ گئی ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱/ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے عرصہ قریب چار سال ہوا کہ ہوئی تھی اور ہندہ زید کے گھر حق زوجیت ادا کرتی رہی عرصہ قریب ایک ماہ ہوا کہ زید کے ایک آوارہ عورت سے ناجائز تعلق ہو گئے اور ایک ماہ بعد زید نے اس سے اپنا نکاح بھی کر لیا اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ ہندہ سے زن وشوہر کا واسطہ ترک کر دیا اور طرح طرح کھانے پینے اور کپڑے وغیرہ میں تکلیف دینے لگا اور کسی طرح کفالت سے منہ موڑ لیا عرصہ قریب آٹھ ماہ ہوئے تھے کہ رات کے وقت قریب دس بجے زید ہندہ کے کمرے میں داخل ہوا اور ہندہ کو مارنا پیٹنا شروع کیا اور کہا تو میرے مکان سے نکل جا مجھ سے کوئی واسطہ وسروکار نہیں اب تجھے میں نے طلاق دے دیا کہتے ہوئے زید ہندہ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے دھکا دیکر باہر نکال دیا اور کمرا کو بند کر دیا ہندہ نے اپنی جان کو خطرہ میں سمجھ کر کھنڈر والے آنگن میں نکل کر چھپ کر کسی طرح سے رات گزاری صبح کو ہندہ کی بہن کو جب ان واقعات کی خبر معلوم ہوئی تو وہ جا کر ہندہ کو اپنے گھر لے گئی اور ہندہ نے اپنے بھائی کے پاس اطلاع کی وہ آکر ہندہ کو لے گئے اس وقت ہندہ اپنے میکہ میں ہے اور زید اپنی بیوی کے ساتھ ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ اور زید کے درمیان رشتہ شوہر وزن از روئے شرع کے باقی رہا یا نہیں؟ کیا اب ہندہ کو دوسری شادی کر لینے کا حق واختیار حاصل ہوگا یا نہیں؟

المستفتی صابر علی خصر بازار شہر خار پور ۱۰/ستمبر ۱۹۶۶

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر زید نے ہندہ کو یہ کہہ کر گھر سے نکالا ہو کہ مجھ سے تم سے کوئی واسطہ نہیں اب تجھے میں نے طلاق دے دیا تو طلاق ہو گئی، عدت گزارنے پر وہ دوسری شادی کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۹/ ذی الحجہ ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ۔

ایک مسلمان کے چار بچیاں ہیں دو بالغ اور دو نابالغ لڑکیوں کی شادی ایک ہی گھر میں کر دی ہے وہ دونوں حقیقی بھائی تھے اور شادی کے قبل وہ لڑکے بہت محنت مزدوری کرتے تھے ان دونوں لڑکوں کے سر پر کوئی نہیں تھا تنہا ہی اس خیال سے ایک ہی جگہ کی گئی کہ وہ دو بھائی میں یہ دونوں ہی لڑکے محنتی ہیں اور آرام سے گزرے گی، مگر قدرت کے نظام کو کیا کہا جائے کہ شادی ہوتے ہی تمام کام دھام چھوڑ کر بیٹھ گئے گھر کی رقم وغیرہ جو تھی وہ ختم کر دی چھوٹا لڑکا تو لاپتہ ہو گیا نہ تو پتہ چل رہا ہے کہ کہاں ہے، نہ تو کوئی خط کتاب اور نہ یہ معلوم کہ کیا کر رہا ہے، باقی رہ گیا ایک جو بڑا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ آوارہ گری کر رہا ہے گھر کی کوئی فکر نہیں کئی دن ہو جاتے ہیں گھر کے چولہے میں آگ نہیں جلتی محلہ کے ہندو مسلمان افسوس کرتے ہیں کہ اتنی شریف لڑکی ان لڑکوں کے پالے پڑ گئی اب ان یتیم مجبور کی زندگی ایسی دوبھر ہو گئی ہے کہ جس کی انتہا نہیں مسماۃ غریب اب ان دونوں کے وار کو کیسے برداشت کرے دونوں لڑکے اس قسم کی دھمکیاں دیتے ہیں کہ تم لوگوں کی مٹی پلید نہ کی تو میرا نام نہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ لڑکی کے ماموں وخالو سے کچھ کشیدگی ہے اب اس کی کثر یعنی بدلہ ان لڑکیوں سے نکالتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ان یتیم بچیوں نے کیا بگاڑا ہے ہر حال پر صورت اختیار کر لی گئی ہے کہ کسی طرح لڑکے سدھر جائیں تو بہتر ہے مگر سوائے بگڑنے کے اور کچھ نظر نہیں آیا، ایسی صورت میں مسماۃ نے دونوں کو اپنے یہاں بلا لیا مسماۃ چاہتی ہیں کہ ان لڑکیوں کی شادی کسی دوسری جگہ کر دی جائے تا کہ عزت وآبرو کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں مگر وہ دونوں کسی طرح بھی تیار نہیں کہ طلاق دیں تو اب اس صورت میں کیا کیا جائے زمانہ نہایت ہی مخدوش ہے اگر خدانہ خواستہ کوئی غلط قدم اٹھ گیا تو پھر بدنامی الگ یعنی دونیا گئی الگ ایسی صورت میں ان یتیم بچوں کیلئے کوئی راستہ ایسا بتائیں جو داغ سے محفوظ بھی رہے اور سکھ کی زندگی بھی کٹ جائے جب وہ کھانے کپڑے تک نہیں ادا کر پاتے تو پھر کیا امید کی جا سکتی ہے شادی کی تقریباً تین سال سے زائد ہو گئے۔ امید ہے کہ جلد جواب سے مطلع فرمائیں گے فقط والسلام مولوی غفران احمد نگر گورکھپور یوپی۔

الجواب

اللہ تعالیٰ ان مظلوم لڑکیوں پر رحم فرمائے، صورت مسئولہ میں دوسری شادی کیلیے شوہر اول سے طلاق حاصل کرنی ضروری ہے۔ کچھ دیکر خواہ زبردستی یا جس طرح بھی ان سے طلاق کے الفاظ کہلوائے جا ئیں طلاق واقع ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲؍ صفر ۸۷ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ونکاح کو آج تقریباً چھ سال کا عرصہ ہوتا ہے لیکن رخصتی نہ ہوئی ہے فقط نکاح ہوا ہے شوہر نے خط میں لکھا ہے کہ میں نے طلاق دی۔ طلاق دی۔ طلاق دی لیکن زید نے طلاق نامہ میں کسی قسم کی کوئی شرط نہیں لکھی اور نہ ہی تاریخ دی ہے بلکہ اس نے ہندہ کی بہن کے بیٹے شمس الدین سے کہا کہ اگر تمہاری خالہ (ہندہ) آئے اور دس بجے کے اندر آنے سے انکار کر دیں۔ تب یہ طلاق نامہ دینا۔ ورنہ نہ دینا ہندہ کی بہن کے بیٹے شمس الدین حلفیہ اقرار کرتا ہے کہ ہمارے خالو نے یہ شرط لگائی ہے۔ اور اپنی خالہ ہندہ سے میں نے یہ شرط بیان کیا جس کو سنتے ہی میری خالہ فوراً میرے ہمراہ سرائے چلی آئی اور خالو سے آ کر بتا بھی دیا کہ خالہ سرائے آئی ہیں۔ نور اللہ احمد ۴۲ بلڈنگ بھامگیو رٹی۔

الجواب

صورت مسئولہ میں ہندہ پر طلاق پڑ گئی، بعد والی شرط کا کوئی اثر نہیں پڑا، کیونکہ یہ شرط طلاق نامہ دینے کی تھی اور طلاق نامہ لکھتے ہی پڑ گئی، لیکن عورت سے چونکہ خلوت صحیحہ نہیں ہے، اس لیے صرف ایک ہی طلاق بائن ہوئی، پس دوبارہ نکاح کیلیے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۹؍ صفر ۸۷ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عبدالحمید نے غصہ کی حالت میں آ کر اپنی بیوی کو دو گواہوں کے سامنے یہ کہا کہ اس کو میں بائن طلاق دیتا ہوں اور میری نیت طلاق دینے کی نہ تھی محض غصہ میں آ کر یہ جملہ زبان سے نکل گیا اور بیوی کے گھر والوں کا یہ اعتراض ہے کہ اگر طلاق دینے کی نیت نہ ہوتی تو تم اس جملہ کو زبان سے کہا ہی کیوں ایک

گواہ خیر البشر وہ یہ کہتے ہیں کہ میرے سامنے یہ تین طلاق بائن دیتا ہوں کہا اور دوسرا گواہ محمد طاہر کا یہ بیان ہے کہ مجھ کو بعد میں مخاطب کیا گیا مگر کچھ سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا اور بیوی کا بیان ہے کہ میں نے صرف ایک لفظ طلاق کا سنا اور اس کے گواہ جنید عالم ہیں اور بیوی کے گھر کے لوگ ایک ایک گواہ خیر البشر کے کہنے پر وہ یہ کہتے ہیں کہ تین طلاق ہو گیا، اس لیے اس نے ہر آدمی میں یہ بات عام کر دی ہے کہ اور اس پر خدا اور سول کو جان کر کہتا ہوں کہ میری نیت طلاق دینے کی نہ تھی، محض غصہ میں آ کر میری زبان سے یہ جملہ نکل گیا اب میرے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور جو حکم ہو انصاف سے وہ حکم میرے لیے لکھا دیا جائے۔

سائل۔ عبد الحمید مئوناتھ بھنجن اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں سائل کی عورت پر طلاق بائن پڑ گئی۔ غصہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: " جده جدو هزله حد " اور صریح طلاق میں نیت کی بھی ضرورت نہیں نیت نہ تھی تب بھی طلاق ہو گئی۔ تنویر الابصار میں ہے:" وقع بها وان نوى خلا فه اولم ينوى شيئا" [باب الصریح: ۴/ ۴۳۷] ہاں اگر عبد الحمید کو تین طلاق دینے سے انکار ہے اور تین طلاق کا صرف ایک گواہ ہو تو قسم کھانے کے بعد عبد الحمید کی بات معتبر ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے: " البينة على المدعى على واليمين على من انكر " اور وہ بغیر حلالہ مطلقہ سے نکاح کر سکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۷ ار ربیع الاول ۸۷ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی سسرال گیا اپنی بیوی کی رخصتی کیلیے کہا لیکن سسرال والوں نے چند بندوں کے ساتھ مل کر یہ سازش کی کہ ہم رخصت نہیں کریں گے بلکہ آپ طلاق دیدیجیے اس بات پر زید نے کہا کہ ہم اس صورت میں طلاق دیں گے جبکہ تمام اخراجات جو شادی کے سلسلہ میں ہوئے اس کو ادا کر دیا جائے اور اس کلمہ کو چند مرتبہ دہرایا تو کیا اس صورت میں طلاق ہو جائے گی یا نہیں اس کا جواب مدلل دیجیے۔ فقط

محمد عبد الحمید موضع سر کھڑا ضلع اعظم تھانہ محمد آباد ۳ ر ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

الجواب

قرآن عظیم میں ہے: ﴿لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ [آل عمران: ۶۱] جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے، پس اگر سائل جھوٹ نہیں بول رہا ہے اور ٹھیک وہی لکھا ہے جو سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو

زید کی عورت پر طلاق نہیں پڑی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۳ ربیع الآخر ۸۷ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کو پاگل ہوئے تقریبا ایک سال ہو گئے حالت جنون میں فسق وفجور میں مبتلا ہو گئی ہندہ کے شوہر و متعلقین اس کے فسق وفجور اور دماغ پاگل پن کے ٹھیک کرنے کی کوشش میں لگ گئے مگر کامیابی نہ ہو سکی مجبورا ہندہ کے شوہر نے ہندہ کو گھر سے نکال کر ریل گاڑی میں بٹھا دیا اب وہ جہاں بھی گئی ہو اس کے بعد یہ نہ معلوم ہو سکا کہ ہندہ کہاں اور کس حال میں ہے چند ماہ گزرنے کے بعد عقل وحواس درست ہونے پر ہندہ اپنے شوہر کے گھر واپس آ گئی لیکن ان ایام جنون وسفر میں ہندہ کو ناجائز حمل قرار پا گیا جس سے لڑکی تولد ہوئی اور اس کی عمر کم وبیش پانچ ماہ کی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی حالت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ جبکہ ہندہ کے شوہر نے ہندہ کو طلاق کی نیت سے ٹرین میں نہیں بٹھایا تھا دوسرے ہندہ کے جو ناجائز حمل قرار پایا (حالت جنون) اور از روئے شرع اس جرم پر کیا حکم ہے آیا نکاح کرنا ہوگا یا جو حکم ہو از روئے شرع تحریر فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

المستفتی محمد شریف خاں موضع گونڈہ پوسٹ سنھن ضلع سلطان پور ۲ ربیع الآخر ۸۷ھ

الجواب

صرف ٹرین میں بٹھانا طلاق نہیں ہے اگر زبان سے طلاق کے الفاظ نہ کہے ہوں حالت جنون میں ہندہ سے جو گناہ سرزد ہوئے اس پر کوئی شرعی حد نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۵ ربیع الثانی ۸۷ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی ہندہ کو تقریبا چار سال کے عرصہ سے نہ نان ونفقہ دیتا ہے اور نہ خبر گیری کرتا ہے ہندہ بہت غربت کی زندگی گزار رہی ہے ہندہ کہتی ہے کہ زید نے مجھے طلاق دی ہے اور گواہی مندرجہ ذیل میں تین گواہ پیش کرتی ہے جو غیر شرعی ہیں۔

(۱) شیخ دل جان۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو میرے سامنے لا کر با آواز ہندہ کو طلاق دی ہے اور زید اس وقت صحیح الدین تھا اور اسے چار سال ہوا۔

(۲) شیخ کریم۔ میں زید کے گھر گیا اور اس سے ہندہ کو لانے کا ذکر کیا زید نے جواب دیا کہ اگر ہمارے خسر پہونچا دیں گے تو رکھ لوں گا میں نے کہا کہ طلاق دے دو تو بہتر ہے زید نے کہا کہ طلاق ہی سمجھو

(۳) شیخ عباس۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے زید سے کہا کہ چلو اپنی زوجہ کو لے آؤ اس نے کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں کیسے لاؤنگا (ہندہ کے پاس ایک لڑکی ہے) میں نے لڑکی کو لانے کو کہا۔ تو اس نے کہا کہ لڑکی میری نہیں مذکور گواہوں کی گواہی سے ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے کہ نہیں؟ یا اس کو عدت گزارنا ہوگا یا اس کے شوہر سے جبراً تحقیق کرنی ہوگی چونکہ ہندہ کے والدین مذکور گواہوں کو کاذب سمجھتے ہیں اور طلاق کی گواہی کو صحیح نہیں سمجھتے ہیں۔ بینوا و توجروا۔

فتح محمد خاں متو بھنڈار گھاٹ شیلد ضلع سنگھ بھوم بہار ۶۷/۶/۲۶

الجواب

اگر شوہر طلاق کا اقرار کرتا ہے تب ہندہ دوسری شادی کر سکے گی اور انکار کرے تو غیر شرعی ہونے کی وجہ سے یہ گواہان معتبر نہ ہوں گے، اور شوہر کو قسم کھلائی جائے گی، اور قسم کھا کر وہ کہہ دے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو اس کی بات مان لیجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۷ ارذی القعدہ ۸۷ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک عورت ہے اور ابھی موجود دو لڑکا ہے اور ان دو لڑکوں میں ایک گود میں ہے دوسرا پیٹ میں تھا مگر شوہر ایسی حالت میں چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے تعلق پیدا کیا تھا اور سات سال کا عرصہ ہوا کہ شوہر نہیں آتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ کہیں پتہ بھی نہیں ہے کہ زندہ ہے کہ مر گیا مگر جب دوسری عورت سے تعلقات پیدا کیا تھا اس وقت میں شوہر اپنی بیوی سے یہ جملہ کہا تھا کہ تم کو نہیں رکھیں گے۔ تم میری ماں داخل ہو تم میری ماں داخل ہو تین بار کہا تھا مگر یہ جملہ کہتے وقت وہاں پر کوئی موجود نہیں تھا صرف اس کی بیوی تھی اور یہ بیان اس کی بیوی کا ہے اب یہ عورت پریشان ہے کہ دوسری [illegible] کر سکتی ہے یا نہیں جبکہ سات سال کا عرصہ ہو رہا ہے اور کوئی خرچہ وغیرہ بھی نہیں۔

الجواب

تم میری ماں داخل ہو۔ اس جملہ سے طلاق نہیں پڑتی یہ جملہ بہر [illegible] گندہ ضرور ہے۔ اب جبکہ شوہر

مفقود الخبر ہے تو امام صاحب کے نزدیک اس عورت کی شادی اس وقت ہو سکتی ہے جب شوہر کی پیدائش سے ستر سال گزر جائیں اس کے بعد قاضی اس کی موت کا حکم دے گا، پھر عورت عدت وفات گذار کر دوسری شادی کر سکے گی۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہاں معاملہ جس دن قاضی کے سامنے پیش ہوگا، اس وقت سے چار سال مزید انتظار کرنے کا حکم دے گا، پھر قاضی دونوں میں تفریق کرے گا پھر عورت عدت وفات گزار کر شادی کر سکے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱ر صفر ۸۷ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی اپنی بیوی ہندہ نے غصہ کی حالت میں یہ قسم کھا کر کہا کہ اگر تم مجھے طلاق نہ دو تو زہر کھاؤ اور کہا کہ مجھے طلاق دیدے زید نے کہا کہ تیار ہوں پھر ہندہ نے کہا کہ لکھ کر دو زید نے دوسرے کہا کہ لکھ دیجئے دادا حالانکہ زید لکھنا جانتا ہے اچھی طرح لکھ سکتا ہے لیکن زید لکھنا صحیح نیت سے نہیں چاہتا تھا، اور نہ لکھا، دوسرے سے لکھنے کو کہا تھا مگر دوسرے نے بھی لفظ طلاق نہیں لکھا تھا، تو کیا ایسی حالت میں طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟ خداداد خاں موضع بمہیاں پوسٹ بمہیاں بجورا ضلع گونڈہ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت پر طلاق پڑ گئی اگر صرف اتنا ہی کہا کہ دیتا ہوں اور لکھنے والے سے اس نے اسی طرح کہا کہ میری بیوی کا طلاق لکھ دو تو ایک رجعی طلاق پڑ گئی۔ عدت کے اندر رجوع کر سکے گا اور بعد عدت دوبارہ نکاح کرنا ہوگا اگر اس سے قبل اسنے طلاق نہ دیا ہو۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱ر ۷ر ۸۷ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(ا) لڑکی کے والد رخصتی کرانے آئے لڑکی نے جانے سے انکار کیا کہ مجھے طلاق دیا ہے میں کیسے جا سکتی ہوں دو روز کے بعد لڑکے کے والد اپنے گاؤں کے دو معزز شخص کو لے کر آئے اور لڑکی کے گاؤں کے آٹھ دس آدمی تھے پنچایت ہوئی پنچوں کے سامنے لڑکے اور لڑکی دونوں کا بیان لیا لڑکی جو اوپر تحریر ہے بیان دیا لڑکے نے کہا غلط ہے میں نے طلاق نہیں دیا ہے پنچوں کے بار بار پوچھنے پر لڑکا کہتا ہے کہ میں نے بکر کے بھائی ظفر کے کہنے پر ایسا کیا اور ظفر کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے میں نے نہیں کہا اب

طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔ بینوا وتوجروا السائل۔ ملا شاہ موضع آزاری پوسٹ ساگر پالی ضلع بلیا

الجواب

پنچوں کے اگر بار بار پوچھنے پر لڑکا یہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے خود بخود نہیں بلکہ ظفر کے کہنے سے تین طلاقیں دیں تو اسکی بیوی پر تین طلاقیں پڑ گئیں، کیونکہ طلاق کے لیے یہ ضروری نہیں کہ آدمی سوچ سمجھ کر ہی طلاق دے بلکہ کسی کے کہنے سے ایسا کیا جب بھی طلاق پڑ گئی، حدیث شریف میں ہے:" جده جد وهزله جد " طلاق سنجیدگی میں تو طلاق ہے ہی کسی نے مذاقا بھی اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہوگی ،اور جب لڑکا پنچوں کے سامنے اقرار کر رہا ہے کہ دوسرے کے کہنے سے میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اب وہ طلاق ثابت ہوگئی۔ ہدایہ (۳۳۳/۸) میں ہے:" اذا اقر الحر البالغ العاقل بحق لزمه " جب آزاد بالغ آدمی کسی چیز کا اقرار کر لے تو وہ چیز اس پر لازم ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح: عبد المنان اعظمی، مبارکپور، اعظم گڑھ عبد الرؤف غفرلہ ۲ رجب ۷۹ھ

(۳۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو خانگی معاملات میں ناراض ہو کر زدوکوب کیا اور اسی حالت میں کہا کہ طلاق دے دیا، دے دیا، دیا۔ طلاق دیتے وقت زید آپے سے باہر تھا پھر اسکے بعد بہت نادم ہوا اور پچھتایا اپنے اس فعل قبیح پر۔ کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگئی تو کون سی۔ براہ کرم جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ واضح رہے کہ یہ استفتاء طلاق دینے والے سے حلفیہ بیان لینے کے بعد لکھا گیا ہے۔

المستفتی عبد الکلام محمد ایوب محلہ جگجیون پورہ ۶۳/۴۲ بنارس

الجواب

صورت مسئولہ میں لفظ طلاق دے دیا اس سے ایک صریح طلاق پڑ گئی، اسکے بعد لفظ دے دیا دے دیا میں دو احتمال ہیں۔ جدید دو طلاقیں۔ اسی طلاق کی تاکید۔ پس اگر زید نے ان دونوں لفظوں سے بھی جدید طلاق مراد لی ہے تو تین طلاقیں پڑ گئیں، اور عورت مغلظہ ہوگئی۔ قرآن عظیم میں ہے:﴿ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ﴾[البقرة: ۲۳۰] ورنہ ایک ہی طلاق رجعی پڑے گی، اور زید کو عدت کے اندر رجعت اور بعد عدت عورت کی رضا سے نکاح جدید کا حق حاصل رہیگا۔ رہ گیا غصہ کا سوال تو عورت کو رضامندی کے عالم میں کون طلاق دیتا ہے۔ جبتک عقل وحواس موجود ہوں غصہ خواہ کیسا ہی ہو طلاق پڑ جائے گی۔ در مختار (۴۲۳/۴) میں ہے:" ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ " ۔اور حدیث شریف میں ہے:" جد جده وهزله جد " ۔ سنجیدگی اور مذاق بھی صورتوں میں

طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، مبارک پور اعظم گڑھ ۱۷ رجب ۷۹ ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۳۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک لڑکی جو صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نہایت مومنہ جس کا شوہر جواڑی، چور، قاتل اور زنا کار ہے لڑکی روکتی ہے تو اس پر بہت بری طرح سے تنگ کرتا ہے اور اس نے ۶/۵ بار طلاق بھی دیا ہے اور دھکا دیکر گھر سے باہر نکال دیا پھر پکڑ لیا۔ قرآن شریف کو قرأت کے ساتھ پڑھتی ہے کچھ حصہ حفظ بھی ہے دین کی کتابیں بہت اچھا پڑھتی ہے لڑکی کی حالت بہت اچھی ہے۔ اسکا شوہر دو تین بار جیل بھی جاچکا ہے۔

الجواب

لڑکی کے صوم وصلوٰۃ کے پابند ہونے شوہر کے زانی اور شرابی ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اگر اس نے ایک ہی دفعہ میں ۶/۵ تو کیا تین طلاقیں بھی دیدیں تو عورت پر طلاق پڑ گئی۔

درمختار میں ہے: " والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين فی طهر واحد " اور عورت شوہر پر حرام ہو گئی۔ وھو تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، مبارک پور اعظم گڑھ ۲۹ رمضان ۷۹ ھ

(۳۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا اگر تم نے مجھ سے جھگڑا کیا تو تجھے میں طلاق دے دوں گا اور فوراً دھمکی دینے کے لیے اس نے کاغذ پر لکھا کہ میں نے تجھے طلاق دے دیا۔ لیکن اس نے کاغذ کسی کو دیا نہیں بلکہ اپنے پاس محفوظ رکھا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اگر ہو گئی تو کون سی واقع ہوئی بالتفصیل تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ محمد نظام الدین موضع خالص پوسٹ کیلاڑی ضلع اعظم گڑھ

الجواب

کاغذ پر اس طرح لکھ دینے سے زید کی عورت پر طلاق پڑ گئی۔ درمختار (۴/۳۳۷) میں ہے: " کتب الطلاق مستبينا علیٰ نحو لوح وقع مطلقا " اگر صرف یہی کلمہ لکھا کہ میں تجھکو طلاق دیتا ہوں تو صرف ایک طلاق رجعی پڑے گی قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹]۔ مدت کے اندر قول یا جماع سے رجعت ہو سکے گی اور عدت کے بعد نکاح ہو سکی گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی، مبارک پور اعظم گڑھ، الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۷۹ ھ

(۳۶) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کچھ عرصہ تک اپنے بیوی بچوں کو مکان پر چھوڑ کر تلاش معاش میں رہتا تھا اور وہاں سے بچوں کا خرچہ دیتا رہتا تھا کچھ دنوں کے بعد معاشی تنگی کے باعث خرچ نہ بھیج سکا بیوی نے پریشان ہو کر زید کے پاس خط لکھایا کہ خرچہ بھیجو ورنہ طلاق دے دو۔ زید نے ذریعہ خط تحریری تین طلاقیں لکھ کر بھیج دیا اور اسکا مہر بھی۔ لیکن عورت طلاق کا خط ملنے پر زید کے مکان پر ہی مقیم ہے زید طلاق کا خط لکھنے کے ۴ رسال بعد مکان پر آیا اور اس عورت کے ساتھ میاں بیوی کے طور پر رہنا چاہا لوگوں نے روکا کہ بغیر حلالہ کرائے تم دونوں کا نکاح جائز نہیں۔ لیکن ایک غیر مقلد نے دہلی سے فتوئی منگایا جس میں تحریر ہے کہ ایک مجلس میں ایک یا دو تین طلاقیں اگر کسی نے دیں تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور چونکہ چار سال کی مدت گذر گئی ہے اسلیے تجدید نکاح کی ضرورت ہے اس فتوئی کی رو سے زید نے اس سے نکاح کر لیا اور آٹھ سال سے میاں بیوی کے طریقے سے رہتے ہیں اور اس دوران میں تین بچے بھی پیدا ہو چکے ہیں زید کو چونکہ برادری سے الگ کر دیا گیا تھا اب برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے لہٰذا حنفی مذہب کی رو سے زید پر کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ جس پر زید عمل کر کے برادری میں شامل ہو سکے۔ بینوا توجروا

اورنگ زیب قصبہ امرڈوبھا پوسٹ بکھرا ضلع بستی

الجواب

غیر مقلدین نے ابن تیمیہ کی اندھی تقلید میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی قرار دیا۔ ورنہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کا یہ قول نہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی ہے، یہ قول ائمہ ہدی کے خلاف اور قرآن عظیم کی صریح مخالفت ہے۔ قرآن عظیم میں صاف ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] اگر تیسری طلاق دی تو بغیر حلالہ کے عورت شوہر پر حلال نہیں۔ دیکھئے قرآن شریف میں یہ کہاں ہے کہ تین مجلسوں میں تین طلاق دے تب تین مانی جائینگی ورنہ نہیں۔ اس میں تو قطعا ارشاد ہے کہ تیسری طلاق کے بعد عورت مغلظہ ہو جاتی ہے چاہے ایک مجلس میں چاہے تین مجلسوں میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۷ صفر المظفر ۸۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۳۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید وہندہ کے مابین کسی خانگی امور پر جھگڑا ہو رہا تھا آپس کی تو تکار سے جھگڑا زیادہ بڑھا تو زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت میں تین مرتبہ یوں کہا کہ ”میں نے تمہیں چھوڑا“ اس کے بعد زید سے

پوچھا گیا کہ تم نے چھوڑنے کا جو لفظ استعمال کیا ہے تو کیا اس سے مقصد طلاق دینا ہے تو زید نے کہا کہ نہیں لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہیکہ کیا صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں رہنمائی فرما کر عنداللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ بینوا توجروا المستفتی جمیل احمد محلہ ٹھٹھریا فیض آباد

الجواب

چھوڑنے کا لفظ اردو میں طلاق کے صریح الفاظ میں سے ہے (بہار شریعت) اس لیے اس لفظ سے طلاق پڑنے کے لیے نیت کی کوئی ضرورت نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے: " صریحه مالم یستعمل الا فیه ویقع بها وان نوی خلا فها او لم ینو شیئا " [باب الصریح: ۳۳۷/۴] اور چونکہ اس نے تین مرتبہ یہ لفظ استعمال کیا اس لیے عورت مغلظہ ہو گئی اور بغیر حلالہ اب اس سے شادی بھی جائز نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶ ربیع الاول ۸۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہٗ

(۳۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی ہندہ کو رخصت کر کے لے گیا اور ایک عرصہ تک سلسلہ زن وشوہری قائم رہا اور زوجین کے تعلقات نہایت خوشگوار رہے کسی قسم کی مابین الزوجین نا اتفاقی نہیں ہوئی۔ شوہر ملازم پیشہ ہے کسی نے غلط اسکے پاس لکھدیا کہ تمھاری بیوی پاگل ہو گئی ہے اس بنا پر شوہر نے ملازمت ہی پر سے طلاق نامہ لکھوا کر ہندہ کے پاس بھیجدیا حالانکہ ہندہ پاگل نہیں تھی درمیان میں مرض ہسٹریا ضرور لاحق ہو گیا تھا جو علاج کے بعد جاتا رہا۔ ہندہ بالکل درست ہے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں۔ اب دریافت طلب یہ ہیکہ ہندہ کی عدت و مہر کیا ہوگی۔ رخصتی کے وقت جو چیز سامان نقد روپیہ وغیرہ دیا گیا تھا از روئے شرع اسکا مالک کون ہے لڑکی یا لڑکا۔ اور خرچ کس کے ذمہ ہوگا۔ محمد محلہ بھٹی ولید پور اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں ہندہ پر طلاق پڑ گئی چاہے پاگل رہی ہو یا ہوشیار۔ طلاق کے معاملہ میں مرد مستقل ہے عورت کو دخل نہیں قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرۃ: ۲۳۷] نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے چاہے تو باقی رکھے چاہے تو رد کرے عام حالات میں عدت تین حیض اور مہر پورا ہوگا۔ جہیز میں عرفاً جو سامان مرد کو دیا جاتا ہے وہ تو مرد کا ہوگا ورنہ سب کچھ عورت کو واپس ملے گا۔ عدت کا خرچ شوہر کے ذمہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ　　الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ جمادی الاول ۸۲ھ

(۳۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) خالد اور بکر ایک قصبہ کے رہنے والے ہیں خالد صاحب جائداد ہے اس لیے گھر پر رہتا ہے گذر بسر بہتر ہے اور بذریعہ تجارت کلکتہ رہتا ہے مگر اسکے بیوی بچے گھر ہی پر رہتے ہیں۔

(۲) زید خالد کا ایک ہی لڑکا ہے جو ذریعہ ملازمت پاکستان میں رہتا ہے لیکن اسکا آنا جانا گھر میں قائم ہے۔

(۳) زید کی شادی بکر کی لڑکی ہندہ سے ہوئی دس برس ہو گئے ابتک کوئی ناگوار تعلق نہیں ہوئے۔

(۴) ہندہ اپنے میکے جایا کرتی اپنے سسرال میں بھی رہتی کوئی رکاوٹ نہ تھی۔

(۵) خالد ایک سال ہوئے حج کر کے آیا ہے ہندہ کی ماں نے بروقت روانگی حج خالد سے تقاضا کیا کہ اپنی جائداد اپنی بیوی ہندہ کے نام لکھ دے خالد نے کوئی توجہ نہ کی۔ ہندہ کی ماں نے ہندہ کو اپنے گھر روک لیا یہی بنائے مخالفت قائم کی۔ (۶) تھوڑا عرصہ ہوا زید رخصت پر آیا۔ ہندہ کی ماں کی طرف سے بغیر موجودگی بکر کے زید سے مطالبہ ہوا کہ تم اپنی بیوی اپنے ساتھ لیجاؤ تمہارے گھر والوں کے ساتھ نہیں رہیگی۔ (۷) زید نے عذر کیا کہ میری رخصت میں اتنا وقت نہیں ہے کہ پاسپورٹ بنواسکوں مجھے دوسرے آمد کا موقع دو بغیر پاسپورٹ ناممکن ہے اس شرط کو نامنظور کر کے طلاق پر مجبور کر کے طلاق کہلوا لیا گیا۔ (۸) یہ سب کاروائیاں ہندہ کی لاعلمی میں کی گئیں (۹) ہندہ اس واقعہ کی خبر سے اپنی لاعلمی ظاہر کرتی ہے اور انکار بھی ہے ہندہ بالغہ ہے۔

۱۔ یہ طلاق بربنائے دفعہ ۶ / ۷ بالاجبری ہے یا نہیں؟

۲۔ یہ طلاق بحالت دفعہ ۸ / بالغہ کے حق میں صحیح ہے؟

۳۔ یہ طلاق بصورت دفعہ ۹ / جائز ہے؟ جبکہ شرائط شرعیہ طلاق میں ہے مثلاً عورت شوہر کے ظالم یا عنین ہونیکا دعویٰ حاکم باشریعت میں کرے اور بغیر اسکے کہ عدالت نے درستی حالت کے لیے مہلت شرعی دی ہو۔ یا شوہر نے بیوی کی نافرمانی یا بدچلنی پر تنبیہ و درستی حالت کی کوشش کی ہو اور وہ نہ مانی ہو۔

ا۔ بحالت عدم وجود وثبوت شرائط طلاق شرعی اسے کیا کہتے ہیں۔

۲۔ آیا بحسب بیان بالا دفعہ ۹ / یہ طلاق جائز ہے؟ کیا حکم ہے شریعت کا ایسی حالت میں عورت مرد کے درمیان کیا صورت حال ہوگی۔ رجوع باہمی ممکن ہے۔

الجواب

شریعت میں طلاق کی دو شرطوں کا بیان آیا ہے۔ عالم گیری میں ہے:" احدھا قیام القید فی

المرأة نکاح او عدة والثانی قیام حل محل النکاح "[۱/ ٤٤١]۔باقی شوہر کا عاقل بالغ وغیرہ ہونا تو یہ تو بیشتر تصرفات شرعیہ میں ضروری ہے، خاص وقوع میں طلاق ہی کی کوئی خصوصیت نہیں اور وہ باتیں جسکو آپ نے طلاق کی شرط کے طور پر ذکر کیا ہے وہ تو شرائط میں بھی نہیں۔ خلع اور فسخ نکاح کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے وقوع طلاق میں عورت کو کوئی دخل نہیں، شوہر مستقل بذات ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة: ۲۳۷] اسلیے طلاق واقع ہونے کے لیے نہ تو عورت کے دعویٰ کرنے کی ضرورت ہے نہ عورت کا طلاق سے مطلع ہونا وقوع طلاق کے لیے شرط ہے۔ بے دعویٰ اور بلا اطلاع بھی طلاق پڑ جائے گی۔ آپ نے مجبوری کی کوئی تفصیل نہیں لکھی جس سے معلوم ہو سکتا کہ اکراہ شرعی تھا یا نہیں۔ بہر حال اگر شرعی جبر رہا بھی ہو تو بھی مکرہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ (۳/ ۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع "۔ اگر شوہر نے تین طلاق دی ہے تو بغیر حلالہ دوبارہ شادی کی کوئی صورت نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] یعنی وہ عورت دوسرے سے شادی کرے وہ صحبت کے بعد طلاق دے تو عدت گذرنے کے بعد زید دوبارہ اس سے شادی کر سکتا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] یہ آپ کے سوالوں کے جواب میں تفصیل تھی جس کے بجائے آپ نے بلا ضرورت سوال میں تفصیل کی اور ضروری باتوں کو بالکل چھوڑ دیا اگر زید نے طلاق نامہ خود لکھا اور اجبار شرعی تھا، یعنی زید کو یہ خوف کہ میں طلاق نہ لکھونگا تو میری جان لے لینگے یا کسی عضو کو نقصان پہنچا ئینگے اور زید نے صرف لکھدیا زبان سے طلاق کے الفاظ نہ کہے نہ دل میں طلاق دینے کا ارادہ کیا تو طلاق نہ پڑے گی ورنہ پڑ جائے گی۔ شامی میں ہے: "فلو اکرہ علیٰ ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق [باب فی الطلاق بالکتابة: ٤/ ٣٣٧] 'واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ ۱۸ صفر المظفر ۸۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ — الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہٗ

(۴۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

زبیدہ کے والد نے زبیدہ کے شوہر کے پاس خط بھیجا کہ تم سات برس سے اپنی بیوی کے نان ونفقہ کا انتظام نہیں کرتے۔ لہٰذا ہم خرچہ کا دعوی کریں گے، ورنہ طلاق دے دو۔ اس کا جواب زبیدہ کے شوہر نے حسب ذیل دیا۔

ہماری طرف سے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو سلام، آپ جانتے ہیں کہ وہ روزنامہ رکھتا ہے۔ تو آپ کی لڑکی

کا ہمارے ساتھ گذارا نہیں ہوگا تو کسی کے ساتھ گذر کرا دو۔ اور اس بیوی کیلیے میں پریشان ہو گیا ہوں اور میں آج تک جانتا تھا کہ ہماری شادی ہوئی ہے، لیکن میں اب سمجھتا ہوں کہ ہمارے بابا نے جوا کھیلا تھا آپ اپنی لڑکی تو ہار گئے، تو جتنے میں آپ ہارے تھے اس کا پیسہ ادا ہو گیا اور اب اس کا بندوبست کر دیجئے ایک دوسرے خط میں آپ جو طلاق مانگتے ہو تو طلاق اس کا ہو گیا اور بار بار طلاق مانگتے ہو تو طلاق اس کا ہو گیا۔

میاں جی شکر اللہ عظمت گڈھ اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ شوہر نے مطالبہ طلاق کے جواب میں جو الفاظ لکھے ہیں وہ طلاق کے کنائی الفاظ ہیں اور چونکہ پہلے سے مطالبہ موجود تھا اس لیے مذاکرہ طلاق پایا گیا۔ درمختار (۴/۳۹۳) میں ہے: "فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة أو دلالة الحال وهی مذاکرة الطلاق،، مزید براں اس نے دوسرے خط میں طلاق دینے کی خبر بھی دی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی، ۱۵/رجب ۷۲ھ الجواب صحیح عبدالعزیز عبدالرؤف غفرلہ

(۴۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عبدالخالق کی طرف سے سکینہ بی بی زوجہ عبدالرؤف کی لڑکی اختر النساء کو معلوم ہو کہ ہمارا قرضہ اور ہماری چیزیں دے دو اور اپنا مہر معاف کر دو تو تم کو طلاق بائنہ۔ اس کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں۔

عبدالحئی اسلام پورہ۔

الجواب

صورت مسئولہ میں سکینہ بی بی پر طلاق اس وقت پڑے گی جب وہ عبدالخالق کے مطالبے پورے کر دے۔ ہدایہ (۲/۱۰۳) میں ہے: ۔ واذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط۔ فقط۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء اشرفیہ مبارک پور ۲۱/جمادی الاخری ۱۳۸۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۴۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے قطعی اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت نہیں تھی لیکن کسی اصرار اور ضد پر میں نے (طلاق نہ ہونا سمجھ کر) اس لفظ سے طلاق دے دیا۔ میں اپنی بیوی فلاں بنت فلاں کو طلاق دیتا ہوں تین بار۔ اب بتائیں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس دو نام سے نہیں بلکہ ایک تیسرا نام ہے جو کہ عرفیت ہے اس نام سے اس کے والدین کے نام کے ساتھ طلاق دیا تو شرعی طور پر طلاق

واقع ہوئی یا نہیں؟ محمد لیسین نواده

الجواب

عربی میں یہ بات ضروری ہے کہ مضارع کا صیغہ چونکہ حال اور استقبال دونوں زمانہ کیلیے آتا ہے اس لیے یہ صیغہ تجزی نہیں لیکن اردو میں لفظ دیتا ہوں صرف حال کیلیے ہے جو استقبال سے بالکل الگ ہے اس لیے یہ تجیز کا کلمہ ہے اور عرف عام میں یہ کلمہ عقد و فسخ سب میں بولا جاتا ہے اسلیے اس لفظ سے ضرور طلاق پڑ جاتی ہے، اگر قرینہ ایسا نہ ہو جس سے طلاق دینا نہ سمجھا جائے۔

(۲) اگر عرف عام میں اس عرفی نام سے وہی عورت سمجھی جاتی ہو تو طلاق ضرور پڑگئی کہ مقصد اس عورت کا متعین ہونا ہے اور جب عام لوگ اس کو اسی نام سے جانتے ہیں تو اس کے ذکر سے طلاق پڑنے میں کوئی شبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۴۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو کہ جس سے اولادیں ہیں بحالت انتہائی صدمہ چند آدمیوں کے سامنے، مگر وہاں اس کی عورت موجود نہیں تھی ایک ہی نشست و جلسہ میں ایک سلسلہ میں ۵ر مرتبہ طلاق دے دیا ۵ر پانچ بار کہہ دیا غصہ فرو ہونے پر بہت پشیمان اور رنجیدہ ہوا۔ عورت اپنی جگہ سخت پریشان ہے۔ مرد کی طرف دل سے رجوع کرنا چاہتی ہے۔

(سوال) زید رجوع کرسکتا ہے۔

(۲) اگر رجوع کرسکتا ہے تو پھر نکاح کی ضرورت ہوگی یا کسی اور طریقہ پر رجوع کرنا ہوگا۔

(۳) ابھی تین دن کا واقعہ ہے۔ عدت کے اندر رجوع کرسکتا ہے کہ نہیں۔

عبدالوحید ساکن رنجہ پور سکرور ڈاکخانہ سرائے میر ضلع اعظم گڑھ

الجواب

طلاق عموماً لوگ غصہ میں دیتے ہیں۔ ہنسی خوشی میں کون طلاق دیتا ہے غصہ کا اس وقت کوئی اعتبار نہیں جب تک غصہ میں عقل نہ جاتی رہے۔ اور بولنے والے کو یہ ہوش نہ رہے کہ میں بول رہا ہوں یا چپ ہوں یا کیا بول رہا ہوں صورت مسئولہ میں جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے کہ زید کو یہ بھی ہوش تھا، کہ میں طلاق دے رہا ہوں، اس لیے غصہ فرو ہونے پر اپنی اس حرکت پر پچھتا رہا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ غصہ کی حالت میں پاگل نہیں ہوا تھا، اس لیے اس کی بیوی کو تین مغلظہ طلاقیں پڑگئیں۔ اب رجوع کی کوئی

صورت نہیں یونہی طلاق واقع ہونے کے لیے عورت کا وہاں ہونا ضروری ہے نہ چند مجلسوں کی قید ہے۔اس لیے زید کی بیوی اس پر حرام ہوگئی۔ہاں عدت گذارنے کے بعد اگر وہ کسی سے شادی کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر اگر دوسرا شوہر اسے طلاق دیدے تو عدت کے بعد پھر زید اس سے شادی کرسکتا ہے۔قرآن عظیم میں ہے:﴿ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ﴾[البقرة:۲۳۰]

واللہ تعالی اعلم۔ عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا نکاح ہوا عقد کے بعد ہی سے تین سال تک زید بیوی کے ساتھ رہا اور ایک بچہ بھی پیدا ہوا۔ زید نے چھان بین کی اور یہ بات تصدیق بھی کی کہ زید کی بیوی کے شادی سے قبل کئی سال تک ناجائز تعلقات رہے ہیں۔بات پایہ ثبوت تک پہونچنے کے بعد زید سسرال والوں پر برافروختہ ہوتا ہے۔اور سسر سے کہتا ہے کہ آپ اپنی لڑکی کو رکھئے اب مجھ سے کوئی تعلق نہ رہا گھر واپس آجاتا ہے۔گھر واپس آنے کے بعد زید اپنے کنبہ والوں سے حقیقت کا انکشاف کرتا ہے۔اور صاف صاف کہہ دیتا ہے کہ اب میں اپنی بیوی کو نہیں رکھوں گا۔مسلسل دوسال تک جب رخصتی کی بات کسی صورت پر چھڑتی ہے تو وہ اپنے وہی الفاظ دہراتا ہے،کہ میں اپنی بیوی کو نہیں رکھوں گا۔اس سے مطلب نہیں۔دوسال کے اختتام کے بعد زید کے سسر ایک آدمی کو بھیجتے ہیں وہ آکر رخصتی کی بات چھیڑتے ہیں۔زید اپنے وہی مخصوص الفاظ دہراتا ہے،کہ میں ان کی لڑکی کو نہیں رکھوں گا دوٹک جواب کی صورت میں دیتا ہے۔اس پر وہ آدمی کہتا ہے کہ اگر نہیں رکھو گے تو طلاق ہی دے دو زید اس شرط پر کہ اگر ان کی لڑکی مہر معاف کردے تو میں طلاق دے دوں گا۔یہ سنکر وہ آدمی واپس جاتا ہے اور زید کے سسر خود دوبارہ اپنی لڑکی سے (زید کی بیوی) تحریری صورت میں مہر معاف کرا کے معہ گواہوں کے زید کے گھر آتے ہیں اور دونوں طرف کے معزز اور معتبر گواہوں کی موجودگی میں طلاق نامہ لکھنے کی بات طے ہوجاتی ہے۔مگر اسی دوران اتفاقی جہیز کی واپسی پر دونوں فریقین میں تنازع ہوجاتا ہے۔اور طلاق نامہ لکھنے سے رہ جاتا ہے۔زید کے سسر واپس ہوتے ہیں اور عدالتی کارروائی کی دھمکی دیتے ہیں اس پر زید کچھ لوگوں کے سمجھانے پر اپنی بیوی کو رکھنے پر راضی ہوگیا۔لہذا پانچ ماہ بعد لڑکی کی رخصتی ہوجاتی ہے اور زید اپنی بیوی کو بخوبی رکھ لیتا ہے۔زید اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی زندگی گزار رہا ہے۔ایسی حالت میں نکاح فسخ ہوا کہ نہیں۔اور تجدید نکاح کے قبل زید اپنی بیوی کو رکھ سکتا ہے کہ

نہیں۔ان کا موجودہ رشتہ جائز ہے کہ نہیں۔شرعی احکام سے مطلع فرمائیں۔

نوٹ:۔طلاق نامہ لکھتے وقت زید نے کہا تھا کہ میں طلاق دیتا ہوں طلاق نامہ لکھا جائے زید کی بیوی اس کے بعد میکے میں گئی کچھ دنوں کے بعد زید بھی سسرال گیا وہاں اس کو اپنی بیوی سے متعلق وہلانے والی بات معلوم ہوئی۔

الجواب

صورت مسئولہ میں جب کہ زید نے اپنی بیوی کے طلاق لکھے جانے پر آمادگی ظاہر کی'' کہ میں طلاق دیتا ہوں'' طلاق نامہ لکھا جائے تو زید کی بیوی پر طلاق پڑ گئی۔

شامی (۴/۳۳۷) میں ہے:" ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب " اگر کاتب سے کہا کہ میری عورت کی طلاق لکھو تو طلاق پڑ جائے گی،اور یہاں تو انشاء طلاق بھی کر رہا ہے کہ میں طلاق دیتا ہوں تو بلاشبہ طلاق ہو گئی۔اور چونکہ زید نے طلاق مال کے بدلے میں دی ہے اور اسی شرط پر عورت نے مہر معاف کیا ہے۔اس لیے یہ طلاق اگرچہ زید نے ایک ہی بار دی ہو طلاق ہو جائے گی۔شامی میں ہے:" وکذ الطلاق علی المال ای انه من الصریح ایضا وان کان للواقع به بائنا" [باب الصریح:۴/۳۴۰] مال کے بدلے میں طلاق طلاق صریح ہے۔اور اس سے طلاق بائن پڑتی ہے،اس لیے عورت زید کے نکاح سے نکل گئی،اب بغیر دوبارہ نکاح کئے سے رکھنا حرام ہے۔اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ زید نے ایک بار یا دو بار طلاقیں دی ہوں لیکن اگر زید نے تین بار طلاقیں دیں ہوں تو اب بغیر حلالہ دوسرا نکاح بھی جائز نہیں۔قرآن عظیم میں ہے:﴿فان طلقها فلا تحل له حتیٰ تنکح زوجا غیره﴾[البقرة:۲۳۰] اگر عورت کو تین طلاقیں دی ہوں تو وہ اس کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ (عدت کے بعد) وہ عورت دوسرے مرد سے شادی کرلے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دی تو عدت کے بعد پہلا شوہر اس سے شادی کر سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے خسر سے تنگ آکر رخصتی کے بارے میں یہ تحریر بھیجی،آپ لوگ چند آدمیوں کے ساتھ آکر صفائی کر لیجئے۔اور نہیں تو میں بذریعہ پوسٹ صفائی نامہ بھیج دوں گا۔منشا یہ تھا کہ ان لوگوں کے سامنے اپنے معاملات رکھوں گا۔اب کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ زید کی مندرجہ بالا تحریر سے زید کی

بیوی پر طلاق واقع ہوگئی۔ شرع شریف کا حکم کیا ہے۔ محمد صدیق پیش امام جامع مسجد ڈائین گنج پالاموبہار

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ صاف صاف اپنی تحریر میں صفائی نامہ کے بجائے طلاق نامہ لکھتا تب بھی اس تحریر سے طلاق دینے کا ارادہ ہی ظاہر ہوتا اور صرف ارادہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حموی شرح اشباہ میں ہے: "الفعل لا یتم بمجرد النیة" واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۵؍صفر ۸۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جمیلہ بی بی بنت محمد امین بعقد محمد یار علی ابن ظل الرحمٰن بگانی میں عرصہ گیارہ سال سے ہیں اور محمد یار علی کی غیر موجودگی میں مسلم رجسٹرار کی مہر زدہ طلاق نامہ بھیج دیا ہے اور مہر خرچ نان ونفقہ عدت معاف فرمایا ہے۔ محمد یار علی نہیں چاہتے کہ طلاق دیا جائے۔ طلاق ہوسکتی ہے۔ طلاق نامہ دیکھنے سے پتہ چلا ہے کہ جعلی اور جھوٹا ہے۔ ایسی حالت میں یہ طلاق ہوسکتی ہے طلاق نامہ کی تاریخ یہ ہے۔ ۶؍جولائی ۱۹۶۰ء چونکہ راقم مسلمان ہے اس لیے درخواست ہے کہ زن وشوہر کا رشتہ ہموار کرنا اسلامی رو سے مسلم کا فرض بھی ہے۔ اور جونقل ہذا میرا خط ہے۔ پر ہماری غیر موجودگی مین جنگ کر کے بھیجا ہے اور اس میں کوئی طلاق وغیرہ کے متعلق نہیں کہا۔ نہ جانتا کہ کیا لکھا ہے۔ میں نے اپنے مکان رجسٹری کیا ہے۔ یہی جانتا ہوں کہ دستخط مکان کے واسطے لی گئی ہے اس قسم کے لکھنے سے طلاق ہوگئی کہ نہیں۔

محمد یار علی ناتا نگر (۱) یار علی ابن ظل الرحمٰن بگانی مرحوم ساکن (۲/۹) ماٹھر پانچ پاڑہ ٹمیا برج ضلع ۲۴ پرگنہ۔

(۲) جمیلہ بی بی بنت محمد امین مرحوم ساکن (۱۹) پانچ پاڑہ کھاتہ ٹمیا برج ضلع ۲۴؍پرگنہ (۳) ۲۶؍جولائی ۱۹۶۰ء (۴) مبلغ ۳۵۰ روپے (۵) ہاں زوجہ نے خود مسلمان رجسٹرار کے روبرو حاضر ہو کر خلع طلاق قبول کیا کہ اب ہمارا کوئی مطالبہ نہیں رہا اور اپنے شوہر کو دین مہر اور عدت کی خوراک معاف کردی دونوں کا بیان یہ ہے کہ آج سے کسی کا کسی پر کوئی دعویٰ نہیں۔

(۷) رمضان علی بن معین الدین مرحوم ساکن ۷؍۶۱ پانچ کھاڑہ کھاتہ ٹمیا برج ضلع ۲۴؍پرگنہ

(۹/۸) مدر صاحب ماٹھ تھانہ برج ضلع ۲۴؍پرگنہ مہر احمد

(۱۰) یار علی بن ظل الرحمٰن بگانی تھانہ برج ضلع ۲۴؍پرگنہ

(۱۱) ابوبکر سیر الدین مرحوم ساکن ۱۳؍پانچ پاڑہ ضلع پرگنہ ۱۲؍عبدالمنان بن عبدالعزیز الرحمٰن

مرحوم ساکن نمبر ۸۴ر پانچ پاڑہ کھاتہ ٹیابرج ۲۴ر پرگنہ
(۱۳) قیام الدین بن کرامت علی مرحوم ساکن نمبر پانچ پاڑہ ٹیابرج ضلع ۲۴ر پرگنہ
(۱۴) چھ جولائی ۱۹۶۰ء

الجواب

بظاہر یہ بات خلاف قیاس ہے کہ طلاق نامہ کی جالی رجسٹری ہوتی ہو بہر حال یہ معاملہ خود سائل سے تعلق رکھتا ہے وہ خدائے قہار و جبار سے خوف کھائے اور خود ہی سوچے اگر واقعۃً اس نے طلاق نہ دی ہو اور طلاق نامہ بالکل جعلی وفرضی ہو تو شرعاً طلاق نہ پڑے گی۔ قرآن عظیم میں ہے: "بیدہ عقدۃ النکاح" شوہر کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ وہ طلاق دے تو پڑے کوئی دوسرا اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا خواہ مسلم رجسٹرار ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر عورت اس بات کے گواہ پیش کر دے ایسے گواہ جو شرعی میعار پر پورے اتریں تو قضاءً طلاق ثابت ہو جائے گی۔ حدیث شریف میں ہے: "البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر "واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹ر شوال ۱۳۸۱ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۴۷۔۴۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
(۱) زید نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیا۔ حیض کی حالت میں طلاق پڑی کہ نہیں۔؟
(۲) طلاق کی عدت کتنے دنوں ہے۔ تین مہینے یا تین حیض؟
(۳) ایک عورت کو دو مہینے میں تین حیض آئے تو یہ حیض میں مانا جائے گا یا استحاضہ؟
(۴) زید نے ایک مطلقہ عورت سے تین حیض کے بعد نکاح کر لیا۔ ایک دیوبندی نے کہا کہ بلا تین مہینے ہوئے نکاح جائز نہیں۔ اس شخص نے تین مہینے اس کے بعد پورا کیا تو اب نکاح کی تجدید کرے کہ نہیں۔ اگر تجدید نکاح کرے تو کیا کوئی ممانعت ہے۔

المستفتی اشتیاق احمد رضوی قادری موضع مجھورہ پوسٹ ہر پور ضلع گورکھپور

الجواب

(۱) حیض کی حالت میں طلاق دینا گناہ ضرور ہے لیکن طلاق پڑ جاتی ہے۔ ہدایہ (۲/۳۶۱) میں ہے: "اذا طلق الرجل امراتہ فی حالۃ الحیض وقع الطلاق"
(۲) عدت تین حیض ہے۔ جس عورت کو حیض آتا ہے اس کی عدت مہینوں سے نہیں۔ ہدایہ میں

ہے:"وھی حرۃ ممن تحیض فعدتھا ثلثۃ اقراء"

(۳) اگر حیض کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا وقفہ رہا تو تین حیض قرار دیئے جائیں گے ورنہ نہیں۔ ہدایہ (۱/۶۷۱) میں ہے:" اقل مدۃ الطھر خمسۃ عشر یوما" واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے دوست عمرو کے پاس خط لکھا کہ ہوسکتا ہے ہم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دیں، لہٰذا غور طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ مطلقہ ہوگئی اور عبارت بالا سے طلاق واقع ہوگئی۔ مفصل تحریر فرمائیں نوازش ہوگی۔ محمد فاروق ضلع ہزاری باغ ۱۳/اکتوبر ۱۹۶۹ء

الجواب

طلاق ماضی یا حال کے صیغے سے واقع ہوتی ہے، مثلاً کہے میں نے طلاق دے دی یا میں طلاق دیتا ہوں عبارت مذکورہ فی السوال نہ ماضی ہے نہ حال بلکہ مستقبل کے لیے ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دیں صاف مطلب ہے آئندہ اس کے بعد طلاق دے دیں گے۔ لہٰذا اس قول سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کو سسرال والوں نے ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ میری لڑکی کا فیصلہ کئے جاؤ زید نے بھی حالت غصہ میں کہدیا "طلاق طلاق" اب بعد میں زید کے سسرال والے انکار کرتے ہیں کہ زید نے طلاق نہ دیا ہے اور لڑکی بھی انکار کرتی ہے لیکن زید طلاق کا ہونا تسلیم کرتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اگر ہوئی تو جواز کی کیا صورت ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی خلیل احمد ساکن کانپور پوسٹ متھورا پور بھاگلپور بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں ضرور طلاق واقع ہوگئی۔ حدیث شریف میں ہے:" جدہ جد وھزلہ جد" اگر سوال کی عبارت کے موافق صرف دو ہی طلاق کے الفاظ ادا کئے ہیں تو عدت کے اندر رجوع کر

سکے گا اور عدت کے بعد نکاح ہو سکے گا۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة:۲۲۹] اور اگر تین یا زائد طلاقیں دی ہوں تو بغیر حلالہ کے دوبارہ شادی کی کوئی سبیل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا زید کا بیان ہے کہ اس نے ایک مرتبہ کہا پھر جو آدمی پوچھنے گئے ایسا سنا گیا تو زید نے دونوں آدمیوں سے کہا کہ جو کچھ آپ نے سنا ہے صحیح ہے اس صورت میں اس کی عورت کو طلاق ہوئی کہ نہیں اگر ہوئی تو رجعی یا بائن۔ بہر صورت زید اپنی عورت کو رکھنا چاہتا ہے اس کی صورت کیا ہوگی زید نے رجعت کیا ہے اور بیوی نے حلالہ بھی ایسی صورت میں کیا دوسری شادی کر سکے گی زید نے کئی بار رجعت کی ہے اس کے بعد محلہ والوں نے حلالہ کرایا۔ بینوا وتوجروا ابو الحسن

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر زید نے صرف ایک بار طلاق دی اور رجعت کر لیا تو وہ بدستور اس کی بیوی ہے، محلہ والوں نے جو حلالہ کے نام سے کیا حرام وگناہ ہوا سب پکڑے جائیں گے، لیکن زید کو اب تین حیض آنے تک اپنی بیوی سے علیحدہ رہنا چاہئے۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "ان یتزوج منکوحة غیرہ وطیھا ان کان لا یعلم انھا منکوحة غیرہ تجب العدة و محرم علیه الدخول قبل مستقضی عدة" واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

قبلہ مفتی صاحب السلام علیکم۔ معلوم ہو کہ اپنے گھر میں ایک مرحلہ آپڑا ہے اس کا آپ مسئلہ بتائیں کیا کرنا ہوگا وہ ظاہر کریں میری بھتیجی کی شادی کو ایک برس ہوا اس کو ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی لیکن لڑکی کچھ دنوں تک زندہ رہ کر اس دنیا سے چلی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ لڑکی کو اس کا شوہر آج قریب تین برس سے چھوڑ رکھا ہے لڑکی آج تین برس سے میرے پاس ہے لیکن آج تو قریب ۵؍ دن ہو رہے ہیں کہ لڑکا اپنے یہاں سے ایک رجسٹری خط میرے نام روانہ کیا وہ رجسٹری ہمیں ملی اس کے اندر تحریر تھا لڑکا نے لکھا ہے کہ میں پانچ پنچ کے سامنے لڑکی کو طلاق دیا ہے، جن پانچ آدمیوں کے کاغذ پر دستخط بھی ہیں لڑکے کے باپ کے بھی دست

خط ہیں تو ہم کو یہ بتائیں کہ لڑکی اپنے میکے ہے اور لڑکا اپنی بستی کے پندرہ آدمیوں کے سامنے طلاق دے اور خط پر لکھ دے کہ پانچ آدمیوں کے سامنے ہم نے طلاق دی تو اب بتائیں کہ طلاق جائز ہوئی یا نہیں خلاصہ تحریر کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم مقدمہ کرنا چاہیں تو لڑکی کا حق اور خوراک کا دعویٰ کر سکتے ہیں یا نہیں خلاصہ بیان فرمائیں اور کیا کرنا ہوگا وہ قانون حق ہے اور قانون اسلامی کے ذریعہ ہم کو راستہ بتائیں اور زیادہ کیا تحریر کروں۔ آپ کا نیاز مند عبد العزیز اشرفی اوسنا ماٹ پورنیہ بہار

الجواب

طلاق کے لیے لڑکی کا وہاں موجود رہنا یا طلاق کے الفاظ سننا یا رضا مند ہونا ضروری نہیں ہے طلاق کے معاملہ میں شوہر مستقل ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بیدہ عقدۃ النکاح﴾[البقرۃ:۲۳۷] اس سے موجودہ صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اور عورت مہر اور عدت کے خرچ کی ضرور مستحق ہوگئی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾[النساء:٤] واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بخدمت شریف جناب مفتی صاحب قبلہ زید مجدکم السلام علیکم مزاج عالی گزارش خدمات عالیہ میں اینکہ ایک شخص کی بیوی سے کچھ جھڑپ ہوگئی اور وہ عورت بھاگ کر کسی دوسرے گاؤں میں اپنی بہن کے پاس چلی گئی، تلاش کرتا ہوا وہ شخص اس گاؤں میں پہنچا ہنوز تند مزاجی کے معاملات اس شخص کے اندر پائے جارہے تھے ہم چند اشخاص نے بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنے اور حسن سلوک سے نبھانے پر بہت کچھ سمجھایا لیکن اس نے ہم سب کی ایک بھی نہ سنی اور اسی خفگی کے عالم میں ہم سب کی موجودگی میں ایک کاغذ پر اپنی بیوی کو طلاق تحریر کر دیا جس تحریر کو ہم سب نے بھی پڑھا جب قدرے جوش سے مزاج میں نرمی آئی اور ہر طرف سے طلاق ہوگئی کا شور سنا تو تو وہ تحریر کردہ کاغذ نہایت ہی عجلت میں چاک کر کے جلا ڈالا اور اپنی بیوی کو پکڑ کر اپنے گھر لے گیا اور مسلسل کئی ماہ سے اپنے گھر رکھے ہوئے ہے اور آئے دن مابین دونوں کے جھڑپ ہوا کرتی ہے اکثر سنا جاتا ہے کہ عورت کہتی ہے کہ تم اپنے بچوں کو سنبھالو میں اپنی راہ پکڑتی ہوں تو جوابا وہ شخص کہتا ہے کہ تمہیں پکڑے ہوئے کون ہے جہاں جی چاہے چلی جا صرف کہہ کر کیوں رہ جاتی ہے جاتی کیوں نہیں ہے وغیرہ وغیرہ تو حضور سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ تحریر بالا سے طلاق کا وقوع از روئے شرع شریف ہوا یا کہ نہیں نیز روزمرہ کے جھگڑے میں جہاں چاہے چلی جاؤ وغیرہ

جیسے الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوگی؟ اور اس کی صورت کیا ہوگی اثبات کی صورت میں زبردستی اس عورت کو اپنے گھر ٹھہرانے میں اس شخص پر شرعاً کفارہ کیا لاگو کیا جائے گا؟ بینوا توجروا فقط والسلام

گل حسن موضع پڑیا ضلع بستی یوپی ۲۸ر جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

الجواب

سوال میں یہ تحریر نہیں ہے کہ کاغذ پر کتنی طلاق تحریر کی تھی اگر دو یا ایک طلاق لکھی ہے تو اپنے گھر پکڑ کر لے جانا رجعت ہوگیا اور وہ عورت بدستور اسی کی بیوی ہے، اور اب لڑائی جھگڑے میں اس کا جا جلی جا وغیرہ کہنا نیت پو موقوف ہوگا نیت اگر طلاق کی کرے گا پڑے گی نہ کرے گا نہ پڑے گی اور اگر کاغذ پر تین طلاق لکھ دی ہے تب تو عورت اس پر حرام ہوگئی، اس پر لازم ہے کہ فوراً علیحدہ ہوجائے، مالی جرمانہ شرعاً ناجائز ہے، اگر زید اس کو علیحدہ نہیں کرتا ہے تو مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۰ر جمادی الاخری ۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مکری جناب مولانا صاحب السلام علیکم گزارش یہ ہے کہ میری لڑکی جس کا نام صہیب النساء ہے اس کا نکاح قریب دو برس ہوا محمد ولی محمد ولد فراری نداف کے ساتھ کیا تھا رات کو نکاح ہوا اور صبح کو رخصتی بارات کے وقت لین دین میں کچھ بات چیت بڑھ گئی اس پر لڑکے نے کہا ہم طلاق دیتے ہیں اور کاغذ لائیے میں لکھ دوں طلاق نامہ یہ کہہ کر وہ بارات اپنے گھر واپس چلی گئی اس کے گواہ کئی ایک ہیں اور لڑکی بالغ ہے نیز لڑکا بالغ ہے محترم سے استدعا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کر کے بھیج دیں جس سے لڑکی کا کوئی انتظام کریں

مرسلہ حمید اللہ نداف موضع گلنیاں شاہ پور ضلع گورکھ پور

الجواب

لڑکے نے جس وقت "طلاق دیتے ہیں" کا لفظ ادا کیا اگر اس وقت بالغ تھا تو طلاق پڑگئی، اور لڑکی کی شادی جہاں چاہیں کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۸ر ذی الحجہ ۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تحریری تین طلاق دیں اور بجائے صحیح الفاظ کو لکھنے کے حرف کو بگاڑ کر

طلاق نہ لکھ کر تلاق لکھا زید کا کہنا ہے کہ میں یہ جانکر طلاق لکھا ہے یہ طلاق جائز نہیں زید سے زید کے اپنے لوگوں نے پوچھا تو زید طرح طرح کی قسمیں کھانے لگا کہ میں نے طلاق یہ جان کر لکھا ہے کہ یہ جائز نہیں مگر تحریر نامہ کو زید کے اپنے لوگوں نے روک لیا ہے اور لڑکی کو اب تک کوئی خبر نہیں اور لڑکی اپنے لوگوں کو بھی کوئی غم نہیں ہے زید ہندہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے اس کے پہلے زید کے لوگوں نے ایک اور لفافہ روانہ کیا تھا، لیکن اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا تو پھر میں آپ کے پاس لفافہ روانہ کر رہا ہوں۔ بینوا توجروا

محمد یعقوب ہری گنج

الجواب

درمختار (۴/۳۳۹) میں ہے: "ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك وطل ق طلاق بلا فرق بين عالم وجاهل" اس سے معلوم ہوا کہ ایسی غلطی کرنے سے کچھ نہ ہوگا طلاق واقع ہوگئی، اس طرح طلاق واقع ہونے کے لیے عورت کو اطلاع کرنا بھی ضروری نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة: ۲۳۷] اب صورت مذکورہ میں حلالہ کے علاوہ دوبارہ شادی کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴ر جمادی الآخر ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص ایک کاغذ پر حسب ذیل تحریر لکھ کر اپنے خسر کو دے دیا ہے کیا اس پر دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس تحریر کے مطابق وہ اب تک اپنی بیوی کو رخصت کرانے نہیں آیا نقل تحریر حسب ذیل ہے۔

اکبر علی تاریخ ۲۱ر۵۔۷۱ء حبیب کی لڑکی شمس النساء کے ساتھ میرا نکاح ہوگیا ہے میں اپنے والد کی بیماری کی وجہ سے بچوں کے سامنے یہ وعدہ کرلیا ہے کہ ۳۰ر اگست ۱۹۷۱ء کو میں اسکو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ ہم کو اس کا کوئی اعتراض نہیں کہ حبیب اپنی لڑکی کی شادی کر سکتے ہیں۔

دست خط اکبر علی فقیر محمد بقلم خود گواہان منصف علی عبد الرزاق حشم الدین انصاری مقبول احمد

الجواب

اگر اس شخص نے وہ تحریر عورت کی طرف سے طلاق کے مطالبہ پر لکھی ہو یا خط کشیدہ جملہ سے طلاق کی نیت کی ہو تو اس کی عورت شمس النساء پر ضرور طلاق پڑ جائے گی اور عدت کے بعد وہ دوسری شادی

کرسکے گی۔ (تنویر الجبار) میں ہے:" الکنایته ما لم یوضع له واحتمله لا تطلق بها الا بنیه او دلالته الحال "واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۵ رذی القعدہ ۹۱ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہم کہ ولی محمد ولد سلمان موضع مہواری ٹولہ گولہریا تھانہ پورندر پور تحصیل پھریرہ لٹرا پرگنہ حویلی گورکھپور کا ہوں میں اپنے راضی وخوشی وہوش حواس سے اپنی عورت سہرالنساء کو طلاق دیتا ہوں طلاق طلاق طلاق۔ آج سے اور ہماری عورت سہرالنساء سے کوئی مطلب نہیں ہے جہاں اس کا جی چاہے جاسکتی ہے۔ کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں عورت طلاق لینے پر راضی نہیں ہے اور مہر دین بھی نہیں بخش رہی ہے اور شوہر راضی ہوکر طلاق دے دیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق ہوگئی، طلاق کے لیے نہ عورت کی رضامندی ضروری ہے نہ مہر معاف کرنا ضروری ہے، طلاق کا تعلق مرد سے ہے اس نے طلاق دے دی واقع ہوگئی، اور عورت مہر معاف نہیں کرتی تو شوہر مہر ادا کرے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرة:۲۳۷] اور اسی میں ہے: ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾[النساء:٤] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۰ رجمادی الاولی ۹۲ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۵۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دیا اور آج سے میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور یہ بات تقریبا دسوں بار دہرایا کافی آدمیوں کے سامنے کہا ہے۔ میں نے عورت کو طلاق دے دیا زید سے کہا گیا کہ لکھ کر دے دو، لیکن لکھ کر دینے سے انکار کیا اگر زید سے زبردستی طلاق ڈرادھمکا کر لی جائے تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی یا نہیں؟ بینوا توجروا ریاض الدین مقام پر یا پوسٹ سسوا بازار گورکھپور

نوٹ: جواب جلد عنایت فرمائیں تاکہ یہاں خلفشار ختم ہوجائے۔

الجواب

طلاق واقع ہونے کے لیے تحریر ضروری نہیں اگر سائل کا بیان صحیح ہے تو زید کی عورت پر طلاق پڑ

گئی، اور وہ اس کے لیے حرام ہوگی، بغیر حلالہ وہ اس سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة:۲۲۹] اور اگر کسی نے زبردستی طلاق کے الفاظ کہلائے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

ہدایہ(۳/۴۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع" واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴ رجمادی الاول ۹۲ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید تاڑی کے نشہ میں گھر گیا اور اپنی بیوی زاہدہ سے کہا کہ کپڑا وغیرہ دو زاہدہ نے کپڑا دینے سے انکار کیا اور زید کو روکنا چاہا زید نے زاہدہ کو کہا ایک۔دو۔تین۔گھر سے نکل جا محلّہ کے کچھ لوگ وہاں موجود تھے محلّہ والوں کا کہنا ہے کہ زاہدہ پر طلاق پڑ گئی۔اور زید یہ کہتا ہے کہ ایسا جملہ میں نے کہا ہے؟ یعنی وہ نشہ میں تھا اسے کچھ خبر نہیں صورت مسئولہ میں زاہدہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کونسی واقع ہوئی بینوا توجروا المستفتی محمد سلیم جین پور وایا کلواری ضلع مظفر پور ۶ ربیع الاول ۹۲ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ طلاق واقع نہ ہوئی کیونکہ ایک۔دو۔تین۔طلاق کے الفاظ میں سے نہیں، ہاں اگر شوہر خود کہے کہ میں نے ایک، دو، تین سے طلاق مراد لی تھی تو البتہ طلاق واقع ہو جائے گی۔شامی میں ہے "اذا قال لا مرأته ثلاث قال ابن الفضل یقع ان نوی" اس سے معلوم ہوا کہ ایک دو تین کہنے میں نیت کی ضرورت ہے، اسی طرح لفظ "گھر سے نکل جا" بھی طلاق کنائی کے الفاظ میں سے ہے اس کے لیے بھی نیت کی ضرورت ہے، اور صورت مسئولہ میں نیت کا کیا ذکر شوہر کو خود ان جملوں کا خیال نہیں اس لیے عدم نیت کی بنیاد پر طلاق واقع نہ ہوگی۔واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴ ربیع الاول ۹۲ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی شادی کے بعد بیوی کو اچھی طرح رکھا مگر بیوی اکثر بے اجازت زید کے گھر سے اپنے میکے چلی گئی کئی دفعہ معاف کیا ایک دفعہ غصہ میں بہت تھا بیوی بھاگ کر اپنے باپ کے پاس چلی گئی زید نے اس کو میکے ہی میں رہنے دیا۔لوانے نہیں گیا عرصہ بعد باپ گھبرا کر اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر زید کے

پاس گیا زید گھر پر موجود نہ تھا گاؤں کے لوگوں سے رائے لیا اچھی اور خراب دونوں رائیں ملی لڑکی والوں کے دل میں گذرا کہ طلاق لے لینا بہتر ہے گاؤں کے چند لوگوں کو اکٹھا کیا زید بھی آ گیا تھا۔ زید کو بھی مجلس میں بلا لیا باتیں ہونے لگیں فیصلہ یہ ہوا کہ زید طلاق دیدے چنانچہ طلاق نامہ لکھا گیا زید نے بھی اس پر دست خط کر دیا تقریباً چھ ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اب زید کہتا ہے کہ میں نے صرف دست خط کر دیا تھا زبان سے طلاق نہیں دیا تھا۔ دریں صورت طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ عبد المجید گراہوا۔

الجواب

سوال میں جو تفصیل مذکور ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زید نے پنچوں کے فیصلہ پر راضی ہو کر دست خط کیا تھا اگر صورت حال یہی ہے تو ضرور طلاق پڑ جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے۔ کسی نے شوہر کو طلاق لکھنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ ادا کیا تو طلاق نہ ہوگی مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار پر لکھ دینا یا بڑا ہے کیسے بات ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں۔

واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴؍ ذی الحجہ ۹۲ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

نور محمد نے اپنی بیوی مسماۃ بتول اور اس کے والد عبد الشکور دونوں کو منجملہ الفاظ میں طلاق دیا کہ عبد الشکور اور بتول کو طلاق۔ المستفتی نور محمد نوادہ مبارک پور ۱۰۔۳۔۷۳ء

الجواب

صورت مسئولہ میں نور محمد کی عورت بتول پر طلاق پڑ گئی۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۶؍ صفر ۹۳ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو اس شرط پر طلاق دیا کہ میں نہیں جاؤں گی۔ اب زید کہتا ہے کہ میری نیت ایک طلاق کی ہے۔ از روئے شرع جو حکم صادر فرمائیں۔ المستفتی سبحان اللہ بن حاجی نور محمد ۲۲؍ اپریل ۱۹۶۸ء

الجواب

صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہوئی۔ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت

دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ذیل کے مسئلوں میں تکرار ہے اس لیے حضور بالا ان مسئلوں کو بحوالہ کتب تحریر فرما کر مشکور ہوں۔

(۱) طلاق کیسے ہے۔ اور کیا نام ہے؟۔

(۲) طلاق صریح ایک بار کہنے پر رجعی ہوئی یا کیا؟۔

(۳) دو طلاق صریح سے رجعی ہوتی ہے یا بائن؟۔

(۴) طلاق کنایہ سے بائن ہوتی یا صریح میں بھی ہوتی اور تین بار کنایہ میں طلاق کہنے سے یعنی نیت سے آگاہ ہونے پر طلاق مغلظہ ہوگی یا بائن۔؟ زید صاحب کا کہنا ہے کہ طلاق بائن صرف کنایہ ہی سے ہوتی ہے اور طلاق صریح دو دینے سے بھی طلاق رجعی ہوتی ہے۔

قاضی محمد نور پرویز رشیدی موضع سجاڈا کا خانہ پورنیہ براپ بارسوئی گھاٹ (ضلع) پورنیہ بہار

الجواب

طلاق صریح "ما لم یستعمل الا فیہ" [باب الصریح ۴/ ۴۳۷] وہ الفاظ صریح ہیں۔ ایک طلاق صریح ہوتی ہے اور دو بھی اور تین بھی۔ اس کے مقابلہ میں طلاق کنائی کے الفاظ ہیں ان کی تعریف یہ ہے۔ "مالم یوضع لہ ویحتملہ غیرہ" وہ الفاظ جو صرف طلاق ہی کے لیے وضع نہ کئے گئے ہوں بلکہ اور معنی میں بھی آتے ہوں ان سے نیت کے وقت طلاق پڑے گی یہ بھی دو تین۔ ایک بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲) طلاق رجعی اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی طلاق جس کے بعد عدت کے اندر شوہر عورت کو نکاح پر باقی رکھ سکے ایک یا دو طلاق صریح کے بعد رجعت جائز ہے۔ قرآن عظیم میں ہے۔: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ:۲۲۹] دو طلاق صریح کے بعد خوش اسلوبی سے عورت کو روکا جا سکتا ہے، اس کے مقابلہ میں طلاق بائن ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں بائن بتہ جس کو مغلظہ کہتے ہیں اور بائن سادہ۔ طلاق کنائی سے عموماً طلاق بائن ہی واقع ہوگی اور ایک یا دو طلاق صریح میں بھی نیت وغیرہ کی قید لگادی تو بائن ہو جاتی ہے۔

درمختار (۴/ ۴۰۰) میں ہے: "تقع رجعۃ بقولہ اعتدی واستبرئی رحمك وانت واحدۃ ویقع بباقیھا البائن" اسی میں ہے: "ویقع بقولہ انت بائن او بتۃ بائنۃ" یونہی غیر مدخول بہا کو ایک

طلاق صریح دی تو وہ بھی بائن ہو جائے گی۔ اسی (۳۸۲/۴) میں ہے: "وان فرق با نت بلا ولی" طلاق بائن سادہ ہو تو عدت کے اندر اور بعد عدت شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے اور مغلظہ ہو تو اور یہ تین طلاق سے ہوتا ہے تو بغیر حلالہ دوبارہ شادی ممکن نہیں۔

عالمگیری (۵۷۹/۱) میں ہے: "اذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره"

ہماری اس تفصیل سے آپ کے تمام سوالوں کا جواب ہو گیا یعنی یہ معلوم ہو گیا کہ طلاق صریح رجعی اور بائن دونوں ہوتی ہے اور اسی طرح کنائی بھی۔ کہ اس کے بیشتر الفاظ سے بائن اور کچھ الفاظ سے طلاق رجعی بھی واقع ہوتی ہے۔ زید صاحب کا قول غلط ہے کہ طلاق بائن صرف کنایہ ہی سے ہوتی ہے اور اتنی بات ٹھیک ہے کہ دو طلاق صریح سے رجعی طلاق واقع ہوتی ہے، اگر تین بار کنائی الفاظ میں طلاق دی تو بعد والے الفاظ کو پہلے کی خبر بنانا ممکن ہو تو بعد والی طلاقیں واقع نہ ہونگی۔ درمختار (۳۰۸/۴) میں ہے: "لا یلحق البائن البائن اذا امکن جعله اخبارا عن الاول" واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ جو کہ ایک بالغ لڑکی تھی اس کی شادی ایک کمزور لڑکے سے ہوئی تھی۔ آپس میں نااتفاقی کی وجہ سے لڑکی اپنے شوہر کے یہاں جانے کو تیار نہیں تھی ہندہ کا باپ کئی بار زید کے پاس طلاق لینے گیا لیکن زید اس کے زیورات کا مطالبہ کر رہا تھا آخر ایک روز ہندہ کا باپ زید کے پاس گیا حسب دستور زمانہ طلاق تحریری وقولی ہو گیا لیکن ایک زیور کی وجہ سے تحریری کاغذ زید نے ہندہ کے باپ کو نہیں دیا بعد عدت طلاق پوری ہونے ہندہ کی شادی دوسری جگہ کر دی گئی اس حال میں مسئلہ سے آگاہ فرمائیں کہ ہندہ کی شادی جائز ہوئی کہ نہیں۔؟ احقر اورنگ زیب خاں ڈاکخانہ جدوپر اپر تاول گورکھپور

الجواب

اگر تحریری اور قولی طلاق میں کوئی شرط نہیں تھی تو طلاق ہو گئی اور عدت کے بعد جو دوسری شادی ہو گئی وہ جائز ہے۔ طلاق نامہ کا کاغذ ہندہ کے باپ کو دینا ضروری نہیں۔

شامی (۳۳۷/۴) میں ہے: "لو قال للکاتب اکتب طلاق امراتی کان اقرارا بالطلاق ان لم یکتب" اور یہاں تو سارے مراحل طے ہو چکے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

طلاق سے متعلق ہے کہ تقاضا کے تحت لڑکے کا بیان دو جگہ دو مرتبہ لیا گیا۔ جس میں لوگ موجود تھے۔ بینوا توجروا

(۱) اظہار لڑکے کا بزبان خود بیان اور ۲۲/۷۔۱۹۶۸ء واقعہ تقریبا چار روز پہلے کا ہے تقریبا ایک بجے دن کو لڑکے نے کہا کہ اگر تم اس طرح کرتی رہوگی تو ہم تم کو طلاق دے دیں گے۔ پھر دوسرے روز صبح ۷۔۸ بجے لڑکے کو معلوم ہوا کہ کھانا نہیں کھاتی۔ لڑکے نے یہ محسوس کیا کہ شاید اسی بات پر کھانا نہیں کھاتی جو کل ہم نے اس سے کہا تھا لڑکے کے منہ سے نکل گیا طلاق، طلاق، دس طلاق اس کے بعد لڑکا چلا گیا۔
دست خط لڑکا مرتضی گواہان (۱) تبارک حسین (۲) حافظ صدیق (۳) مولانا یوسف وغیرہ

بیان دوم ۲۶۔۷۔۱۹۷۸ء تقریبا ایک ہفتہ کی بات ہے کہ ایک بجے دن کو گھر گیا کھانا کھانے تو میں نے دیکھا کہ میری بیوی رنجیدہ دل سے بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ اس طرح کیوں کرتی ہو اس طرح کروگی تو ہم تم کو طلاق دے دیں گے اس کے بعد میں اندر آیا پھر دیکھا کہ وہ بہشتی زیور لے کر پڑھ رہی ہے میں کہا کہ تم مولوی یا حافظ کی لڑکی ہو جو کتاب دیکھ رہی ہو اور کتاب لے کر میں نے اپنے ہاتھوں سے الماری پر رکھ دیا اس کے بعد میں ڈیوٹی پر چلا گیا۔ اس کے بعد ہم رات میں گھر لوٹے رات میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی کھانا کھا کر میں سوگیا۔ صبح ۷۔۸ بجے جب سو کر اٹھے تو ہم کو معلوم ہوا کہ کھانا نہیں کھائی ہے اس کے بعد دیکھا کہ میری بیوی غسل خانہ میں کپڑا دھو رہی تھی میں نے پوچھا کہ کل کی بات تو اپنے دل میں نہیں رکھی ہے تو اس نے جواب دیا کہ آپ نے کل ایسا طلاق کا لفظ کیوں نکالا میں نے پھر کہا اس بنا پر ایسا طلاق طلاق دس طلاق، بولنے سے بھی نہیں ہوتا۔ ہم یہ بولتے ہوئے باہر نکل آئے اس لیے کہ ہمیں فوراً ارام گڑھ جانا تھا اور ہم چلے گئے کسی نے گھر سے آواز دی لیکن میں نے کوئی توجہ نہیں کیا اور چلتے رہے
دست خط لڑکا (۱) مرتضی (۲) مولانا یوسف (۳) موجودگی میں تبارک حسین مصباحی (۴) مصطفیٰ صاحب (۵) حسن صاحب قریشی وغیرہم

بیان مغلظہ: رات میں کہا کہ عزیزی میاں جس طرح اپنی لڑکی کا طلاق لے کر چلا گیا اسی طرح تم بھی اپنے باپ کو بلاؤ ہم دے دیں گے، طلاق بھی لے کر چلی جاؤ پھر بھی بولے کہ ہم طلاق دے دیں گے چلی جاؤ ایک دم۔ بدھ کی رات کو بولے پھر جمعہ کو صبح ۷۔ بجے بولے کہ بھائی اس کو طلاق ہوگیا کیوں نہیں چلی گئی۔

اس گھر میں تو اس کا رہنا حرام ہے۔ایک دم حرام ہے۔تو کا ہے نہیں چلی گئی اس کو جانے کو بولو طلاق طلاق بول کر کے دس طلاق ایک دم دے دئے۔گھر اس کو جانے کو بولو نہیں تو چونٹی پکڑ کے نکال دیں گے۔دست خط: آسما خاتون ۲۲/۷/۶۸ء گواہی لڑکی کے بھائی کی ایک گواہ ہم نے سنا ہے کہ مرتضیٰ نے کہا ہے کہ تم نے طلاق دیکھی ہے۔طلاق، طلاق طلاق، دس طلاق کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔دست خط گواہ ناظم ۲۲/۷/۶۸ء

آپ کا کفش بردار نیاز کیش غلام مصطفیٰ ۱۳/۱۰/۶۸ء معزز حضرات محلہ بہادر لائن شہر ہزاری باغ

الجواب

لڑکے نے اپنے بیان میں مطلقاً طلاق کا ذکر کیا ہے اس لیے دوسرے دن میں جو تاویل قابل کی قبول نہ ہوگی۔دوسرے بیان میں اضافت کی البتہ تشریح ہے جو پہلے بیان میں لڑکا چھوڑ گیا تھا۔اس لیے بیوی پر تین طلاق پڑ گئی اور اب بغیر حلالہ اس سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۴/ذی القعدہ ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کے بھائی بکر کے پاس خط بھیجا کہ جناب بکر صاحب السلام علیکم ورکاتہ بعد سلام معلوم ہو کہ آپ کی بہن کا طلاق ہو گیا۔عدت گذار رہی ہے۔باقی سب خیریت ٹھیک ہے آپ بہت جلد آئیں اور اپنی بہن کو لوا جائیں۔خط پا کر جب بکر گیا تو کہتا ہے کہ آپ کو بلانے کے لیے لکھا ہے اس لیے کہ آپ آتے نہیں تھے۔جب ہندہ گھر جانے لگی تو زید نے کہا جا تو رہی ہو مگر پھر ہمارے گھر مت آنا۔ کتاب وسنت کی رو سے طلاق ہوئی کہ نہیں صاف صاف وضاحت کریں عین نوازش ہوگی۔

(۲) اگر کسی شخص نے جس کی شادی ہو گئی ہے اس نے زنا کیا سزا اس کی سنگسار ہے۔شادی نہیں ہوئی تو سو کوڑا شریعت کی سزا ہے۔مگر بہت علماء کہتے ہیں کہ اگر بری نگاہ سے دیکھا تو آنکھ کا زنا کان سے سنا تو کان کا زنا۔مجھے معلوم نہیں کہ کس حد تک فعل پر یہ سزا ہے۔بہت دنوں سے اس مسئلہ کی تلاش ہے شرم سے کہہ نہیں سکا تھا اور شرم مسئلہ میں حرام ونا جائز ہے۔ لیاقت علی رام پور ملڈ یہا گورکھپور

الجواب

(۱) سوال میں ذکر کی ہوئی عبارت سے ظاہر ہے کہ زید کو اپنے اس خط کی تحریر سے انکار نہیں ہے تو زید کی بیوی پر ایک طلاق پڑے گی۔مگر اس سے قبل اور طلاقیں نہ دی ہوں تو عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے اور بعد عدت دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

(۲) زنا کی جو سزا ہے وہ شرم گاہ کی زنا پر ہے۔ آنکھ کان ناک وغیرہ کی زنا پر سزا نہیں۔ یہ اصطلاحی زنا نہیں ہیں۔ ان کو زنا اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ زنا کے اسباب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴ رمضان ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور زید کی بیوی میں صرف اس لیے تکرار ہوئی کہ ڈاکٹر نے ہندہ سے ترک جماع کا حکم دیا۔ زید نے ہندہ سے کہا کہ میں جوان ہی تو ہوں ہوسکتا ہے کہ مجھ سے پرہیز نہ کر ملے میں اپنے والد کے پاس رہا کروں گا۔ ہندہ کو گوارا نہ ہوا۔ تکرار کی نوبت آگے بڑھی۔ ہندہ کی نانی بھی آگئی اور زید کے خاندان کی عورتیں اور مرد بھی جمع ہو گئے ہندہ کی نانی نے بار بار رنج دلانا اور اشتعال انگیز جملہ کہنا شروع کیا پھر تو زید اس قدر مشتعل ہوا کہ اپنے آپ میں نہ رہا گیا اور چلانا شروع کیا میں نے طلاق دی یہاں تک کہ سات بار اور کم وبیش کچھ کہا گیا اور جب یہاں تکرار بڑھی تو ہندہ پڑوس کے مکان میں چلی گئی تھی اور وہ سامنے موجود نہ تھی بعد جملہ مذکورہ کے زید نے مہر کے روپے نکال کر خالدہ کو دے دیا۔ خالدہ نے روپیہ پھینک دیا اور کہا کہ میری خواہش یہ تو نہ تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ عمرو کہتا ہے کہ طلاق واقع ہوگئی اور بکر کہتا ہے کہ بلا اضافت وخطاب طلاق واقع نہ ہوئی۔ لہٰذا استدعا ہے کہ از روئے شرع حکم دیا جائے۔ ہندہ کی نانی خالدہ نے اشتعال دلانے کے لیے یہ الفاظ کہے تھے کہ چھوڑ دو اور تم دوسری شادی کرلو۔ زید کے بہنوئی نے اس وقت خالدہ سے کہا کہ بچوں کا کیا حال ہوگا تو خالدہ نے کہا کہ زید کو خرچ دینا ہوگا۔

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگئی۔ کیونکہ اضافت کے لیے خود زید کو ان الفاظ کا بولنا ضروری نہیں۔ اگر قرائن سے ثابت ہوا اپنی بیوی ہی مراد لی ہے تو بھی اضافت پائی گئی اور یہاں صاف ہے کہ خالدہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ہندہ کو چھوڑ دے۔ اسی کے جواب میں اس نے طلاق دیا کا لفظ کہا۔

شامی میں ہے: "لا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه کما فی البحر لو قال طالق فقیل من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأته" [مطلب من الصریح: ۴/ ۳۳۸] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ   الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

انور حسین کا نکاح راضیہ بیگم سے ہوا نکاح کے وقت لڑکی نابالغہ تھی اور لڑکا بالغ تھا کچھ دنوں بعد محلہ والوں نے لڑکی پر غلط الزام لگایا جس پر لڑکے کے سرپرست نے لڑکے سے طلاق دلوایا اور لڑکے کے کہنے پر یہ لفظ لکھا گیا۔ کاتب کا کہنا ہے کہ طلاق نامہ لکھنے سے پہلے میں نے لڑکے سے کہلوایا تھا کہ میں نے تین طلاق دیا جس پر لڑکا اقرار نہیں کر رہا ہے۔ کہ یہ لفظ میں نے کہا۔ بقول لڑکے کے پتہ چلتا ہے کہ میرا دلی ارادہ نہیں تھا گواہوں کا کہنا ہے کہ یہ بات ہم لوگوں کو یاد نہیں کہ لڑکے نے کہا تھا کہ میں نے تین طلاق دیا۔ ایسی صورت میں طلاق پڑی یا نہیں؟

نوٹ: اب لڑکا اور لڑکی دونوں راضی ہیں ایسی صورت میں نکاح دوبارہ پڑھانا پڑے گا یا نہیں۔ لڑکے کا یہ بھی کہنا ہے کہ میں نے دباؤ میں پڑ کر تحریر پر دستخط کر دیا۔ یہ سب رخصتی کے پہلے کی بات ہے۔ کاتب محمد عزیز اللہ سکندر پور۔ بلیا

طلاق نامہ: کہ انور حسین پسر محمد سلیمان ساکن سکندر پور ضلع بلیا محلہ بڈھا کا ہوں جو کہ مسماۃ راضیہ بی بی بنت محمد ابراہیم ساکن سکندر پور ضلع بلیا محلہ بڈھا سے نکاح ہوا تھا اب ہم تمہارے ساتھ نا اتفاقی کی وجہ سے ہم نے بحسب شریعت محمدی وموافق سنت نبوی تم کو تین طلاق دیا۔

کاتب الحروف عبد الجبار ساکن سکندر پور محلہ بڈھا مورخہ ۲۰ر۴ر۶۹ء محمد عزیز اللہ سکندر پور

الجواب

طلاق نامہ کی تحریر کی رو سے عورت پر ایک طلاق پڑی۔ البتہ کاتب کا بیان تین طلاق کا ہے، لیکن گواہوں سے اس کی تائید نہیں ہوتی اور لڑکے کو تین طلاق سے انکار ہے۔ اس کو خدا کا خوف دلایا جائے اور جھوٹی قسم کے عذاب سے ڈرایا جائے، اس کے بعد بھی اگر وہ قسم کھا کر کہے کہ میں نے تین طلاق کے الفاظ نہیں کہے صرف طلاق دیا کہا تھا تو اس کی بات مان لی جائے گی۔ اور اب دوبارہ ان دونوں کا نکاح پڑھا دیا جائے گا۔ حلالہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بہن کی شادی بکر سے کیا۔ بکر نے اپنی بہن کی شادی زید سے کیا۔ دونوں میں شرط نامہ لکھا گیا کہ زید اپنی بیوی کو ایک سال میں نہ لے جائے تو طلاق مغلظہ سمجھی جائے اور بکر اپنی بیوی کو ایک

سال میں نہ لے جائے تو طلاق مغلظہ سمجھا جائے۔ تو عرصہ تین سال کا ہو گیا شرط نامہ لکھے ہوئے۔ زید اپنی بیوی کو تو نہیں لے گیا اور نہ بکر اپنی بیوی کو لے گیا اب ایسی صورت میں کیا دونوں کا طلاق ہو گیا۔ بینوا توجروا

الجواب

ضرور واقع ہو گئی۔ ہدایہ میں ہے:" اذا علقه علی شرط وقع عقیب الشرط " واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی رحیمہ کو ایک مجلس میں جس میں دونوں طرف کے لوگ موجود تھے لوگوں کی تعداد پچیس کے قریب تھی طلاق دیا۔ طلاق کاغذی شکل میں دونوں طرف کے اولیاء کے دست خط کے سا تھ ہوئی البتہ لڑکی مجلس میں موجود نہ تھی۔ لڑکا موجود تھا یہ مجلس ایسی جگہ قائم تھی۔ کہ درمیان میں دریا حائل تھا۔ لڑکی دریا کے اس پار اور لڑکا اس پار جب کاغذ پڑھ لکھ کر ہاتھوں میں پہنچنے کے قریب ہوا کہ ایک آدمی نے مجلس میں ایک دوسرے کے رشتہ داروں سے کہا کہ لڑکی کا انگوٹھا لگایا جائے اور آپ لڑکی بلائیں لیکن اس آ دمی نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس کی ذمہ داری نہیں لیتا کیونکہ میں اصلاح اور بھلائی کا خواہشمند ہوں نہ کہ لڑکی کو مجلس کے سامنے دریا کے اس پار سے حاضر کرنے کا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اسی پار دو تین آدمی چل کر لڑکی کا انگوٹھا لگوا لو اس بات پر بات آگے بڑھ کر گالی گلوچ تک پہنچ گئی اور مجلس ختم ہو گئی مذکورہ بالا صورت حال کے پیش نظر رحیمہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟ طلاق واقع ہو گئی؟ زید کا طلاق دینا صحیح ہے۔

سنی بورڈ لکھنؤ (یوپی) دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہو گئی۔ مجلس میں لڑکی کا حاضر ہونا ضروری نہیں اسی طرح لکھنے کے بعد لڑکی کے ہاتھ میں دینا بھی ضروری نہیں یونہی طلاق کا کاغذ پھاڑ دیا طلاق نہیں پھٹے گی بلکہ واقع ہو جائے گی۔

شامی (۴/۳۳۸) میں ہے:" ولو قال للکاتب اکتب طلاق امراتی کان اقراراً با لطلاق وان لم یکتب (وقع) واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۸ر جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زیدہ زید کی بیوی ہے۔عمرو حسد اور دشمنی کی وجہ سے یا کسی بری نیت کے ارادہ سے زید کو ہڑپ نے کے لیے شرع محمدی کے اس مسئلہ سے اپنے برے خیال اور نا جائز خصلت پر پردہ ڈال کر کہ چاہے زبردستی کسی سے طلاق کہلوایا جائے تو بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ایک آدمی بندوق تان کر کہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ ابھی سوٹ کر دوں گا جان کے ڈر سے اگر زید اپنی بیوی کو طلاق منہ سے کہے تو کیا طلاق صحیح میں واقع ہو جائے گی۔اگر اس طرح طلاق صحیح ہو جاتی ہے تو اسی طرح جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دیکر اور حرام اور برے فعل کے لیے طلاق لینے کا ارتکاب کرنے والا شرع محمدی کی رو سے کیا تسلیم کیا گیا ہے کیا وہ مجرم نہیں ہے؟ اگر ہے تو شرعا اس کی کیا سزا ہونی چاہئے دوسرے یہ ہے کہ تمام برادری کے لوگ عمرو کے اس نا جائز فعل ارتکاب جرم سے سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہیں۔اور چاہتے ہیں کہ زیدہ زید سے علیحدہ نہیں ہوگی۔اس طرح طلاق کہلوانا اور طلاق نامہ لکھنا شرعا جرم ہے یا نہیں؟ اس طرح اگر کھلی ہوئی اجازت ہے تو کیا فساد واقع نہ ہوگا۔حکم سے مطلع فرمائیں۔بینوا توجروا شمس الہدیٰ، بڑا گاؤں فیض آباد

الجواب

زبردستی طلاق کے الفاظ کہلا لینے سے ضرور طلاق واقع ہو جاتی۔جس طرح شیشہ کو چاہے اپنے ارادے سے توڑئے تب بھی ٹوٹتا ہے اور بے ارادہ اور زبردستی کرنے سے توڑو تب بھی ٹوٹتا ہے۔ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے:" طلاق المکرہ واقع " ہاں زبردستی کرنے والا ضرور مجرم اور گنہگار ہوگا اگر اس نے خواہ مخواہ ظلماً گلا دبا کر یا بندوق دکھا کر طلاق لے لیا ہے۔اور ایسے ظالم سے اگر برادری مقاطعہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنے ظلم سے باز آئے تو بجا ہے لیکن اگر ظلم شوہر کی طرف سے ہو کہ نہ عورت کو اچھی طرح رکھتا ہو نہ طلاق دیتا ہو۔اس مظلوم عورت کو شوہر کے ظلم سے نجات دلانے کے لیے یہ طریقہ بدرجہ مجبوری اختیار کر لیا ہو تو قدرت سے عفو کی امید ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹ر جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بعض لوگوں نے شوہر کی موجودگی میں ایک طلاق نامہ تین طلاقوں پر مشتمل لکھا لیکن طلاق نامہ نہ تو اسے پڑھ کر سنایا نہ اس کو خود پڑھنے دیا البتہ شوہر مذکور کو معلوم تھا کہ اس کاغذ میں اس کی بیوی کو طلاق لکھی ہوئی ہے۔اور اس نے دست خط بھی طلاق کی نیت سے کئے ہیں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ کتنی طلاق وا

قع ہوئی۔　　المستفتی ضیاء المصطفیٰ قادری ۶/۱۸ ۶۹ء

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی اگر واقعہ یہی ہے کہ طلاق نامہ نہ تو اسے پڑھ کر سنایا گیا نہ اس نے خود پڑھا اور فریقین اسے تسلیم کرتے ہیں۔ تو ایک طلاق واقع ہوئی جو شوہر کے علم میں تھی۔ مزید طلاق نہیں پڑے گی شامی (۴/۳۲۷) میں ہے: "لو استکتب من آخر کتابا وطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وقع" اور اصول کا یہ مسئلہ ہے کہ مفہوم مخالف کلام علماء میں معتبر ہے۔ اس لیے اگر پڑھا نہیں اور تین طلاق اس کے علم میں نہ آئیں تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہاں مطلق طلاق کا اس کو علم تھا۔ اور اسی لیے اس نے رضامندی دی۔ اور دست خط کیے تو کم از کم ایک ضرور پڑ جائے گی۔ ہاں اگر عورت انکار کرے اور اس کی مدعی ہو کہ سنایا گیا تو قضاء اسی کا قول مانا جائے گا کہ ظاہر اس کی تائید کر رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ　الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

کہ زید نے ہندہ کو منع کیا اگر تم اپنے گاؤں میں کسی کے آنگن میں جاؤ گی تو تجھے طلاق زید کے تین چچے ہیں جو بالکل ملے جلے ہیں اور کاروبار میں شریک ہیں دروازہ آنگن ہے ایک چچا کا آنگن دروازہ پر بنا ہوا ہے اس گھر میں اناج وغیرہ رہتا ہے ایک روز دھان سکھانے کے لیے زید کی اجازت سے چچا کے آنگن میں چلی گئی، جب کہ اس آنگن سے زید کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ ایسی صورت میں لوگوں کا کہنا ہے کہ طلاق واقع ہوگئی۔ لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کتنی۔

نوٹ: زید حلفاً کہتا ہے کہ میری مراد گاؤں میں کسی کے یہاں جاؤ گی سے چچا کا گھر نہیں بلکہ وہ جگہ مراد ہے جہاں ذرا ذرا سی بات پر جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔

المستفتی محمد منظور الحسن وارثی مقام بارا پوسٹ رویہ ضلع سہرسہ (بہار)

الجواب

صریح الفاظ میں آدمی کی نیت کا لحاظ نہیں ہوتا اور چچا کا آنگن از روئے محاورہ ضرور دوسرا آنگن ہے اور کسی کے آنگن میں داخل ہے اس لیے لوگوں کا یہ کہنا صحیح ہے کہ ایک طلاق واقع ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔　　عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی　　۱۷ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

(۷۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

زید اور اسکی بیوی ہندہ میں بحث وتکرار ہوئی اور نتیجہ یہاں تک پہونچا کہ ہندہ اپنے شوہر زید سے طلاق مانگنی شروع کردی اس پر زید نے یہ جملہ کہہ کر لے طلاق لکڑی کے چیلے سے مارنا شروع کردیا جب معاملہ کچھ ٹھنڈا ہوا تو ہندہ نے چلانا شروع کردیا کہ مجھے طلاق ہوئی، اور اپنے میکہ چلی گئی، کیا اس قریہ کے ساتھ لفظ لے طلاق سے طلاق واقع ہوگی؟ اور کیا ہندہ کا یہ دعوی درست کہ مجھے طلاق ہوگئی شرعی مسئلہ کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی، محمد یوسف

الجواب

اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی عالم گیری میں ہے "لو قال طلقني فضربها و قال اينك (اى هاك طلاقك) يقع" (ہندیہ۔ایقاع طلاق)[۱/۴۵۰] اگر عورت نے طلاق مانگی اور شوہر نے مارنا شروع کیا اور کہا کہ یہ ہے تیری طلاق تو طلاق واقع ہوجائے گی ہمارے نزدیک لے طلاق اس کے ہم معنی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۷۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میں کارخانے میں سے اٹھا اور چارپائی پر بیٹھ گیا اور یک بیک کہا اگر تم سدھر نہیں رہی ہو تو میں جا رہا ہوں تیلاق، تیلاق، تیلاق، ہوا یا نہیں۔

المستفتی، مسعود عالم ولد نور الحق مدا پور گھوسی

الجواب

طلاق میں تلفظ کی غلطی سے فرق نہیں پڑتا ہر طرح طلاق واقع ہوتی ہے خواہ عالم یہ غلطی کرے یا جاہل۔درمختار(۴/۳۳۹) میں ہے:"ويدخل نحو طلاغ تلاغ طلاك تلاك او ط، ل، ق، بلافرق بين عالم و جاهل" ۴/ بہار شریعت جلد ہشتم میں ہے طلاغ، تلاغ، طلاک، تلاک، ظلاق تلاکھ، سب صریح کے الفاظ ہیں۔

پس صورت مسئولہ میں اگر شوہر نے طلاق کے الفاظ عورت کی طرف رخ کرکے اسی کو کہا تو تین طلاق پڑگئی، اور عورت شوہر پر حرام ہوگئی، بے حلالہ اس کے لیے جائز نہیں، اور اگر یہ کہے کہ یہ الفاظ میرے منہ سے یونہی نکل گئے میں نے اپنی عورت کو نہیں کہا، اور اس پر قسم کھالے تو اسکی بات مان لی جائے گی، طلاق نہیں پڑے گی فتاویٰ رضویہ ۵/۴۰۸) اگر جھوٹی قسم کھالے گا تو اسکا وبال اس پر ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ

(۷۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ

ہندہ کی شادی بکر سے ہوئی ہندہ اپنے میکے میں تھی کسی وجہ سے بکر نے اپنی بیوی ہندہ کو ہندہ کے باپ کے نام خط میں طلاق نامہ لکھ کر بھیجا محمد بکر ابن عبد اللہ میں اپنی بیوی ہندہ بنت زید کو طلاق دے رہا ہوں طلاق طلاق ایسے لفظ تین چار بار اسی خط کے نیچے اس طرح اور بھی لکھا میں نے ہوش وحواس بجانشے بچے کے طلاق دی ہے اور یہاں پر بھی تین بار طلاق لکھا اور آگے لکھا تھا آج دینا تک فلاں کو طلاق دی ہے طلاق لفظ تین بار لکھا اس کے نیچے اردو میں بھی تین بار طلاق لفظ لکھا یہ خط ہندہ کے باپ کو ملا اس نے بنا پڑھے پوسٹ سے واپس کردیا وہ خط پوسٹ سے آیا بھی تھا اور اسی وقت واپس کیا اور طلاق لفظ اسی طرح لکھا تھا جب کہ طلاق کے نیچے بندی آئی تو شریعت کے جواب سے طلاق ہوئی یا نہیں ہوئی خلاصہ کرکے لکھیں بڑی مہربانی ہوگی جواب جلدی لکھنے کی مہربانی کریں فقط والسلام۔

الجواب

طلاق واقع ہونے میں چھوٹے اور بڑے قاف کا کوئی فرق نہیں پڑتا بہار شریعت جلد ہشتم صفحہ ۱۵ میں ہے طلاغ، تلاغ، طلاک، تلاق، طلاخ تلاخ، یہ سب صریح کے الفاظ ہیں اسی طرح طلاق واقع ہونے کے لیے والد کا خط کو وصول کرنا اور عورت کا اس کو سننا کچھ ضروری نہیں ہر حال میں طلاق پڑجائے گی۔ قرآن شریف میں ہے: طلاق کے لیے تنہا مرد ہی کافی ہے، پس صورت مسئولہ میں صرف یہ دیکھنا ہے کہ بکر یہ اقرار کرتا ہے کہ تحریر میری ہے اور ہندہ شوہر کے پاس آئی گئی ہے تو تین طلاق پڑگئیں، اور ہندہ بغیر حلالہ بکر کے لیے جائز نہیں، اگر آئی گئی نہ ہو یعنی میاں بیوی میں خلوت میں یکجائی نہ ہوئی ہو تو صرف ایک طلاق پڑے گی اور عورت نکاح سے نکل جائے گی، اور دوسری طلاق کا محل ہی نہیں ہے ما یک طلاق واقع ہونے کی صورت میں عدت کے اندر بکر رجعت کرسکے گا اور بعد عدت ہندہ کی رضامندی سے دوبارہ شادی بھی کرسکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۶ھ

(۷۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

میرے محلے میں ایک صاحب مختار احمد المعروف ناڑے نے اپنی دختر اظہر النساء عرف منی کا نکاح مسمی معین الدین ولد حاجی نیک محمد ساکن محلہ چتن پورہ سے قریب آٹھ سال ہوئے کیا تھا بعد گذرنے چند برسوں کے معین الدین نے اپنا دوسرا نکاح مسماۃ میمو النساء دختر یار محمد ساکن محلہ قاضی سعد اللہ پورے کرلیا اور اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دیا اور نور محمد ساکن قاضی سعد اللہ پورہ وانوار ساکن قاضی سعد اللہ پورہ کو اس سلسلہ کا شرعی گواہ بنایا لیکن اس نے اپنی اس کاروائی کو ان گواہان سے یہ کہہ کر خفیہ رکھا کہ چونکہ میری سابق

بیوی نے مجھ سے جو رقم کا مطالبہ کیا بذریعہ نوٹس کیا ہے وہ ناجائز ہے اور میں اس کا جائز روپیہ جو مہر کا ہوتا ہے وہ مع خرچ میعاد عدت گذارنے ایک سو سترہ آٹھ آنہ ہے وہ میں بہر حال دینے کے لیے تیار ہوں اور ثبوت میں وہ نوٹس بھی گواہان کے سامنے دکھائی تا وقتیکہ میری سابق بیوی اپنے اس ناجائز مطالبے سے دست بردار نہ ہو جائے اس طلاق کا علم کسی کو نہ ہونا چاہئے دونوں گواہ خاموش رہے لیکن اس میں سے ایک گواہ نور محمد نے خود اپنی حلفیہ گواہی دوران عدالت رحمت اللہ ومشتاق علی وحاجی محمد ہارون صاحبان کے سامنے یہ کہہ دی کہ میں بیمار ہوسکتا ہوں ہوسکتا ہے کہ زندگی وفا نہ کرے اور میں سرائے فانی کو چھوڑ دوں اس لیے میں حق پوشی کا مجرم اللہ اور اس کے رسول کے سامنے ہونا نہیں چاہتا دوران گواہی اس نے یہ بھی کہا کہ دوسرا گواہ انوار اللہ ولد عبد الغفور ساکن محلہ قاضی سعد اللہ پورہ ہے۔ بعد گواہی دوماہ بعد اس کا انتقال ہوگیا، لیکن انوار اللہ نے اپنی گواہی بوجہ اختلاف درمیان لائے اور خود اس کے نہیں دی بلکہ خاموش رہا، لیکن اب اس نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ میں گواہی دے دوں گا تو مستفتی نے چند معزز حضرات کو جمع کیا اور نور محمد مرحوم کی جانب سے ان تین بزرگوں نے جن کا نام اوپر گذر چکا ہے حلفیہ گواہی دی اور انوار اللہ نے بھی انہیں لفظوں میں اپنا بیان دیا نیز محلہ کے سربرآوردہ لوگوں کے سامنے دیا کہ اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ معین الدین ولد حاجی نور محمد نے اظہر النساء دختر ممتاز احمد عرف ناٹے کو طلاق دی اور بعد دینے طلاق کے نور محمد مرحوم و مجھے اس کا گواہ ٹھہرایا تو حضور کی خدمت میں بکمال ادب گذارش ہے کہ اس کا فتوی احمدی اہل سنت سے صادر فرمائیں۔

نشانی انگوٹھا: سردار حاجی سلیم اللہ محلہ رسول پورہ بنارس

الجواب

صورت مسئولہ میں سب سے مقدم سوال تو یہ ہے کہ معین الدین خود کیا کہتا ہے اگر وہ اقرار کرلیتا ہے کہ میں نے طلاق دیا ہے تو کسی اور کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی ہے، خود معین الدین پر فرض ہے کہ عذاب الہی سے ڈرے، اور اگر فی الواقع اس نے طلاق دی ہے تو صاف صاف اقرار کرے ورنہ ظلم و زیادتی کی سزا دنیا ہی میں عبرتناک ہوا کرتی ہے، اور اخروی تو خدا کی پناہ۔ بڑی دردناک ہے اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے، خود لڑکی والوں کو بھی چاہئے کہ اگر وہ کھلے دل سے اعتراف کرلیتا ہے تو اس بنیاد پر اس کو مزید تنگ کرنے سے بچیں کہ خدا خوب جانتا ہے کہ ظالم کون اور مظلوم کون ہے۔ اگر شوہر کسی طرح اقرار نہیں کرتا ہے تو ان دونوں کی گواہی اس وقت معتبر ہوگی جبکہ ان گواہوں کی یہ تاخیر حق پوشی کی حد میں نہ داخل ہو، یعنی اگر یہ لوگ یہ دیکھتے رہے کہ طلاق کے بعد بھی وہ اپنی عورت مساۃ منی کو بیوی کی طرح رکھے ہوئے

ہے یا سسرال والوں سے رخصتی کا مطالبہ کر رہا ہے تو تاخیر شہادت کی وجہ سے یہ لوگ فاسق مردود الشہادۃ ہوں گے، اور ان کی گواہی نامعتبر ہوگی۔ شامی میں ظہیریہ سے ہے: "اذا شهد اثنان على امرأة ان زوجها طلقها ثلثا وقال كان ذلك فى عام الماضى يكون ذلك و هنا فى شهادتهما اذا علما انه يمكنها امساك الزوجات لان الدعوى ليست شرطا لقبول هذا الشهادة فاذا اخر و اصار و افسقة" ملخصا۔

واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۷۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ سے شادی کیا اور شادی کے بعد اپنی بیوی کا مالک اپنے دوست خالد کو بنادیا۔ یعنی وکیل بنادیا اس بات کا کہ اگر میری بیوی کوئی کام خلاف شرع کرے تو آپ اس کو طلاق دے دیں گے اور چند روز کے بعد زید کانپور چلا گیا۔ اسی اثنا میں زید کی بیوی خلاف شرع کام کرنے لگی۔ تو خالد اس کو طلاق دے دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔ نیز اگر طلاق واقع ہوجائے گی تو بروقت مہر دینے کا ضامن کون ہوگا نیز زید موجود ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی: العبد محمد اسرائیل رضوی القادری غفرلہ القوی ۱۶ ذوالقعدہ ۱۴۰۸ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں ہندہ پر ضرور طلاق واقع ہوگئی۔

ہدایہ میں ہے: "لوقال الرجل طلق امرأتى فله ان يطلقها فى المجلس وبعده" اگر کسی آدمی سے کہا کہ میری عورت کو طلاق دے دو تو وہ اسی مجلس میں اور اس کے بعد بھی طلاق دے سکتا ہے۔

اسی سے شوہر کے موجود یا غائب ہونے کا مسئلہ بھی واضح ہوگیا کہ وکیل بنایا تو اس کو دونوں حالتوں میں طلاق دینے کا حق رہے گا، اور مہر دین شوہر ہی پر واجب ہوگا۔ کیونکہ نکاح وغیرہ عقود میں حقوق میاں بیوی کی طرف راجع ہوتے ہیں وکیل کی طرف نہیں اسی۔

ہدایہ میں ہے: "ولا ترجع الحقوق اليه"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ

اضافت طلاق کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دینو مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ

زید کی بیوی ہندہ سے اور زید کی ماں سے کسی بات پر جھگڑا ہو رہا تھا کہ اتنے میں زید باہر سے آکر گھر میں داخل ہوا۔ جھگڑے کے بارے میں اپنی ماں اور بیوی سے دریافت کیا۔ ہندہ غصے کے عالم میں آنگن میں چلی گئی اور کھانا پکانا شروع کر دیا۔ زید نے اپنی ماں کو سمجھایا کہ ہر وقت جھگڑا کرنے سے کیا فائدہ اس بات پر اس کی ماں اور بھی چیخنے چلانے لگی اس کیفیت کو دیکھ کر زید نے تین بار طلاق طلاق طلاق کہا۔ اس کی تعداد کو اس کی بیوی نے بھی سنا۔ (۱) کیا طلاق واقع ہوگئی۔ (۲) زید کی مخاطب اس کی بیوی ہندہ نہ تھی بلکہ اس کی ماں تھی۔ (۳) تین طلاق کا لفظ زید کی بیوی اور اس کی ماں نے بھی سنا ہے دونوں طلاق کا لفظ کہنے کی گواہ ہیں۔ محمد جسیم موضع بدیوں پوسٹ نونہرہ ضلع غازیپور یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر سے پوچھیں۔ اگر اس نے یہ اقرار کرلیا کہ یہ الفاظ میں نے ماں سے کہے، لیکن کہے بیوی کے لیے تو طلاق مغلظہ پڑ جائے گی، اور عورت نکاح سے نکل جائے گی۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]

اور اگر قسم کھا کر یہ کہے کہ یہ الفاظ میں نے بیوی کے لیے نہیں کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ہندیہ میں ہے: "لایقع فی جنس الاضافة اذا لم ینو الاضافة الیها۔ [فصل فی ایقاع الطلاق ۱/۳۶۵] واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکہ چلی جاؤ اس کی عورت نے جواب دیا کہ میں ایسے نہیں جاؤں گی مجھے طلاق دے دیجئے۔ زید نے کہا کہ کیسے طلاق دیا جاتا ہے اس کی بیوی نے کہا کہئے طلاق طلاق طلاق اس کے بعد زید نے تین بار طلاق طلاق طلاق کہا اب اس صورت میں کونسا طلاق واقع ہوتا ہے از روئے شرع حکم صادر فرمائیں۔ بینوا وتوجروا المستفتی محمد صاحب دیوری ڈیہہ اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ اگر شوہر یہ تسلیم کرے کہ میں نے طلاق طلاق کے الفاظ اپنی عورت کے لیے کہے تھے تو طلاق واقع ہوگئی، اور عورت زید کے لیے بے حلالہ حلال نہ ہوگی، اور اگر وہ یہ کہے کہ

میں نے ان جملوں سے اپنی عورت کی نیت نہیں کی تھی تو قسم کھلا کر اس کا قول تسلیم کر لیا جائے گا۔اور عورت پر طلاق نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ میں ہے:"المخاطب اذاتی فی کلامه بکلام احنبی عن الجواب یخرج عن کونه جوابا ویصور کلاما مبتدا مالم یذکر الاضافة و کان القول بالقسم قوله"۔واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۱رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

(۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

رمضان شادی کے سلسلہ میں اپنے سسرال گیا وہاں رمضان اور بیوی میں جھگڑا ہو گیا رمضان نشہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا ہم تمہیں نہیں رکھیں گے اور چھوڑ دیں گے یہ کہکر رمضان نے اپنی بیوی کے مہر کا روپیہ پانچ سوا کاون کا جو وزن ہوتا ہے دے دیا اور کہا طلاق طلاق طلاق اس موقع پر گھر کی دو چار عورتیں تھیں ایسی حالت میں طلاق ہوئی یا نہیں واضح کریں۔ المستفتی: مشتاق احمد ولد یسین احمد

الجواب

مولانا اشتیاق احمد صاحب نے پوچھنے کے بعد بتایا کہ شوہر نے ہمارے سامنے اقرار کیا طلاق طلاق طلاق کا لفظ اس نے اپنی عورت کو کہا تھا ایسی صورت میں اس کی عورت پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔عورت سے دوبارہ شادی حرام ہوگئی۔قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة ۲۳۰]

تین طلاق کے بعد عورت سے حلالہ کے بغیر شادی جائز نہیں ایک مجلس کی تین طلاق تین ہی مانی جائیں گی یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے اس کے خلاف کرنا گمراہی ہے جو عورت کو حلال کرنے کے لیے غیر مقلد ہوگا۔عورت اس کو حلال نہ ہوگی، غیر مقلد ہونے کا گناہ الگ ہوگا۔فتاوی رضویہ ص ۴۴۳_۴۷۸ ۔واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

(۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے دو ساتھی عمر، بکر، زید نے عمر کو بطور مذاق اپنی بیوی بنا لیا تھا اور اس کو بیوی کہہ کر پکارتا تھا ایک دن تینوں ساتھی مغرب کی نماز پڑھنے گئے، عمر بکر پڑھ کر آگئے اور زید ابھی نہیں آیا تھا عمر بیوہ عورتوں کی طرح کھڑا تھا، زید جب آیا تو اسکے ساتھی بکر نے اس سے کہا دوست دیکھو تمہاری بیوی ایسی کھڑی تھی جیسے کی تم مر گئے ہو تو زید نے عمر سے کہا اے بیوی تم فکر مت کرو میں تو ابھی ہوں نا، درمیان گفتگو بکر نے زید سے کہا اے دوست تم ایسی بیوی کیوں رکھے ہوئے ہو تو زید نے بکر سے عمر کے بارے میں کہا کہ تم میری بیوی سے شادی کرلو تو بکر نے کہا میں کر سکتا ہوں، جب تک آپ طلاق نہ دیں تو زید عمر سے کہا کہ جاؤ میں

نے طلاق دیا، طلاق دیا، ایک ہی سانس میں کہہ گیا تو بکر نے زید سے پوچھا تم نے کس کو طلاق دیا تو زید نے کہا اپنی بیوی کو یعنی (عمر ہی کو) اور شادی شدہ تھا تو بتایئے کہ کونسی طلاق واقع ہوگی؟ اور زید کا عمر پر طلاق دینا کس پر واقع ہوا؟ جواب باصواب دیں۔ فقط۔ حافظ نظام الدین بنارسی ۱۵/ جون ۱۹۶۵ھ

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر طلاق نہ پڑی کہ طلاق کی اضافت الی المحل ضروری ہے اور جس کو تم کہہ کر طلاق دے رہے ہو وہ زید کی بیوی تو دور کنار عورت کے جنس سے ہی نہیں ہے ہدایہ (۱۴/۴) میں ہے " اضاف الطلاق الی غیر محله فیلغو " بکر کے سوال اپنی بیوی کہنے سے اسکی مراد نہیں ہوسکتی جب کہ طلاق کے وقت تم سے اشارہ عمر کی جانب تھا۔ قاضی خان میں ہے " لا تعتبر التسمية والصفة مع الاشارة " ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۲/ ربیع الثانی ۸۷ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مباک پور اعظم گڑھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کا شوہر زید کاروبار سے الجھا ہوا گھر آیا۔ ہندہ سے کھانا طلب کیا کھانا کھاتے ہوئے بچوں کے سلسلہ میں سخت کلامی ہوگئی زید غصہ میں مشتعل ہوگیا۔ کچھ تمیز نہ رہی، طلاق، طلاق، طلاق، پکارتا ہوا چلا گیا۔ الفاظ طلاق کہتے وقت اپنی زوجہ ہندہ کو مخاطب کیا نہ اشارہ۔ تم کو یا تجھ کو یا نام لے کر لفظ طلاق نہیں کہا۔ شوہر زید کا حلفی بیان ہے کہ اس کا مقصد طلاق دینے کا ہرگز نہیں تھا نیت قطعی نہیں تھی الفاظ پکارتے وقت زوجہ ہندہ زید سے اس قدر فاصلہ پر تھی کہ الفاظ طلاق پوری طرح سے نہیں سنی۔ اور طلاق پکارتے وقت ہندہ کا چہرہ یا تصور بھی نہ تھا اور نہ اشارہ کیا۔ کچھ گھنٹہ بعد معافی ایک دوسرے سے مانگ لی اور زید نے ہندہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر احکام اجازت دیں تو میں نے تم کو رجوع کرلیا ہندہ بھی واقعات صدر حلفی تسلیم کرتی ہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔ نوٹ۔ مدرسہ نظامیہ کا یہ فتویٰ ہے کہ طلاق نہیں ہوئی

الجواب

اس میں شبہ نہیں کہ طلاق میں عورت کی طرف نسبت ضروری ہے بغیر نسبت طلاق نہ پڑے گی۔

درمختار (۳۳۸/۴) میں ہے: " لو قال لا تخرجي الا باذني فاني حلفت بالطلاق فخرجت لم يقع لتركه الاضافة " لیکن اضافت کا بالتصریح والتصریح لفظ میں موجود ہونا ضروری نہیں ہے شامی (۳۳۸/۴) میں ہے: " ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه كما في

البحر لو قال لی طالق فقیل له من عنیت قال امراتی طلقت امراته " صورت مسؤلہ میں عورت کا نام نہیں لیا زبان سے اس کو تجھ یا تم نہیں کہا لیکن جھگڑا تو اس سے ہو رہا تھا سخت کلامی تو اس سے ہو رہی تھی اور اپنی ساری باتیں سنا اسی کو رہا تھا اور اسی کی باتوں سے مشتعل ہو کر طلاق، طلاق کہتا ہوا گیا یہ جملہ بولتے وقت اگر اسکو سن رہا تھا، سمجھ رہا تھا، اور سمجھ کو بول رہا تھا تو عورت کے علاوہ کس کو کہہ رہا تھا۔ ظاہر ہے کہ عورت کو کہہ رہا تھا اس لیے طلاق واقع ہوئی۔ شامی (۳۳۹/۴) میں ہے:" الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی و علی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة للعرف ظاهره انه لا یصدق فی انه لم یردا مرأته للعرف " واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنے گھر آیا اور اپنی اہلیہ کو بتایا کہ محلہ کے فلاں آدمی نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا ہے اس کے بعد اہلیہ سے دریافت کیا کہ کیسے چھوڑا جاتا ہے اہلیہ نے جواب دیا کہ میں نے طلاق دیا کہا جاتا ہے زید نے کہا کہ ایسے ہی نہ کہا ہوگا میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا متعدد بار کہا اور یہ بھی کہا کہ اتنے میں معاملہ صاف ہو جاتا ہے زید کی اہلیہ نے رو کر کہا کہ کسی مسلمان کو ایسا کہنا نہیں چاہئے کہ اور اس کو خیال ہوا کہ اس سے نکاح ختم ہو گیا زید نے اس کی پریشانی کو دیکھ کر قسم کھا کر کہا ہم نے نیت بھی نہ کی تھی ہم تو اس سے محض بیان کر رہے تھے لیکن زید کی اہلیہ کو شبہ ہو گیا اور وہ اس پر پریشان ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہوگی اگر ہوگی تو کونسی۔ بینوا وتوجروا۔

المستفتی بدر حسن موضع اسراباوریا کوٹی۔ ضلع دربھنگہ بہار ۸/رجون ۶۹ء

الجواب

بر تقدیر صدق سائل اگر واقعہ وہی ہے جو سوال میں درج ہے تو طلاق نہیں ہوگی، اولا اس میں اضافت نہیں ہے۔ درمختار (۳۳۸/۴) میں ہے: ''لا تخرجی الا باذنی فانی حلفت بالطلاق فخرجت لم یقع لترکه الاضافت '' ثانیا مقصد طلاق الفاظ معلوم کرنا تھا طلاق دینا نہیں تھا۔ فتح القدیر میں ہے:" لو کرر مسائل طلاق بحضرة زوجة ویقول انت طالق لا ینوی الطلاق لا تطلق " [۴۴۱/۴) واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید ہندہ دونوں بالغین وعاقلین ہیں نا اتفاقی ہوئی زوجین کے معاملات کو سلجھانے کی بہت کوشش کی گئی مگر ہمیشہ ناکافی رہی چاروناچار ہندہ کے باپ نے معاملہ کا پورا فیصلہ پنچایت کے ذریعہ چاہا، چنانچہ پنچایت نے مصلحت وقت کے مطابق طلاق پر فیصلہ کیا اور حقوق بعد طلاق کی ادائیگی شریعت کے مطابق ہونا طے پایا مگر مہر کی ادائیگی کے لیے زید کے باپ نے کہا اکٹھا دینے سے مجبور ہیں قسط وار ادا کر سکتے ہیں اور قسط کی مقدار اتنی قلیل بتایا کہ ادائیگی کئے لیے کم از کم سال درکار نیز اس قلیل مقدار سے زیادہ ادا کرنے سے قطعی معذوری ظاہر کی بعد ازیں ہندہ کے باپ نے کہا طلاق ہوجائے اور مہر ادا ہوتی رہے گی تاکہ لڑکی کا کوئی انتظام کردیا جائے اس کے جواب پر زید کے باپ نے کہا کہ ادائیگی مہر سے طلاق نہیں دی جائے گی اور نہ لڑکی کو وہ گھر میں رکھیں گے اس گفتگو سے زید کا باپ ظاہر ہوگیا کہ ہندہ جب پریشان ہو جائے گی تو خود مہر معاف کردے گی اور طلاق چاہے گی اس طرح ادائیگی مہر سے چھٹی مل جائے گی ہندہ کے باپ نے معاملہ کو الجھتے دیکھ کر چند لوگوں کی معیت میں زید سے یوں گفتگو کی کہ آپ اس لڑکی (ہندہ) کا نباہ کردیں تو اچھا ہے زید نے کہا کہ مجھے اطمینان نہیں باپ نے دریافت کیا کہ آپ اسے رکھیں گے تو زید نے جواب دیا نہیں باپ نے پھر سوال کیا کہ تو آپ اسے طلاق دیتے ہیں زید نے کہا ہاں باپ نے پھر کہا کہ غور کرلیں آپ اسے رکھیں گے بولا کہ نہیں باپ نے دریافت کیا اسے طلاق دیتے ہیں زید نے کہا ہاں باپ نے پھر کہا غور کرلیں آپ اسے رکھیں گے، بولا کہ نہیں، باپ نے دریافت کیا اسے طلاق دیتے ہیں، لڑکے نے کہا ہاں، اس پر باپ نے پھر کہا ان الفاظ کو یاد رکھیں، لڑکے نے کہا کہ ہم طلاق دیں گے تو لکھ کر دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں جب کہ (لڑکا زید) اس بات سے غافل تھا کہ اس طرح طلاق واقع ہوتی ہے کہ نہیں اور سوال میں لڑکی کا نام بھی ذکر نہیں ہوا تھا اگرچہ اشارہ دونوں کے نزدیک معین تھا شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے بالتفصیل جواب دیکر مشکور ہوں۔ نیز جواب جتنا جلد ہوسکے نوازیں کرم ہوگا۔ بینوا توجروا　　　　المستفتی انور علی مدرسہ معید الاسلام شیر پور بستی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی غفلت سے کوئی اثر نہ پڑے گا اور ہندہ پر طلاق پڑ جائے گی، طلاق میں عورت کی طرف اضافت صراحۃً لفظ میں ضروری نہیں، جب زید اور ہندہ کے باپ ہندہ کے متعلق بات کر رہے تھے تو طلاق اسی کے لیے ثابت ہوئی۔ شامی (۴/۳۳۸) میں ہے: "لا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه" اسی میں ہے: "لو اراد الطلاق تکون اضافة موجودة" یوں ہی زید کا یہ خیال کہ طلاق صرف تحریر سے ہوتی ہے اس کا کچھ اثر نہ پڑے گا غلط ہے۔ درمختار پھر شامی (جلد ۲ ر

ص ۴۲۵) میں ہے:" غیر عالم بمعناہ کما لو قالت لزوجها اقرأعلیّ اعتدی انت طالق ثلثا ففعل طلقت ثلثا فی القضاء " واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶؍ربیع الثانی ۹۰ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی ماں نے اس سے کہا کہ مجھ کو ہی سب کچھ کہتے ہو اپنی بیوی کو کچھ نہیں کہتے اس پر زید اپنی بیوی کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ کہتا ہوا باہر نکل گیا کہ طلاق طلاق طلاق باہر آکر بعض دوستوں سے کہا کہ گھر میں جھگڑا ہو گیا میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا ہے یہ کہا کہ طلاق دے دیا ہے ایک دوست کے پوچھنے پر کہ کوئی گنجائش ہے کہ نہیں تو کہا کہ میں نے ہوش وحواس میں ایسا کوئی کاغذ پر لکھا نہیں ہے ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ واضح ہو کہ عمر کہتا ہے کہ عورت کی طرف واقعہ میں اضافت لفظی صریح ومعنوی کوئی نہیں اس لیے طلاق نہیں ہوئی بکر کہتا ہے کہ تینوں ہوگئیں، قول کس کا معتبر ہے، عمر دلیل میں کہتا ہے کہ باہر دوستوں سے کہنا اخبار ہے، انشاء نہیں، پہلے جملے میں جو موا قع نہیں بنتا۔ اب آپ کی تحقیق تسلی بخش ہوگی۔ محمد ظفر علی جامعہ مظہر العلوم بنارس ۲۲؍جمادی الاولیٰ ۷۱ء

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں اگر چہ اضافت لفظی نہیں، لیکن مطلقا اضافت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ شامی (۴/۴۳۸) میں ہے:" لو اراد طلاقها تکون الاضافة موجودة ویکون المعنی فانی حلفت بالطلاق منك ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه کما فی البحر لو قال طالق فقیل له من عنیت فقال امراتی طلقت امراته "صورت مسئولہ میں زید نے خود ہی اپنی مراد ظاہر کردی ہے پس اگر چہ خبر ہے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ طلاق سے اپنی عورت کی طلاق مراد لے رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲؍رجب ۹۱ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دن ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اور اس کی بیوی ہندہ کے مابین حالات کشیدہ چل رہے تھے ہندہ جب اپنے میکہ آئی اس کے چند دنوں کے بعد زید نے ہندہ کے بھائی کے پاس ایک خط لکھا جس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ لوگ ہمارے

گھر آیئے اور اپنا پورا سامان لیجایئے اور اس کے آگے جو کچھ بھی پڑیگا برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں آپ کی بہن کو میں رکھوں گا نہیں زندگی بھر میں آؤنگا ٹھیک ہے لیکن یہ برداشت نہیں خط ملنے کے بعد ہندہ کے بھائی نے کسی کو زید کے پاس سمجھانے کو بھیجا زید ہندہ کو بلانے کے لیے راضی ہو گیا مگر پھر چند یوم کے بعد زید نے ایک خط ہندہ کے بھائی کے پاس بھیجا جس کے الفاظ یہ ہیں اکیس بائیس تیئس یعنی کل ملا کر تین روز کے اندر عائشہ اور نسیم کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں ہوا تو میں تین قدم آگے بڑھا دوں گا اس کے ذمہ دار آپ لوگ ہوں گے اور میری طرف سے تین طلاق لازم ہے خط ملنے پر ہندہ کا بھائی تیئس تاریخ گذرنے کے بعد چند لوگوں کے ہمراہ زید کے پاس گیا گفتگو کے بعد زید ہندہ کو بلانے کے لیے راضی ہو گیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کے دونوں خط کی روشنی میں ہندہ کو زید کے پاس جانے میں کوئی شرعی قباحت تو نہیں ہے؟

المستفتی، عتیق الرحمن قصبہ ادری ضلع مئو

الجواب

فتاوی رضویہ جلد پنجم صفحہ ۶۰۹ میں ہے:

"الثالث ان لا يشتمل كلامه على الاضافة ولايكون خرج مخرج الجواب لكن يكون اللفظ خصه العرف بتطليق امراته فحيث يطلق ويفهم منه ايقاع على المرأة كقولهم الطلاق يلزمني والحرام يلزمني وعلى الطلاق وعلى الحرام فانه كما قال فى ردالمحتار صار شائعاً فى العرف فى استعماله فى الطلاق لايعرفون من صيغ الطلاق غير ولا يحلف به الا الرجل فههنا وان لم تذكر الاضافة لفظا لكنها ثابتة عرفاً والمعهود عرفاً كالموجود لفظاً فمن ههنا وجدت الاضافة فى اللفظ وحكم بالوقوع بدون نية فهذه صورة تحققت الاضافة فى اللفظ"

لفظ میں اضافت ہونے کی تیسری صورت یہ ہے کہ شوہر نے اپنے کلام میں عورت کی طرف طلاق کی اضافت تو نہ کی نہ شوہر نے سوال طلاق کے جواب میں جملہ طلاق کہا لیکن شوہر کے بولے ہوئے لفظ کو عرف نے طلاق دینے کے لیے خاص کر دیا تو وہ لفظ خواہی نخواہی جب بولا جائے گا اس سے عورت کو طلاق ہی سمجھی جائے گی اس قول کے مثل طلاق مجھے لازم ہے، حرام مجھے لازم ہے، مجھ پر طلاق ہے، مجھ پر حرام ہے۔

(سوال میں شوہر کا قول اور میری طرف سے تین طلاق لازم ہے، بالکل طلاق مجھے لازم ہے، کہ ہم معنی ہے) صاحب درمختار علامہ شامی فرماتے ہیں: عرف میں ان الفاظ کا استعمال عورت کو طلاق دینے

میں ہی شائع وضائع ہے، ان جملوں کو مرد ہی طلاق دینے کے لیے بولتا ہے اور لوگ دوسرے کلمات طلاق کو اس کے مقابلے میں گویا جانتے ہی نہیں تو شوہر نے اگر چہ اس جملے میں اضافت ترک کر دی ہے لیکن یہ اضافت عرفاً ثابت ہے تو یہاں عرف کی وجہ سے اضافت پائی گئی اور نیت نہ ہو تب بھی طلاق کا حکم ہوگا، اور یہ صورت تحقق اضافت کی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب وقوع طلاق کا حکم ہے تو ہندہ کو زید کے پاس جانے میں قباحت ہی قباحت ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۷ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

ضمیر بھیا کو معلوم ہو کہ سراج نے بہت صبر کیا آپ کی ماں ہمارے گھر آئی اور آپ کی بہن کو لے گئی اور کہہ رہی تھی میں آٹھ روز میں پہنچادوں گی، پھر بھی ہماری ماں گئی کہ بہن نہیں آئی سراج کی طرف سے طلاق طلاق طلاق ہمارا جو سامان ہے آپ لوگ دے دیں اور آپ کا جو سامان ہے آکر لے لیں۔

المستفتی سراج احمد امجد نگر گھوسی مئو

الجواب

• صورت مسئولہ میں الفاظ میں طلاق کی نسبت مذکور نہیں ہے، ہم نے شوہر سراج احمد سے پوچھا کہ تم نے طلاق دیتے وقت اپنے دل میں کس کو سوچا تھا تو اس نے کہا کہ جس سے نکاح ہوا تھا اس کو، اس سے ثابت ہوا کہ اس نے اپنی عورت کو ہی طلاق دی، اگر سراج اس کو دوبارہ رکھنا چاہتا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ سراج کی بیوی عدت گذارے اور عدت گذارنے کے بعد وہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے، وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق لے لیوے پھر دوبارہ عدت گذارے، اس کے بعد سراج اس سے شادی کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۸ رجب ۱۴۱۶ھ

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید وہندہ کے درمیان جھگڑا ہوا ہندہ زید کی بیوی ہے ہندہ نے اپنے شوہر زید سے جھگڑے کے دوران کہا کہ تم ہم کو چھوڑ دو زید نے اس کے جواب میں اس سے کہا طلاق طلاق کہا اب شریعت کی جانب سے دونوں پر کیا حکم ہے۔ تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ المستفتی نذیر احمد قصبہ گھوسی اعظم گڑھ

الجواب

عورت پر طلاق پڑنے کے لیے طلاق کی نسبت عورت کی طرف کرنا ضروری ہے۔ سوال میں لفظ میں تو نسبت مذکور نہیں۔ لیکن واقعۃً طلاق کی نسبت عورت ہی کی طرف ہے۔ کیونکہ اسی کے سوال کے

جواب میں اسی کی طرف خطاب کر کے طلاق کے الفاظ کہہ رہا ہے۔

شامی میں ہے: والخطاب من الاضافة المعنوية ۔[اضافة الطلاق ٤/٣٥٨]

اور اردو میں طلاق کے ساتھ لفظ دیا کہنا ضروری نہیں یہ عموما محذوف رہتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے: تجھے طلاق اس میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور زید نے تین دفعہ طلاق کے الفاظ کہے اس لیے تین طلاق پڑ گئیں۔ اور اب عورت زید پر بے حلالہ جائز نہیں۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ٢٣٠]۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۱۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میری لڑکی جہاں آرا بنت حاجی مشہود الحق، ساکن مداپور، گھوسی، کی شادی ارشاد احمد بن حاجی ریاض احمد صاحب سے ہوئی تھی۔

جہاں آرا میرے گھر گئی ہوئی تھی ارشاد احمد نے کہا تھا کہ اگر تم جلسہ سے پہلے آئیں تو تم کو چھوڑ دوں گا، ہم کہ حاجی مشہود الحق اس کے بارے میں سمجھنے کے لیے حاجی ریاض کے گھر گئے ان سے بات ہوئی تو حاجی ریاض کے لڑکے ارشاد احمد بھی موجود تھے حاجی ریاض نے حاجی مشہود سے پوچھا کہ تین دن ہو گیا آخر کیوں نہیں آئی اس پر حاجی مشہود نے بتایا اس لیے میں آیا ہوں کہ ارشاد نے یہ بات کہی ہے اگر جلسہ سے پہلے آئی تو تم کو چھوڑ دوں گا حاجی ریاض اپنے لڑکے کو بگڑے کہ تم نے ایسی بات کیوں کہی ارشاد نے کہا کہ اس کو سو مرتبہ غرض ہوگی تو رہے گی یا تو مت رہے گی اس کے بعد حاجی مشہود نے کہا کہ میری لڑکی پھینکی نہیں ہے ارشاد احمد نے غصہ میں اٹھ کر تین مرتبہ طلاق طلاق طلاق کہہ کر گھر سے چلے گئے۔

المستفتی ریاض احمد بقلم خود ارشاد احمد بقلم خود مشہود الحق بقلم خود

الجواب

طلاق واقع ہونے کے لیے طلاق کی اضافت عورت کی طرف ضروری ہے۔

درمختار (۴/ ۳۳۸) میں ہے: لوقال ان خرجت يقع الطلاق فخرجت لم يقع لترك الاضافة اليها۔ اور صورت مسئولہ میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے طلاق کی نسبت اس کی عورت کی طرف سمجھی جائے نہ اس کا نام لیا نہ نسبت ذکر کیا نہ اس کا کوئی وصف ذکر کیا نہ اس کا لقب ذکر کیا وغیرہ وغیرہ نہ عورت اور اس کے والد وغیرہ کی طرف سے طلاق کا کوئی مطالبہ تھا کہ اسی کو وضاحت کا قرینہ قرار دیا جائے الغرض نہ لفظ میں نسبت ہے نہ نسبت معنوی ہے تو اب مدار شوہر کی ہی بات پر ہوگا۔

ہدایہ میں ہے: توزن منی یك طلاق دو طلاق سه طلاق وهو یزعم انه لم یرد به طلاق فالقول قوله۔ پس صورت مسئولہ میں شوہر قسم کھا کر کہے میں نے طلاق طلاق کہتے وقت اپنی عورت مراد نہیں لی تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۳ر رجب المرجب ۵ھ

تعلیق طلاق کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ سے بوجہ اس کے بغیر اس کی اجازت ادھر ادھر جانے کے۔ کہا کہ اگر تو محلہ میں کسی کے گھر گئی تو تجھے طلاق ہے اور یہ جملہ تین بار دہرایا اور پھر ہندہ بغیر اس کی اجازت کے کسی کے دروازے پر گئی اور پھر وہاں سے واپس ہوئی تو اس کے بھائی اسے میکے لیوا کر چلے گئے۔ لیکن بعد میں ہندہ کے بھائی نے زید سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا تھا تو زید کہہ رہا ہے کہ میں نے مختصر کرنے کے لیے کہا کہ اگر بغیر میری اجازت کے کسی کے گھر محلہ میں گئی تو تجھے طلاق طلاق طلاق۔

اب عرض یہ ہے کہ ان لوگوں سے کون سی طلاق واقع ہوئی اور اگر طلاق واقع ہوئی تو اس کی عدت کیا ہوگی جبکہ زید کے قول کے وقت ہندہ حمل سے تھی اور وضع حمل ہو چکا ہے اور اگر زید ہندہ کو نکاح میں لانا چاہے تو اس کی کیا صورت ہوگی۔ فقط

المستفتی فیض الرحمن محلہ شہید نگر مبارکپور اعظم گڑھ ۶ر جولائی ۸۶ء

الجواب

ہندہ اگر کسی کے گھر میں داخل نہ ہوئی بلکہ دروازہ کے باہر کھڑی رہی اور واپس ہوگئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہدایہ میں ہے: کل طلاق علق علی شرط وقع عقیب الشرط۔

یہاں شرط پائی ہی نہیں گئی، شوہر نے گھر جانے کی بات کہی دروازہ پر جانا عرفاً گھر جانا نہیں قرار دیا جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۵ر ذی القعدہ ۱۴۰۶ھ

(۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

زید وبکر وعمرو تینوں نے مشروطہ طور پر تحریری معاہدہ کیا جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

کہ ہم اس بات کی ضمانت لیتے ہیں کہ اگر ہم لوگوں کا مشترکہ مطالبہ منظور نہیں ہوتا ہے تو ہمارا ہر قدم اتفاق واتحاد کے ساتھ اٹھے گا تنخواہوں پر اضافہ پندرہ پرسینٹ سے کم نہیں لینگے ہم ایک دوسرے کے

بغیر نہیں رہیں گے ایک کا اخراج دوسرے کے اخراج کو مستلزم ہوگا اگر میں اسکے خلاف انفرادی قدم اٹھاؤں تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہو۔

معاہدہ کے بعد کی صورت حال

اس کے بعد جو بھی قدم اٹھا اتفاق کے ساتھ اٹھا اگر کوئی کام ہوا تو حسب وعدہ پہلے زید و بکر و عمر جمع ہوئے پھر آپس میں مشورہ کیا اسکے بعد تحریری کاروائی عمل میں آئی پھر طلبہ کے ششماہی امتحان ہوئے امتحان کے دوران جناب منشی ظفر الدین صاحب مدرسہ آئے انہوں نے طلبہ کا جائزہ لیا طلبہ امتحان کے درمیان گفتگو معلومات کر رہے تھے منشی جی نے منع کیا دو طلبہ منشی جی موصوف سے ناشائستہ طریقہ سے پیش آئے طلبہ کی غلطی کا تذکرہ کمیٹی میں پیش ہوا۔ دونوں طلبہ کو مدرسہ سے خارج کردیا گیا پھر چند طلبہ احتجاج منع کرنے کے باوجود اخراج شدہ طلبہ کے ساتھ خود بخود نکل گئے نکلنے والے طلبہ زید و بکر کے سالہ و بھتیجے تھے۔

طلبہ نے ایک درخواست اراکین کے نام پیش کی تھی وہ اس لیے کہ مدرسین کے ذمہ کتابیں زائد تھیں مدرسین نے دو دو کتابیں پڑھانا چھوڑ دی تھیں طلبہ کا مطالبہ تھا کہ ہماری تعلیم کا انتظام کیا جائے مگر درخواست میں مدرسین پر نا پڑھانے کا الزام بھی تھا عمرو نے طلبہ سے مخاطب ہو کر کہا یہ کہ تمہارا مدرسین پر الزام ہے عمرو نے زید، بکر سے کہا جو کہ مدرسین ہیں آپ الزام کی صفائی دیجیے مگر زید نے کہنے کے باوجود کوئی جواب نہ دیا زید کا عمرو سے پہلے پہلا اختلاف نہیں تو اور کیا ہے۔

میٹنگ کے دوسرے دن زید، بکر، عمرو کے بغیر مشورہ و علم ایک مضمون اضافہ تنخواہ سے متعلق مرتب کیا اور عمرو کے بغیر حاضری و علم کے دست خط بھی درخواست پر کر دیے درخواست کے مضمون کا ماحصل یہ تھا کہ ہماری تنخواہیں اراکین اضافہ کرتے ہیں یا نہیں رضاء و عدم رضاء سے مطلع کیا جائے درخواست کو مکمل کرنے کے بعد زید و بکر نے عمرو کو بلایا اور کہا کہ آپ بھی دست خط کیجیے عمرو نے مضمون پڑھ کر مشورہ دیا کہ کل کافی طلبہ مدرسہ سے جا چکے ہیں اور ہم نے زائد کتابوں کو پڑھانے سے منع کیا تھا کہ ہم زائد کتابیں نہیں پڑھائیں گے اب طلبہ مدرسہ سے نکل گئے ہیں کتابیں خود ہی کم ہو گئیں اراکین ایسے ماحول میں تنخواہ نہیں بڑھائیں گے عمرو نے زید و بکر سے کہا کہ مجھے مشترکہ مطالبہ سے انحراف نہیں ہے بلکہ ماحول درست ہونے کے بعد درخواست دیں گے عجلت سے کام نہ لیں عمرو نے مطالبہ کی تاخیر کا مشورہ دیا۔

لہذا اب از روئے شرع مطلع کیا جائے کہ جب زید نے میٹنگ میں ایک دن پہلے اختلاف کیا نیز زید و بکر نے عمرو کو بلا کر مشورہ کیوں نہیں کیا اور عمرو کے بغیر مشورہ مضمون مرتب کر کے دست خط کیوں کیے کیا یہ عہد شکنی نہیں ہے کیا عمرو کی رائے جو ماحول کے اعتبار سے ادارہ کے لیے بہتر تھی زید و بکر نے اس

رائے سے اختلاف نہیں کیا؟ جب کہ معاہدہ تھا کہ ہمارا ہر قدم اتفاق واتحاد کے ساتھ اٹھے گا۔عمر نے مشترکہ مطالبہ سے انکار نہیں کیا نیز مشترکہ مطالبہ اس سے پہلے بھی منظور نہیں ہوا تھا پھر اس کے باوجود عمرو سے زید وبکر نے اتفاق واتحاد کیوں توڑا۔

لہذا ایسی صورت میں زید وبکر کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگی، یا عمرو کی بیوی پر؟

محمد علاء الدین اعظمی: الجامعۃ الاسلامیہ اہل سنت خلیل العلوم راستی سنبھل ضلع مرادآباد

نوٹ: ابھی تک کمیٹی نہیں ہوئی ہے اور نہ زید وبکر کا ارا کین کمیٹی نے اخراج کیا ہے وہ خود بخود مدرسہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں ایسی صورت میں معاہدہ کے توڑنے والے زید وبکر ہوئے یا عمرو ہوا زید وبکر کا استفتاء وجواب منسلک استفتاء۔ محمد علاء الدین اعظمی ۲۱ر دسمبر ۱۹۸۶ء

الجواب

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ادھر کچھ دنوں سے کم پڑھے لکھے لوگوں میں یہ وباء چل پڑی ہے کہ طلاق کی قسم کھاتے کھلاتے ہیں یہ شرعاً ناپسندیدہ ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:ماحلف بالطلاق مومن وما استحلف به الا منافق۔

طلاق کی قسم مومن نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم تو منافق کھلاتا ہے۔

اس لیے زید وعمرو وبکر نے یہ قسم کھا کر سخت غلطی کی اب اصل سوال کا جواب سنئے۔

اس مسئلہ کے متعلق میرے پاس تین سوال آئے ہیں۔(۱) مولوی محمد شریف۔(۲) ارکان خلیل العلوم۔(۳) مولوی علاء الدین صاحب۔تینوں سوالوں میں معاہدہ کی عبارت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔البتہ مشترکہ مطالبہ سے متعلق تحریر نمبر(۱) میں یہ تفصیل کہ جس مشترکہ مطالبہ کا ذکر تحریر معاہدہ میں ہے وہ پہلے سے ہی ان تینوں افراد میں طے شدہ تھا۔یا مشترکہ مطالبہ سے مراد وہ تحریر ہے۔جس پر بقیہ دونوں صاحبان نے قاری علاء الدین صاحب سے دستخط کرانی چاہی۔

جب کہ بقیہ دونوں تحریروں میں یہ تشریح موجود ہے کہ مشترکہ مطالبہ پہلے ہی نامنظور ہو چکا تھا۔تو گویا اب دوبارہ اسی کے لیے عہد وپیمان تھا کہ اب اگر کمیٹی نے منظور نہ کیا تو یہ ہوگا یہ ہوگا۔

ان دونوں بیانوں کے اختلاف سے جواب میں یہ فرق پڑے گا کہ تحریر نمبر ا۔کی دوسری شق کی روشنی میں جب مطالبہ کی تحریر پر ہر سہ فریق کا اتفاق نہ ہوسکا تو مشترکہ مطالبہ تحقق ہی نہیں ہوا اور یہی (مشترکہ مطالبہ اور اس کی نامنظوری) بعد کی ساری پابندیوں کی بنیادی شرط تھی اور جب یہ تحقق نہ ہوئی تو بعد کی کاروائیاں بھی کسی کو لازم نہ ہوئیں۔اور ان کی مخالفت پر بھی (اگر وہ واقعۃً ہوئی ہو) طلاق واقع نہ ہوگی۔

اور دوسری تحریروں اور پہلی تحریر شق اول کی روشنی میں جب مشترکہ مطالبہ پہلے سے ہی موجود تھا اور بعد کی پابندیاں اسکی عدم منظوری پر موقوف تھیں تو خود اسی مطالبہ کو پیش کرنے کے لیے نہ مشترکہ اقدام ضروری نہ دست خط کرنے والے یا نہ کرنے والے مجرم کیوں کہ یہ پابندی تو اس مطالبہ کی نامنظوری کے بعد لازم ہوگی۔ الغرض مشترکہ مطالبہ کسی طرح بھی کمیٹی کے سامنے پیش ہوا ہو اب اس مطالبہ کی نامنظوری کے بعد (جیسا کہ تحریر نمبرا۔ میں تصریح ہے) جس نے بھی ان تمام پابندیوں کے خلاف کیا جن کا از روئے معاہدہ پابند تھا اس کی بیوی پر طلاق پڑے گی۔ کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کرنے پر نہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ان ماعلق علی شرطین لاینزل الا بعد وجودھما (فتاوی رضویہ پنجم)

صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ قاری علاء الدین صاحب نے بھی اپنے دونوں ہمراہوں کی طرح فیصد سے کم اضافہ منظور نہیں کیا اس لیے ان کی بیوی پر بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور دوسری تحریر میں یہ وضاحت ہے کہ ابھی کمیٹی ہوئی ہی نہیں اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ ابھی تک ان کے مطالبہ کی منظوری یا نامنظوری کا فیصلہ ہی نہیں ہوا ہے، معاملہ معلق ہے تو پھر وہی حکم ہے کہ بنیادی شرط ہی متحقق نہیں ہوئی ہے ،اس لیے نہ کسی شرط کی پابندی لازم طلاق واقع البتہ خلاف ہونے کے بعد شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم نوٹ: اس لیے ہماری گزارش ہر سہ فریق سے یہی ہے کہ ایک دوسرے کو الزام دینے کے بجائے یہ کوشش کریں کہ اگر پہلے سے مشترکہ مطالبہ متحقق نہ ہو تو اب متحقق ہونے نہ پائے، اور اگر مطالبہ پہلے سے موجود تھا اور کسی طرح کمیٹی میں پیش ہو گیا ہو تو یونہی معلق رہے، کہ بیویاں محفوظ رہیں اور ایک گزارش کمیٹی کے ارکان سے بھی ہے کہ جلد کمیٹی کر کے پندرہ فی صد اضافہ منظور کرلیں تا کہ غریب مدرسین زر اور زن دونوں کی فکر سے آزاد ہوں۔ فقط عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۳-۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے کہا کہ اگر میں ہندہ سے نکاح کروں تو طلاق۔ واضح ہو کہ یہ لفظ ایک بار کہا ہے۔

(۱) جواب طلب امر یہ ہے کہ اس سے کون سی طلاق واقع ہوگی؟۔

(۲) کیا یہ طلاق دائمی ہوگی؟۔

(۳) زید کو ہندہ سے نکاح کی کوئی صورت ممکن ہے یا نہیں؟ جواب مدلل مرحمت فرمائیں۔

المستفتی نور الاسلام

الجواب

(۱۔۲) صورت مسئولہ میں صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔

ہدایہ(۴/۱۰۱) میں لکھا ہے کہ۔"واذا اضاف الطلاق الی النکاح وقع عقیب النکاح مثل ان یقول لامرته ان تزوجتك فانت طالق"

لہذا اگر زید نے ہندہ سے صورت مذکورہ میں نکاح کرلیا تو ایک طلاق رجعی واقع ہو جائے گی۔

(۳) زید کو ہندہ سے نکاح کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر تیسرا آدمی بطور خود بے اس کی کسی توکیل کے اس کا نکاح اس عورت سے کردے اور وہ شخص زبان سے بولے بغیر کسی عمل سے اس نکاح کو جائز کردے مثلاً اس عورت کے پاس مہر کی رقم بھیجدے۔

حلف لایتزوج فالحیلة ان یزوجهٗ فضولی ویجیزہ بالفعل (الاشباہ بحوالہ فتاوی رضویہ پنجم)الاجازۃ بالفعل کبعث المهر(غمزۃ العیون بحوالہ فتاویٰ رضویہ پنجم) واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۴ رشوال المکرم ۱۴۰۹ھ

(۶۔۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) زید وہندہ شادی کے چندروز بعد ایک ہی بستر پر سوئے زید نے ہندہ سے کہا کہ آؤ وطی کریں ہندہ نے شرم یا غصہ کی وجہ سے انکار کردیا۔اس پر زید کے منھ سے اچانک بلاقصد یہ جملہ نکلا کہ الگ سوؤ ہمارے بدن سے جوسٹے اس کے فرج پر تین طلاق چودہ لاکھ (یہ بولی بچے لوگ جب کسی بات پر قسم کھاتے ہیں تو بولتے ہیں) صبح ہوگئی زید وہندہ کسی کو اس بات کی فکر نہ ہوئی سال دو سال کے بعد زید نے اس بات پر خیال کیا کہ ہم جو بولے تھے اس لفظ سے شریعت کی نگاہ میں کوئی خرابی ہے یا نہیں زید نہایت پریشان ہوا کہ اس رات ہندہ سے مس ہوئے یا نہیں کیونکہ صرف وہی رات الگ سونے کے بارے میں کہا تھا زید مکمل شک میں ہے کہ الگ سوئے یا ساتھ سوئے زید کو شک ہے مگر ہندہ اقرار کرتی ہے کہ آپ اس رات الگ سوئے ہیں اب ایسی شک کی حالت میں زید وہندہ کے نکاح میں کوئی خرابی ہے یا نہیں اور اس درمیان جو بچہ ہوا اس کا کیا حکم ہے۔پوری تفصیل کے ساتھ جواب عنایت کرکے زید وہندہ کے ایمان کو سلامت رکھیں

(۲) الٹی جائے نماز پر قصداً یا سہواً نماز ادا کرنا درست ہے یا نہیں۔بینوا توجروا

(۳) عورتوں کو مہندی پہننا اور مانگ میں سندور پہننا کیونکہ ادھر مسلمان سب پہنتے ہیں درست ہے یا نہیں گھر میں ہی پردہ سے رہکر بلاؤز پہننا درست ہے یا نہیں؟

(۴) بیوی نے شوہر سے غصہ کی حالت میں کہا کہ تمہارے پر سوئر سے پیشاب کرواؤں گی اور کہا

یہ کہ تمہارا چہرہ سور جیسا ہے اس سے نکاح پر کوئی اثر ہے یا نہیں اور اس قول کا کیا حکم ہے سب سوالوں کا جواب مہربانی کر کے جلد عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد عالم خاں نوری کماوی استاذ دار العلوم حمایت الاسلام نیچے کلمی جھریا۔ دھنباد۔ بہار

الجواب

(۱) بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ زید کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اس کے بچوں کی نسبت میں کوئی خلل واقع نہ ہوا۔ اولاً شریعت میں شک سے کوئی چیز ثابت نہیں ہوتی قاعدہ کلیہ ہے: "الیقین لایزول بالشك" ثانیاً یہ قسم یمین فور ہی ہے جس میں حکم اسی وقت تک رہتا ہے اس کے بعد نہیں، کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے جس کو یمین فور کہتے ہیں، ایسی صورت میں اگر فوراً وہ بات ہو گی قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہوا تو اس کا اثر نہیں۔ (بہار شریعت)

(۲) عادۃً جس کپڑے کو جس طرح استعمال کیا جاتا ہے نماز میں اس کے خلاف استعمال کو علماء نے مکروہ لکھا ہے۔ نور الایضاح میں ہے: "وتكره الصلاة فى ثياب البذلة ورأى عمر رضى الله تعالىٰ عنه رجلاً فعل ذالك فقال ارئيت لو كنت ارسلتك الى بعض الناس اكنت تمد فى ثيابك هذه فقال عمر رضى الله تعالىٰ عنه احق ان تزين له" الٹی جائے نماز پر نماز پڑھنی بھی اسی حکم میں داخل ہے اور مکروہ ہے۔ البتہ یہ کراہت تنزیہی ہے۔

(۳) یہ ہندو عورتوں کا شعار ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "من تشبه بقوم فهو منهم (۴۰۳۱، مسند امام احمد بن حنبل)

اس سے پرہیز ضروری ہے۔ بلاؤز بے پردگی کا لباس ہے۔ گھر کے اندر بھی اس کا پہننا منع ہے۔

(۴) عورت نے بہت برا کیا ایسا گناہ ہوا۔ اس پر لازم ہے کہ شوہر سے معاف کرائے، لیکن اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑا وہ بدستور اپنے شوہر کی بیوی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

(۱۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ تو اگر آج سے اپنے بھائی بکر کے گھر گئی تو میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں رہے گا۔ دوسرے لوگوں کو معلوم ہوا کہ زید نے کہا ہے کہ تو اگر اپنے بھائی بکر کے گھر گئی تو تجھے تینوں طلاق۔ زید سے پوچھنے پر زید نے کہا کہ ہاں میں نے ایسے ہی کہا ہے۔ (جبکہ وقت پر صرف اتنا کہا تھا کہ

میرا تمہارا رشتہ نہیں رہے گا) اب اگر ہندہ اپنے بھائی بکر کے گھر جانا چاہتی ہے تو شرعا طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ مفصل تحریر کریں۔ المستفتی: فضیل عالم انصاری رضا گراوری مئو ۲۸ر اپریل ۲۰۰۲ء

الجواب

بہار شریعت حصہ ہشتم میں ص ۱۱ پر ہے: عورت کو طلاق نہیں دی ہے، مگر لوگوں سے کہتا ہے کہ میں طلاق دے آیا ہوں تو قضاء طلاق واقع ہو جائے گی، دیانۃ نہیں۔ اور اگر ایک دیا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ تین تو دیانۃ ایک اور قضاء تین۔ سوال میں طلاق مشروط کا معاملہ ہے اور اقرار اس امر کا ہے کہ اگر تو اپنے بھائی کے گھر گئی تو تجھے تینوں طلاق۔ پس صورت مسئولہ میں قضاء تینوں طلاق معلق ہوگی اور بھائی کے گھر جائے گی تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی اور دوبارہ شادی کے لیے حلالہ کی ضرورت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو۔ ۲۱ر صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

(۱۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کی شادی خالد کی بہن سے اور خالد کی شادی زید کی بہن سے ہوئی۔ کچھ دنوں کے بعد زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ بعد انتقال خالد کے والد نے زید کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ تم پھر میری چھوٹی سے جو بڑی لڑکی ہے اس سے نکاح کرلو۔ زید کی جانب سے انکار ہو گیا۔ اسی کو لے کر بات آگے بڑھی پنچایت کو نوبت ہوئی وقت متعینہ پر پنچ حضرات جمع ہوئے اور دونوں کے مابین صلح کی صورت سوچ ہی رہے تھے کہ اتنے میں خالد آیا اور اس نے زید کو مخاطب کر کے کہا کہ اے زید اگر میری بہن سے نکاح نہیں کرو گے تو تمہاری بہن کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق، تو مذکورہ صورت میں زید کی بہن پر کب طلاق واقع ہوگی۔

نوٹ: خالد نے زید کے نکاح سے انکار کے جواب میں یہ کہا۔ (محمد عاقل)

المستفتی: محمد ریحان رضا مقام موہنیاں پوسٹ پلاسی ضلع ارریہ بہار

الجواب

مولانا عاقل امام صاحب سے واقعہ کی تفصیل پوچھی گئی تو انہوں نے یہ بتایا کہ پنچایت میں بھی زید کو لوگوں نے سمجھایا کہ خسر کی بات مان لو اور خالد کی منجھلی بہن سے شادی کرلو۔ لیکن وہ برابر انکار کرتا رہا۔ اسی کے جواب میں خالد نے یہ کہا: اے زید اگر تم میری بہن سے نکاح نہیں کرو گے تو تمہاری بہن کو ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق۔ پس اگر صورت واقعہ یہی ہے تو زید کی بہن پر طلاق واقع ہو گئی، اور اب بغیر حلالہ دوبارہ اس سے خالد کا نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ بہار شریعت ہشتم میں ہے: تعلیق کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ شرط متصلا بولی جائے اور یہ کہ سزا دینا مقصود نہ ہو، مثلا عورت نے شوہر کو کمینہ کہا شوہر نے کہا کہ اگر

میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق تو طلاق واقع ہو گئی۔ اگر چہ شوہر کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا دینا مقصود ہوتا ہے۔ یہاں خالد اپنی عورت کو طلاق دے کر اس کے بھائی زید کو سزا دینا چاہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

(۱۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

نیچے لکھی ہوئی تحریر کے مطابق لعل محمد ولد زہو کے مہر خرچ دینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(سوال) فریق اول لعل محمد ولد زہو محلہ قاضی سعد اللہ پورہ تھانہ آدم پور وارانسی۔ فریق دوئم خیر النساء زوجہ لعل محمد محلہ قاضی سعد اللہ پورہ تھانہ آدم پور چونکہ فریق دوئم عرصہ دس ماہ کا ہوا بمطابق شرع لعل محمد فریق اول کے نکاح میں آئی اور برابر حق زوجیت ادا کرتی رہی ادھر چند دنوں سے فریقین میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی یہاں تک کہ کافی لوگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی آپس میں صلح ہونے کا کوئی راستہ پیدا نہیں ہو سکا آخر میں نوبت طلاق کی آ گئی اور فریق اول لعل محمد ولد زہو اپنی زوجہ خیر النساء کو اس شرط کے مطابق طلاق دیتا ہوں کہ فریق دوم اپنی کل مہر خرچ معاف کر دے۔ ایسی صورت میں لعل محمد ولد زہو کی طرف سے خیر النساء کو طلاق طلاق طلاق دیتا ہوں اور طلاق نامہ لکھ دیتا ہوں اور یہ چند کلمہ لکھ دیا۔

بقلم خود محمد یونس گواہ۔ بدر الدین گواہ۔ محمد بشیر۔ دست خط لعل محمد ولد زہو

الجواب

صورت مسئلہ میں مسماۃ خیر النساء جب تک مہر خرچہ معاف نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی۔ ہدایہ میں ہے: "اذا علقه على الشرط وقع عقيب الشرط" [۱۰۳/٤]۔ اللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲ ر صفر ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی ہندہ اپنے پڑوس کے یہاں گئی ہوئی تھی زید جب گھر آیا تو غصہ میں ہندہ سے کہا کہ تم میرے آنگن میں آئی تو طلاق طلاق طلاق واضح ہو کہ زید کے والد باحیات ہیں اور زید کسی چیز کا وارث نہیں ہے اور نہ زید کے نام کوئی جائداد ہے تفصیلی طریقہ سے یہ بھی تحریر کرتا ہوں کہ اگر مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو جائے تو کیا زید کوئی کرایہ کا مکان لے کر ہمراہ ہندہ رہے تو ایسی صورت میں ہندہ کو طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟ مہربانی فرما کر از روئے شرع جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں جواب جلد عنایت فرمائیں نوازش ہو گی جواب کیلیے لفافہ حاضر ہے۔ رمن میاں نیا ٹولہ حسین آباد جلپوڑا کھانہ مہراج گنج

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر اس وقت رک گئی تو اب بعد میں اس مکان میں آنے سے طلاق نہیں پڑے گی جوہرہ نیرہ میں ہے: "کل یمین خرجت جوابا لکلام او نبأ علی امر فتقید به بد لالة الحال نحو ان تهیا المراة لخروج فقال ان خرجت فانت طالق فقعدت ساعة ثم ذهبت لا تطلق جوهره نره" پس جب عورت جانے کے لیے تیار ہو اس وقت کہا تو تھوڑی دیر رک کر جانے میں طلاق نہیں پڑتی اسی طرح آنے میں بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۷ر صفر ۸۵ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر فلاں کے گھر میں بغیر اجازت چلی گئی تو تیرے اوپر طلاق اس کے چند روز کے بعد عورت بغیر اجازت شوہر فلاں کے مکان میں چلی گئی تو صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور طلاق واقع ہوئی تو کس قسم کی؟ اور عورت کو دوبارہ شوہر کے ساتھ رہنے کی کیا صورت ہے؟ امید ہے کہ مفصل جواب سے صورت مسئولہ کو واضح فرمائیں گے۔ والسلام

المستفتی عبد المجید ساکن بھرہ اعظم گڑھ ۳ر محرم ۱۳۸۳ھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں عورت پر طلاق پڑ گئی ہدایہ (۱۰۳/۴) میں ہے "واذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط" ہاں چونکہ دو یا تین کی تشریح نہیں صرف اتنا ہی کہا ہے کہ اگر بلا اجازت فلاں کے گھر گئی تو طلاق اس لیے صرف ایک طلاق رجعی پڑے گی تنویر الابصار میں ہے: "انت طالق یقع بها واحدة رجعیة" [باب الصریح: ۴/ ۴۳۸] عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے یعنی شرعی گواہوں کے سامنے کہہ دے کہ میں نے اپنی عورت سے رجعت کی۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ: ۲۲۹] واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڈھ ۳ر محرم ۱۳۸۳ھ

(۱۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ فلاں فلاں کے گھر مت جانا اگر چلی جاؤ گی تو اللہ اور اس کے رسول

کو درمیان میں رکھ کر کہتا ہوں کہ بغیر ہمارے دئے طلاق ہو جائے گی اس بات کو تین دفعہ کہا۔ بیوی ابھی تک کسی کے گھر نہیں گئی ہے لہٰذا شرائط کو ختم کرنا چاہتا ہوں کیا صورت ہو سکتی ہے تحریر فرمائیں۔

الجواب

زید کو چاہئے کہ اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدے اس کے بعد جب عدت گزر جائے تو وہ عورت اس شخص کے گھر جائے اس کے بعد زید پھر اس سے نکاح کر لے اب اس شخص کے گھر آنے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ درمختار (۴/۴۶۰) میں ہے: "فحیلة من علق الثلاث بدخول الدار ان یطلقها واحدة ثم بعد العدة تدخلها فتنحل الیمین فینکحها۔ جس آدمی نے کسی کے گھر جانے پر تین طلاقیں معلق کیں تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ایک طلاق دے اور عورت عدت ختم ہونے کے بعد اس شخص کے گھر جائے اب تعلیق ختم ہوگئی اور شوہر اس سے دوبارہ نکاح کرے وہ اس شخص کے گھر اب آجا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی ۲۴ ربیع الاول ۹ ۱۳۷ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۱۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

حبیب اللہ ولد عظیم اللہ انصاری ساکن امام گنج حال مقیم کانپوری میری شادی شاکرہ بنت حمید اللہ انصاری ساکن بڑا گاؤں کے ساتھ ہوئی تھی۔ عرصہ تین سال سے باہم تنازع تکرار ہے۔ لہٰذا روبرو پنچاں بحالت صحت نفس بلا جبر اکراہ وعدہ کرتا ہوں کہ تاریخ پانچ جون ۸۵ھ خود والد یا دو ایک اور احباب کو ساتھ لے کر رخصتی کے لیے آؤں گا۔ اگر میں تاریخ مقرر پر حاضر نہ ہو سکا تو میری اس وعدہ خلافی کو طلاق تصور کیا جائے۔ لہٰذا یہ چند کلمے لکھ دیا کہ سند رہے۔ اور وقت پر کام آئے۔

۱۴ رمئی بقلم محمد عبدالرزاق نشانی انگوٹھا حبیب الرحمٰن انصاری گواہ نشانی انگوٹھا، محمد حسین انصاری، گواہ محمد رفیق انصاری ہیں۔ ۲۷ رمئی کو اپنی پھوپھی اور چچی کو اپنے ہمراہ بابت رخصتی بڑا گاؤں گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اپنے والد کو کیوں نہیں لائے۔ ان کو لے کر آؤ تو رخصت کریں گے۔ اور چار جون کو والد رخصت کرانے گئے، تو جواب دیا کہ لڑکے کو کیوں نہیں لائے طلاق ہو گیا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟۔

عظیم اللہ کانپور ۱۳ راگست ۵۸ھ

الجواب

یہ صحیح ہے کہ اگر طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا جائے تو شرط کے بعد طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ (۴/۱۰۳) میں ہے: " اذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط " لیکن صورت مسئولہ

میں شرط تحقق نہ ہوئی اقرارنامہ کا مطلب تھا کہ چار جون تک میں اپنی بیوی کو رخصت کرالے جاؤں گا۔شو ہریا والد اور عزیز واحباب مدار شرط نہ تھے۔پس جب ۲۷ رمئی کو خود چند عورتوں کے ساتھ اور چار جون کو اس کے والد رخصتی کے لیے گئے تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی ہی نہیں۔کہ طلاق پڑے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۵ ربیع الثانی ۷۸ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے سالے بدر الدین اپنی بہن کو اپنے والد کے گھر لے جانے کے لیے ان کے حکم سے زید کے گھر گئے زید کے سالے اور زید کے درمیان روپے کے لین دین کے معاملہ میں جو آپس میں تھا جھگڑا ہو نے لگا تو زید نے اپنی بیوی کے متعلق اپنے سالے سے کہا تیرے گھر جائے تو طلاق۔زید کو یاد نہیں کہ کتنی بار کہا حافظ عبد الشکور صاحب جو واقعہ کے وقت موجود تھے ان کا بیان ہے کہ تین مرتبہ کہا اور زید کو حافظ صاحب کا بیان تسلیم ہے، واضح ہو کہ زید کے خسر کے دولڑکے بدر الدین شمس الدین اپنے والد سے علیحدہ ایک دوسرے مکان میں رہتے ہیں جو ان کے والد ہی کا ہے اور یہ دونوں لڑکے بدر الدین اور شمس الدین بھی الگ الگ رہتے ہیں لیکن مکان ایک ہے کوئی بانٹا نہیں ہے اور آنے جانے کا راستہ ایک ہی ہے اب بدر الدین کے بھائی شمس الدین کی طرف شادی ہو وہ چاہتے ہیں کہ اپنی بہن کو اپنے گھر لے جائیں۔ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے واضح ہو کہ زید کے خسر کے گھر چھٹی تھی اس سلسلہ میں زید کے سالے بدر الدین اپنے والد کے حکم سے اپنی بہن کو اپنے والد کے گھر لے جانے کے لیے آئے تھے،زید سے پوچھا گیا کہ تیرے گھر سے کیا مراد ہے،خاص بدر الدین کا گھر یا شمس الدین کا گھر،یا ان لوگوں کے والد کا،زید نے کہا ہم نے کوئی خاص نیت نہیں کی تھی۔ المستفتی حافظ عبد المجید امان اللہ پورہ بنارس

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت کی آمد ورفت جاری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی عورت کو ایک طلاق دیدے اور عدت گزر جانے کے بعد وہ بدر الدین کے گھر جائے،اب زید اس سے نکاح کرلے پھر جانے میں شرعی کوئی ممانعت نہ ہوگی۔در مختار (۴/۴۶۰) میں ہے:" فحيلة من علق الثلاث بدخول الدار ان يطلقها واحدة ثم بعد العدة تدخلها فتنحل اليمين فينكحها" واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۷ر ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

از کرچالی ـ ۲۲ر نومبر ۶۹ء نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ـ زید نے اپنی بیوی طاہرہ سے کہا کہ سب کچھ تم کو دے ہی دیا اب کیا چاہتی ہو اگر طلاق چاہتی ہو تو کہو تو میں دس آدمیوں کے سامنے کہتا ہوں کہ تین دیا طاہرہ نے اس مجلس ہی میں یہ نہیں کہا کہ میں تین طلاق چاہتی ہوں مذکورہ بالا الفاظ زید نے زور زور سے کہا تھا جس سے کئی لوگوں نے سن بھی لیا ـ سننے والوں کا بیان ہے کہ زید نے اس طرح کہا ہے کہ میں تم کو قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم کو دس آدمی کے سامنے تین طلاق دیا اس کے قبل بھی زید نے اپنی بیوی کو ڈرانے کے خیال سے کئی دفعہ کہہ دیا ہے اگر تم چاہو تو طلاق دے دیں ـ فلہٰذا علمائے کرام سے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جواب فرمایا جائے ـ کہ طاہرہ پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں جیسا بھی ہو مطلع کیا جائے عین نوازش ہوگی ـ فقط

المستفتی محمد شرف الدین انصاری، مقام کرچالی پوسٹ کنچیا ضلع پلاموں (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر کے بیان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں عورت کے کہنے پر معلق کی ہیں کہ تم کہو تو میں نے تین دیا اور سننے والوں کے بیان میں صرف قسم کھا کر تین طلاقوں کے دینے کا ذکر ہے عورت کے کہنے پر معلق کرنے کا ذکر نہیں ہے، پس اگر یہ سننے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ شوہر نے صرف طلاقوں کا ذکر کیا ہے عورت سے یہ نہیں کہا کہ تم کہو تو میں قسم کھا کر، الخ، اور یہ عادل گواہ اور دیندار بھی ہیں تو زید کی عورت پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی، ورنہ زید کو قسم کھلا کر اسی کی بات مان لی جائے گی اور طلاق نہ پڑے گی ـ حدیث شریف میں ہے: "البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر" واللہ تعالیٰ اعلم ـ عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

عبد الحفیظ کا زاہدہ بیگم سے نکاح ہوتے وقت دلہن کے والدین نے عبد الحفیظ کو کہا کہ ہمارے کچھ شرائط تحریر ہیں ان شرائط کو اگر تم منظور کرو تو ہم تمہارا نکاح زاہدہ بیگم سے کر سکتے ہیں ـ نکاح خواں نے بوقت نکاح تمام شرائط عبد الحفیظ کو پڑھ کر سنائے اور کہا کہ اگر تم نے ان شرائط پر پابندی نہیں کی تو زاہدہ بیگم پر تمہارا کچھ حق نہ ہوگا اور تمہاری زوجیت سے خارج ہو جائے گی عبد الحفیظ اس وقت شرائط کو منظور کر لیا اور

زاہدہ بیگم کو اپنی بیوی بنا کر اپنے گھر لے آیا مگر عبد الحفیظ نے جتنے شرائط پر نکاح کیا تھا اس کی کچھ بھی پابندی نہ کی اور زاہدہ بیگم کو مار پیٹ کر کے نکال دیا اور وہ الگ مزدوری کر کے اپنا شکم پروری کرتی ہے مگر اب وہ دوسرا نکاح کرنے کے لیے تیار ہے تو کیا زاہدہ بیگم دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟ اور عدت کب سے گزارنا شروع کرے اب عبد الحفیظ کے نکاح کے باہر زاہدہ بیگم ہوئی یا نہیں؟ اللہ ورسول کے موافق قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب صادر فرمائیں۔

آپ کا بندہ شوکت قادری بوندی (۱) کیا کسی مردہ جانور یا مردہ آدمی کی ہڈی کا مرہم یا سفوف بنا کر مسلمان اپنے زخم پر لگا سکتا ہے یا نہیں؟ یا کسی زخم پر سور کی چربی کا مرہم بنا کر لگا سکتے ہیں یا نہیں کیا یہ لگانا جائز ہے؟ جواب سے جلد نوازیں۔

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی جب کہ مسمی عبد الحفیظ نے شرائط نامہ کی پابندی نہیں کی تو اس کی بیوی کو طلاق پڑ گئی۔ ہدایہ میں ہے:" واذا علقه على شرط وقع عقيب الشرط " جب اس کو مار کر نکال دیا ہے، اس وقت سے عدت شمار کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ ان شرائط میں مارنے اور گھر سے نکالنے کا بھی ذکر ہو۔

(۲) مردہ جانور کی ہڈی بطور مرہم استعمال کی جا سکتی ہے انسان کی نہیں۔ اسی طرح سور کی چربی بھی دوا میں استعمال کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:" لن يجعل الله شفاء كم في حرام " واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۴ ذی القعدہ ۹۰ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی بیوی خالدہ کو تین طلاق سنت کے مطابق دیا اور وہ طلاق نامہ میں یہ شرط بتایا کہ خالدہ مہر دین اور عدت کا خرچہ معاف کر دے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مہر دین اور عدت کے خرچہ کی مالک تو خالدہ ہے معاف کرنا نہیں چاہتی ہے اور طلاق بھی لینا چاہتی ہے تو ایسی صورت میں طلاق ہو گی یا نہیں شرع سے جواب تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔ المستفتی غلام احمد ماہر میراں گنج نیپالن بہار

الجواب

اگر زید نے طلاق کو عدت کے خرچ اور مہر کے معافی پر معلق کیا ہے تو جب تک خالدہ مہر معاف

نہیں کرے گی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر خالدہ کو طلاق لینا ہوتو خیر اسی میں ہے کہ وہ ان چیزوں کو فورا معاف کردے ورنہ یونہی معلق ہی رہے گی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۲رذوالحجہ ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالروف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے کلکتہ سے خط لکھا کہ بغیر اجازت پانی (نہر) اس پار جائے گی (دریا چوڑا کٹ کے بیچ میں جو دریا ہے) اس کے پار جائے گی تو ایک دو تین طلاق اس کے چند ماہ بعد زید اپنے گھر آیا اور ہندہ سے ملا چند روز بعد زید نے ہندہ سے پوچھا کہ اگر تم اپنے میکے جانا چاہتی ہو تو بولو اس پر ہندہ ناراض ہوگئی کہ میں نہیں جاؤں گی اس کے چند روز بعد زید پھر کلکتہ چلا گیا اس کے چند ماہ بعد ہندہ کو اپنے ساس سسر کی وجہ سے جھگڑا لڑائی ہوا ہندہ بھاگ کر اپنے میکے چلی گئی زید کی غیر موجودگی میں اور ہندہ کا کہنا ہے کہ خط پڑھنے والا پڑھ کر سنایا اگر جان کر اس پار دریا کے آس پاس جائے گی تو طلاق اور محلہ کے لوگوں کا بھی کہنا ہے کہ قطعی حرام لکھا تھا طلاق کا نام نہیں تھا اور ہندہ مہر کی حقدار ہے کہ نہیں اور ہندہ کو گئے قریب چار ماہ گزر گیا۔

الجواب

ظاہر یہی ہے کہ جب ہندہ بلا اجازت بھاگ کر دریا کے اس پار چلی گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی ہدایہ میں ہے:" واذا علقه علی شرط وقع عقیب الشرط "اور ہندہ مہر کی حقدار ہوگی۔

عالم گیری (۱/۳۸۷) میں ہے:" والمهر يتاكد باحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحة والموت احد الزوجين "اب اگر پہلی بات صحیح ہو کہ تین طلاق کہا تو عورت پر طلاق مغلظہ پڑگئی اور دوبارہ اس سے حلالہ کے بعد شادی کر سکے گا اور اگر پچھلی بات صحیح ہو تو طلاق بائن پڑے گی، اور وہ دوبارہ شادی کے لیے حلالہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یکم رذی الحجہ ۹۱ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالروف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ریاست علی نے اپنی لڑکی کی شادی خلیل آباد میں کی اور لڑکی اپنی سسرال دوبار گئی اس وقت لڑکی اپنے میکے میں ہے ریاست علی نے کچھ مجبوریوں کی وجہ سے سسرال نہیں بھیجا اب لڑکی کے شوہر نے ریاست علی کے نام ایک تحریر بھیجی ہے جو مطابق اصل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ نقل مطابق اصل جناب

ریاست علی صاحب آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہمارا کوئی نہیں ہے یہ مت کہئے کہ آپ کس چکر میں پڑے ہیں آپ کو لڑکی بھیجنا ہے تو منگل کو آجانی چاہئے اور نہ بھیجنا ہو تو کیوں شادی کیا جب گھر پر ہی رکھنا ہے تو طلاق کیوں نہیں لیتے ہیں۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ اگر نہیں بھیجتے ہو تو میں طلاق دیتا ہوں۔ مندرجہ بالاتحریر سے ریاست کی لڑکی پر طلاق واقع ہوئی کہ نہیں۔ از حکم شرع مطلع فرمائیں۔ فقط

المستفتی ریاست علی انصاری موضع نوروں پوسٹ پینو ضلع بستی ۱۲ ربیع الاول ۹۱ھ

الجواب

شوہر نے اپنی بیوی کے طلاق نامہ اس کے پاس نہ بھیجنے پر معلق کیا ہے تو جب نہ بھیجنا متحقق ہو جائے طلاق واقع ہو گئی، پس اگر ریاست علی اپنی لڑکی کے سسرال بھیجنے سے انکار کر دیا مذکورہ بالاتحریر کے موافق واقع ہو جائے گی اور ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۳) مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

کہ زید نے غصہ کی حالت میں اپنی بہن سے بے ساختہ کہہ دیا کہ اگر میں یا میری بیوی یا بیٹی ہندہ تمہارے آنگن میں آئی تو میری بیوی کو تین طلاق دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس صورت میں اگر زید اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اپنے قول سے رجوع کرے تو کیا شرعاً معتبر ہے اور کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ شرعاً گنجائش نکلتی کہ لوگوں میں سے کوئی آنگن جائے تو طلاق واقع نہ ہو اور کیا یہ مسئلہ یمین فور کی نظیر نہیں بن سکتا۔ بالتفصیل جواب مرحمت فرمائیں۔ المستفتی محمد افسر عالم

الجواب

کتابوں میں یمین فور کی یہ مثال لکھی ہے عورت گھر سے باہر جارہی تھی شوہر نے کہا اگر وہ گئی تو طلاق اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یمین فور کی صورت میں قرینہ ہوتا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شوہر اپنے قول میں اس کام کا فوراً ہونا مراد لیا ہے اور صورت مسئولہ میں ایسا کوئی قرینہ نہیں ہے، بلکہ محاورہ میں ایسے موقع پر کبھی نہ جانے کی بابت کہنا ہی مراد ہوتا ہے، اس لیے صورت مسئولہ میں ہمارے نزدیک یمین فور کی نظیر یا مثیل نہیں اس طرح طلاق کے الفاظ کہہ دینے کے بعد رجوع کی کوئی صورت نہیں، پس صورت مسئولہ میں زید اسکی بیوی اسکی بیٹی میں سے کوئی بھی زید کی بہن کے گھر گیا تو اسکی عورت پر طلاق پڑ جائے گی۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۱ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ

(۲۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین صورت مسئلہ میں کہ
ہندہ جو زید کی بیوی ہے، اپنے میکے والوں کے کہنے میں آکر ہندہ نے اپنے شوہر زید سے طلاق کا مطالبہ کیا، چنانچہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو مہر و نان ونفقہ اور ایک لڑکے سات سال کہ جملہ اخراجات کی معافی اور لڑکے مذکورہ کی واپسی شرط لگا کر طلاق دی، لہٰذا ہندہ نے اب تک بچے کو واپس نہیں کیا آیا اس صورت مین طلاق شرعاً واقع ہوئی کہ نہیں۔ المستفتی، محمد مظہر المصطفےٰ اعظمی گھوسی

الجواب

صورت مسئولہ میں جب تک بچہ کو واپس نہیں کرے گی اور مذکورہ بالا مطالبات کو پورا نہ کرے گی اس پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ ھدایہ میں ہے: "و اذا علقه علی شرط وقع عقیب الشرط،، واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

(۲۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ کل سے پرسوں تک اگر گھر سے نہیں نکلو گی تو تمہارا طلاق عورت فوراً گھر سے نکل گئی بیوی کے جانے پر بھی شوہر نے کہا کہ اگر چوکھٹ کے اندر قدم رکھا تو بھی۔ اسی بات کے گواہ شوہر کے والدین اور گھر کے بھی لوگ ہیں۔
ایسی صورت میں شرعی حکم تحریر فرمائیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں عین کرم ہوگا۔
المستفتی، محمد شمیم ساکن پورہ معروف پوسٹ کرتھی جعفر پور ضلع مئو۔ یوپی، ۳۰ مارچ ۱۹۹۵ھ

الجواب

ہدایہ میں ہے "اذا علق علی شرط وقع عقیب الشرط "طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تو شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی۔ پس صورت مسئولہ میں عورت پر پہلی طلاق تو اس لیے نہیں پڑی کہ عورت فوراً گھر سے نکل گئی۔ دوسری طلاق عورت کو اس لفظ سے دیا کہ گھر کے اندر قدم رکھدیا تو بھی۔ یہ عورت کے گھر میں واپس آنے پر معلق رہے گی، جب گھر میں واپس ہوگی پڑ جائے گی۔ اگر کبھی واپس نہ آئی تو کبھی نہ پڑے گی۔ پس شوہر کسی دوسرے گھر میں عورت کے ساتھ رہ سکتا ہے، کیونکہ جیسا کہ معلوم ہوا کہ جب تک اس گھر میں نہیں جائے گی، طلاق نہ پڑے گی۔
اور بالفرض عورت اس گھر میں جائے تو تحریر کے موافق ایک طلاق اسکو واقع ہوگی تو اس کے بعد بھی شوہر عدت میں رجوع کر سکے گا۔ شرط یہ ہے کہ سائل نے صحیح بیان دیا ہو اور شوہر اس سے قبل دو طلاق

اور نہ دے چکا ہو۔ واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو، ۱۲رشوال ۱۴۱۵ھ

(۲۶) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کونشہ کی حالت میں یہ الفاظ کہے کہ یہاں سے بھاگ جاورنہ طلاق ہو جائے گا۔ دوبار زید نے کہا ایک دومرتبہ ہندہ نے اپنے شوہر زید سے کہا ایک بار اور کہہ دیجئے تو میں چلی جاؤنگی۔ زید تیسری بار کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی بیوی گھر سے نکل گئی۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام۔

المستفتی: محمد الیاس احمد علی نگر (مئو) ہندہ سے خدا کا واسطہ دیکر پوچھا گیا ہے۔ وکیل احمد محمد الیاس

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر زید نے وہی جملے کہے ہیں جو کہ سوال میں درج ہیں تو زید کی عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ اور طلاق کے الفاظ منجز نہیں ہیں ثانیاً طلاق کو جس شرط پر تعلق کیا ہے وہ شرط بھی تحقق نہیں ہے۔ واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو، ۲۶رذی الحجہ ۱۵ھ

(۲۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

عبدالسمیع ولد عبداللہ مرحوم محلہ دکن ابراہیم پور نے جو طلاق کے سلسلے میں فتوی طلب کیا تھا صورت سوال میں ایک بات چھوٹ گئی ہے وہ یہ کہ طلاق دہندہ لڑکے نے مولنٰنا محمد احمد صاحب نوادہ سے یہ بیان دیا تھا کہ پہلے میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو گھر سے نکل جا اس کے بعد لفظ طلاق کا استعمال کیا اس کے بعد لڑکے کو بعد میں خیال آیا کہ میں یہ کہاں سے بولدیا ہوں حالانکہ یہ بات تو ہوئی ہی نہیں، چونکہ اسوقت لڑکے کا ذہن کام کرتا ہی نہیں تھا۔ اسکو ہوش وحواس نہ تھا گھبرایا ہوا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ لڑکے نے صرف لفظ طلاق کا استعمال کیا ہے بیوی کی عدم موجودگی میں بغیر اس کے ارادے کے جس کے گواہ لڑکے کی والدہ خود ہی ہے کہ لفظ طلاق کے علاوہ اس نے اور کچھ بھی نہیں کہا ہے بیوی کی عدم موجودگی میں، اب یہاں پر امر طلب یہ ہے کہ لڑکے نے جو مولنٰنا سے بیان دیا ہے اس کا اس مسئلہ میں کچھ دخل ہے یا نہیں جواب سے آگاہ کریں اور لڑکا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو میں نے مولنٰنا سے کہا تھا وہ بات میں نے اپنی بیوی سے نہیں کہا ہے یہ بات غلط ہے۔

المستفتی، عبدالسمیع ولد عبداللہ مرحوم محلہ دکن ابراہیم پور اعظم گڈھ

الجواب

پہلے سوال میں شوہر کے ان دو جملوں کا ذکر تھا جو اس نے طلاق کے متعلق کہا تھا اور اس سوال میں

الیکٹریر جملے کا ذکر ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو کہا تو گھر سے نکل جا پھر وہ قسم کھا کر کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے ،یہ بات میں نے اپنی بیوی سے نہیں کہی تھی، اسکا جواب یہ ہے کہ کتب فقہ میں ہے: "المرء ماخوذ باقراره" آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جائے گا، اقرار کر کے انکار کرے تو اس کا انکار مسلم نہیں ہوگا، ایک دفعہ جو اقرار کر چکا ہے اسی پر حکم ہوگا تو اب صورت حاصل یہ ہوگئی کہ شوہر نے طلاق سے متعلق تین جملے کہے دو جملوں کا حکم پہلے ظاہر ہو گیا ہے، اس ایک جملہ کا حکم یہ کہ گھر سے نکل جا، یہ لفظ طلاق کنائی ہے، اس سے طلاق واقع ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ شوہر یہ لفظ بولتے وقت عورت کو طلاق دینے کی نیت کرے ،یہاں بھی شوہر اگر قسم کھا کر کہہ دے کہ میں نے اس لفظ سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، فتاوی رضویہ جلد پنجم صفحہ ۴۲۲ پر ہے: "فی ذخیرۃ اذھبی وتزوجی لا یقع الا با النیۃ" لفظ اذھبی وتزوجی سے طلاق واقع ہونے کے لے نیت کی ضرورت ہے، بے نیت طلاق واقع نہ ہوگی، اعلی حضرت فرماتے ہیں: اس بارے میں کہ ان الفاظ سے اس نے طلاق کی نیت نہ کی تھی اس کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اگر قسم کھائے گا حکم طلاق نہ ہوگا، پھر اگر واقع میں نیت کی تھی اور جھوٹی قسم کھائی تو وبال شوہر پر ہے، بس دونوں سوالوں کا حاصل یہ ہوا کہ پہلے والے سوال میں شوہر کو یہ قسم کھانی ہے کہ میں نے الفاظ طلاق کہتے وقت اپنی بیوی کی نیت نہیں کی تھی، مگر شوہر کو یہ قسم کھانی ہے کہ میں نے الفاظ طلاق کہتے وقت اپنی بیوی کی نیت نہیں کی تھی، اور دوسرے سوال میں یہ قسم کھانا ہے کہ میں نے گھر سے نکل جا، کہتے وقت اس لفظ سے طلاق مراد نہیں لی تھی، مگر شوہر خط کشیدہ جملہ پر خوب غور کرے، اگر عورت کو طلاق کی نیت کی ہو، اور اب عورت کو بچانے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا تو ہم نے فتویٰ دے دیا یہ فتویٰ کچھ فائدہ نہ دے گا ،اور زندگی بھر پاپ اور گناہ کا وبال اس پر ہوگا، عورت کا وبال بھی اس پر ہوگا، گواہوں کی موجودگی میں عورت کے سامنے بھی قسم کھا سکتا ہے اور اپنے یہاں کے سب سے بڑے عالم اہل سنت کے سامنے بھی، تحریری قسم کھانے سے کام نہیں چلے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۶ محرام الحرام ۱۴۱۶ھ

(۲۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

کہ زید نے اپنی سسرال بار بار آدمی بھیجے مگر زید کی سسرال والوں نے زید کی بیوی کو رخصت نہیں کیا مجبور ہو کر زید نے ایک رجسٹری اپنے سسر کے نام اس تحریر کے ساتھ بھیجی کہ میں آپ کی لڑکی مسماۃ صابرہ خاتون کو طلاق رجعی دے رہا ہوں اگر ۱۵ ر مئی تک میرے گھر نہیں آ گئی تو اسے تین طلاق ۱۵ ر مئی

والی مدت گزر گئی تو گاؤں کے لوگوں نے کہا کہ طلاق واقع ہو گئی مگر زید اور اس کے گھر والے کہہ رہے ہیں کہ لڑکی کے گھر والوں نے رجسٹری وصول نہیں کیا بلکہ واپس کر دیا اس مدت کے گزر جانے کے بعد انہیں اس بات کا علم ہوا۔ سوال یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں کیونکہ یہاں کافی اختلاف پایا جا رہا ہے۔

المستفتی محمد عثمان سلطانپور گھوسی اعظم گڑھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی خاص اس مسئلہ کا جزیہ نظر سے نہیں گزرا، ہاں اسی کے قریب ایک جزیہ یہ ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی۔ عورت کو اس تعلیق کی اطلاع ہوئی ضروری ہے وہ مسئلہ یہ ہے۔

شوہر نے دروازہ کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا۔ اس نے کہا اگر آج رات میں تو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے، اور گھر میں کوئی تھا ہی نہیں کہ دروازہ کھولتا، یوں ہی رات گزر گئی، طلاق نہ ہوئی۔ بہار شریعت بحوالہ خانیہ

ایک دوسرا جزیہ بھی اسی کے قریب ہے عورت کے بے اجازت گھر سے نکلنے پر طلاق معلق کی اور عورت کو اجازت دی، لیکن سنا نہیں، یا عربی میں اجازت دی، اور عربی نہیں جانتی تھی۔ تو اجازت نہیں۔

بہار شریعت بحوالہ عالم گیری

تو جب نہ سننے اور نہ سمجھنے پر اجازت متحقق نہیں ہوئی تو تعلیق کیسے متحقق ہوگی، جب کہ اسی کے فعل پر طلاق معلق کی تھی، الغرض ظاہر یہی ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۰/۱/۵ھ

(۲۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کو اپنے والدہ سے کسی بات پر حجت ہوئی جس میں زید نے کہا کہ جب جب ہم شادی کریں تب تب تین طلاق، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید غیر شادی شدہ ہے اب اس کی کیا صورت ہوگی۔

المستفتی محمد منصور الحق مقام چکنی پوسٹ دھوا ضلع سہرسہ (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں زید نے طلاق کے جملہ میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ کس کو طلاق اس عورت کو جس سے ہم شادی کریں اس کو، یا کسی اور کو، ایسی صورت میں دارومدار قائل کی نیت پر ہوگا، اگر اس عورت کو مراد

نہ لیا جس سے نکاح کرے تو طلاق نہ پڑے گی، اس صورت میں چونکہ یہ احتمال ہے کہ زید نے جملہ کہتے وقت اگر چہ لفظ میں اس عورت کا ذکر نہیں کیا، لیکن نیت اسی کی تھی، اس لیے اس تہمت سے بچنے کے لیے اس کو قسم کھانا پڑے گی کہ خدا کی قسم تب تب طلاق کہتے وقت میں نے وہ عورت مراد نہیں لی تھی جس سے نکاح کروں۔

اور اگر یہ جملے کہتے وقت نیت اسی عورت کی تھی اور یہی ظاہر ہے تو نکاح از خود کرے نہ کسی دوسرے سے کہے کہ میرا نکاح کردو، بلکہ اس کے اعزہ واقارب یا دوست احباب جو اس کی اس مصیبت سے آگاہ ہوں کسی عورت سے معاملہ از خود طے کریں۔

زید کو اس کی اطلاع بھی نہ دیں نہ، اس سے اسی بات میں کوئی مشورہ کریں، اور زید کا نکاح اس کے ساتھ کردیں، مثلاً اس سے کہیں کہ ہم نے تیرا نکاح فلاں کے ساتھ اتنے روپے مہر میں کردیا اور عورت قبول کرے، جب زید کو اس نکاح کی خبر ہو تو یہ زبان سے ہاں، نہ، کچھ نہ کرے، البتہ لوگ مبارکباد دیں تو یہ خوش ہو کر اسے سنے، عورت رخصت ہو کر اس کے پاس آئے تو اس سے صحبت کرے، یا مہر عورت کو دیدے، تو یہ سب افعال اس نکاح کی اجازت بھی ہو جائیں گے، اور چونکہ زبان سے کچھ نہیں کہا، اس لیے طلاق بھی نہ پڑے گی کہ نکاح اس نے کیا، نہ اجازت زبان سے دی کہ اس کو زید کا کرنا کہا جائے۔

(بہار شریعت حصہ ششم ص ۴۱۶) واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۶ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ

(۳۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید غیر شادی شدہ ہے وہ کوئی کبیرہ گناہ کر رہا تھا اس نے گناہ سے شرمندہ ہو کر توبہ کرلی اور کہا کہ اگر میں فلاں برا کام کروں تو جب بھی نکاح کروں تب تب میرا نکاح ٹوٹ جائے۔ یا یوں کہاں کہ اب میں برا کام کروں تو جب جب بھی میں نکاح کروں قسم خدا کی تب تب میرا نکاح ٹوٹ جائے۔

پھر زید نے وہ برا کام کرلیا۔ اب زید پریشان ہے کہ اب میں کیا کروں کیسے نکاح کروں۔ بہت دن کے بعد ایک عالم صاحب نے اس کو بتایا کہ آپ سچے دل سے توبہ کریں اور قسم کا کفارہ ادا کریں پھر نکاح کرلو۔ کیا یہ صحیح ہے؟ امام مسجد پوراد سید پوسٹ پورالیہ تھانہ شراولیہ ضلع اجمیر راجستھان

الجواب

زید نے چونکہ برے کام سے رکنے کے لیے خدا کی قسم بھی کھائی اس لیے اس پر کفارہ لازم ہے۔ البتہ نکاح کے سلسلہ میں اسکو یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ خود تو یہ ایجاب وقبول کرے نہ کسی کو نکاح کرنے کو

کہے کوئی اجنبی آدمی اس کی پریشانی سے آگاہ ہوکر ازخوداس کا نکاح کسی عورت سے کردے۔اور جب زید کو اس نکاح کی خبر پہونچے تو یہ اپنی زبان سے اس کی منظوری نہ دے۔ بلکہ کوئی ایسا کام کرے جس سے نکاح کی اجازت ہوجائے۔ مثلا لوگ نکاح کی مبارکبادیاں دیں تو یہ اپنی زبان سے نہ بولے اس کے چہرہ سے البتہ ظاہر ہوکہ یہ خوش ہورہا ہے۔ یا عورت رخصت ہوکر اس کے پاس لائی جائے تو اس سے صحبت کرلے کہ اس طرح کرنے سے دوسرے آدمی کا کیا ہوا زید کا یہ نکاح جائز ہوجائے گا اور ٹوٹے گا بھی نہیں۔ (بہار شریعت) واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۱رشعبان ۱۴۱۸ھ

(۳۱۔۳۹) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے اپنی منکوحہ عورت ہندہ سے کہا کہ اگر تم پانی بھروگی تو طلاق ہے اور ہندہ نے پانی بھر کر اس پابندی کو توڑ دیا اور بذریعہ پوسٹ کارڈ زید کو اطلاع کردی کہ میں نے پانی بھرلیا ہے۔ کیا ایسی صورت میں ہندہ پر طلاق پڑگئی یا نہیں؟ اور ہندہ کسی غیر مرد سے عقد کرسکتی ہے یا نہیں؟

(۲) والدین کا لڑکی کو اس بات کی ترغیب دینا کہ شوہر کی ہمیشہ نافرمانی کرو اور شوہر کا کہنا نہ مانو، ازروئے شرع حلال ہے یا حرام یا ناجائز؟ اور ایسی تعلیم دینے والے والدین ازروئے شرع کس درجہ مجرم ہیں؟

(۳) کوئی باپ جس کی منکوحہ عورت موجود ہو اور تندرست بھی ہو اپنی جوان لڑکی سے اپنے بدن اور ہاتھ پیر کی مالش کراسکتا ہے۔ ازروئے شریعت باپ کا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز یا حرام؟

(۴) پردہ عورت پر فرض ہے یا واجب یا روا جا ہے اگر کوئی ماں اپنی لڑکی کو بے پردگی پر آمادہ کرے اور کہے کہ میرا حق ہے میں جو چاہوں لڑکی سے کراسکتی ہوں تو اس کا یہ کہنا ازروئے شرع حلال ہے یا حرام؟

(۵) شادی شدہ لڑکی پر شوہر کا حکم ماننا فرض ہے یا کہ والدین کا۔ ازروئے شرع کس کا حکم ماننا لازم ہے؟

(۶) شادی شدہ لڑکی پر شوہر کا حق زیادہ ہے یا لڑکی کے والدین کا؟

(۷) اگر طلاق ہوئی ہے تو کس قسم کی ہے اور ہندہ زید کے نکاح میں کس طرح آسکتی ہے؟

(۸) زید کو پابندی توڑنے کا علم ۲۵ر اکتوبر ۶۳ء کو ہوا جبکہ ہندہ کا تحریر کردہ کارڈ آیا کہ میں نے پابندی توڑ دیا تو کیا عدت کے دن اکتوبر ۶۳ء سے شمار کرنی چاہئے؟

(۹) زید کہتا ہے کہ میں خدا کو حاضر وناظر مان کر قسم کھاتا ہوں کہ میری نیت پابندی کے وقت طلاق دینے کی نہ تھی کیونکہ زید اور ہندہ نے آپس میں قرآن کی قسم کھائی تھی کہ زید کبھی مجھے طلاق نہ دیگا از راہ کرم خدا اور رسول کے واسطے جواب مفصل عنایت فرمائیں۔

الجواب

(۱) طلاق پڑ گئی۔ ہدایہ (۴/۱۰۳) میں ہے: "و اذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط" دو تک رجعی طلاق رہے گی اور تین سے مغلظہ ہو جائے گی۔

(۲) ہر اس امر میں جو شریعت کے خلاف نہ ہو شوہر کی اطاعت کرنا عورت پر واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "ثلث لاتقبل لهم صلواة ولا تصعد لهم حسنة المرأة الساخط عليها زوجها" پس شوہر کی نافرمانی اور اس کی ایذا رسانی پر ابھارنا بھی شدید حرام اور گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے "الدال على الشر كفاعله"

(۳) اگر شہوت کا خطرہ نہ ہو تو گھٹنے سے ناف تک کے علاوہ جسم کی مالش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ درمختار میں ہے: "و ما حل نظره مما ذكر من رجل لو انثى حل لمسه اذا امن على نفسه شهوة"

(۴) پردہ فرض ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: "لا يبدين زينتهن الا لبعولتهن" جوان لڑکی کو خدا کی نافرمانی پر آمادہ کرنا سخت گناہ ہے معصیت میں کسی کا کوئی حق نہیں۔

(۶/۵) شوہر کا حق عورت پر ماں باپ سے زیادہ ہے مگر خود لڑکی اور ماں باپ کے حقوق ایسے ہیں جن میں شوہر دخل انداز نہیں ہو سکتا مثلاً ہفتہ میں ایک بار والدین کی ملاقات وغیرہ۔

(۷) اگر ایک طلاق معلق کی تھی تو ایک اور دو معلق کی تھی تو دو اور تین کی تھی تو تین طلاقیں پڑیں گی۔ دو تک رجعی طلاق رہے گی اور تین سے مغلظہ ہو جائے گی۔

(۸) اطلاع کی تاریخ سے عدت شروع نہ ہوگی بلکہ جس دن عورت نے پابندی توڑی اس دن سے عدت شمار ہوگی۔

(۹) طلاق تو پڑ ہی جائے گی، چاہے اس سے قبل آپ معاہدہ کر چکے ہوں، یا قسم کھا چکے ہوں، اس طرح طلاق کے ساتھ ساتھ آپ نے ایک اور جرم کیا کہ قسم توڑی جس کا کفارہ بھی آپ کو ادا کرنا پڑیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۴۰۔۴۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) محمد شکیل نے اپنی پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کی۔ اور ایک رجسٹری شدہ اقرار نامہ چند شرائط کے ساتھ تحریر کیا۔ شرط نمبر ۱ رکہ میں اپنی بیوی مسماۃ کلثوم سے کوئی تعلقات زوجگی کے نہیں رکھوں گا اور اگر رکھونگا تو مسماۃ زبیدہ خاتون پر مغلظہ تین طلاقیں مانی جائیں۔

(۲) شرط نمبر ۲/ زبیدہ خاتون کے ہوتے ہوئے میں کوئی دوسری شادی نہیں کرونگا اور اگر کرونگا تو آنے والی نئی بیوی پر مغلظہ تین طلاقیں مانی جائیں۔

محمد شکیل اپنی پہلی بیوی مسماۃ کلثوم سے تعلقات زوجگی برقرار رکھ رہا ہے تو کیا شرط نمبر ایک کی رو سے زبیدہ خاتون پر مغلظہ طلاقیں ہوں گی یا نہیں؟ علاوہ ازیں ایک روز بوقت صبح ۹ ربجے زبیدہ خاتون کو زور زور سے طلاق کہا پھر اپنے باپ سے یہ کہا کہ جاؤ اس کے باپ کے گھر اس کو پہونچا دو۔ اتنا کہہ کر شکیل باہر چلا گیا رات کو واپس آکر اپنے کمرے میں کمرہ بند کر کے سو گیا بعد نماز عشاء زبیدہ خاتون جب کوٹھے پر گئی تو کمرہ اندر سے بند پا کر آواز دیا کہ کواڑ کھولو میں بھی سوؤنگی تو شکیل نے کہا کہ ہم نے تمہیں طلاق دے دیا ہے۔ اب تمہارا یہاں پر کوئی کام نہیں ہے جاؤ۔ لہذا زبیدہ واپس آگئی پھر اس کے بعد زبیدہ خاتون کو اس کے باپ کے گھر پہونچا دیا گیا۔ خود شکیل نے اس کو باپ کے گھر پہونچا دیا۔ جس کو عرصہ دو سال سے زائد ہو گیا ہے۔ زبیدہ باپ کے گھر ہے ایسی صورت میں زبیدہ اپنا عقد کر سکتی ہے یا نہیں؟ کیا حکم شریعت سے صادر ہوگا۔ المستفتی: محمد صدرالدین، عیدگاہ ہلدوانی نینی تال

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی اگر رات میں واقعہ پیش آنے سے قبل ہی وہ اپنی بیوی مسماۃ کلثوم سے تعلقات زوجگی قائم کر چکا تھا تو مسماۃ زبیدہ خاتون پر طلاق مغلظہ پڑ گئی تھی۔ ہدایہ میں ہے: "اذا علقه على الشرط وقع عقيب الشرط" اور اس کے بعد جتنے دنوں تک باہم تعلقات قائم رکھے رہے شدید ترین گناہ کے مرتکب ہوئے اور ہمیں زبیدہ اور اس کے متعلقین پر سخت افسوس ہے کہ جب اس کی شادی دوسری جگہ کرنی ہوئی تو اس شرط کا سہارا لے رہے ہیں اور جب وہ حرام کام کرتی رہی تو یہ چپ رہے۔

(۲) اگر طلاق کا واقعہ پہلے سے پیش آیا ہے تو اسی سے مغلظہ ہو گئی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] اور زبیدہ خاتون بعد عدت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۸/ صفر ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

(۴۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی بیوی اور بہو میں آئے دن لڑائی جھگڑا ہوتا تھا بہو اپنی سوتیلی ساس پر یہ الزام لگاتی تھی کہ پڑوس کے گھروں میں جا کر شکایت کرتی ہے اور ملا وغیرہ سے دعا تعویذات کراتی ہے ایسی صورت میں

زید نے اپنی بیوی سے لڑائی جھگڑا روکنے کی خاطر تنبیہا کہا کہ پائپ پر پانی لینے اور نادرہ کے گھر کے علاوہ کہیں بھی بلا ضرورت بلا اجازت گئی تو تین طلاق لیکن شوہر طلاق کہہ کر رک گیا دینے یا دے دیا کے الفاظ کو نہیں کہا اس وقت باہر کا کوئی گواہ نہیں تھا صرف زید کا لڑکا موجود تھا لیکن فورا ہی زید کے دل میں خیال آیا کہ یہ شرط بہت سخت ہے عورت اس پر عمل نہیں کر سکے گی اس وقت پختہ ارادہ کر لیا کہ ہر جگہ آنے جانے کی اجازت دے دوں گا کیونکہ زید کی عورت گھر کے باہر آنے جانے والی ہے کوئی اور عورت ضرورت کے لیے نہیں ہے عورت کو اپنے شوہر کی بات یاد نہ رہی اور شرط کی اتنی اہمیت سمجھ نہ سکی اسی روز پڑوس میں حافظ اصغر کے وہاں ضرورت سے چلی گئی یہ واقعہ چار بجے دن کا ہے دوسرے روز جب شوہر نے ہر جگہ آنے جانے کی اجازت دے دی تب عورت نے کہا کہ اف مجھ سے تو بڑی غلطی ہو گئی ہے پانی کے پائپ پر تھی کہ حافظ اصغر نے مجھے کہا کہ تمہاری بیٹی نے گھر کے اندر پاخانہ کر دیا ہے جلدی سے جا کر صاف کرو ورنہ گندہ کر دیگی تو اسی کو صاف کرنے گئی تھی زید نے پوچھا کہ کس وقت عورت نے جواب دیا کہ اس وقت آپ گھر پر موجود نہ تھے۔ زید کو جب عورت کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ کل ہی اصغر کے گھر پر پاخانہ صاف کرنے گئی تھی تو اس وقت یہ بات سنکر گھبراہٹ اور تشویش ہوئی اور زید نے محلہ کے دو آدمیوں کو بلوا کر کہا کہ ساس بہو میں جھگڑا ہوتا تھا۔ اس لیے جھگڑے سے بچنے کی خاطر میں نے تنبیہا اپنی بیوی سے کہا کہ بلا اجازت پانی کے پائپ پر اور نادرہ کے گھر کے علاوہ کہیں گئی تو تین طلاق کہہ کر رہ گیا اور کوئی جملہ بعد میں نہیں کہا اور موقع پر کوئی گواہ بھی نہیں تھا صرف زید کا لڑکا موجود تھا نام طفیل احمد ہے۔ حافظ اصغر نے پوچھا کیسے کیا کہہ دیا تم نے تو زید نے کہا کہ لڑائی روکنے کی غرض سے ہم نے کہا کہ پائپ پر اور پرانے گھر کے علاوہ کہیں بھی گئی تو تین طلاق اس کے علاوہ دینے یا دیا کچھ نہیں کہا۔ پس دریافت کیا کہ کیا ہوا تھا تمہاری عورت نے کیا کہا تھا زید نے کہا کہ بار بار منع کرنے کے بعد بھی ساس بہو لڑنے سے باز نہیں آئے، اس لیے تنبیہا کہا تھا۔ فقط

علی اکبر محلہ ادری پورہ بنارس

الجواب

صورت مسئولہ میں بلا ضرورت کہیں جانے کو اپنی اجازت پر موقوف کیا تھا اور اس پر طلاق معلق کی تھی اور حافظ اصغر علی کے گھر چونکہ بلا ضرورت نہیں گئی تھی اس لیے طلاق نہیں پڑے گی۔ ہدایہ میں ہے: "اذا علقه على الشرط وقع عقيب الشرط" جس شرط پر طلاق معلق کی ہے جب وہ پائی جائے تو طلاق واقع ہوگی اور یہاں شرط پائی ہی نہیں گئی اس لیے طلاق واقع نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ جلد پنجم باب التعلیق میں ہے: "ما علق على وجود شيئين لا ينزل الا بعد

وجودهما جميعا" طلاق کو دو شرطوں پر معلق کیا تو جب تک دونوں شرطیں نہ پائی جائیں طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹؍ جمادی الاولی ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۴۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اپنی بیوی ہندہ سے تین سال تک علیحدہ رہا اس نے اس مدت میں بیوی کے لیے نان ونفقہ کا کچھ انتظام نہیں کیا مجبوراً ہندہ اپنے میکے میں قیام پذیر رہی تین سال بعد زید ہندہ کو رخصت کرانے کے لیے سسرال پہونچا۔ چونکہ زید نے ہندہ کے نان نفقہ کا انتظام نہیں کیا اس لیے زید کے خسر نے ہندہ کو رخصت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ہندہ نے کہا کہ اگر ایک سال تک زید میرے میکہ میں نان ونفقہ کا انتظام کر دے تو اس کے بعد مجھے جانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ زید کے سامنے پنچوں نے یہ باتیں پیش کیں تو اس نے یہ کہا اور لکھ دیا کہ اگر آئندہ سے میرے قدیمی چال میں فرق نہ آیا تو (یعنی نان ونفقہ کا انتظام نہ کیا تو) میں پنچوں کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ میری بیوی ہندہ میرے نکاح سے نکل جائے گی۔ یعنی تین طلاقیں، ان باتوں کو کہے ہوئے ایک سال کا عرصہ ہو گیا مگر زید نے اپنی بیوی کے نان ونفقہ کا کچھ انتظام نہیں کیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد ہارون رشید سرائے گنج پوسٹ ایلا ضلع گیا

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کے قول "آئندہ میرے قدیمی چال میں فرق نہ آیا تو میں پنچوں کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ الخ..... اس میں لفظ وعدہ کرتا ہوں کا مطلب زید اور زید سے وعدہ لینے والوں نے صرف وعدہ ہی سمجھا تھا کہ اگر میں نے اپنی چال نہ بدلی تو فسخ وطلاق کا وعدہ کرتا ہوں طلاق کا وعدہ کرتا ہوں تو طلاق نہ پڑے گی کہ کسی چیز کا وعدہ کرنے سے وہ چیز موجود نہیں ہو جاتی۔ الاشباہ والنظائر میں ہے: "الفعل لا تتم بمجرد النية" اور اگر وعدہ کے لفظ کا مطلب یہ ہوا کہ پنچوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر اپنی چال نہ بدلی تو میری بیوی کا نکاح فسخ ہو جائے تو اس سے طلاق ضرور پڑ جائے گی۔ "اذا علقه على الشرط وقع عقيب الشرط" الغرض مدار اس پر ہے کہ شوہر نے وعدہ کیا تو طلاق نہ پڑے گی اور اگر معلق کیا تو اپنی چال نہ بدلنے کی صورت میں طلاق پڑ جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴؍ ربیع الثانی ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۴۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی کے ساتھ یہ قید لگا کر رکھی ہے کہ اگر تم اپنے میکے جاؤ گی تو تمہارا طلاق اب زید یہ چاہتا ہے یہ قید ختم ہو جائے اور طلاق بھی نہ پڑے یا اس کے حل کی جو بھی صورت ہو تحریر فرما دیا جائے۔ فقط والسلام المستفتی محمد معصوم کریم الدین پور اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی عورت میکہ جائے تو ضرور طلاق پڑے گی اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ اگر الفاظ وہی ہیں جو زید نے ادا کئے تو میکے جانے پر صرف ایک طلاق رجعی پڑے گی، اور تعلیق ختم ہو جائے گی۔ اور عورت کے پھر میکہ جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ بہار شریعت۔

شوہر یہ کرے کہ عورت جب میکہ سے واپس آئے تو رجعت کرے، یعنی دو گواہوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو لوٹا لیا تو وہ بدستور اس کی بیوی ہو جائے گی، اور آئندہ سخت احتیاط کرے زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکالے جس کے بعد اس کو افسوس کرنا پڑے، اب صرف دو طلاق کا مالک رہ جائے گا۔ کیونکہ ایک واقع کر چکا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

(۴۵) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنے خسر کے پاس خط لکھا کہ اگر آپ کی بیوی دوسرے مرد کے ساتھ نہ سوئی تو میں دنیا کی جس عورت سے جب جب نکاح کروں تب تب طلاق طلاق طلاق ایک کی بھی قید نہیں۔ اسی خط میں دوسری جگہ لکھا میری بات غلط ہونے پر خود بخود سعیدہ زید کی بیوی مجھ سے آزاد ہو جائے گی۔ اب دریافت امر یہ ہے کہ زید نے جو الزام عائد کیا ہے شرعا اس کے ثبوت کا کیا طریقہ ہوگا۔ اور شرعا الزام عائد ہو تو زید کے لیے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا المستفتی عبد اللہ رجبی روڈ کانپور

الجواب

صورت مسئولہ میں نہ تو زید کی بیوی پر طلاق بائن پڑے گی۔ نہ ان عورتوں پر جن سے وہ آئندہ نکاح کرے گا، کیونکہ اس نے اپنی ساس کے دوسرے کے ساتھ نہ سونے پر اپنی آئندہ منکوحات کی طلاق معلق کی ہے۔ اور خود اس بات کا مدعی ہے کہ دوسرے کے ساتھ سوئی ہے۔ اور گواہوں سے اس بات کا ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ غیر کے ساتھ نہیں سوئی، کیونکہ جو گواہی دے گا اپنے علم کے مطابق دے گا۔

واقعۃً وہ نہیں سوئی اس کو ہر دم کون دیکھتا رہتا ہے۔اس کو اصطلاحی زبان میں کہا جاتا ہے کہ عدم پر گواہی مقبول نہیں۔پس اس صورت میں طلاق نہ پڑے گی۔کہ شرط کا ثبوت ہی ممکن نہیں۔

ہاں اگر زید نے جان بوجھ کر غلط الزام لگایا ہو تو البتہ اس کی عورت موجودہ پر طلاق بائن پڑ جائے گی کہ آزاد کا لفظ طلاق کے کنائی الفاظ میں سے ہے۔اور تحریر میں اس سلسلہ میں وقوع طلاق کا ذکر ہے۔ ہاں ان تین طلاقوں کے بارے میں زید کا قول قسم کے بعد معتبر ہوگا۔کہ جملہ سابقہ میں طلاق کی اضافت کسی عورت کی طرف نہیں۔

طلاق واقع نہ ہونے میں اس الزام کے ثبوت کی ضرورت زید کو نہیں ہے۔ہاں اسلامی عدالت ہوتی اور خسر کی بیوی ہتک عزت کا دعویٰ کرتی تب گواہوں کی ضرورت ہوتی ورنہ حد قذف یا تعزیر واجب ہوتی؟ لیکن یہ اس واقعہ سے متعلق ایک دوسرا مقدمہ ہوتا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی یکم ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ

(۴۶) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

اکرم کا تعلق دوسرے سے تھا ایک بار اکرم کی بیوی نے کہا کہ یا آپ اس سے تعلق رکھیں یا مجھ سے اکرم نے کہا کہ میں اس سے نہیں ملوں گا بیوی نے کہا کہ اگر اب آپ اس سے ملے تو مجھ پر طلاق ہو جائے گی، پھر آپ کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں رہے گی آزاد ہو جاؤں گی، اکرم نے کہا ہاں تم آزاد ہو جاؤ گی ایک بار پھر ایسی ہی باتیں ہوئیں، لیکن اکرم کا اس سے تعلق قائم ہے، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ شرعی مسئلہ سے مطلع کریں۔واضح رہے کہ طلاق کا نام عورت نے لیا تھا اکرم نے نہیں۔بینوا توجروا

الجواب

صورت مسئولہ میں اکرم کی عورت پر ایک طلاق بائن پڑ گئی، اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔

عالم گیری (۱/۳۷۴) میں ہے:

"ولو قال فی حال مذاکرة الطلاق بانیتك أو انت سائبة او انت حرہ۔ وان قال لم أنو الطلاق لایصدق قضاءً" جب طلاق لینے دینے کا ذکر ہو رہا ہو اس وقت شوہر نے کہا کہ تو آزاد ہے تو ایک بائن طلاق پڑ جائے گی، شوہر اگرچہ کہے کہ میں نے طلاق دینے کی نیت نہ کی تھی۔اور اس سوال میں بھی عورت نے اکرم سے طلاق کا سوال کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے کہ اگر آئندہ اس سے ملو گے تو آپ کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں میں آزاد ہو جاؤں گی۔اس کے جواب میں اکرم نے کہا ہاں تم آزاد ہو جاؤ گی

قاعدہ یہ ہے کہ جواب میں سوال کی بات بھی شامل ہوتی ہے تو اکرم کی پوری بات یہ ہوئی کہ میں اس عورت سے ملوں تو آزاد ہو جائے گی تو اکرم نے جب اس عورت سے قول کے بعد بھی تعلق قائم رکھا تو شرط پائی گئی ،اور ایک طلاق بائن واقع ہوگئی۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۱۲ر جمادی الاولی ۱۴۰۸ھ

(۴۷) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

عین الحق اپنی بیوی سے کہا کہ کھانا جسے میں چھوڑ دیا ہوں کھا جاؤ اگر نہ کھاؤ گی تو تم کو طلاق بیوی نے کھانا کھائی لیکن عین الحق کو معلوم نہیں ہوا کہ میری بیوی کھانا کھائی یا نہیں۔اس کے بعد عین الحق کئی آدمیوں سے بیان کرتا چلا کہ میں بیوی کو طلاق دے دیا زید نے پوچھا کہ تم بیوی کو طلاق دے دیئے ہو جواب میں کہا ہاں پھر زید نے پوچھا تینوں طلاق دیئے ہو جواب میں کہا ہاں زید کے سوال پر عین الحق کچھ اونچی آواز میں جواب دیا عین الحق کے ان جواب پر طلاق رجعی ہوئی یا بائن۔

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی چونکہ عین الحق نے اپنی بیوی کی طلاق کو کھانا کھانے پر معلق کیا تھا اور عورت نے کھانا کھالیا تو قسم پوری ہوگئی،اور اس کی عورت پر کوئی طلاق نہ پڑی۔بعد میں زید نے جو چند لوگوں کو یہ بتایا کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دے دی یہ اسی معلق طلاق کی خبر ہے۔اگر زید نے ایسا ہی سمجھ کر طلاق کی خبر دیا ہو تب تو طلاق نہ پڑے گی۔واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی

(۴۸) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

عظیم الدین ولد محمد اسحاق ساکن جمنی پور ضلع گورکھپور کی شادی سلمہ بنت نصر اللہ ساکن بھپٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔اس سے بچہ بھی پیدا ہوا لیکن عظیم الدین اپنی بیوی بچوں کی دیکھ بھال نہیں کرتا ہے۔جس کی بنیاد پر اس سے بیوی کے زیورات کو بیچ ڈالا۔عظیم الدین کے اس فعل پر اس کے گھر کے سارے لوگ ناراض تھے اس لیے اس کا کہنا ہے کہ میں اپنے بچوں اور بیوی کے ساتھ سسرال آیا اور وہاں پر اس نے ۲۳ر نومبر ۱۹۹۱ء کو یہ اقرار نامہ لکھا کہ اگر آج سے میں صحیح ڈھنگ سے اپنی بیوی اور بچوں کی دیکھ بھال نہ کروں تو تین طلاق میری بیوی کو واقع ہونگی۔خرچ کے انتظار کی مدت تین ماہ ہوگی اس کے بعد سلمہ بنت نصر اللہ مجھ سے مہر خرچ نان ونفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہے ۲۳ر نومبر ۱۹۹۱ء سے لے کر اب تک چھ ماہ ہو چکے لیکن ابھی کچھ خرچ نہ دیا۔ایسی صورت میں سلمہ بنت نصر اللہ عظیم الدین کی بیوی رہی یا نہیں۔بینوا توجروا

المستفتی نصر اللہ ساکن بھپٹی ضلع گورکھپور

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی سلمہ پر تین طلاق پڑگئی۔ اور وہ عظیم الدین کی زوجیت سے خارج ہوگئی، اگر بعد کے تین ماہ حیض آچکے ہوں تو اس کی عدت بھی پوری ہوگئی، اور وہ جس کسی اور سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۸ر محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

(۴۹۔۵۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے قسم کھایا کہ میں فلاں جگہ نہیں جاؤنگا یا شراب نہیں پیوں گا اور اگر گیا یا پیا تو جب میری شادی ہو میری بیوی پر طلاق...... پھر وہ چلا گیا یا پی لیا تو کیا جب شادی کرے طلاق واقع ہو جائے گی پھر اس پہ شریعت کے کیا احکام صادر ہوتے ہیں اور اس سے بچنے کی راہ کیا ہے مکمل وضاحت کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ ہر چیز فنا ہو جائے گی باقی رہنے والی خدا کی ذات ہے اور اس پہ حدیث مشہور بھی ہے کہ ہر چیز کے لیے فنا ہے صرف خدا کی ذات باقی رہے گی تو کیا نور محمد ﷺ اور ذات حضور اکرم ﷺ بھی بحیث نور اور بحیثیت ذات فنا ہو جائے گی۔

نیز بتلایا جائے کہ ذات محمد ﷺ قدیم ہے یا حادث؟

(۳) میدان محشر کی طرف بھی اپنی قبروں سے ننگے جسم دوڑیں گے تو کیا حضور ﷺ کے ساتھ بھی یہ معاملہ وابستہ ہے کہ آپ بھی عام لوگوں کی طرح ننگے جسم ہوں گے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام علیکم المستفتی محمد امام الدین قادری اولحسن پور چھپرہ بہار

الجواب

(۱) بہار شریعت میں ہے کہ اگر کہا ہے جب میں نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے گی مگر اس کے بعد دوسری عورت سے نکاح کرے گا تو اسے طلاق نہیں۔ حصہ ہشتم ص ۱۶

تو صورت مسئولہ میں بچنے کی راہ یہی ہے کہ ایک نکاح کرے اس پر تو طلاق نکاح کرتے ہی پڑ جائے گی، لیکن اسکے بعد جس سے نکاح کرے گا اس پر طلاق نہیں پڑے گی اور وہ اس کی زوجیت میں باقی رہے گی۔

(۲) علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کو پورا کرنے کے لیے حضرت عزرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے جسم مبارک سے روح نکالی اور موت اور فنا طاری

ہوئی، لیکن اس کے بعد برزخ میں آپ کے مبارک جسم میں آپ کی روح مقدس واپس کی گئی اور آپ کو دائمی زندگی ملی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

باچندیں اختلافے کہ درعلماء امت است ہیچ کس را دریں باب اختلافے نیست کہ آنحضرت ﷺ درقبر خویش باحیات حقیقی خویش بے شائبہ تاویل وتوہم مجاز دائم وباقی وحی اند۔

علماء امت میں کافی اختلافات ہیں مگر اس سلسلہ میں کسی کا اختلاف نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں حیات حقیقی کے ساتھ باقی وزندہ ہیں۔

تو حضور ﷺ اپنی ابتداء کے اعتبار سے حادث ہیں کہ نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور اپنی بقاء کے اعتبار سے کہ اب برزخ میں۔ اور اس کے بعد جنت الفردوس میں ابدالآباد تک باقی اور قدیم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ابداً ازلاً ہر طرح قدیم ہے اور سب کا خالق ومالک ہے معبود اور پروردگار ہے حی وقیوم ہے۔

(۳) حضرت ملا علی قاری مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا حضور ﷺ اور تمام انبیاء اولیاء اپنی قبروں سے کفن پہنے ہوئے اٹھیں گے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے جس حلہ کے پہنانے کا ذکر ہے وہ حلہ بہشتی اور حلہ کرامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

نشہ باز اور مجنون کی طلاق کا بیان

(۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی لڑکی کی شادی ہونے والی تھی اور وہ تاڑی کے نشہ میں بدہوش ہو کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے دعوت وغیرہ کے سلسلے میں چند سوالات کئے اور بیوی نے ایسا جواب دیا جو اس کے مزاج کے موافق نہیں تھا اس پر غصہ ہو کر زید نے اپنی بیوی کو برا بھلا کہا اور مارنے کے لیے اٹھا کہ اس کے بچوں نے پکڑ لیا اور بچوں نے زید کو زدوکوب بھی کیا زید نے حالت نشہ میں کہا اور غصہ کے عالم میں کہا زینت کی ماں بشارت لو ہم دل سے کہہ رہے ہیں نشے میں نہیں طلاق طلاق طلاق واضح ہو کہ زید کی بیوی نے اور اس کی ایک بہن نے بھی سنا، لیکن زید کا کہنا ہے کہ میں خدا ورسول کو دین اور اسلام کو جان کر کہتا ہوں میں نے طلاق نہیں دیا ہے بار بار یہی الفاظ ادا کرتا ہوں کہ میں نے طلاق نہیں دیا ہے اب جو حکم شرعی ہو بیان فرمایا جائے۔ بینوا توجروا فقط

نصیر احمد جھوڑ پور اعظم گڑھ

الجواب

سوال کی عبارت سے ظاہر ہے کہ زید اپنی عورت کو ہی مخاطب کر کے وہ الفاظ کہہ رہا ہے ہاں یہ الفاظ کہتے وقت نشے میں ہے، اور بجائے عورت کا نام لینے کہ زینت کی مائی بشارت کو کہہ رہا ہے، اگر واقعہ بھی ہے تو زید کی عورت پر تین طلاق پڑگئی۔ ہدایہ (۳/۲۷۰) میں ہے: طلاق السکران واقع۔
نشہ والے کی طلاق پڑجاتی ہے:

اور شامی میں ہے: لو کانت مشار الیھا وغلط فی اسم ابیھا واسمھا لایضر لان تعریف الاشارۃ الحسیۃ اقویٰ من التسمیۃ

عورت کی طرف اشارہ کیا اور اس کا نام غلط لیا تو غلط نام لینے سے کچھ نہ ہوا اشارہ کافی ہے۔ یہ اصل مسئلہ کی صورت ہوئی لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ شوہر کو مذکورہ بالا جملہ بولنے سے انکار ہے اور عورت اس کی مدعی ہے عورت کے پاس گواہ نہیں ہیں، ایسی صورت میں شوہر کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہوگی اور حکم بھی دیا جائے گا کہ طلاق واقع نہ ہوئی، لیکن عورت چونکہ طلاق کی دعویدار ہے تو اس کے لیے حکم یہ ہوگا کہ جس طرح بھی ممکن ہو شوہر سے چھٹکارا حاصل کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اس شکل میں میاں بیوی میں سے جو جھوٹا ہوگا عذاب اس پر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید اور اس کی بیوی ہندہ کے درمیان کچھ نزاعی گفتگو ہوئی، اسی دوران زید نے اپنی بیوی ہندہ کو کہا میں نے طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا۔ اس وقت ہندہ زید کی نظر سے دور ہٹ گئی تھی یعنی مکان سے باہر جا چکی تھی۔ ہندہ کا بیان ہے کہ ہم نے طلاق کا لفظ نہیں سنا تھا لیکن وہاں چار پانچ عورتیں نیز ایک تیسرا بکر موجود تھا مذکورہ عورتوں اور بکر کا بیان ہے کہ زید نے ہندہ کو طلاق دے دیا ہے لیکن زید یہ کہتا ہے کہ میں نے تو یہ کہا تھا طلاق دے دوں گا۔ اب ایسی صورت میں شریعت کیا اجازت دیتی ہے شرع کے رو سے جواب عنایت فرمائیں۔
نوٹ:- یہ ساری باتیں زید حالت نشہ میں کہا ہے۔ المستفتی: محمد اسلام عظمت اعظم گڑھ

الجواب

نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

ہدایہ(۲/۳۷۰) میں ہے:"طلاق السکران واقع"

صورت مسئولہ میں جن عورتوں اور مرد نے طلاق کے الفاظ سنے اوران میں سے مرد اور دو عورتیں عادل ثقہ ہوں، یعنی شرعاان کی گواہی مقبول ہو تو زید کے کہنے کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔ عورت کو تین طلاق واقع ہو جائے گی، اوراگر وہ قابل گواہی نہ ہوں اور زید قسم کھالے گا کہ میں نے طلاق دیا نہیں۔ بلکہ دے دوں گا کہا ہے تو قسم کے بعد اس کی بات مان لی جائے گی، اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۹ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

(۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو شراب پی کر نشہ کی حالت میں ندامارتے ہوئے کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا بقول ولی وصی کے زید اس لفظ کو تین بار دہرایا نشہ ختم ہونے کے بعد زید سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو کہہ رہا ہے کہ مجھے کوئی خبر نہیں ہے اور زید کی بیوی ہندہ کہہ رہی ہے کہ میں طلاق کا لفظ نہیں سنی ہوں اور محمد ولی کو جو گواہی دے رہا ہے وہ پنج وقتہ نماز بھی نہیں پڑھتا اور داڑھی بھی نہیں رکھتا ہے اور دوم گواہ امان خاں کہہ رہے ہیں کہ میں طلاق کا لفظ ایک بار سنا ہوں طلاق واقع ہوگی کہ نہیں؟ از روئے شرع جواب ارسال فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ داؤد حسین، ضلع سرگجہ ایم پی

الجواب

نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ (۲/۳۷۰) میں ہے:" طلاق السکران واقع" مگر صورت مسئولہ میں شوہر بے سدھ تھا اپنا پتہ ہی نہیں کہ میں کہاں ہوں۔ اور عورت بھی سننے سے انکار کرتی ہے بقول سائل دو آدمیوں نے طلاق کا لفظ سنا جس سے اتنی بات کا تو ظن غالب ہوتا ہے کہ شوہر نے طلاق دی اس بارے میں البتہ شک ہے کہ ایک بار دیا یا تین بار ایسی صورت میں خود شوہر اپنے دل سے فیصلہ کرے اور طبیعت کا رجحان جس طرف ہو اس پر عمل کرے اور اپنی طبیعت سے فیصلہ نہ کر سکے تو دونوں قول ہیں ایک طلاق مانے، یا تین، درمختار میں ہے:" واذا شك اطلق واحدة او اکثر بنی علی الاقل" اور شامی میں قاضیخان کے حوالہ سے ہے:" اذا کان لا یدری اثلاث ام اقل یحری وان تساویا عمل بما شد ذلك علیه" واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۹ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ

(۴) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اور ہندہ باہم میاں بیوی ہیں۔ تقریبا بائیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے ازدواجی زندگی

گذارتے ہوئے۔ ادھر تقریباً سات سال سے زید دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔ شراب نوشی کا بھی عادی ہے۔ ہندہ کا بیان ہے کہ زید نے مجھ سے کانپور جانے کے لیے کرایہ کا سوال کیا۔ پس ہندہ نے کہا میں چار مرتبہ کرایہ دیکر تم سے بخوبی واقف ہو چکی ہوں۔ اس لیے گواہوں کے سامنے تم کو پیسہ (کرایہ) دوں گی تاکہ معلوم ہو سکے کہ تم پھر واپس آؤ گے یا نہیں؟ پس زید نے کہا نہیں آؤنگا تم کیا کر سکتی ہو؟ اور تم چاہتی کیا ہو؟ طلاق؟ تو لو طلاق، طلاق، طلاق۔ بیک زبان یکے بعد دیگرے تین طلاق دے دیا۔ اس کے بعد ہندہ کے بھائی نے مارا اور مارنے کے بعد گاؤں کے لوگ زید کو گاؤں کے باہر چھوڑ آئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد زید آیا تو لوگوں نے سوال کیا کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق کیوں دیا؟ جس کی وجہ سے تم کو مار بھی کھانا پڑا۔ تو زید لاعلمی کا اظہار کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں۔ زید کے متعلق از روئے شرع کیا حکم ہے؟ برائے کرم قرآن وحدیث سے جواب عنایت فرما کر مشکور ہوں۔

العارض: سیدہ بنت بشیر ہریا پہاڑ ضلع گورکھپور یوپی

الجواب

سائلہ کا بیان ہے کہ زید دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔ اور شراب بھی پیتا ہے، اگر وہ اپنے بیان میں سچی ہے تو وہ اس بات کا فیصلہ خود کرے کہ اس نے پاگل پن کی حالت میں طلاق دیا ہے۔ یا شراب کے نشہ کی حالت میں۔ پاگل پن میں طلاق دیا ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔ ہدایہ (۳/۴۰۶۸) میں ہے:

ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً، ولا یقع طلاق الصبي والمجنون۔

اور اگر شراب کے نشہ میں طلاق دی ہے۔ تو طلاق واقع ہو گئی۔ ہدایہ (۳/۴۷۰) میں ہے:

طلاق السکران واقع۔ تو اگر نشہ یا ہوش کے عالم میں طلاق دی ہو تو ہندہ زید پر حرام ہو گئی۔ اور اب اس پر لازم ہے کہ زید سے علیحدہ ہو جائے۔ اور پاگل پن میں طلاق دی ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔ تو ہندہ ہی اللہ کے خوف سے ڈرے اور جو سچ ہو اس پر عمل کرے ورنہ آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو ۲۶ ربیع الآخری ۱۴۲۳ھ

(۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید پاگل سا ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ آسیبی اثر ہے لیکن کبھی ہوش وحواس میں ہوتا ہے تو سنجیدگی کی باتیں کرتا ہے اس اثناء میں ہوش وحواس کی باتیں کرتا ہوا ہندہ کے باپ سے نان ونفقہ کے سلسلہ میں مجبوری ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں اس طرح تین بار کہا پھر آخر میں معافی چاہی۔ تو ایسی صورت میں زید کی بیوی کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ فقط شہاب الدین احمد شاہ پور ضلع گورکھپور

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر واقعہ یہی ہے کہ زید پوری طرح ہوش وحواس میں تھا تو اس کی بیوی پر اس عالم میں دی ہوئی طلاق ضرور واقع جائے گی۔ درمختار میں ہے: "فلا یصح طلاق صبی و مجنون ومغلوب ای لا یفیق بحال واما الذی یجن ویفیق فحکمه کممیز" [مطلب فی طلاق المدهوش: ۳۳۳] شامی میں ہے: "کان ینبغی للشارح ان یقول فحکمه کعاقل ای فی حال افاقته" بچہ مجنون اور مغلوب العقل کی طلاق صحیح نہیں۔ یعنی وہ پاگل جس کو کبھی افاقہ نہیں ہوتا اور جو کبھی پاگل ہوتا ہے اور پھر ہوش میں آجاتا ہے اس کا حکم عاقل کا ہے کہ جس طرح اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اس سے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی اشرفیہ مبارکپور

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرا لڑکا پاگل ہو گیا تھا اور اس کی حالت یہ تھی کہ لوہے کی زنجیر میں باندھا تھا اور رات دن نیند نہیں آتی تھی کبھی قرآن پڑھنا اور کبھی گانا گانا اور کبھی ہوش کا یہ عالم رہتا کہ خیال ٹھیک نہیں رہتا اسی عالم میں اس نے اپنی بیوی کو کئی بار طلاق دیا۔ میں جب خدمت سے مجبور ہو گیا تو پاگل خانہ میں داخل کر دیا وہاں سے جب ٹھیک ہو کر آیا تو میں نے پوچھا تم نے کتنی بار اپنی بیوی کو طلاق دی تھی بتا تمھیں خیال تھا تو انھوں نے سب کے سامنے مسجد میں کہا کہ مجھے ایک بار کا خیال آتا ہے کہ میں نے طلاق دیا ہے ایسی حالت میں گذارش ہے کہ طلاق ہو گیا کہ نہیں؟ محمد حسین کھیاسا کن مجھوراڈاکخانہ پرہور بدھٹ ضلع گورکھپور

المستفتی: رفیع الدین صاحب از کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد

الجواب

صورت مسئولہ میں صرف وہی ایک طلاق پڑے گی جس کا اس کو خیال ہے بقیہ طلاقیں جو پاگل پن کے عالم میں دی گئیں وہ نہ پڑیں گی۔ عالمگیری (۱/ ۳۴۷) میں ہے: "لا یقع طلاق الصبی وان کان یعقل و المجنون۔ لہٰذا عدت کے اندر رجعت اور عدت گزر گئی ہو تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اس کے بعد اگر تین حیض آچکے ہوں تو اب رجعت بھی نہیں کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی دار العلوم اشرفیہ مبارک پور ۲۱/ جمادی الاخری ۱۳۸۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید جاہل اور نشہ خور ہے دینی و مذھبی احکام سے ناواقف ہے اس کی عورت دیندار اور پرہزگار ہے زید اپنی بیوی کو ناجائز کسب پر آمادہ کرنا چاہتا ہے عورت برابر انکار کرتی ہے۔ زید جب ایک روز نشہ میں اسے تین طلاق دیدتا ہے عورت بعد عدت دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو اب زید طلاق کا انکار کرتا ہے اور چوری کا الزام لگا کر پانچ ہزار کی فرمائش کر دیتا ہے۔ عدالت نے عورت کو ہر الزام سے بری کر کے دوسری شادی کو جائز کر دیا۔ اس مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ فقط
آسمہ خاتون جر کی کھاٹ ضلع گیا۔

الجواب
صورت مسئولہ میں اگر آسمہ خاتون شرعی گواہوں سے یہ ثابت کر دے کہ شوہر نے نشہ کی حالت میں ہی سہی اسے تین طلاق دیا ہے تو اس کا دوسرا نکاح صحیح ہو گیا۔ اور اگر گواہوں سے یہ بات ثابت نہ ہو گی تو قضاء قسم کے بعد شوہر کا قول معتبر ہوگا اور دوسرے نکاح کی اجازت نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:۔" البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر ۔ دعوی کرنے والا ثبوت فراہم کرے اور مدعا علیہ عدم ثبوت کی صورت میں قسم کھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی ۲۲ رمحرم الحرام ۹۷ھ؁ ۱۳، الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
مطیع الرحمٰن کو وقتاً فوقتاً بوجہ آسیبی اثر بے ہوشی کا عالم آجاتا ہے اور ایسے عالم میں وہ خلاف عقل و ہوش کام کر گزرتا ہے جیسے ماں باپ اور لوگوں کو گالی دینا اس کا گلا دبانا ان سے جھگڑا کرنا اور اونچی جگہوں سے کود جانا وغیرہ اور ایسی حالت میں کئی آدمی بھی اس کے سنبھالنے کے لیے ناکافی ہوتے ہیں ایک مرتبہ رات میں اس کے اوپر آسیبی اثر ہوا جس کے سبب بہت خلاف عادت کام بھی صادر ہوئے اس درمیان میں اس نے اپنی بیوی ساجدہ کو تین باریوں طلاق دیا میں نے للّن کی لڑکی ساجدہ کو چھوڑ دیا میں نے للّن کی لڑکی ساجدہ کو چھوڑ دیا میں نے للّن کی لڑکی ساجدہ کو چھوڑ دیا۔ سامعین کے نام یہ ہیں۔ شمس الحق۔ نور الحق۔ احسان علی۔ محمد یونس وغیرہ اب اسکے بعد صبح کو مطیع الرحمٰن کے چچا سلامت اللہ اس کو بلا کر اپنے گھر لے گئے اور پوچھا کہ تم نے رات کو کیا کہا تھا مطیع الرحمٰن نے صاف کہا کہ میں نے تین بار اس طرح کہا تھا میں نے للّن کی لڑکی ساجدہ کو چھوڑ دیا اس کو سننے والے سلامت اللہ کے لڑکے علیم الدین بھی ہیں جنہوں

نے اسی وقت ایک کاغذ پر مذکورہ الفاظ کے ساتھ طلاق نامہ لکھ کر مطیع الرحمٰن سے انگوٹھا کا نشان لگوایا پھر مطیع الرحمٰن اپنے چچازاد بھائی نورالحق کے پاس آیا جب نورالحق نے پوچھا کہ سلامت چچا کے پاس گئے تھے کیا ہوا، مطیع الرحمٰن نے جواب دیا کہ مجھ سے رات کے واقعہ کے بارے میں پوچھا کہ تم نے کہا تھا تو میں نے کہہ دیا کہ میں نے تین بار یہ کہا تھا میں نے للّن کی لڑکی ساجدہ کو چھوڑ دیا مذکورہ بالا تینوں شخصوں کا بیان ہے کہ مطیع الرحمٰن پر واقعہ مذکورہ کے پوچھ تاچھ اور دست خط کے وقت کوئی بظاہر آسیبی اثر نہیں معلوم ہوا تھا اور نہ کوئی خلاف عادت ایسی حرکت صادر ہوئی جیسی کہ بوقت آسیب زدگی میں صادر ہوا کرتی تھی ہاں کچھ گھبراہٹ اور غصہ کا اثر تھا اور تقریباً چار روز کے بعد مطیع الرحمٰن نے اپنی ماں سے کہا کہ میری بیوی کو بلاؤ (جو کہ مذکورہ واقعہ کے وقت میکے میں تھی) تو اس کی ماں نے کہا کہ تو نے چار روز قبل اپنی بیوی کو چھوڑ دیا اب کیسے بلاؤں۔ جس پر مطیع الرحمٰن نے صاف انکار کر دیا کہ میں نے نہیں چھوڑا ہے اور چند آدمیوں کے روبرو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اور قرآن اٹھا کر یہ کہا کہ میں نے اپنی اہلیہ کو نہیں چھوڑا ہے جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بے ہوشی میں کہا ہے۔ لہٰذا شرعی فتویٰ سے مطلع فرمائیں کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا بالدلیل عبدالمبین مصباحی عزیزی بنارس

الجواب

اس میں شبہ نہیں کہ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ عالم گیری (۱/ ۴۴۷) میں ہے: " لا يقع طلاق الصبي وان كان يعقل والمجنون " اور جنون آسیبی اثر سے بھی ہوتا ہے۔ شامی (۴/ ۳۳۲) میں ہے: " الجنون اختلال القوة المميزة بين الامور الحسنة والقبيحة اما لنقصان جبل عليه واما لا ستيلاء الشيطان عليه (ملخصا) اور پاگل اگر ہوش کے عالم میں سمجھ بوجھ کر جوبات کہے اس کا اعتبار نہیں۔ " المجنون حقيقة قد يعرف ما يقول ويريد " (شامی ص ر ۴۴۷)

پس صورت مسئولہ میں رات کو دورے کے وقت مطیع الرحمٰن نے جو کچھ کہا وہ تو واقع نہ ہوا اور صبح کے وقت ہوش کے عالم میں اس نے نہ کوئی نئی طلاق دی نہ اس کا اقرار کیا کہا تو یہ کہ میں نے رات کو یہ کہا کہ للّن کی لڑکی کو چھوڑ دیا یعنی رات کو جو کہا تھا اس کی خبر دی تو جب خود اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوئی تو اس کی خبر دینے سے کیسے طلاق واقع ہوئی، ہاں عظیم الدین نے کاغذ وغیرہ پر جو تحریر لکھی اس میں اگر صرف اتنا ہی تحریر ہے کہ للّن کی لڑکی کو چھوڑ دیا، اور رات کو یہ کہا وغیرہ تحریر نہیں ہے، اور ایسی تحریر پر مطیع الرحمٰن نے بحالت ہوش دست خط کئے ہیں پڑھ کر یا سن کر رضامندی سے تو اب یہ تحریر مثبت طلاق ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۴ رجمادی الاولیٰ ۹۱ ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کو قطعا یاد نہیں ہے کہ غصہ میں اس نے اپنی بیوی ہندہ کو کیا کہا مگر دو ایسی عورتوں کا کہنا ہے کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دیا۔ جو عادل ثقہ قابل قبول شہادت نہیں ہیں لہذا ایسی صورت میں زید کیا کرے اور زید اس بات پر قسم کھانے کے لیے تیار ہے کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے کیا کہا لہذا ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ مدلل تحریر کریں۔

المستفتی: جمال احمد ہاشمی۔ بڑھل گنج گورکھپور

الجواب

صورت مسئولہ میں دو عورتوں کے بیان سے طلاق ثابت نہیں ہوئی۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُم﴾[الطلاق : ۲] ہاں ان عورتوں کی بات کا اسے اعتبار ہو تو ان پر بھروسہ کر کے طلاق مان سکتا ہے۔

شامی میں ہے: وان اخبرہ عدول حضروا ذلك المجلس وصدقهم اخذ بقولهم۔ ملخصا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۹/۴/۵ھ

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے شراب پی اور حالت نشہ میں اس نے اپنی بیوی سے جھگڑا کیا اور بغیر مجلس بدلے تین طلاق ایک ساتھ دے دی۔ بطریق ایں طلاق، طلاق، طلاق۔ صبح نشہ ختم ہونے کے بعد زید بہت شرمندہ ہوا اور چاہتا ہے کہ اپنی بیوی ہندہ سے رجعت کروں۔ لہذا اب آپ ہی قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلہ کریں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے، کیا زید کی طلاق اس کی بیوی پر واقع ہوگئی اور اگر ہوئی تو کون سی طلاق، رجعی ، بائن، یا مغلظہ۔ اور زید کو اپنی بیوی کو نکاح میں برقرار رکھنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

برائے کرم ان سوالوں کے جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل طور پر جلد از جلد روانہ فرمائیں، عین نوازش وکرم ہوگا۔ اور ہاں ہندہ کئی بچوں کی ماں ہے جو زید کے ہیں اور سبھی شادی شدہ ہیں۔

المستفتی: اعجاز احمد قادری سیکم گوا

الجواب

نشہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ (۳/۳۷۰) میں ہے: "طلاق السکران واقع" اسی طرح ایک مجلس کی تین طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور خلاف سنت طلاق

دینے کی وجہ سے شوہر گنہگار بھی ہوتا ہے۔

ہدایہ (۳/۳۴۹) میں ہے طلاق البدعة ان طلقها ثلثا بكلمة واحدة او ثلاثا فی طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق و كان عاصيا۔

طلاق بدعت یہ ہے کہ عورت کو ایک لفظ سے تینوں یا تین لفظوں سے دے مگر ایک طہر میں دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے ایسا ہی قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ﴾ [البقرة: ۲۳۰] دو طلاق تک رجعی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے اور خیر خوبی سے چھوڑ دے کہ عورت کی عدت ختم ہو جائے تو عورت نکاح سے نکل جائے گی، اور اگر تیسری طلاق بھی دے دی تو اب بے حلالہ عورت شوہر پر حلال نہ ہوگی حضرت امام ابن ہمام فتح القدیر (۳/۴۵۱) میں تحریر فرماتے ہیں: ذهب جمهور الصحابة والتابعين و من بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلث۔ جمہور صحابہ کرام اور سارے تابعین اور تمام ائمہ (یعنی شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی) سب کے سب کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق تین ہی مانی جاتی ہے۔

اس کے خلاف ابن قیم ظاہری گمراہ کی پیروی میں آج کل غیر مقلدوں نے بھی شور مچایا ہے گورنمنٹ انڈیا بھی اس کی بھرپور پشت پناہی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان مفسدوں کے شر سے پناہ میں رکھے اور دین پر مضبوطی سے قائم رہنے کی توفیق بخشے۔

سائل کے بیان سے ظاہر ہے کہ زید نے عورت سے جھگڑا کرنے کی صورت میں ہی عورت سے طلاق کے الفاظ کہے تو گو لفظ میں طلاق کے الفاظ کے ساتھ تم کو یا عورت کا نام لے کر فلانی کو نہ کہا جب شوہر کا خطاب اور توجہ عورت کی ہی طرف تھی تو اس طلاق کی اضافت بھی عورت کی طرف متحقق ہوگی۔

پس صورت مسئولہ میں شرع میں حکم یہی ہے کہ عورت پر تین مغلظہ طلاقیں پڑ گئیں، اور وہ زید پر حرام ہوگئی۔ زید اس سے دوبارہ شادی کرنا چاہے تو عورت اپنی عدت پوری کرنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے شادی کرلے اور وہ اس کے ساتھ صحبت کرے پھر دوسرا شوہر اسے طلاق دیدے اس کے بعد عورت اس طلاق کی عدت بھی پوری کرے۔ پھر زید اس سے شادی کرے۔ اور جب اس کے لڑکے ہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بچوں میں سے کسی کے ساتھ رہے۔ زید کے لیے اب وہ بالکل اجنبی ہے تو اس سے اس کا کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۷ر جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

آج سے تقریبا چار سال قبل زید کی پہلی شادی ہوئی تھی۔ شادی کے کچھ دنوں بعد زید کا دماغی توازن بگڑ گیا تھا اس درمیان زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دیا تھا۔ بعدہ زید کے گھر والوں نے زید کو رانچی کے پاگل خانہ میں داخل کیا تھا جس کی ڈاکٹری رپورٹ آج بھی موجود ہے۔ علاج ومعالجہ کے کچھ دنوں بعد زید کا دماغی توازن ٹھیک رہا پھر سال بھر کے بعد زید کی دوسری شادی کردی گئی شادی کے دو سال بعد تک دماغی توازن ٹھیک رہا پھر بگڑ گیا تو ان کے گھر والوں نے زید کا علاج شروع کردیا ایک ماہ علاج کو ہوئے تھے کہ زید نے دوسری منکوحہ کو بھی طلاق دے دیا۔ طلاق کے الفاظ یہ تھے "میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا۔"

محمد سلیم کے دماغی بیماری کی سند

ترجمہ: یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ محمد سلیم ولد حاجی بشیر ایک ایسی دماغی بیماری میں مبتلا ہے جس میں آدمی کا من بے حد بگڑ جاتا ہے کبھی ٹھیک اور کبھی از حد غصہ ور ہو جاتا ہے جسے "سینک وریسیو سائکولس" کے نام سے جانتے ہیں۔ انہیں ڈاکٹر کے ذریعہ لمبے وقت تک علاج کی ضرورت ہے۔ جس میں دوا اور بغیر دوا کا منو ویگیانک دونوں شامل ہے۔

(یہ ڈاکٹر ورجیندر ناتھ پاٹھک کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کی سند ساتھ میں لگی ہوئی ہے۔)

نوٹ: زید سے پوچھے جانے پر آج بھی وہ طلاق کے بارے میں کہتا ہے کہ میں نے طلاق دیا۔

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ مسئلہ کا حل بذریعہ استفتاء مفتی بنارس سے دریافت کیا تھا جس کا جواب بھی آگیا لیکن صاحب معاملہ کے بعد اصرار پر زید نے ایک استفتا بریلی شریف بھی بھیجا اور اس کا بھی جواب آیا، لیکن دریں اثنا صاحب معاملہ نے اسی استفتاء کی نقل بریلی کے کسی ادارہ یا جامعہ میں بھیجی جس کا جواب عوامی سطح پر مشتبہ ہے، اس لیے خاکسار ان تینوں استفتا اور ان کے جواب کو عالی جناب مفتی اعلی گھوسی کی خدمت باوقار میں ارسال کر رہا ہے کہ ان تینوں جوابات میں سے کس پر عمل کرے۔ ازراہ کرم جواب عنایت فرما کر عوام کو اس شش وپنج کی حالت سے بچائیں اور مفتیان کرام اس کے متضاد جوابات کا حل نکالنے کا افضل طریقہ بتائیں۔ للہ جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں ہی عنایت فرمائیں۔

خاکسار: عبدالحکیم ولد چھوٹک گرہست مکان نمبر A33/14 جلالی پورہ وارانسی یوپی

الجواب

تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار (۳۳۱/۴) میں ہے: لا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ و المجنون والصبي والمعتوہ والمبرسم و المدھوش۔

آقا کا اپنے غلام کی عورت کو اور مجنون کو اور بچے اور معتوہ اور برسام والے اور مدہوش کی طلاق واقع نہیں۔شامی (۳۴۴/۴) میں ہے: فان الجنون فنون و لذا فسرہ فی البحر باختلال العقل و ادخل فیہ العتہ والبرسام والاغماء و الدھش و یوید ما قلنا بعضھم العاقل من یستقیم کلامہ وافعالہ الا نادرا والمجنون ضدہ وایضا فان بعض المجانین یعرف ما یقول و یریدہ ویذکر ما یشھد الجاھل بہ بانہ عاقل ثم یظھر منہ فی مجلسہ ما ینافیہ فاذا کان المجنون حقیقۃ قد یعرف ما یقول و یقصدہ فغیرہ بالاولی۔ فالذی ینبغی التعویل علیہ فی المدھوش و نحوہ اناطۃ الحکم بغلبۃ الخلل فی اقوالہ و افعالہ الخارجۃ عن عادتہ فمادام فی حال غلبۃ الخلل فی الاقوال والافعال لا تعتبر اقوالہ و افعالہ و ان کان یعلمھا و یریدھا لان ھذا المعرفۃ والارادۃ غیر معتبرۃ لعدم حصولھا عن ادراک صحیح (جلددوم ص ۳۵۲،۳۵۳)

جنون کی کئی قسمیں ہیں اس لیے صاحب بحرالرائق نے جنون کی تعبیر خلل دماغ سے کی جس میں معتوہ اور برسام والا اور بے ہوشی اور دہشت کو داخل مانا ہے۔

اور ہمارے کلام کی تائید بعض فقہا کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ عاقل وہ ہے کہ اس کے اقوال اور افعال درست ہوں کبھی کبھار ایسی گڑبڑی ہو جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، اور پاگل وہ ہے کہ عموما اس کے اقوال وافعال درست نہ ہوں اور اسمیں کبھی کبھار کی درستگی کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ بعض پاگل بھی کسی وقت ایسی باتیں کرتے ہیں جس کو جانتے ہیں اسی کا ارادہ کرتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں کہ ان کے حال سے بےخبر ان کو دیکھتا ہے تو عاقل سمجھتا ہے، پھر فورا اسی مجلس میں وہ دیوانگی اور ناسمجھی کی باتیں کرتا ہے تو جو اس سے کم درجہ کا ہو بدرجہ اولی یاد رکھے گا۔

تو مدہوش وغیرہ میں جس پر اعتماد کیا جائے یہی ہے کہ پاگل پنے کے حکم کا دارومدار اسی پر ہے کہ اگر اکثر اقوال وافعال میں خلل ہو اور وہ عادت سے خارج ہوں تو وہ پاگل کے حکم میں داخل ہیں اور جب تک وہ اس حال میں ہوں اس وقت تک ان کے اقوال وافعال کا اعتبار نہیں گو وہ ان کو جانتے ہوں اور ارادہ کرکے کہا ہو کہ یہ معرفت وارادہ غیر معتبر ہے، کیونکہ یہ معرفت صحیح کی وجہ سے حاصل نہیں۔

اس عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔(۱) جنون کی مختلف قسمیں ہیں۔(۲) صاحب بحر

الرائق نے جنون کی تعریف میں خلل دماغ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (۳) عتہ، برسام، مدہوش سب جنون کی ہی قسمیں ہیں اوران سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (۴) عقلمند اس کو کہتے ہیں جس کے بیشتر اقوال و افعال صحیح ہوں اور کبھی کبھار کوئی غلط فعل صادر ہو تو اس کا لحاظ نہیں۔ (۵) مجنون وہ ہے جس کے اقوال و افعال غلط ہوتے ہوں کبھی کبھار کوئی صحیح قول وفعل صادر ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں۔ (۶) عتہ، دہش وغیرہ جنون کی ادنی قسمیں ہیں اوران پر جنون کا حکم نافذ کرنے کا مدار اس امر پر ہے بیشتر اقوال وافعال میں غلطی واقع ہو تو جنون کا حکم نافذ ہوگا۔

(۷) اور جب تک وہ اس حال میں ہے اس دوران کے تمام اقوال وافعال ہی غلط تصور ہوں گے اگر چہ وہ یہ سمجھ کر کہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اوراسے یاد رہے کہ میں نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ کیونکہ حقیقی پاگل بھی بعض اوقات باتیں سمجھ داری کی کرتا ہے۔ اور وہ اسے یاد بھی رہتی ہیں تو جو اس سے کم درجہ کا پاگل ہو تو وہ تو بدرجہ اولی سمجھ سکتا ہے اور باتیں یاد رکھ سکتا ہے۔

(۸) اور کم افعال اور اقوال غلط اور زیادہ صحیح ہوں تو ان کے اقوال وافعال صحیحہ کا اعتبار ہوگا اس پر جنون کا حکم نافذ نہ ہوگا اور اس کی دی ہوئی طلاق واقع ہوگی۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام اہل سنت فرماتے ہیں:

مسلوب الحواسی کی اعلیٰ قسم تو جنون ہے، اور ادنی قسم عتہ جس کے صاحب کو معتوہ کہتے ہیں، اس میں بھی اس قدر ضروری ہے کہ تدبیریں اس کی ٹھیک نہ رہیں، سمجھ اس کی درست نہ ہو اور باتوں کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو، ابھی بیٹھا ہے خوب ہوش وحواس کی باتیں کرتا ہے اور ابھی خرافات اور ہذیانات بکنے لگا۔ پھر علامہ شامی کی اس عبارت کا حوالہ دیا ہے کہ مدار غلط اعمال واقوال کی کثرت پر ہے۔

صورت مسئولہ میں ڈاکٹری سرٹیفکٹ اور سوال سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ زید کا جنون دوسرے ہی قسم کا ہے۔ جس میں صحیح اور غلط افعال واقوال کی گارنٹی نہیں ہوتی البتہ مجموعی طور سے اس سے غلط قسم کے اقوال وافعال کی زیادتی ہوتی ہے۔

زید نے دوسری عورت کو اگر ایسی ہی حالت میں طلاق دیا ہے کہ اس کے غلط اقوال صحیح کے بنسبت زائد ہوتے تھے تو اس کے یاد رکھنے اور نہ رکھنے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ ادنی درجہ کا پاگل ہے اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور مولانا اختر رضا خان صاحب بریلی کا فتوی صحیح ہے۔ بنارس اور منظر اسلام کے مفتی صاحبان کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ جب تک اعلیٰ قسم کا جنون نہ ہو طلاق واقع ہو جاتی ہے جبھی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ طلاق دینے کے وقت کم از کم اس قدر ہوش وحواس درست تھے کہ وہ طلاق کی حیثیت سمجھ سکے

اور آج بھی اس کے حواس اتنے درست ہیں کہ اس وقت طلاق دینا اس کو یاد ہے اور خود انہیں یہ یاد ہی نہیں رہا کہ معتوہ، مدہوش، مبرسم ایسے ہی پاگل ہیں جن کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگر یہ ان کو طلاق دیتے وقت طلاق کی معرفت بھی ہو اور بعد میں ان کو طلاق دینا یاد بھی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۹ر صفر المظفر ۱۴۱۹ھ

(۱۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید ایک غریب طبقہ کا آدمی ہے اس نے اپنی لڑکی کی شادی بکر کے ساتھ کردی اس سے دو بچے بھی ہوئے۔ اور اب تقریباً پانچ سال سے بکر مثل پاگل کے ہو گیا ہے۔ اور اس کا حال یہ ہے کہ بیوی بچوں کی کوئی خبر نہیں لیتا کہ کیا کھاتے ہیں اور کیا پیتے ہیں۔ اور کس طرح زندگی بسر کررہے ہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی دوسرا آدمی کوئی کام کرنے کے لیے کہہ دیتا ہے تو پورا کا پورا دن جب تک کام ختم نہ ہو جائے کرتا ہی رہتا ہے۔ اور کام ختم ہونے کے بعد اپنی مزدوری بھی نہیں مانگتا۔ اور اگر کھانا کھلا دیا تو کھالیے اس کے لیے بھی یہ نہ کہیں گے کہ کھانا دو۔ اور کبھی کبھار گھر پہنچ جاتا ہے تو اپنے بچوں کا سر اور جسم دبانے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ بیٹے بیٹے ٹھیک ہو نہ اور کچھ دیر تک گھر رہے گا۔ اور پھر چلا جائے گا۔ اور پھر چار پانچ روز کے بعد گھر آئے گا اور وہ بھی چند گھنٹہ کے لیے اور پھر چلا جائے گا۔

اور چونکہ زید جو کہ اس لڑکی کا باپ ہے وہ ایک غریب انسان ہے۔ وہ بچوں اور اپنی لڑکی کا خرچ بھی پورا نہیں کرسکتا۔ ہاں البتہ وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ اس کی لڑکی کا رشتہ اس سے منقطع ہو جائے اس سلسلہ میں شرعی حکم کیا ہے۔ المستفتی مولوی محمد حنیف منہاجپور اعظم گڈھ

الجواب

سوال میں بکر کے بارے میں جو تفصیل لکھی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پاگل نہیں ہے بلکہ بے وقوف ہے۔ اور بے وقوف اپنی عورت کو طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

درمختار (۴/۴۲۳) میں ہے:

يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مكرها او هازلا او سفيها و خفيف العقل وهو خفة العقل تبعث الانسان على العمل فى ماله بخلاف مقتضى العقل۔

جو اپنے مال میں تقاضائے عقل کے خلاف کام کرے وہ سفیہ ہے۔ اور اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے تو زید کو چاہئے کہ وہ بکر سے طلاق حاصل کرے اور عدت کے بعد اپنی لڑکی کو کہیں بیاہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۶ر محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

مجبور شخص کی طلاق کا بیان

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان ذوی الاحترام مسئلہ ذیل میں کہ
زید اپنی بیوی کو بلانے کے لیے اپنی سسرال گیا ہندہ (جو زید کی بیوی ہے) کے باپ اور بھائیوں نے زید کو تنہا پا کر طلاق کا مطالبہ کیا زید نے طلاق دینے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ طلاق دینے کے لیے نکاح نہیں کیا تھا اس پر ہندہ کے بھائیوں نے زید کو چاقو دکھایا اور زدوکوب کی دھمکی دی کہ اگر تم طلاق نہیں دوگے تو حشر تمہارا برا ہوگا۔ زید خوف ودہشت سے رونے لگا اور کہا کہ ہم طلاق دینے نہیں آئے ہیں طلاق نہیں دیں گے لیکن ہندہ کے باپ نے غلط انداز سے پیش آتے ہو۔ جب یہ کہا کہ عافیت چاہتے ہو تو تین مرتبہ کہدو۔ طلاق، طلاق، طلاق زید نے جان کے خوف اور مار پیٹ کے ڈر سے کہہ دیا طلاق ،طلاق، طلاق۔
نیز یہ کہ سادے کاغذ پر زبردستی زید سے نشان انگوٹھا بھی لے لیا لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں؟۔ اگر ہوئی تو کتنی طلاق ہو جانے کی صورت میں ہندہ زید پر کس طرح حلال ہو سکتی ہے طلاق میں اضافت واشارہ کی کچھ حیثیت واہمیت ووقعت ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا   المستفتی عبد العزیز وتاج محمد معرفت مولوی شمیم بیگ صاحب حشمتی سعد ۶۲ نگر ضلع گونڈہ

الجواب

اکراہ شرعی ہو جب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
درمختار میں ہے: یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھا۔
[مطلب طلاق الدور: ۴/۳۲۳)
مگر یہاں سوال میں جو الفاظ مذکور ہوئے ان میں اضافت نہیں ہے ایسی صورت میں شوہر سے قسم کھلائی جائے گی اگر قسم کھا کر وہ کہدے کہ ان الفاظ کے بولنے کے وقت عورت کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ فتاوی رضویہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم   عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۲۔۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ
زید سے اس کی مدخول بہا بیوی کے متعلق طلاق نامہ لکھنے کا مطالبہ کیا گیا، زید طلاق نامہ لکھنے پر تیار نہیں ہوا، مطالبہ کرنے والے نے زید کو اتنا مارا پیٹا جس سے زید بے تاب ہو گیا اور طلاق نامہ لکھنے پر تیار ہو کر اس نے پوچھا کیا لکھوں؟ بکر کی تلقین کے مطابق زید نے لکھا کہ میں نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق

دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ میں اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہوں۔ مذکورہ بالا لفظ صریح جو میں نے لکھا مع ہوش وحواس کے یہ واضح رہے کہ بکر نے زید سے طلاق کے مذکورہ بالا الفاظ صرف لکھوائے زید کی زبان سے طلاق کے الفاظ کہلوائے نہیں دریافت طلب دو امر ہیں۔

امر اول۔ یہ ہے کہ زید کو مار پیٹ کر اس سے زبردستی طلاق لکھوائی گئی، لیکن زید کی زبان سے طلاق نہیں دلوائی گئی، تو ایسی صورت میں زید کی بیوی پر شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

امر دوم۔ یہ ہے کہ ایکبارگی تین طلاق دینا یا تین طلاق دلوانا شرع کے نزدیک جائز ہے یا حرام بینوا وتوجروا

المستفتی: ابوالحسن متعلم مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی ۷ ربیع النور ۱۴۰۷ھ

الجواب

(۱) برتقدیر صدق مستفتی سوال کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اکراہ شرعی تھا پس اگر زید نے اس صورت میں صرف قلم سے لکھدیا اور زبان سے الفاظ طلاق ادا نہ کیے اور دل میں طلاق دینے کی نیت بھی نہ کی ہو تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

شامی (۴/۴۲۲) میں بحر کے حوالہ سے ہے: ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لاتطلق۔

(۲) ایک ساتھ تین طلاق دینا یا دلوانا حرام ہے۔

درمختار (۴/۳۲۰) میں ہے: والبدعی ثلاث او اثنان بمرۃ او مرتین والمراد بھا المحرمۃ لتصریحھم بعصیانہ۔ یہ فعل ضرور گناہ ہوگا مگر طلاق واقع ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۳۰ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

(۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اور ہندہ کے درمیان کچھ کشیدگی تھی جس کی وجہ سے تقریباً پانچ سال تک ہندہ اپنے میکے میں رہتی رہی۔ ہندہ کے میکے والوں نے اخراجات کے لیے عدالت کا سہارا لیا۔ عدالت نے لڑکے کو طلب کرلیا وہاں لڑکے نے عدالت کے سامنے اقرار کرلیا کہ ہم نے ہندہ کو طلاق دے دیا مگر یہ واضح نہیں ہے کہ کونسی طلاق کتنی طلاق دیا مگر عدالت نے طلاق مان کر خرچہ وغیرہ دینے کا حکم نافذ کردیا۔ اب زید کا کہنا ہے کہ ہم نے عدالت کے خوف سے اتنا اقرار کرلیا ہے مگر میں ہندہ کو لے جانا چاہتا ہوں۔ صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں جواب تحریر فرمائیں۔

المستفتی: محمد مصطفیٰ ابن سراج الدین محلہ ہذف ٹولہ بڑہل گنج گورکھپور ۸ر جولائی ۲۰۰۱ء

الجواب

شوہر کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ اس نے اپنی عورت کو ایک سال قبل وکیل کے دباؤ سے طلاق دے دی ہے۔ تو صورت مسئولہ میں عورت شوہر کے نکاح سے نکل گئی، اگر تین طلاق دی ہو تو حلالہ کے بعد نکاح میں آسکتی ہے، اور اگر تین طلاق سے کم دی ہو تو عورت کی رضا مندی سے دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

ہدایہ اولین (۳۶۹/۳) میں ہے: "طلاق المكره واقع"۔

نیز (۱۵۷/۴) اسی میں ہے: "اذا كانت الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة و بعد انقضائها و ان كان الطلاق ثلاثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها" واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۹ رجولائی ۲۰۰۱ء

(۵) **مسئله** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی منکوحہ بغیر شوہر کی اجازت کے میکے گئی اور کسی طرح زید کے ساتھ رہنے کے لیے تیار نہیں ہے لڑکی اور اسکے گھر والے طلاق کے لیے بضد ہیں جبکہ زید اپنی منکوحہ کو اپنے پاس رکھنے کے لیے تیار ہے۔ اس صورت میں اگر زبردستی زید سے طلاق لی جائے تو کیا زید پر مہر خرچ اور سامان جہیز دینا ہوگا یا نہیں؟ واضح ہو کہ زید کا ایک لڑکا جو کہ چھ ماہ کا ہے تقریبا اس کو بھی زید کی منکوحہ سسرال میں اپنی ساس کے پاس چھوڑ کر گئی ہے۔ جس کی پرورش زید اور زید کی ماں چھ ماہ سے کرار ہے ہیں۔

المستفتی: مطیع الحق عرف منو، رگھولی پوسٹ گھوسی ضلع مئو

الجواب

شریعت میں زبردستی کی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔ ہدایہ میں ہے: " طلاق المكره واقع "

اور اگر عورت کے میکہ والوں نے اس طرح طلاق لے لی اور باہم کوئی بات طے نہ ہوئی تو عورت مہر خرچ عدت اور جہیز سب کی حقدار ہوگی۔ ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء: ٤]

اور تم مہر کی رقم خوش دلی سے ادا کرو۔ یہ مہر کے بارے میں حکم ہوا۔ ﴿واسكنوا هن من حيث سكنتم﴾ اس آیت سے عورتوں کے بارے میں خرچہ اور سکنی کا حکم ہوا۔ درمختار میں ہے:

"كل احد يعلم ان الجهاز ملك المرأة وانه اذا طلقها تاخذه كله " [٤/ ٢٣٠]

جہیز عورت کی ملک ہے جب شوہر طلاق دے تو وہ اپنا کل جہیز لے گی۔ یہ جہیز کا حکم ہے۔ لیکن اگر زید یہ کرے کہ میں مہر کے بدلے میں طلاق دیتا ہوں تو مہر کی ادائے گی سے بچ جائے گا۔ قرآن شریف میں ہے:

﴿فان خفتم ان لا يقيما حدود الله فلا جناح عليهما فيما افتدت به﴾[البقرة:۲۲۹]
اگر یہ ڈر ہو کہ میاں بیوی اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو عورت کچھ رقم کے بدلہ شوہر سے گلو خلاصی کرا سکتی۔ اور مہر کا ہم نے تذکرہ اس لیے بار بار کیا کہ بہار شریعت میں ہے کہ اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر عوض لینا مکروہ ہے، اور عورت کی طرف سے زیادتی ہو تو مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔ اور سوال میں عورت کی ہی زیادتی بتائی گئی تو مہر پر خلع میں حرج نہیں، اور بچہ کی پرورش کا خرچ تو شوہر کے ذمہ ہوتا ہی ہے۔
قرآن شریف میں ہے:﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة:۲۳۳] تو اس کا مطالبہ اولیائے عورت سے آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۵ رصفر ۱۴۲۶ھ

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید کی شادی ہندہ سے ہوئی اور زید آج سے دس سال قبل پیٹ کا مریض تھا بعدہ اس کے اندر نامردگی پائی گئی، اس وجہ سے ہندہ زید کے گھر جانا نہیں چاہتی، اور زید طلاق بھی نہیں دینا چاہتا ہے، اور زید دو سال سے علاج بھی کرا رہا ہے، لیکن ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے، اس صورت میں ہندہ کیا کرے؟ جواب جلد از جلد مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا
المستفتی شمیم احمد گولہ بازار گورکھپور یوپی

الجواب

اگر ایک بار بھی زید وظیفۂ زوجیت ادا کر چکا ہو اس کے بعد نامرد ہوا ہو تو اب سوائے طلاق اور کوئی چارہ نہیں۔ خواہ برضا ورغبت طلاق دے یا زبردستی طلاق کے الفاظ کہلوائے جائیں ہر طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔ ہدایہ میں ہے: "طلاق المكره واقع "[۳/۳۶۹] اور ایک بار بھی اس نے ہندہ سے صحبت نہ کی ہو تو ہندہ دیندار مسلمانوں کی پنچایت میں زید کا نامرد ہونا ثابت کر لیجائے تو پنچ ایک سال کی مزید مدت علاج کیلیے دینگے اگر اس کے بعد بھی وہ نامرد رہے تو شوہر سے طلاق دینے کیلیے کہیں اگر وہ طلاق نہ دے تو قاضی دونوں میں تفریق کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱ ر ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۷۔۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
میری لڑکی کا شوہر میری لڑکی کو بیجا بہت زدوکوب کرتا تھا اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا تھا ہر

چند بتانے کی کوشش کی گئی مگر بے سود رہا لڑکی کے شوہر میں شراب پرستی اور اسی طرح کی دوسری علتیں تھیں، لہذا سوائے اس رشتہ کو ختم کرنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا تو لڑکی رہنے کیلیے راضی نہیں، اور لڑکا طلاق دینے پر رضا مند نہیں، لہذا کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا، کورٹ میں حاضری کے روز اکثر غیر حاضر رہتا، چنانچہ آخری پیشی کے دن بھی وہ غیر حاضر رہا چار و نا چار جج نے لڑکی کی زبانی اس کے حالات واقعات سن کر یک طرفہ فیصلہ کردیا کہ لڑکی کو لڑکے پر کوئی حق نہیں رہا، اس واقعہ کو ڈھائی مہینہ گذر گیا ہے، اب سوال یہ ہے کہ جب کورٹ نے فیصلہ کردیا تو کیا اب شرعی حیثیت سے بھی نکاح ختم ہوجائے گا کہ نہیں؟ اور فیصلہ کی تاریخ سے عدت پوری ہونے پر لڑکی کیا نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(۲) اگر نکاح فسخ نہیں ہوا تو شرعی حیثت سے لڑکی کیلیے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ محمد شبیر خادم

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر لڑکے نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا اور تحریر لکھتے وقت زوجہ کا پورا نام لکھنے کے بجائے اپنی بیوی یا اپنی مسماۃ لکھا تو کیا اس تحریر سے طلاق نہیں ہوتا اگر کوئی لڑکا اپنے والد کے علاوہ اپنے سر پرست کے نام (جسے اس نے بچپن سے پالا ہے) ولدیت میں لکھ کر کے اور نکاح کے وقت بھی اپنا نام اسی طرح درج کرائے تو کیا اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا اور اس کا نکاح اس طرح سے ہو چکا ہے تو شریعت کی رو سے اس بارے میں کیا حکم ہے؟ امید ہے کہ آپ مندرجہ بالا سوالات کا جواب عنایت فرمائیں گے۔

محمد شبیر خادم

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں سوائے طلاق کے خلاصی کی کوئی صورت نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة:۲۳۷] خواہ برضاء ورغبت طلاق دے خواہ زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلوالیے جائیں، ہر طرح طلاق واقع ہوجائے گی۔ ہدایہ (۳۶۹/۳) میں ہے "طلاق المکرہ واقع"۔

(۲) طلاق دیتے وقت عورت کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔ جس طرح بھی سمجھ لیا جائے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہے، طلاق پڑجائے گی۔ (۳) صحیح ہوجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱/ جمادی الاولیٰ ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

مسلم انجمن ارباب بعد سلام کے گذارش یہ ہے کہ میری شادی خانہ آبادی شہادت خلیفہ بن باقر خلیفہ موضع پگار تھانہ بڑگاؤں ضلع ہزاری باغ کے ہمراہ ہوئی تھی جو آج عرصہ نو سال کا ہوا ہے شادی کے بعد

میں بمشکل دوسال اپنے شوہر کے ساتھ اپنے سسرال میں دن گذار سکی اس کے بعد شوہر مذکور کے ظلم وستم اور بیجا سلوک کی وجہ سے مجھے اپنے میکے غربت کے ساتھ دکھ بھری زندگی گذارنی پڑی ہے شوہر ہمارے ساتھ ظلم وستم کر کے گھر سے باہر نکال دیا اور ہم اپنے شوہر کے غیر زیبا سلوک سے برابر پریشان رہے، اور آج عرصہ سات سال کا ہوتا ہے کہ میں اپنے میکے ہی میں ہوں اور سخت مصیبت کی زندگی گذار رہی ہوں جو آپ لوگوں سے کچھ پوشیدہ نہیں لہذا انجمن مذکور سے میری دست بستہ گزارش ہے کہ میری مجبوری اور شوہر کی بے توجہی کو دھیان میں رکھتے ہوئے شریعت محمدی کے مطابق حکم دیں۔ واجب تھا عرض کیا فدویہ۔
جمیلہ خاتون موضع اسچاک تھانہ اور پوسٹ اسچاک ضلع ہزاری باغ

مسلم انجمن اسچا نے لڑکی مذکور کی درخواست کے مطابق بہت کچھ انکوائری اور چھان بین کیا۔ اوران لوگوں کے برادری کے کاغذات ہر جگہ دیکھا اور گرام پنچایت میں بھی مقدمہ درج کیا گیا تھا ہر کاغذ سے یہ پتہ چلا کہ اس میں لڑکے کا بہت بڑا قصور ہے اور لڑکا برابر فرار رہا اور آج عرصہ سال ہوتا ہے کہ لڑکا اپنی دوسری شادی موضع ٹھا کر گاؤ ضلع رانچی میں کر لیا ہے اور اب اس غریب لڑکی کی ناقص زندگی برباد ہو رہی ہے اور لڑکی بالغہ ہے، ہم مسلمانوں کو سخت اندیشہ ہے کہ اگر لڑکی نے کسی ناجائز پر قدم رکھا تو اس کی زند گی کا کیا حشر ہوگا، اس واسطے انجمن حضور سے میری گزارش ہے کہ اس کا بہت جلد فیصلہ کر دیا جائے۔
مسلم انجمن اسچاک تھانہ اسچاک ہزاری باغ۔

الجواب

صورت مسئولہ میں طلاق دئے بغیر لڑکی کی دوسری شادی کی کوئی سبیل نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾ [البقرة: ۲۳۷] اسی مسلمانوں کی انجمن کو چاہئے کہ اس لڑکی پر ترس کھا تے ہوئے کسی طرح شوہر سے طلاق حاصل کر لیں۔ سمجھا بجھا کر، دباؤ ڈال کر، روپیہ پیسہ دیکر، جس طرح طلاق دے، لیں، زبردستی بھی طلاق کے الفاظ کہلوائیں تو طلاق ہو جائے گی۔ ہدایہ (۳/ ۳۶۹) میں ہے: "طلاق المكره واقع"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۰/ ار رجب ۸۶ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مباک پور اعظم گڑھ

(۱۰۔۱۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کے لڑکے کی شادی بکر کی لڑکی کے ساتھ ہوئی نابالغی میں بعد بلوغیت زید کے لڑکے نے دوسری شادی کر لی منکوحہ بیوی کو لے جانے سے انکار کر دیا کچھ جذام کا عارضہ ہے اس لیے اسے لے

جانے سے انکار کر دیا نان ونفقہ بھی نہیں دے رہا ہے زید کی بیوی بالغہ ہے۔

(۲) زید نے اپنی زمین عیدگاہ بنوانے کے لیے دے دیا اس کے بعد دیکھتے ہیں وہ زمین ذرا نشیب تھی، دوسری زمین سے اسے بدل سکتے ہیں یا نہیں؟ مالک زمین تیار ہے۔ فقط

مولوی عبدالرؤف مس رولیا پوسٹ بھٹولیا بازار ضلع گورکھ پور

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں سوائے طلاق کے کوئی چارہ نہیں، شوہر کا طلاق دینا ضروری ہے، برضاد برغبت دے، یا بجبر واکراہ دے، ہر طرح طلاق پڑ جائے گی۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع"

(۲) اگر وہ زمین سیلابی ہو اور کسی طرح اس کی اصلاح ممکن نہ ہو تو وہ زمین بدلی جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔ وھو تعالی اعلم، عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۲-۱۴) **مسئلہ**: اگر طلاق دینے کیلیے جان یا عضو تلف کرنے کی دھمکی دی گئی تو وہ طلاق کہا جائے یا نہیں؟ فار بطلاق کی تشریح لکھئے؟۔

(۲) افاقہ کے بعد یہ شخص اپنی بیوی کا دعویدار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اس شخص نے کثیر صرفہ کے ساتھ نکاح کیا زیور لباس وغیرہ میں اس کا خلاصہ فرمائیں؟۔

الجواب

فار بطلاق اس شخص کو کہتے ہیں جو مرض الموت میں اپنی بیوی کو طلاق دیدے تا کہ وہ اس کی وارث نہ ہو سکے۔ مسئلہ اکراہ سے فار بطلاق کو کوئی علاقہ نہیں۔ در مختار (۵/۵) میں ہے: "باب طلاق المریض و یقال لہ فار لفرارہ من ارثہا۔ اکراہ شرعی کی صورت میں شوہر نے اگر اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو عورت اس پر حرام ہو گئی اور شوہر بیوی کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع۔ جس شخص پر زبردستی کر کے طلاق لی گئی اس کی طلاق واقع ہو گئی۔

زر کثیر کے بارے میں خلاصہ کا حکم یہ ہے کہ جو چیزیں شوہر نے صرف پہننے اور استعمال کرنے کے لیے دی تھیں، اور بیوی کو اس کا مالک نہیں بنایا تھا وہ شوہر کو واپس ملیں گی، اور کس کا مالک بنایا، کس کا نہیں، یہ مقامی رسم ورواج سے پتہ چلے گا۔ عالمگیری (۱/۳۱۵) میں ہے۔ اذا بعث الزوج الی اھل زوجتہ اشیاء عند زفافھا منھا دیباج فلما زفت الی ارادان یسترد من المراۃ الدیباج لیس لہ

ذالك اذا بعث اليها على جهة التمليك ۔ مرد نے عورت کے پاس رخصتی کے وقت سامان بھیجا جس میں ریشمی کپڑا بھی تھا اور اب اس کو لوٹانا بھی چاہتا ہے تو اگر ان چیزوں کا عورت کو مالک بنا دیا تھا تو واپس نہیں لے سکتا۔ یونہی باپ نے بھی کوئی چیز دیا اور اسے لوٹانا چاہتا ہے عورت یا شوہر اور لڑکی انکار کر دیں تو عرف کا لحاظ ہوگا۔ عالمگیری (۱/۳۱۵) میں ہے: "ان كان العرف ظاهرا بمثله فی الجهاز كما فی ديارنا فالقول قول الزوج ۔ اور اگر عرف عام میں میاں بیوی کے موافق ہو جیسا ہمارا عرف ہے تو قول عورت اور شوہر کا معقول ہوگا خسر کی بات نہیں مانی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی ۲۶ رمحرم الحرام ۱۳۷۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ — الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۱۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ کا عقد بحالت نابالغی زید کے ساتھ ہندہ کے والد نے کیا جس کو عرصہ چودہ برس کا ہوتا ہے بعد عقد پھر بارہا کوشش اس امر کے متعلق ہوتی آئی کہ ہندہ کو زید رخصت کرا کے اپنے گھر لے جائے، لیکن کچھ خیال نہیں کیا اور ہندہ اپنے یہیں زندگی گزار رہی ہے۔ زید بمبئی رہتا ہے اور برابر اپنے گھر آتا رہتا ہے مگر آج تک کبھی کسی قسم کی کوئی خبر ہندہ کی نہ لی۔ نہ تو زید کے گھر والوں نے ہندہ کی خبر لی۔ ہندہ کا والد بیحد غریب اور مجبور شخص ہے وہ اپنے اور متعلقین کی پرورش برداشت کسی صورت سے بڑی مشکل سے کر لیتا ہے ایسی حالت میں ہندہ کی زندگی ہر وقت مجبوری میں گزر رہی ہے۔ بمبئی تحریر جاتی ہے اس کا بھی کچھ جواب نہیں آتا ہر شخص شکم کی پروری اور خواہشات نفسانی کے لیے مجبور ہو جاتا ہے ممکن ہے کہ کبھی کسی قسم کی کوئی لغزش سرزد ہو جائے ایسی صورت میں ہندہ کو کیا حکم ہوتا ہے۔؟

مستدعیہ عاصمہ خاتون دختر عبد العزیز شاہ ساکن عظمت گڑھ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۶۳ء

الجواب

صورت مسئولہ میں زید سخت ظالم اور جفاکار ہے دنیا میں بھی سزا کا مستحق ہے اور عورت کے حقوق ادا کیے بغیر مرا تو آخرت میں بھی عذاب الٰہی کا مستحق ہوگا۔ اس پر شرعا واجب ہے کہ ہندہ کو خوش اسلوبی سے رکھے یا اس کو طلاق دیدے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۳۰]
دوسری جگہ ہے: ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ [النساء: ۱۲۹] لیکن جب تک وہ طلاق نہ دے عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾

[البقرة: ۲۳۷] طلاق خواہ برضا ورغبت یا کچھ روپیہ لے کر دے یا زبردستی دے طلاق پڑ جائے گی۔ ہدا یہ(۳/۴۶۹) میں ہے:" طلاق المکرہ واقع" واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۱/ جمادی الاخری ۸۳ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفر لہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کی لڑکی مسمی خاتون کی شادی نابالغی میں بکر کے ساتھ ہوئی تھی شادی ہونے کے ایک سال بعد بکر کو گٹھیا کا مرض ہو گیا اور مرض بڑھتا گیا ہنوز بڑھ رہا ہے مرض کی وجہ سے بکر کمر تک بیکار ہو گیا بکر کے پاس زمین جائداد بھی نہیں ہے۔ بکر اپاج ہو گیا ہے چلنے پھرنے حتی کہ کھڑا ہونے سے بھی بکر مجبور ہے

(۲) مسمی خاتون آج چار پانچ سال سے جوان ہے اور سمجھتی ہے کہ میرا باپ جو کرے گا مجھے منظور ہے اور اگر دوسری شادی بھی کر دیگا تو مجھے منظور ہے۔

(۳) بکر اپنی زبان سے طلاق نہیں دیتا۔

(۴) ایسی حالت مجبوری مذکور کو دیکھتے ہوئے کیا علمائے دین بطرف شریعت زید کو اپنی لڑکی مسماۃ خاتون کی دوسری شادی کر دینے کا حکم دیتے ہیں۔ فقط

بطرف زید عبد الحکیم کیراف محمد مشتاق احمد فارس گنج ضلع پورنیہ

الجواب

صورت مسئولہ میں بکر جب تک طلاق نہ دیدے یا اس کی مردانگی بھی ختم ہو گئی ہو تو جب تک تفریق نہ ہو جائے، مسمی خاتون دوسری شادی نہیں کر سکتی۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرة: ۲۳۷] اس لیے موجودہ صورت میں بکر جس طرح طلاق دے یا تو اس سے طلاق حاصل کی جائے برضا ورغبت یا پیسہ لے کر دے یا زبردستی سے طلاق دے ہر طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔

ہدایہ میں ہے:" طلاق المکرہ واقع "[کتاب الطلاق: ۴٦۹/۳] جس سے زبردستی طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں اس کی بھی طلاق پڑ جائے گی۔ یا نامرد ہونے کی صورت میں عورت اس کا دعوی کسی عالم شرع کی خدمت میں دائر کرے اور شوہر کو بلا کر اس سے سوال کرے کہ اگر وہ اپنی نامردی کا اقرار کرتا ہے تو عالم شرع اس کو سال بھر دوا علاج کی مہلت دے، اب اگر پھر بھی درست نہیں ہوتا اور عورت الگ ہونا چاہتی ہے، تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے:"

والتفصيل موكول الى المطولات "واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی، خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بالغ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے عقد کرنے کے لیے رضا مند ہیں، مگر متعلقین کا زبردستی نکاح پڑھانا یا خاوند اور بیوی ایک دوسرے کو نہ چھوڑنا چاہیں مگر متعلقین کا دونوں کو مجبور کر کے طلاق دلوانا اور مہر معاف کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ایسا نکاح اور طلاق مانا جاتا ہے یا نہیں؟

(۲) عورت پر دباؤ ڈال کر مجبور کیا گیا کہ مہر معاف کردے اس نے کہا کہ میں اپنی مہر واجب الادا مبلغ مہر معاف کرتی ہوں کہنے یا لکھنے سے کون بہتر ہے شرعا یہ معاملہ نامہ مکمل ہے یا نہیں؟ صغیر احمد

الجواب

نکاح اور طلاق اکراہ کی صورت میں صحیح ہو جاتے ہیں، یعنی نکاح ہو جائے گا، اور طلاق پڑ جائے گی، اگر چہ زبان سے کہا یا اجازت دی۔

درمختار میں ہے: " صح نكاحه وطلاقه لو بالقول "مہر زبردستی معاف نہ ہوگا۔ اسی میں ہے: " خوفها الزوج بالضرب حتى وهبته مهرها لم تصح " واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳ر رمضان ۸۴ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸۔۱۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی زید اپنی بیوی ہندہ کو میکے سے اپنے گھر لوا کر جا رہا تھا زید کا کہنا ہے کہ ہندہ کی ماں بھی قریب ایک میل کے ساتھ آئی اور راستے میں چند غنڈوں کو بلا کر دھمکی دی اور زدوکوب کیا اگر طلاق نہیں لکھو گے تو تم کو جان سے مار ڈالیں گے زید کو جب یقین ہو گیا کہ اگر میں طلاق نہیں لکھتا ہوں تو جان بر ہنہ ہو سکوں گا، اس نے جان بچانے کے لیے طلاق نامہ تحریر کر دیا، لیکن اس دھن میں لوگ اس سے زبان سے نہ کہلوا سکے برخلاف ہندہ کی ماں کا کہنا ہے کہ زید نے زبان سے بھی طلاق دیا اور دو گواہ بھی پیش کرتی ہے جس میں ایک ہندو، اور دوسرا مسلمان ہے، امر طلب یہ ہے کہ طلاق ہوئی کہ نہیں۔ قرآن وحدیث کے حوالہ سے جواب تحریر کریں۔

(۲) ہندہ کی ماں نے جو بدسلوکی زید کے ساتھ کی ہے اور قانون محمدی کے خلاف قدم جما کر اپنے

غنڈا گیری اور طاقت سے طلاق حاصل کیا تو ایسی صورت میں اب ہندہ کی ماں کے لیے کیا سزا ہے۔
بینوا توجروا المستفتی امام علی راجے سلطان پور ضلع فیض آباد

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر زید زبان سے الفاظ طلاق دینے سے انکار کر رہا ہے اور جان کے خوف سے صرف تحریر کا اقرار کرتا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور ہندہ کی ماں کے گواہ نا معتبر ہیں قسم کھلا کر زید کی بات مان لی جائے گی۔ حدیث شریف میں ہے: "البينة على المدعى واليمين على من انكر"

اور شامی (۴/۳۴۴) میں ہے: "فلو اكره على ان يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق"

(۲) اگر زید ہندہ پر کوئی زیادتی وظلم نہ کرتا ہوا سے کسی قسم کی تکلیف میں نہ رکھتا ہو تمام حقوق زوجیت ادا کرتا ہو تو ہندہ اور اس کی ماں کا یہ فعل ضرور ظلم اور گناہ ہے شریعت اسلامیہ کے نفاذ پر ہم قادر ہوتے تو ضرور اس کو سزا بھی ملتی اور آج بھی مسلمان اس کا مقاطعہ کر کے اسے سزا دے سکتے ہیں۔ ہاں وہ زید سے معافی مانگے تو اس سزا سے بچ سکتی ہے، اور اگر زید خود ظالم ہو اور عورت کو ستا تا رہتا ہو اس کے حقوق نہ ادا کرتا ہو، اور طلاق بھی نہ دیتا ہو تو انہوں نے ظلم سے نجات کی ایک سبیل پیدا کی، اس لیے ان پر کوئی جرم نہیں عائد ہوتا نہ ان کی کوئی سزا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، ۲۸/ جمادی الاخر، ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۰_۴۴) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) عقد کیا نظام الدین بن محرم علی نے شمس النساء بنت عبد الغفار سے بعدہ عرصہ دراز عقد ثانی کیا نظام الدین بن محرم علی نے سائرۃ النساء بنت عبد الرحیم سے تو یہ نظام الدین ابن محرم علی سائرۃ النساء بنت عبد الرحیم کی رخصتی کرانے کیلیے اسکے میکے گیا تو زوجہ ثانی نے اپنے شوہر کو پولس سے ضرب لگوائی تو وہ کسی شکل سے وہاں سے جان بچا کر اپنے گھر چلا آیا اب برادری کا کہنا ہے کہ تم اپنی زوجہ ثانی کو طلاق دو اور نظام الدین اپنی زوجہ ثانی کو طلاق دینا نہیں چاہتا اور زوجہ ثانی مسمٰی سائرۃ النساء بنت عبد الرحیم نے عدالت میں اپنے شوہر نظام الدین پر اپنا خرچ وغیرہ کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اور زوجہ ثانی میرے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی اور برادری کے لوگ نظام الدین سے زبردستی طلاق دلوانا چاہتے ہیں تو صورت مسئولہ میں زبردستی طلاق لینے اور دلوانے والے پر از روئے شرع کیا حکم ہے۔

(۲) بالا صورت میں برادری کا کہنا ہے کہ تم اپنی زوجہ ثانی کی مہر ادا کر دو اور زوجہ ثانی اپنا عدت

خرچ معاف کردیتی ہے۔تو کیا عورت کی طرف سے زبردستی طلاق لینے پر از روئے شرع عدت خرچ ومہر کی حقدار ہوسکتی ہے۔

(۳) مذکورۂ بالا صورت مسئولہ میں زوجہ ثانی کا کہنا ہے کہ آپ نے یہ قسم کھائی ہے کہ میں تم سے بعد عقد اپنے زوجہ اول بنام شمس النساء بنت عبدالغفور کو طلاق دے دوں گا۔ حالانکہ میں نے قسم نہیں کھائی تو صورت مسئولہ میں اگر مجھ سے اس قسم کی غلطی سرزد ہوگئی ہو تو زوجہ اول کا نکاح برقرار رہنے کی از روئے شرع کیا شکل ہے۔

(۴) عورت اگر اپنے شوہر سے طلاق لینا چاہے اور شوہر طلاق دینا نہ چاہے تو عورت کو طلاق لینے کا از روئے شرع کیا طریقہ ہے۔

(۵) عورت اگر دنیاوی عدالت سے اپنے طلاق کا فسخ کا فیصلہ کرالے تو از روئے شرع فسخ نکاح کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا المستفتی، نظام الدین ابن محرم علی اسا ور پوسٹ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ یوپی

الجواب

اگر شوہر ظالم ہو نباہ کی کوئی صورت نہ ہو تو زبردستی بھی طلاق لی جاسکتی ہے۔عام حالات میں زبردستی طلاق لینا ظلم ہے۔

(۲) شوہر اگر طلاق دے تو جبر و رضا ہر صوت میں مہر اور عدت کے صرفہ کی حقدار ہوگی، ہاں اگر خلع ہو یا مال کے عوض طلاق دے تو جتنے پر خلع ہوا اتنا مال عورت کو ادا کرنا ہوگا۔اگر عدت کے صرفہ اور مہر پر ہی خلع ہو تو عورت کو عدت کا خرچا اور مہر نہ ملے گا، ویسے کسی حالت میں بھی شوہر کو مہر سے زاید لینا منع ہے

(۳) صورت مسئولہ میں اگر نظام الدین نے پہلی عورت کو طلاق نہ دی تو وعدہ خلافی کا گنہگار رہوگا اور قسم توڑنے کا کفارہ لازم آئے گا طلاق صرف قسم کھانے سے واقع نہ ہوگی۔

(۴) شریعت میں اس کے لیے خلع مقرر ہے۔جس کا طریقہ یہ ہے۔کہ عورت کے مہر کے بدلہ میں شوہر طلاق دیدے۔یعنی اس طرح کہے کے مہر کے بدلہ میں میں نے خلع کیا۔اور عورت اس کو قبول کرے کہ میں نے قبول کیا۔

(۵) دنیاوی کچہری کے فسخ کئے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔واللہ اعلم بالصواب

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۴۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کہ زید کی بیوی ھندہ نے بکر سے شادی کرلی جب کہ زید نے ابھی تک اس کو طلاق نہیں دیا ھندہ

دس سال تک اپنے میکے ہی میں بیٹھی رہی اور زید نے تاہنوز اپنی بیوی ھندہ کی کوئی خبر نہیں لی۔ مجبوراً اس کی بیوی ھندہ نے بکر سے پہلے کوٹ میرج کرلیا پھر اس کے بعد باقاعدہ نکاح ہوگیا جواب طلب امر یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور ھندہ بغیر شوہر اول کی اجازت کے دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہوگی یا نہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام

المستفتی ،، جمال الدین مقام مجگاواں گورکھپور، یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید نے ہندہ کی خبر گیری ترک کر کے سخت ظلم و گناہ کیا اور حقوق اللہ اور حقوق عبد میں گرفتار رہا۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾[النساء:۱۲۹] اس پر لازم تھا کہ خوش اسلوبی سے اسکو رکھتا یا طلاق دے دیتا۔ قرآن شریف ہی میں ہے :﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة:۲۲۹] مگر جب تک وہ طلاق نہ دے ہندہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کر سکتی عالمگیر (ی۔۱/۳۵۸) میں ہے" لايجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره' اس لیے طلاق حاصل کئے بغیر اس کا جو نکاح ہوا باطل ہوا۔

ہندہ کے لیے ضروری ہے کہ زید سے طلاق حاصل کرے راضی خوشی سے طلاق دے کچھ پیسہ لے کر طلاق دے دے یا زور زبردستی سے اس سے طلاق لی جائے ہدایہ (۳/۴۶۹) میں ہے " طلاق المکره واقع " پنچایت اور برادری کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ اس معاملے میں مظلوم ہندہ کی مدد کریں واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

طلاق کنایہ کا بیان

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

علاقہ سری بختیار پور ضلع سہرسہ بہار میں جو کوئی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے علی العموم بجائے لفظ طلاق لفظ۔ جواب۔ دینا استعمال کرتا ہے۔ بعض مفتی صاحب کا فتوی ہے کہ یہ الفاظ کنایہ میں سے ہے اس لیے کہ جواب کا لفظ جہاں طلاق کے معنی میں مستعمل ہو وہیں تو کنایہ میں سے ہوگا اور اگر اس لفظ کا استعمال طلاق کے لیے نہ ہو تب یہ لفظ الفاظ طلاق میں سے نہ ہوگا۔

تنویر الابصار میں ہے: الكناية مالم يوضع له واحتمله وغيره ۔[در مختار :۴/۳۹۳] اور ظاہر ہے کہ اردو میں لفظ جواب کی یہی پوزیشن ہے کہ وضع کیا گیا ہے دوسرے معنی کے لیے،

لیکن لوگ اسے طلاق کے لیے بولتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ لفظ طلاق ہی کے لیے خاص ہو گیا ہو اور دوسرے بعض مفتی صاحب کا قول ہے کہ یہ لفظ جواب جہاں کے عرف میں طلاق کے لیے مستعمل ہے وہاں لفظ صریح میں اس کا شمار ہوگا اس لیے کہ عرف قاضی ہے اسی طرح ایک لفظ فارغ خطی ہے، جس کو غالبا مفتیان کرام نے الفاظ کنایہ میں شمار فرمایا، لیکن ایک مفتی صاحب نے اسی لفظ سے متعلق سوال کے جواب میں فتوی صادر فرمایا کہ اگر فارغ خطی دینا وہاں کے محاورہ میں طلاق کے الفاظ صریح سے سمجھا جاتا ہے جیسا کہ یہاں کے بعض اقوام میں ہے کہ عورت کی نسبت اس کے کہنے سے طلاق ہی مفہوم ہوتی ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں لفظ جواب ہو یا فارغ خطی یا اسی طرح کے الفاظ جنھیں کنایہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کو کسی علاقہ یا کسی قوم میں عورت کی یہ نسبت کہنے سے طلاق مفہوم ہوتی ہے اور طلاق ہی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں تو ان الفاظ سے طلاق صریح ہوگی یا کچھ اور۔ مدلل و محقق جواب سے نوازہ جائے نوازش ہوگی۔ المستفتی محمد کلیم الدین، ساکن سربیلا ضلع سہرسہ۔ بہار

الجواب

بہار شریعت اور فتاوی رضویہ میں چھوڑ دیا اور فارغ خطی کے لفظ کو صریح طلاق میں شمار کیا لیکن فارغ خطی کے سلسلہ میں فتاوی رضویہ میں یہ بھی تحریر ہے۔ فارغ خطی کی اصل وضع اس کاغذ کے لیے ہے جو مدیون کو بابت بے باقی و برات ذمہ لکھ کر دیا جاتا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اب اس پر کچھ مطالبہ نہ رہا۔ یہ لفظ جس عورت کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے مراد عورت کو لکھ دینا ہوتا ہے کہ وہ اس کے مطالبہ و حقوق نکاح سے بری ہوئی جس کا حاصل طلاق نامہ بائن تحریری تھا۔ علی انہ ھو الحقیقۃ العرفیۃ۔ (جلد پنجم ص ۷۲۰)

آخری عربی عبارت کے مطلب پر اسی کتاب کی ایک دوسری عبارت سے روشنی پڑتی ہے۔

فانہ بلسان کثیر من اھل العرف وغیرھم صریح فی الطلاق بل کثیر منھم لا یعرف للطلاق لفظا غیر ھذا ومعلوم ان کلام کل حالف یحمل علی عرفہ ولا یجب شیوع ذلک فی الناس عامۃ کما صرح بہ المحقق۔

ان دونوں عبارتوں سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ فارغ خطی کا لفظ اپنی وضع کے لحاظ سے مطالبہ قرض سے برأت کے لیے تھا لیکن اب بہت سارے لوگوں میں یہ لفظ صرف بلا قرائن بھی طلاق کیلیے بولا جاتا ہے اور بولنے والے کے عرف میں جو لفظ جس معنی کے لیے بولا جائے اسی کے موافق حکم لگایا جائے گا تو اس عرف کے لحاظ سے لفظ فارغ خطی طلاق میں صریح ہے، اسی عبارت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کسی لفظ

پر صریح یا بائن کا حکم لگانے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ سارے ملک کے لوگ اس کو اسی معنی میں بولیں، بلکہ جس علاقہ اور قوم کے لوگ جس لفظ کو بلا قرائن جس معنی میں بولیں ان کے لیے تو وہ لفظ اسی معنی میں ہوگا۔ اور دوسروں کے لیے جن کا محاورہ اس علاقہ اور قوم کے خلاف ہو ان کے اپنے محاورہ اور عرف کے لحاظ سے حکم لگے گا۔ اس امر کی تشریح بھی فتاوی رضویہ میں ہی ہے۔ اگر فارغ خطی دینا وہاں کے محاورہ میں طلاق کے الفاظ صریحہ میں سمجھا جاتا ہو جب تو دو طلاقیں رجعی ہوئیں۔ اور اگر یہ لفظ وہاں صریح نہ سمجھا جاتا ہو تو دو طلاقیں بائن ہوئیں۔ (جلد پنجم ص ۵۲۵)

ان تشریحات سے یہ امر واضح ہوا کہ دوسرے مفتی صاحب کی خط کشیدہ عبارت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی تشریح کے موافق ہے اور کس عالم میں ہمت ہے کہ مجدد وقت کی اس تحقیق سے روگردانی کر سکے باقی رہ گئی یہ بات کہ بہار شریعت اور فتاوی رضویہ میں بھی دوسرے سوالوں کے جواب میں لفظ فارغ خطی کو بغیر کسی تفصیل کے طلاق صریح میں شمار کرایا تو اس کی توجیہ یہ ہے کہ المطلق محمول علی المقید یا بعد کو معلوم یہ ہوا ہو کہ اب عام محاورہ یہی ہے کہ لفظ فارغ خطی عورت سے متعلق بولنے میں طلاق ہی مراد ہوتا ہے۔

اب اصل سوال کی طرف رخ فرمائیے۔ فتاوی رضویہ میں بلا کسی تفصیل کے جواب کے لفظ کو الفاظ کنایہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ جلد پنجم ص ۵۵۵ پر ہے۔

اس کا کہنا کہ میں اس وقت سے جواب دیتا ہوں۔ اور اپنا کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ پھر لکھتا کہ میں قطع تعلق کرتا ہوں مجموع ایک ہی ہوگی۔ شامی (۲/۷۰۴) میں ہے: فان البائن لایلحق البائن۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جواب دیتا ہوں۔ کوئی تعلق نہیں رکھتا قطع تعلق کرتا ہوں یہ تینوں لفظ علیحدہ علیحدہ طلاق کنایہ کے تین لفظ مانے جائیں گے لیکن چونکہ ان تینوں لفظوں کو اپنی عورت کے لیے ایک ساتھ استعمال کیا ہے اس لیے صرف پہلی طلاق بائن لفظ جواب سے پڑے گی بقیہ دو بعد والی بے کار ہونگی۔ اس حوالہ کا مفاد یہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک یہ لفظ اصل وضع میں کسی بھی بات کا جواب دینے کے لیے وضع ہوا لیکن عرف اور محاورہ میں جب اس لفظ کو عورت کی طرف نسبت کر کے بولا جائے تو کبھی طلاق کے مرادف مراد ہوتے ہیں اور کبھی دوسرے معنی میں اس لیے یہ لفظ کنایات طلاق میں سے ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میری عورت مجھ سے طلاق مانگ رہی تھی میں نے تو اس کو جواب دے دیا ہے یہاں اس جملہ میں لفظ جواب کے معنی انکار کے بھی ہو سکتے ہیں کہ میں نے اس کو طلاق دینے سے انکار کر دیا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں نے تو اسے طلاق دے دی ہے۔ ایسی صورت میں یہ لفظ کنایات طلاق میں سے ہوگا۔ جیسا کہ آپ کے مفتی اول نے تنویر کی عبارت نقل کی ہے۔

ایک بہار کے ہی مفتی صاحب سے میری ملاقات ہوئی جو اسی نام سے مشہور بھی ہیں ان سے اس کا ذکر آیا اور میں نے اعلیٰ حضرت کا حوالہ دیا کہ انہوں نے اس کو کنایات میں شمار کیا ہے۔ تو وہ بولے ہمارے بہار میں تو یہ لفظ طلاق کے لیے ہی بولا جاتا ہے۔ اس لیے ہم لوگ تو لفظ جواب کے بارے میں صریح طلاق کے لفظ ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ ان مفتی صاحب کے اس قول کا مفاد یہ ہوا کہ ان کے نزدیک مذکورہ بالا مثال میں جواب کے معنی صرف طلاق دینے ہی کے ہیں طلاق سے انکار ہونے کے معنی نہیں مراد ہوتے ان کے علاقہ بہار کا یہی عرف ہے مفتی صاحب مذکور کی یہ بات کہ اپنے علاقہ بہار کے عرف کے لحاظ سے ہم لوگ جواب کے لفظ کو صریح طلاق کے مرادف مانتے ہیں۔ مجھے کچھ جچی نہیں۔ کیونکہ مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی میں میر و غالب کی طرح اردو زبان کا امام مانتا ہوں اور افتاء کی وجہ سے پورے ہندوستان کے محاورات و عرف کا ماہر بھی تصور کرتا ہوں تو زبان کے معاملہ میں بھی ان کی تحقیق کے مقابلہ میں اپنی تحقیق پر اڑا رہنا مجھے کچھ بھایا نہیں۔ لیکن خاموش رہا۔ اور ان کی بات گوارہ نہیں کرسکا کیونکہ فتاوی رضویہ جلد پنجم کی مذکورہ بالا تشریحات کی روشنی میں اس امر کے امکان بلکہ وقوع سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک لفظ جو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کے وقت میں کنایہ کا تھا پچاس ساٹھ سال بعد کسی خاص علاقہ کے محاورہ اور عرف نے اسے صریح بنا دیا ہو۔

آپ کے مفتی اول صاحب کی غلط فہمی کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے عورت کی طرف نسبت کر کے اس لفظ کو بولنے کی قید پر دھیان نہیں دیا۔ اس بات کو میں ایک مثال کے ذریعہ واضح کروں لفظ چھوڑا جس کو میں نے اپنی تحریر کی ابتداء میں ذکر کیا باتفاق طلاق کے معنی میں تمام علمائے کے نزدیک صریح ہے، حالانکہ لفظ چھوڑا کے معنی موضوع لہ چھوڑنا نہیں ہے۔ فرہنگ آصفیہ (جو اردو زبان کا مستند لغت کا صحیفہ ہے) میں چھوڑنا ہندی فعل متعدی ترک کرنا۔ بتایا گیا۔ جلد دوم ص ۱۴۷

مثال زید نے کلکتہ کی سکونت چھوڑ دی۔ زید نے بکر کا ساتھ چھوڑ دیا۔ خالد نے پڑھنا چھوڑ دیا اور یہی لفظ جب عورت کی طرف نسبت کر کے بولا جائے تو اس کا مطلب صرف ایک ہوتا ہے زید نے عورت چھوڑ دی، یعنی طلاق دیا، اب اگر مفتی اول صاحب کا استدلال مدنظر ہو تو چھوڑنے کا لفظ عورت کے لیے طلاق کے الفاظ کنائی میں سے ہو کہ وضع دوسرے معنی کے لیے ہوا اور استعمال طلاق میں ہوا۔ لیکن ہم بتاتے آئے ہیں کہ تمام علماء کے نزدیک یہ لفظ طلاق صریح ہے۔ لم اس کی یہ ہے کہ لفظ کے صریح یا کنائی ہونے میں لفظ کے دوسرے منسوبات کا لحاظ نہیں ہے خاص عورت کی طرف نسبت کرنے سے کیا معنی بنتے ہیں اس کا لحاظ ہے ایک مثال اور ملاحظہ کیجئے۔ لفظ حرام بالاتفاق کنایہ کے لیے ہے۔ اس کے جو لغوی معنی

ہیں ظاہر ہیں۔ سور کا گوشت حرام ہے۔ زنا حرام ہے وغیرہ اب عورت کی طرف اس کی نسبت کریں یہ عورت مجھ پر حرام ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میری ماں ہے اس لیے حرام ہے اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق دے دی اس لیے حرام ہے۔ دیکھئے عورت کی طرف نسبت کرنے کے بعد دیکھا گیا کہ معنی موضوع لہ اور طلاق دونوں ہی استعمال ہوتا ہے اس لیے بالاتفاق اس کو کنایہ قرار دیا گیا اور عورت کی طرف ہی نسبت کر کے لفظ چھوڑ دیا کو دیکھا گیا تو صرف طلاق کے معنی میں ہی مستعمل ہوا۔ اور دوسرے معنی مراد ہی نہیں اس لیے بالاتفاق طلاق صریح قرار دیا گیا۔ اب لفظ جواب کو بھی اسی تحقیق کی روشنی میں پرکھیں اگر آپ کے وہاں عرف ومحاورہ میں لفظ جواب کو عورت کی طرف نسبت کر کے جب بولا جائے تو اس کی حیثیت ایسی ہو جیسا کہ ''میری عورت طلاق مانگ رہی تھی'' ہم نے تو اس کو جواب دے دیا ہے، والی مثال میں ذکر کیا گیا تو یہ لفظ طلاق کے کنائی الفاظ میں سے قرار دیا جائے گا۔ اور اگر اس کی حیثیت لفظ چھوڑ دیا کی طرح ہو کہ سوائے طلاق کوئی اور معنی مراد ہی نہیں ہوتے۔ جب کہ اس کی نسبت عورت کی طرف کی جائے تو صریح ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۹ رشوال ۱۴۰۷ھ

(۲-۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ایک لڑکی کا عقد ہوا۔ عقد ہونے کے بعد اس کا شوہر باہر چلا گیا۔ اور پانچ برس باہر رہا۔ اور گھر پر خط وکتابت کرتا رہا۔ مگر سسرال میں کبھی بھی اپنی خیریت سے آگاہ نہیں کیا۔ اور نہ خط دیا تب سسرال والوں نے خط بھیجا کہ آپ آئیں اور اپنی اہلیہ کو رخصت کرا کر لیجائیں۔ تو اس نے سسرال یہ خط بھیجا کہ میں ابھی نہ آؤنگا۔ آپ چاہیں تو اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر سکتے ہیں۔ نہیں تو کچھ دن بعد آؤنگا تو رخصت کراؤنگا۔ تب لڑکی کے والد نے بستی والوں کو جمع کر کے دوسری جگہ شادی کرنے کا اظہار کیا۔ بستی والوں نے اجازت دیا۔ تب لڑکی کے والد دوسری جگہ شادی طے کئے برات آنے پر جب قاضی صاحب نکاح پڑھانے بیٹھے تو معلوم ہوا کہ اس کی دوسری جگہ شادی ہوئی تھی۔ تو قاضی صاحب نے طلاق نامہ مانگا طلاق نامہ نہ ملا۔ تو قاضی صاحب انکار کر گئے۔ لوگوں نے زبردستی کیا تو قاضی صاحب نے نکاح پڑھایا تو اب قاضی صاحب کے پیچھے نماز ہوگی کہ نہیں۔ اور قاضی صاحب کا نکاح ٹوٹ گیا یا رہا۔ اور عقد جائز ہوا یا نہیں۔ (۲) جس شخص نے نس بندی کرایا اس کے پیچھے نماز ہوگی کہ نہیں۔

(۳) عیدین کی نماز میں مجبوری کے تحت خطبہ دوسرے شخص نے پڑھا اور نماز دوسرے شخص نے پڑھائی تو نماز ہوگی یا نہیں۔

(۴) لڑکی باکرہ ہے، زنا میں مبتلا ہوگئی۔ تو اس کا عقد دوسرے کے ساتھ جائز ہوگا یا نہیں۔
المستفتی آزاد احمد رضوی مدرسہ غوثیہ رضویہ پنچاٹھ پور سیکھوئیا ضلع دیوریا

الجواب

(۱) شوہر نے اپنے سسرال والوں کو جو خط لکھا اس میں یہ جملہ آپ چاہیں تو اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دیں طلاق کے کنائی الفاظ میں سے ہے۔ اگر شوہر نے یہ جملہ اپنی عورت کو طلاق دینے کی نیت سے کہا تو ایک بائن واقع ہو جائے گی۔ اس لیے شوہر سے پوچھا جائے۔ اگر وہ طلاق دینے کی نیت کا اقرار کرتا ہے تب تو قاضی نے جو دوسرا نکاح پڑھایا ہو گیا۔ اور اگر شوہر انکار کرے کہ اس نے یہ جملہ طلاق دینے کی نیت سے نہیں کہا۔ تو اس لڑکی کا دوسرا نکاح نہیں ہوا۔ چاہے کوئی اجازت دے یا زبردستی کرے۔ عورت دوسرے شوہر کے لیے ہرگز حلال نہیں۔

عالم گیری (۱/۳۵۸) میں ہے: "ولا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ"
کسی دوسرے کی عورت سے۔ اس کا طلاق حاصل کیے بغیر شادی کرنا حرام ہے۔

قاضی صاحب کو لوگوں نے اگر ایسا ظاہر کیا ہو کہ نکاح نہ پڑھائیں گے تو ان کے ہاتھ پیر توڑ دیں گے۔ اور تب مجبور ہو کر پڑھا دیا۔ تو قاضی صاحب کا کوئی قصور نہیں گنہگار ان کے مجبور کرنے والے ہوں گے۔ ان پر توبہ واستغفار ضروری ہے۔ اور شرعی مجبوری نہیں تھی۔ زبانی ہی لوگوں نے اصرار کیا اور انہوں نے پڑھا دیا۔ تو قاضی صاحب بھی گنہگار ہوئے۔ اور جب تک توبہ نہ کریں ان کی امامت مکروہ ہوگی۔ البتہ قاضی صاحب کا نکاح کسی صورت میں نہیں ٹوٹے گا۔ نہ اس لڑکی کا یہ دوسرا نکاح جائز ہوگا۔

(۲) نسبندی کرانا گناہ ہے اگر نسبندی کرانے والا اپنے اس فعل پر نادم ہو۔ اور توبہ کرے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہوگی۔ بشرطیکہ کوئی اور خرابی نہ ہو۔

(۳) نماز ہوگئی۔

(۴) زانیہ لڑکی کا نکاح زانی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ بھی۔

"صح نکاح حبلی من الزنا"
البتہ پیٹ میں بچہ ہو تو دوسرا پیدائش تک پرہیز کرے۔ اور زانی کے لیے کوئی پرہیز نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو، ۷ رمحرم الحرام ۱۴۱۰ھ

(۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محمد اقبال نے اپنی بیوی صابرہ خاتون کو شادی ہونے کے چند دنوں بعد ہی صابرہ کی پھوپھی سے

کہنے لگا کہ پھوپھی آپ صابرہ کو اپنے ساتھ لے جائیں اب صابرہ کو ہم رکھیں گے نہیں اس بات پر چہ میگوئیاں ہوئیں۔ یہ بات اتنی ہی پر ختم ہوگئی۔ چند دن گزرنے پر صابرہ کے والد کا انتقال ہو گیا صابرہ اپنے میکے جا کر اپنے شوہر کے پاس آگئی بعد آنے کے صابرہ کا شوہر محمد اقبال صابرہ سے کہنے لگا کہ یا تو اپنے تم باپ کی نوکری ہم کو دلا دیا نہیں تو دس ہزار روپے چاہئے ورنہ میں تم کو نہیں رکھوں گا مزید مارنے اور تیزاب چھڑکنے کو کہا کشیدگی چل ہی رہی تھی کہ صابرہ کے چچا آئے اور گھر والوں کی مرضی سے اس کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے صابرہ تقریبا چھ ماہ اپنے میکہ میں پڑی رہی صابرہ کے چچا محمد اقبال کے پاس تفتیش کی غرض سے گئے اور محمد اقبال سے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے کہ نہ کوئی آتا ہے اور نہ کوئی جاتا ہے تو محمد اقبال نے اسکے جواب میں کہا کہ چچا آپ صابرہ کی شادی کہیں اور کر دیجئے وہ ہمارے قابل نہیں ہے اور جو آپ کا سامان وہ رکھا ہے آپ لے جائیں اتنے میں اقبال کے بھائی اور والدین اس پر برس پڑے اور لڑنے لگے یوں اس قسم کے کلمات محمد اقبال نے بہت سے لوگوں سے کہا ہے کہ میں نہیں رکھوں گا جس کے شاہد موجود ہیں اب جب تحریر طلاق طلب کیا گیا تو مہر خرچ وسامان دینے سے بچنے کیلیے حیلہ حوالی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ طلاق لکھ کر دیں گے لیکن سامان اور مہر خرچ وغیرہ چھوڑنا پڑے گا۔ آیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

العارض عبدالستار۔ بولیا کپتان گنج

الجواب

ہم تجھ کو نہ رکھیں گے زمانہ مستقبل کے لیے وعدہ ہے اگر صریح لفظ طلاق دیں گے ہو تب بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ)

"الفعل لایتم بمجرد النیة" (حموی شرح اشباہ)

اس کی شادی کہیں کر دیجئے۔ یہ لفظ طلاق کنایہ میں سے ہے یہ لفظ کہتے وقت طلاق کی نیت ہو تو طلاق بائن پڑے گی اور عدم نیت کے بارے میں شوہر کا قول بقسم معتبر ہوگا۔ شوہر قسم کھانے سے انکار کرے تو معاملہ قاضی شرع کے پاس پیش کیا جائے اسکے سامنے بھی قسم کھانے سے انکار کرے تو وہ میاں بیوی میں تفریق کر دے اس طرح عورت کی گلو خلاصی ہو جائے گی۔ فتاوی رضویہ۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۳ صفر المظفر ۱۰ھ

(۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم کو تینوں صفائی دے دیا۔ تم میرے گھر سے نکل جاؤ تم میری بیوی نہیں ہو۔ جب زید سے پوچھا گیا کہ مذکورہ جملہ سے تمہاری نیت طلاق کی تھی۔ تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ

میری نیت قطعاً طلاق کی نہیں تھی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ از روئے شرع مطہرہ زید کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا

محمد محفوظ عالم مراری بھاگلپور

الجواب

اگر زید اپنی قسم میں سچا ہے کہ ان الفاظ سے میں نے طلاق کی نیت نہیں کی تھی۔ تو زید کی عورت بدستور اس کی بیوی ہے۔ اور اگر جھوٹی قسم کھائی ہو تو اس کا وبال زید پر ہی ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۳ر محرم ۱۴۲۳ھ

(۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو اس مضمون کا خط لکھا کہ لکھنے کو دل نہیں کہتا ہے درد بھرا دل ہے کہتا ہوں مگر آج سے لگاؤ ختم کر رہا ہوں۔ کہ خداوند رکھے آگے چل کر لکھتا ہے کہ ہم تمہارا کوئی نہیں جو تم لکھتی ہو کہ آپ کی ہم بیوی ہیں کیسی بیوی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ ان الفاظ مذکور سے زید کی بیوی پر طلاق پڑتی ہے یا نہیں اگر پڑتی ہے تو کونسی طلاق؟ واضح رہے کہ اس قسم کے بے شمار خط میں اس نے اپنی بیوی کو لکھا ہے جس سے اس کی مراد طلاق واضح ہے، جلد از جلد جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تراب علی رضوی کیر اف باقر علی پہلوان ہوٹل والے محلہ گھوسیانہ نیپال گنج روپئی ڈیہہ ضلع بہرائچ یوپی

الجواب

سوال میں ذکر کئے ہوئے جملوں میں سے بعض طلاق کے کنائی الفاظ ہیں، یہاں ان سے طلاق پڑنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ شوہر طلاق دینے کی نیت کرے یا مذاکرہ طلاق ہو، یعنی طلاق دینے کا مطالبہ ہو یا اسی قسم کی بات چل رہی ہو اس وقت یہ الفاظ بولے گئے ہوں تو ایک طلاق بائن پڑے گی، ورنہ نہیں۔ درمختار (۴/۳۹۵) میں ہے: "لا تطلق بها الا بالنية او دلالة الحال" ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۱ر ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید وعمرو کی بیوی میں جھگڑا ہو رہا تھا اسی دوران زید نے اپنی بیوی کو ایک جھاپڑ مارا اور جھگڑا کرنے سے منع کیا زید کی بیوی مان گئی اور گھر میں چلی گئی پھر زید نے ایک دوسری عورت کو گالی دینا شروع کر دیا اس گالی کو زید کی عورت نے اپنی ماں کیلئے سمجھا اور کہا۔ اے لونڈے جواب دیدے۔ اس پر زید نے کہا تین جواب لے لے۔ اس پر اس کی عورت کچھ نہ بولی زید نے یہ الفاظ کہے جہاں تو کاں آرام ہو تو جا۔ یہ الفا

ظ ایک بار اور زید نے کہا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی حالت میں طلاق ہوئی یا نہیں عورت حاملہ ہے۔
بینوا و توجروا۔ المستفتی رسول محمد محلہ ٹھاکر دوار اقصبہ مہنداول ضلع بستی

الجواب

جواب کا لفظ طلاق کے کنائی الفاظ میں سے ہے اور اس سے قبل چونکہ عورت نے علیحدگی کی بات کی ہے، اس لیے اسے مذاکرہ طلاق پایا گیا پس زید کی عورت پر ایک طلاق بائن پڑ گئی، اور بعد والے الفاظ بیکار ہوئے۔ درمختار (۴/۴۰۷) میں ہے: "لا یلحق البائن البائن" مزید اس بیوی سے رجوع نہیں کرسکتا ہاں دوبارہ شادی ہوسکے گی، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۰) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے اپنی بیوی ہندہ سے دسیوں بار جھڑک کر کہا کہ میرا زیور دیدے مجھ سے کوئی واسطہ نہیں کبھی یہ کہا کہ زیور ہمارا دیدے مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں اب ہندہ کہتی ہے میں تیرے ساتھ نہیں رہوں گی، زید زبردستی رکھنا چاہتا ہے ہندہ کہتی ہے میرا طلاق ہو گیا، بھاگ کر میکے چلی گئی، ایسی صورت میں طلاق ہوا کہ نہیں؟
بابا عبد الستار مقام و پوسٹ مہنداول ضلع بستی

الجواب

مجھے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں طلاق کے الفاظ کنائی میں سے ہے۔ جس کیلئے نیت کی ضرورت ہے اور زیور کا مطالبہ اس کا قرینہ ہے کہ زید نے یہ الفاظ کہتے وقت طلاق کی نیت کی تھی، اس لیے اس کی عورت پر ایک طلاق بائن پڑ گئی، اور وہ نکاح سے نکل گئی، شوہر کی زبردستی غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۸ رجمادی الاول ۸۷ھ
الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
مسمی فضل حق نے ایک مکتوب میں اپنی بیوی کے متعلق لکھا جو مندرجہ ذیل ہے
آپ بغیر میرے حکم کے کیسے چلی گئیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بجائے تمہارا کوئی دوسرا خصم ہے جس کا حکم مانتی ہو۔ لہٰذا تم میری نظروں سے بالکل گر گئی ہو۔ صرف اتنی بات پر جب تم نے یہ حکم نہ مانا تو تم پر کیا اعتبار کیا جائے کہ تم میرے بعد میرے حکم کی تعمیل کروگی۔ تم نہایت چھچھوری عورت ہو۔

میری آنکھوں میں خون اتر آیا، جب سے خط آیا کہ تم بغیر میرے خط کے بہرائچ چلی گئی ہو۔تم نہایت کمینی ہوتم رکھنے کے قابل نہیں ہو۔تم کو شرم نہیں آئی کہ تو نے میری باتوں کو کاٹ دیا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میری طرف سے کوئی بات پیدا ہوتم نے خود پیدا کی ہے۔لہذا آپ کو حکم ہے کہ جہاں چاہیں آپ جاسکتی ہیں یہ میری سدھائی کا نتیجہ دکھلا رہی ہو۔ جب تم میرا حکم نہ ماننے کی کوشش کر رہی ہوتو مجھ سے کھانا اور کپڑا لینے کی حقدار نہیں ہو۔ اتنے دن تم نے میرے ساتھ بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ اب تم کو نیپال گنج یا بہرائچ یا نانا پنارہ میں جہاں کہیں اچھا آدمی ملے شادی کرلو۔ میں تم کو طلاق دے رہا ہوں۔ صرف اتنی سی بات پر تم نے میری بات کی کوئی تعمیل نہیں کی۔ اب تم کو بھی فرصت ہوگئی روز روز کے جھگڑے سے۔ اب ہم سے اچھا جو تم کو کھانا دے یا جس کا حکم مانتی ہو اسکے گھر چلی جاؤ۔ دریافت طلب امر یہ ہیکہ اسکی بیوی مطلقہ کس طور پر ہوئی۔ رجعی کہ بائن یا مغلظہ تحریر فرما کر ممنون کیا جائے۔

السائل محمد فاروق کیر آف مولانا رجب علی صاحب قادری رضوی منزل نانپار بہرائچ

الجواب

مسمی فضل حق نے اپنے پورے خط میں ایسے کئی الفاظ لکھے ہیں جو بشرط نیت دلالت طلاق بائن کے الفاظ ہیں اور اخیر میں ایک طلاق صریح کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد بھی طلاق کنائی کے الفاظ ہیں جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کئی طلاقیں دی ہیں۔ لیکن عرفاً اس قسم کی تحریروں کا مطلب یہ ہوا کہ میں تم کو طلاق دے رہا ہوں اور اسلیے طلاق بائن پڑے گی، صریح طلاق اس کا قرینہ ہے اس کا قرینہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ

(۱۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ دونوں خطوں کے دیکھنے کے بعد کیا زوجین کے تعلقات ابھی باقی ہیں یا طلاق واقع ہوگئی؟

ازطرف سعید النساء۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ یہاں پر سب لوگ خیریت سے ہیں۔ آپ لوگوں کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتی ہوں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ تم کو معلوم ہو کہ آپ ہم کو رکھیں گے یا نہیں جو نہ رکھنا ہو ہم کو تو جواب دو۔ اور جو رکھنے کی طبیعت ہو تو کرایہ بھیج دو میں چلی آوں اور کرایہ نہیں بھیجو گے تو کہیں چلی جاؤں گی، آپ یہ نہ کہنا کہ ہم کو خبر نہیں دیا، دنیا بال بچوں کو کرتی ہے تو اپنے ہی بھروسے کرتی ہے کہاں تک بے حیائی کروں تمہارے ماں کی کہ اپنے ماں باپ کی۔ ہم بلیا میں رہتی ہیں تو خرچہ نہیں دیتے ہو۔ یہاں کہاں تک دوگے، آپ بال بچوں کی خبر نہیں لیتے ہو تمہارے روپئے میں لعنت ہے۔ آپ چاہتے ہو تو اپنے پاس بلالو نہیں تو خرچہ دو، جو تم بال بچوں کی خبر نہیں لیتے ہو تو کیوں۔ بال بچوں کی قدر تم کیا جانو

آج تک ماں باپ کے یہاں گزر رہوا تھا۔مگر ماں کے یہاں گزر نہیں ہوگا،ماں میری بوڑھی ہوگئی ہے باپ میرا مر گیا کون گزارہ دیگا۔دنیا اپنے بال بچے کرتی ہے تو اپنے بھروسہ پر کرتی ہے کوئی دوسرے کے بھروسے نہیں کرتا۔تمہاری ہمشیرہ نہ ہم کو یہاں رہنے دیگی نہ انجان شہید چھوٹے چھوٹے لڑکے اپنے بال بچوں کی کھوج خبر لیتے ہیں۔تم تو ایک لڑکے کے باپ ہو دینا کو دیکھ کر تم کو شرم نہیں آتی۔تمہاری کوئی چیز ہمارے پاس نہیں کہ میں بیچ کر تمہارے پاس چلی آؤں،آپ تو کماتے کھاتے ہیں لیکن صرف اپنا پیٹ چلاتے ہیں،اپنا پیٹ تو جانور اور چڑیا بھی چلالیتی ہے۔آپ تو ایڑی سے لے کر دھوتی تک جھاڑ کر خوب گھومتے ہو۔باہر کے لوگ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بہت شریف آدمی ہے مگر ہم پر جو گذر رہی ہے اللہ ہی جانتا ہے،اور تم جانتے نہیں،کوئی انسان ہوتا تو کبھی بھی اپنے بال بچوں کی خبر لیتا لیکن حیوان خبر نہیں لیتے۔تم اپنی ماں بہن کو جانتے ہو۔آپ کے یہاں سے تو شکایت لکھ کر گئی ہوگی،آپ تو جانتے ہوں گے کہ کس کا قصور ہے،آپ اگر حاجی صاحب سے پوچھ لیجئے گا ایکی دفعہ بلیا سے آنے کو نہیں کہہ رہی تھی مگر تمہاری ہمشیرہ یہاں سے چلی گئی تب میں زبردستی یہاں چلی آئی،آپ یہاں پر رہتے ہیں تو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں مگر وہاں پر جا کر بھول جاتے ہیں گزشتہ عید پر آئے تو ہم تمہارا منھ دیکھ کر چلی گئیں۔ہمارے دل میں یہ لگا نہیں رہا کہ پھر ایسے ہی کروگے،ہم ماں باپ کی بات کاٹ کر تمہارے یہاں چلی گئی تو تمہارے احسان نہیں ہے؟تمہاری میٹھی میٹھی بات ہی ہے جو ہمارے ماں باپ نکال دیں تو کس گھاٹ کا پانی پیوں گی جو میں چلی جاؤں گی تو دنیا تم کو تھوکے گی،ہمارے پاس ایک لڑکی ہے اس کا منھ دیکھ رہی ہوں میں لڑکی کو لے کر کہاں جاؤں یہی سوچتی ہوں کہ تمہارے ساتھ زندگی پار ہو جائے،مگر تم نہیں سوچتے ہو۔جو تم کرایہ بھیج دوگے تو میں عید کے چاند میں ضرور چلی آؤں گی،بچی کوئی چیز مانگتی ہے تو ہمارا دل دکھ جاتا ہے،ہم کہاں پا دیں کہ دیں جو ہمارے ماں باپ نے تمہارے ساتھ شادی کیا تھا کہ ہمارے سر کا بوجھ اتر جائے گا مگر سر کا بوجھ سر پر ہی پڑا ہے شادی کرنے سے کیا فائدہ میری شادی ہوئے نو برس ہو گئے مگر ہماری زندگی تر ستی ہی جارہی ہے،تمہارے سر پر اللہ کی قسم ہے کہ خط کا جواب جلد بہت جلد دینا۔فقط والسلام۔

از طرف متین خوش رہو

بعد دعاء کے عرض ہے کہ میں خیریت سے رہکر تم لوگوں کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔مسلم آئے ان کے بدست پرزہ ملا پڑھ کر سب حالات معلوم ہوئے اور اتنی خوشی ہوئی کہ میں اچھل پڑا۔اگر اس کمیں تم ہمارے پاس ہوتی تو ایسا انعام دیتا کہ ویسا کوئی دیا ہے نہ دیگا اور انعام کیا دیتا تمھیں بوٹی بوٹی کاٹ کر پھینک دیتا۔ایسی بات لکھتے تمھیں شرم نہیں آئی بنتی ہو لکھ پتی کی بیٹی اور بات ایسی کرتی

ہو کہ ایسا کوئی نیچ قوم ہوتی تو وہ ایسا کمینہ پن نہیں کرتی کہ جب تم نے کمینہ پن لکھا ہے تو تم لکھتی ہو کہ تم کو رکھنا ہو تو رکھو ورنہ ہم کو جواب دو کہیں چلی جاؤں گی تو ہماری طرف سے جواب ہے تم جا سکتی ہو۔ وہاں چلی جاؤ جہاں آرام ملے، کیوں کہ میرے تو ایک ٹوٹا پھٹا گھر ہے نہ کھیتی ہے نہ باری، ہر چیز کی تمہیں تکلیف ہوگی جانور کے گھر میں ایک انسان کیسے رہ سکتا ہے کیونکہ جانوروں کو تو اپنی ہی دھن رہتی ہے تو جانور انسان کی قدر کیا جانے، میں کرایہ بھیجنے والا تھا مگر نہیں بھیجونگا، اگر تم لکھتی ہو کہ اپنے ماں باپ کی بے حیائی کروں کہ تمہارے ماں باپ کی، تو میری ایک ماں ہے تم اس کی بے حیائی کیا کروگی تم اپنے ہی ماں کی بے حیائی کرو میں اپنی ماں کی بے حیائی کروں گا۔ تم بہار جانے کو نہیں کہتی ہو تو ہم تمہیں بلیا جانے کو نہیں کہتے ہیں کیونکہ تم کمینوں کی جانے کی ضرورت نہیں ہے اگر اجرن مانگے تو کیا ملے گا وہ تو دو دو برس تک رہ جاتی ہے اس کو کوئی نہیں دیتا، اور تمہارے چچا صاحب جب شادی کئے تھے تو کس کے بھروسہ پر کئے تھے ہمارے بھروسہ پر یا اپنے بھروسہ پر ہم نے تو اپنے بھروسہ پر نہیں کئے تھے، ہم تو وہاں کے بھروسہ پر کئے تھے کہ جبتک وہ رہیں گی تب تک اس کا بھروسہ ہے اس کے مرنے کے بعد میرا بھروسہ ہے۔ شرم شرم اور جو میں ایڑی تک دھوتی اور لمبی قمیص اور بال بڑھا کر گھومتا ہوں تو جو دیکھتا ہے یہی کہتا ہے یہ ایسا بدمعاش لچا لفنگا ہے سب کہتے ہیں، کوئی شریف آدمی نہیں کہتا اور یہاں کوئی نہیں جلتا کوئی جلنے والا نہیں اگر تم یہاں ہوتیں تو جلتیں کہ اتنہ دور سے جلتی ہو، تو اگر یہاں ہوتی تو جل کر خاک ہو جاتی۔ اور اگر تم کہیں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو میری طرف سے جواب ہے۔ لڑکی اگر اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہو تو رکھ سکتی ہو ورنہ میرے گھر پہونچا دو اور جب میں سنونگا کہ تمہاری شادی ہو گئی تو میں بھی شادی کروں گا کیونکہ ننگے کیساتھ آدمی ننگا بن جاتا ہے زیادہ کیا لکھوں اگر انسان ہوں گے تو سمجھیں گے اور اگر ہمارے جیسے جانور ہوں گے تو کیا سمجھیں گے اس کا جواب بہت جلد ملنا چاہیے۔ متین احمد، سائل عبد الغفار اخبان شہر اعظم گڑھ

الجواب

جواب کا لفظ طلاق کے کنائی الفاظ میں سے ہے جس سے نیت یا مذاکرہ طلاق کی صورت میں طلاق پڑ جائے گی۔ تنویر الابصار (۳۹۵/۴) میں ہے:"کنایته ما لم یو ضع له واحتمله وغیره لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال ، صورت مسئولہ میں چونکہ عورت کے طلاق طلب کرنے پر شوہر نے جواب کا لفظ استعمال کیا ہے، اس سے مذاکرہ طلاق پایا گیا۔ اور عورت پر طلاق بائن پڑے گی عدت کے بعد وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی، ۲۱ر رمضان ۷۸ھ

(۱۳) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور پہلی ہی شب ہندہ کو دیکھ کر زید بے تعلق رہا کسی طرح کا تعلق جاری نہیں ہوا۔ والدین کے دباؤ سے زید خاموش رہا ہندہ نے بڑی کوشش کی مگر زید برابر کہتا رہا میں تم سے نہیں بولوں گا، تم سے کسی قسم کا سروکار نہیں رکھوں گا بار بار یہی بات زید نے دہرائی تم اپنے والد کو لکھ کر میکے چلی جاؤ۔ اس کے بعد سے زید علیحدہ کمرہ میں رہنے لگا زید کے نکاح کو قریب ڈھائی سال ہو چکا کسی طرح وہ ہندہ کو اپنے مکان میں رکھنا نہیں چاہتا صاف صاف طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں؟ عدت ہوگی یا نہیں؟ ہندہ کو ایام عدت کس جگہ گذارنے چاہئے؟ ہندہ کے ساتھ کوئی خلوت صحیحہ یا صحبت نہیں ہوئی ہے۔ جواب مع حوالہ مرحمت فرمائیں۔

محمد یونس خاں نیا بازار ڈاک خانہ سیوان ضلع سارنگ

الجواب

زید نے اپنی عورت کے بارے میں جو دو جملے کہے ان میں سے پہلے جملے سے بے تعلقی کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے اور کوئی کام صرف ارادہ ظاہر کرنے سے تمام نہیں ہوتا شرح اشباہ میں ہے: "الفعل لا یتم بمجرد النیة"، کام صرف ارادے سے مکمل نہیں ہوتا، اسلیے اس جملے سے طلاق پڑنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔ دوسرا جملہ البتہ طلاق کے کنائی الفاظ سے ہے عالم گیری (۱/۲/۲۷۲) میں ہے: "والحقی باھلك" اپنے گھر والوں سے مل، لیکن اس کیلیے نیت یا مذاکرہ طلاق کی ضرورت ہے۔ اسی میں ہے: "لا یقع بھا الطلاق الا بالنیة او دلالة الحال" اس لفظ سے بغیر نیت اور قرینے کے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ تو اس جملہ کو بولتے وقت اگر زید نے طلاق دینے کی نیت کی یا عورت نے طلاق مانگی اس کے جواب میں یہ کہا تو پڑ گئی ورنہ نہیں۔ مرد و عورت تنہائی میں اس طرح ایک جا ہوں کہ صحبت سے کوئی شرعی، حسی یا طبعی امر مانع نہ ہو تو اس کو خلوت صحیحہ کہتے ہیں۔ پس طلاق واقع ہونے کی صورت میں اگر ایسی یک جائی ہو چکی ہو تو ضرور عدت واجب ہوگی چاہے صحبت نہ ہوئی ہو عالمگیری (۱/۶۳۲) میں ہے "رجل تزوج امراة نکاحاً جائزا فطلقها بعد الدخول او بعد الخلوة الصحیحة کان علیها العدة"، جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دے دی تو اس پر عدت واجب ہوگی اور عدت سسرال کے اس مکان میں گزارے گی جس میں وہ رہتی ہے "علی المعتدة ان تعتدی المنزل الذی یضاف الیها بسکنه حال وقوع الفرقة" معتدہ اس گھر میں عدت گزارے گی جس میں طلاق واقع ہونے کے وقت رہتی تھی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور ۵ رشوال ۱۳۸۲ھ

(۱۴۔۱۵) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص آسام سے اپنی ساس کے پاس لکھتا ہے کہ ماں کو معلوم ہو کہ جب آپ اپنی لڑکی وداع نہیں کرتی ہیں اور دوسری شادی کرنے کو کہتی ہیں تو کر دیجئے۔ہم کو تو اپنا پیٹ پالنا ہی خود دشوار ہے۔تو ہم بھلا اس کا خرچ کیسے چلا سکتے ہیں ہم بغیر کام سیکھے نہیں آئیں گے آپ اپنی لڑکی کی شادی کر دیں ہم ذرا بھی ناراض نہیں ہیں ہم سے پار نہیں لگے گا اور ہمارے باپ بھائی رکھیں گے نہیں اگر آپ اپنی لڑکی کی زندگی چاہتی ہیں تو اس کی شادی کر دیں۔اس تحریر سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(۲) لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اذان دینی جائز ہے یا نہیں؟

بدر الدین احمد رضوی براؤن سکھوئی بستی

الجواب

(۱) آپ اپنی لڑکی کی شادی کر دیں یہ لفظ طلاق کے کنائی الفاظ میں سے ہے جن سے طلاق پڑنے کیلیے نیت یا مذاکرہ طلاق ضروری ہے۔

سوال کی عبارت سے ظاہر ہے کہ مذاکرہ طلاق بھی تھا اور شوہر کی نیت طلاق دینے کی بھی تھی اس لیے طلاق پڑ گئی۔

(۲) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۱۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید بد چلن نو عمر لڑکا ہے جو تاڑی شراب بہت پیتا ہے عیاشی میں ایک نمبر ہے۔اس شخص نے اپنی عورت پر جتنا ظلم کیا اس کا خدا گواہ ہے۔اپنی عورت کو چھوڑنے کے لیے کتنی بار تیار ہوا مگر سمجھانے بجھانے پر مان گیا حالانکہ اس کی عورت نہایت شریف ہے۔ایک دن اس نے اپنی عورت کے اوپر (جس کو سات مہینہ کا حمل تھا) زناکاری کی تہمت لگا کر بہت مارا اور کہا کہ تم گھر سے نکل جاؤ مجھ سے اور تم سے کوئی مطلب نہیں ہے۔میں تم کو نہیں رکھوں گا چنانچہ اس کو گھر سے باہر کر دیا دو بچے تھے لے لیا۔سارا سامان لے کر کہاروں کے ذریعہ میکہ میں بھیج دیا۔جس شخص نے اس سے پوچھا ہر ایک سے یہی جواب دیا کہ اب میں اس کو نہیں رکھوں گا۔آج پانچ مہینہ گذر گیا اس کا باپ رسمی طلاق کے لیے جاتا ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا ہے لوگوں سے یہی کہتا ہے کہ میں اسی طرح انکو پریشان کروں گا اور اس کو رکھوں گا بھی نہیں۔کیا طلاق کا نام لینے ہی سے طلاق واقع ہوتی ہے کنایات کو صریح قرینہ کے ساتھ اس امر میں دخل نہیں ہے اس موقعہ

پر صریح قرینہ ہوتے ہوئے سخت کنایات کے الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
المستفتی بسم اللہ چھپھوری چاند پٹی اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں جب تک شوہر یہ الفاظ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہے گا تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ درمختار (۴/۳۹۹) میں ہے: "وتوقف الاولان (الی مثل اخرجی و بریته ان نوی وقع والالا" واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳؍رجب ۱۳۸۷ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے زیور کے جھگڑے اپنی بیوی کے مطالبہ پر کہ میرا فیصلہ کردو کہا کہ عبد الرحمٰن کی لڑکی کو فیصلہ فیصلہ کا لفظ ادھر طلاق کے لیے بولا جاتا ہے۔ پہلے گواہ کا بیان ہے کہ مجھے تعداد یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ یہ لفظ دہرایا۔ خدیجہ کا بیان ہے کہ تین مرتبہ دہرایا۔ زید کے بھائی کا بیان ہے کہ تین مرتبہ کہا۔ خیر النساء کا بیان ہے کہ میں نے دوبار سنا۔ زید کے والد کا بیان عبد الرحمٰن کی لڑکی کو کہا۔ کتنی بار یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ حاجی شمس الحق کا بیان میں حادثہ ہونے کے بعد پہنچا تو گھر کے اندر زید کے والد نے کہا فیصلہ پورا ہو چکا ہے۔ اب اس میں کوئی کسر نہیں۔ فقط حافظ محمد امین احمد یاسین ساکنان بجرڈیہ بنارس۔

الجواب

فیصلہ کا لفظ طلاق کے کنائی الفاظ میں سے ہے۔ ردالمحتار (۴/۳۹۷) میں ہے: "نحو خلية برية حرام بائن ومرادفها كبتة و بتله يصلح سبا" اس لیے چونکہ عورت کے مطالبہ کے جواب میں اس نے یہ کہا ہے۔ اس لیے اس لفظ سے طلاق بائن پڑ جائے گی۔ "وفي مذا كرة يقع بالاخرى وان لم ينو (ملخصا) اور کے لیے فیصلہ کا لفظ بولا ہے اس لیے ایک طلاق پڑے گی اگر چہ یہ لفظ کئی بار بولا ہے۔ اسی (۴/۴۰۷) میں ہے: "لا يلحق البائن اذا امكن جعله اخبارا عن الاول كانت بائن او ابنتك" مطلقہ سے عدت کے اندر اور بعد عدت دونوں صورتوں میں نکاح ہو سکتا ہے۔ اگر عورت راضی ہو حلالہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱؍جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

حضرت سے گزارش یہ ہے کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام خورشید ہے ان کی شادی ہو چکی ہے جو اپنے پریوار کے ساتھ رہتا ہے اس کا ایک چھوٹا بھائی ہے جس کا نام غلام رسول ہے خورشید کی بیوی کا نام فاطمہ خاتون ہے خورشید کے چھوٹے بھائی نے تخت پر کچھ روپیہ رکھا تھا جو گھر سے روپیہ چوری ہو گیا اس کمرے کو اچھی طرح صاف ستھرا خورشید کی بیوی نے عید کے پہلے کر دیا تھا عید کے تین دن کے بعد خورشید کی بیوی اس کی اجازت سے اپنے میکے چلی گئی اس وقت ماں بننے والی تھی بچہ وہیں پیدا ہوا اس لیے انہیں بھیجا گیا۔ غلام رسول کو جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو اسی تخت کے پاس تلاش کیا تو انہیں روپیہ نہیں ملا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ ہوسکتا ہے کہ میری بھابھی روپیہ لے گئی ہو پوچھنے کے لیے غلام رسول اپنی بھابھی کے میکے جانے کا ارادہ کیا محمد خورشید نے انہیں ایک خط دیا کہ یہ خط لیجانا اس خط میں یہ جملہ لکھا تھا کہ فاطمہ اگر تم روپے لے گئی ہو تو میرے بھائی کو واپس کر دو اگر کسی طرح کی بہانہ بنانے کی کوشش کی تو قسم کھاؤ تو انہوں نے قسم کھالی کہ میں نے روپے نہیں لیا ہے اور اس خط میں ایک جملہ یہ بھی لکھا تھا کہ میری بیوی چورنی ہے یہ بی بی مجھے نہیں چاہئے اس خط کو تم طلاق سمجھو اس نے ایک ہی بار لکھا تھا لڑکی کے گھر والوں نے اپنے ساتھ چار آدمی چرچا کالونی لے آئے انہوں نے لڑکے کو بلا کر پوچھا کہ آپ نے خط میں جو جملہ لکھا ہے وہ کیا سچ ہے تو لڑکے نے جواب دیا ہاں سچ ہے اور اس وقت شراب کے نشے میں تھا لڑکے کے سسر نے غصے کی حالت میں برا بھلا کہنے لگا کہ آپ نے میری لڑکی کو طلاق دیا لڑکے نے جواب دیا کہ ہم نے طلاق دیا ہے خورشید کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور شراب کے نشے سے بیدار ہوا اور کچھ دن کے بعد اپنے سسرال اپنی بیوی کو لینے گیا تو ان کے سسرال والوں نے کہا کہ آپ نے طلاق دے دیا ہے تو لڑکے نے جواب دیا کہ ہم نے نشے کی حالت میں کہا ہے اور میری ضد ہے کہ میں اسی بیوی کو رکھوں گا آپ میری بیوی کو بدا کر دیجئے تو حضرت یہ خط آپ کے پاس اس لیے بھیج رہا ہوں کہ اس خط کو آپ غور سے پڑھ کر ساری بات سمجھ کر برائے مہربانی فتوی بھیجدیں تا کہ آپس میں جو الجھن پیدا ہوگئی ہے دونوں لڑکے لڑکی کی زندگی برباد ہونے سے بچ جائے، لڑکی حمل کی حالت میں تھی۔

المستفتی: عبدالقیوم قادری چرچا کاری ضلع سرگوجہ (کوریا)

الجواب

صورت مسئولہ میں خورشید نے خط میں جو الفاظ تحریر کئے ہیں ان سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۵۰۲ میں ہے: مجھے تیری حاجت نہیں۔

"فی الھندیہ ولوقال لاحاجة لی فیك ینوی الطلاق فلیس بطلاق كذا فی سراج الوھاج لااشتھیكأ ولا رغبة لی فیك فانه لایقع وان نوی فی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ كذا فی بحرالرائق"[الفتاوىٰ الهندیه۔ کتاب الطلاق۔الباب الثانی فی ایضاء الطلاق:۱/ ۴۷۳]

عالم گیری میں ہے: مجھے تیری ضرورت نہیں اور اس لفظ سے طلاق مراد لی تو بھی طلاق نہیں، سراج الوہاج میں: تو مجھے نہیں چاہئے اور تجھ میں میری خواہش نہیں، ان اقوال میں طلاق کی نیت کرلے تب بھی امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک طلاق واقع نہیں، ایسا ہی بحر الرائق میں ہے۔

دیکھ لیجئے خط میں بھی صاف یہی لکھا ہے، یہ عورت مجھے نہیں چاہئے تو اس جملہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

اسی فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۶۱۷ میں ہے:

"فی الخانیة ان احسبی انك طالق وفی الھندیة عن الخلاصة امراة قالت لزوجها مراطلاق دے فقال داده انگار لایقع وان نوی"[الفتاویٰ الهندیه:۱/ ۴۷۴]

اپنے کو طلاق دیا سمجھو اور ہندیہ میں ہے بیوی نے شوہر سے کہا مجھے طلاق دو اس نے کہا طلاق دیا ہی سمجھو، تو اگرچہ طلاق کی نیت کی ہو طلاق واقع نہ ہوگی۔

اگر خورشید نے اپنے خسر کے پوچھنے پر انہیں خط میں لکھے ہوئے الفاظ کو طلاق سمجھ کر طلاق کا اقرار کیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی۔

فتاوی قاضی خاں میں ہے: "رجل طلق امرته وھو صاحب برسام فلما صح قال طلقت امراتی ثم قال انی کنت اظن ان الطلاق فی تلك الحالة كان واقعا قال مشائخنا الطلاق غیر واقع"

(بحوالہ فتاوی رضویہ جلد خامس ص ۶۳۶)

اور اگر خسر کے جواب میں جس طلاق کا اقرار کیا اس سے مراد دوسری طلاق لی یا جھوٹا اقرار کیا تو ایک طلاق پڑ گئی۔

تو صورت مسئولہ میں بہتر یہ ہے کہ اگر میاں بیوی راضی ہوں تو دوسرا نکاح پڑھالیں تاکہ معاملہ بے خرخشہ ہو جائے تجدید نکاح کے لیے زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں دو گواہوں کے سامنے میاں بیوی ایجاب وقبول کرلیں یا کوئی ایجاب وقبول کرادے نکاح ہوگیا مہر البتہ مقرر کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۷؍جمادی الاخری ۱۴۱۹ھ

طلاق حاملہ کا حکم

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو بحالت حمل طلاق دی تو ایسی حالت میں واقع ہوگی یا نہیں۔

(۲) اگر بحالت حمل طلاق واقع نہ ہو تو آئندہ کسی شرط پر طلاق واقع ہونے کی کیا شکل ہوسکتی ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی، عبدالمبین ساکن اوساور پوسٹ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ (یوپی)

الجواب

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے قرآن شریف میں ہے حمل والیوں کی عدت وضع حمل تو حالت حمل میں طلاق واقع نہ ہو تو عدت کیسے ہوگی۔ ہدایہ (۲/۳۶۰) میں ہے "وطلاق الحامل یجوز" حاملہ عورت کی طلاق جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

غصہ اور غضب کی حالت کی طلاق

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع محمدی ﷺ اس مسئلہ میں کہ

میں نے اپنی بیوی کو غصہ کے عالم دوبار طلاق طلاق کہدیا جس کے شاہد میری والدہ اور میرے چچا ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ دوبار طلاق کہدینے سے طلاق واقع ہوگئی از روئے شرع مطلع فرمائیں۔

دست خط صغیر احمد خان ساکن موضع برابر ضلع غازیپور

الجواب

غصہ کے عالم میں طلاق پڑجاتی ہے اور جب آپ خود ہی طلاق دینے کا اقرار کرتے ہیں تو طلاق کے ثبوت کے لیے کسی گواہ کی ضرورت نہیں، اگر آپ نے اس سے قبل اپنی عورت کو اور کوئی طلاق نہ دی ہو صرف یہی دو طلاقیں ہوں تو رجعی ہیں عدت کے اندر گواہوں کے سامنے صرف یہ کہنا کافی ہے کہ میں نے اپنی عورت کو لوٹا لیا۔

اور عدت گذر گئی ہو تو عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکے گا حالانکہ ضرورت نہیں۔

قرآن شریف میں ہے۔ ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ:۲۲۹]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی ۲۶ رشوال ۱۴۰۶ھ

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کا بیان ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی زید کا کہنا ہے کہ جب اس کے اور اسکی بیوی کے مابین جھگڑا ہوا تو وہ بدحواسی کی حد تک غصہ میں تھا اور اس نے اپنی بیوی کو سخت سست کہا طلاق نہیں دی بفرض محال اگر اسکے منہ سے لفظ طلاق نکلا تو اسے طلاق دینا مطلق یاد نہیں زید کا یہ سارا بیان حلفیہ ہے۔ لیکن جھگڑے کے وقت موجود لوگوں میں سے ایک مرد اور چار عورتوں کا کہنا ہے کہ زید نے جھگڑے کے درمیان اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور یہ الفاظ کئی بار دہرائے دوسری عورتوں کا بیان ہے کہ ہم نے طلاق کے الفاظ نہیں سنے اور ایک عورت کہتی ہے کہ زید نے طلاق کا لفظ نہیں کہا صرف چھوڑ دیا چھوڑ دیا کہا ایک بیان یہ بھی کہ زید نے طلاق دی نہیں البتہ یہ کہہ کر کہ طلاق دے دوں گا، زید کی بیوی کا بیان اولاً یہ ہے کہ اسے یاد نہیں کہ زید نے طلاق دی یا نہیں ثانیا اسنے کہا کہ زید نے طلاق دی ان منفرد بیانات سے زید کی شدت غصہ اور زید کی حلفیہ انکار کی روشنی میں۔ دریافت طلب ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

المستفتی محمد ایوب ولد محمد یوسف معرفت محمد فاروق پانڈے حویلی بنارس

الجواب

ہر آدمی کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا کی زندگی کے بعد آدمی کو خدا کے حضور اچھے برے ہر کام کا حساب دینا ہوگا جہاں نہ جھوٹ چل سکے گا اور نہ تیز زبانی، نیز یہ بھی اچھی طرح یاد کر لینا چاہئے کہ اگر کسی نے غلط بیان دیکر ہم سے کوئی فتوی حاصل کر لیا تو کوئی ناجائز کام صرف ہمارے لاعلمی کے فتوی کی وجہ سے درحقیقت جائز نہیں ہو سکتا۔ پس اگر زید کا یہ بیان صحیح ہے کہ زید غصہ میں اس حد تک بدحواس ہو گیا تھا کہ اسکی عقل جاتی رہی اور اسے اپنی بیوی کو جو کچھ سخت وست کہا یا الفاظ طلاق کہے قطعاً کسی کا ہوش ہی نہیں تو طلاق نہ پڑے گی۔ شامی (۴/۳۴۳) میں ہے: " ان یبلغ النهاية فلا يعلم مايقول ولا يريده فهذا لا ريب انه لا ينفذ شيء من اقواله" ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۶/ ربیع الاول ۸۶ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مباک پور اعظم گڑھ

(۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

اتفاق سے میں اپنے سسرال گیا وہاں سالے صاحب سے اور مجھ سے آپس میں غصہ سے بات چیت ہو گئی لہذا ہر بات ماننے سے انکار کیا لہذا اس غصہ میں آکر میں نے ان کی بہن کا طلاق نامہ لکھدیا بغل میں ہمارے سسر صاحب کھڑے تھے اور کوئی دوسرا آدمی وہاں پر نہیں تھا اور طلاق نامہ پر کوئی گواہ نہیں

ہے نہ لکھتے وقت وہاں کوئی موجود تھا دے کر اپنے گھر چلا آیا بیوی کو ہمارے اس بات کا علم نہیں ہوا اور وہ موجودہ حالت میں حمل سے بھی ہے۔ ایسی حالت میں علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ فقط والسلام علیکم۔ آپ کا خدمت گذار احمد حسین خان پوسٹ تتن لکھنو مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء

الجواب

طلاق غصہ کی حالت میں بھی واقع ہو جاتی ہے جب آپ خود طلاق نامہ لکھنے کا قرار کرتے ہیں تو طلاق ثابت ہوگئی کسی گواہ کی بھی ضرورت نہیں یونہی عورت کے مطلع نہ ہونے سے بھی کچھ اثر نہیں پڑتا طلاق کے معاملہ میں شوہر مستقل ہے اور حالت حمل میں طلاق پڑ جاتی ہے، اس لیے آپ کی بیوی پر طلاق ضرور پڑ گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور ۱۷ رجمادی الآخر ۸۶ھ

الجواب صحیح عبدالروف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی سے اپنی مادری زبان میں کہا کہ میں تو کو تین طلاق دیتھوں طلاق طلاق۔ اب بتائیں کہ صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں۔ اگر واقع ہوئی تو کون سی۔

المستفتی محمد حسین اکبر پور ۲۸ ربیع الاول

الجواب

عربی میں مضارع کا صیغہ حال اور استقبال دونوں کے لیے موضوع ہے اسلیے اس میں تو یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ زمانہ حال مراد لیا ہے یا استقبال، لیکن اردو میں چونکہ حال اور استقبال دونوں کے صیغے الگ الگ ہیں اسلیے اس میں یہ سوال خارج از تحریر ہے۔ جب کوئی قرینہ نہ ہو حال سے حال ہی مراد لیا جائے گا اور صیغہ حال سے انعقاد نکاح مصرح فقہا ہے۔ شامی میں ہے: "اذا كان حقيقة في الحال فلا كلام في صحة الانعقاد به " اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں دیتا ہوں اور ہمارے دیار کی زبان میں دیتھوں حقیقۃ حال کے لیے ہے۔ پس اس سے طلاق ضرور پڑ جائے گی، قائل کی عبارت کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ مراد حال ہی ہے اس طرح سائل نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں، اور اب بغیر حلالہ دوبارہ شادی کی کوئی صورت نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جھگڑے کی صورت میں زید نے غصہ میں اپنی عورت کو دو مرتبہ کہا۔ تیرا تینوں طلاق تیرا تینوں

طلاق لوگوں کے منع کرنے پر اس نے پھر ایک بار وہی دہرایا۔ موقع پر تین عورتیں اور ایک مرد موجود تھے زید کا بیان ہے کہ اس وقت میں بے حد غصہ میں تھا، یہ تو یاد ہے کہ میری بیوی سے میرا جھگڑا ہو رہا تھا لیکن یہ کچھ ہوش نہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یہ بیان زید کا قسمیہ ہے اس صورت میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

مسکین احمد

الجواب: ھو المصوب۔ صورت مسئولہ میں اگر زید کو اتنا زیادہ غصہ تھا کہ وہ ہوش میں نہیں رہا تو ایسی صورت میں اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوئی۔ وہ اپنی بیوی کو بدستور رکھ سکتا ہے۔

محمد رضا انصاری فرنگی محلی ھو الموافق، واقعۃً اگر غصہ اتنا شدید تھا کہ سائل کو خبر ہی نہیں تھی کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ اور اس کا طلاق دینے کا ارادہ بھی نہ تھا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ شامی میں ہے۔ کہ علامہ شامی نے شامی میں اس حالت کو جنون کی اعلاقسم میں شمار کیا ہے۔

احقر محمد مصطفیٰ بترہ بناری

الجواب: ھو المصوب، صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر نے یہ کہا کہ تیرا تینوں طلاق تو تین طلاق واقع ہو گئیں۔ ہدایہ جلد دوم میں ہے ص ر ۳۳۷۔ "ویقع طلاق کل زوج" الخ۔ اور شوہر کا بیان کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ میں کیا کہہ رہا ہوں صحیح نہیں۔ اس کا بیان خود شاہد ہے کہ اس کو وہ باتیں یاد تھیں جو اس وقت ہوئیں۔ اور اس سوال کے جواب میں شامی کی جو عبارت نقل کی گئی ہے۔ اول شوہر مذکور پر صادق نہیں آتی۔ اور دوم یہ کہ عبارت شامی نے ابن قیم کی نقل کی ہے وہ ابن قیم کی ہے وہ ہمارے مذہب کے نہیں ہیں

مولوی عبد الحمید بناری

الجواب

اس میں شبہ نہیں کہ غصہ کی وہ حالت جس میں عقل جاتی رہے اور آدمی اپنے پرائے کو نہ پہچانے۔ منہ سے کیا بک رہا ہے یہ بھی نہ پہچانے اگرچہ ایسی شکل نادر ہے لیکن اگر ایسا ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔ جیسا مولوی رضا محمد فرنگی محلی اور ان کے مؤید نے لکھا۔ لیکن جس استفتاء کے بارے میں ان لوگوں نے یہ حکم دیا اس میں غصہ کی حالت کا پتہ نہیں چلتا۔ کیونکہ شوہر ان تمام واقعات کو خود بیان کرتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلاق دیتے وقت اس کو اتنا ہوش تھا کہ ساری تفصیل یاد رکھی۔ تو یہ غصہ کی وہ حد نہ ہوئی جس میں طلاق نہیں پڑتی۔ یونہی اس غصہ کے عالم میں وہ گھنٹہ بھر رہتا رہا ہے۔ حالانکہ عادتاً اتنا شدید غصہ گھنٹہ بھر نہیں رہتا۔ ان وجوہ سے ہم اس سوال کے جواب میں یہ حکم دیتے ہیں کہ طلاق پڑ گئی لیکن جو استفتاء ہم کو لکھا گیا ہے اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ وہ ساری تفصیلات خود زید کی بیان کردہ نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے ذریعہ معلوم ہوا۔ خود زید تو بالکل لاعلم ہے۔ اس میں اس حالت کے ایک گھنٹہ تک باقی رہنے کا

ذکر بھی نہیں ہے۔ اس لیے اس استفتاء کی روشنی میں یہ گنجائش نکل سکتی ہے کہ یہ وہی غصہ رہا ہو جس میں عقل جاتی رہتی ہے۔ لیکن دونوں سوالوں میں اب اختلاف وتضاد ہو گیا۔ اس لیے زید سے ہم یہی کہیں گے کہ عذاب آخرت سے ڈرے۔ اور چند روزہ زندگی کا خیال دل سے نکال کر اپنی حالت پر غور کرے۔ مسئلہ کی صورت اس کو معلوم ہو گئی ہے۔ اگر واقعی غصہ اس حد کا تھا کہ جس کو ہم نے جواب کی ابتدا میں تحریر کیا ہے تو طلاق نہیں پڑے گی۔ ورنہ طلاق پڑ جائے گی چاہے غصہ رہا ہو۔ چاہے اس نے طلاق کی نیت نہ کی ہو۔

واللہ اعلم بالصواب عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میاں بیوی آپس میں جھگڑ رہے تھے کہ شوہر نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا کہ اب سے مجھ کو ڈرائے گی مجھ پر غصہ کرے گی تو طلاق۔ یہاں تک تو حواس ٹھیک تھا اس کے بعد شوہر بہت سخت غصہ کی وجہ سے جلال میں کچھ اور بولا یاد نہیں۔ صرف تین طلاق جا۔ یاد ہے، غصہ ٹھنڈا ہوا تو دوسرے دن کے بعد سوچا کہ بہت سخت غصہ کی وجہ سے بدحواسی کے عالم میں کچھ کہا تھا۔ ہفتہ عشرہ تک بہت غور خوض کرتا رہا کہ کچھ کہا تھا لیکن پوری بات خیال میں نہیں آتی کہ کیا کہا تھا صرف تین طلاق جا لفظ خیال میں آتا ہے۔ اور تین طلاق جا کے ساتھ اور کیا بولا وہ صحیح خیال میں نہیں آتا کہ کیا کہا تھا بہت سخت غصہ کی وجہ سے بدحواسی کے عالم میں یہ کہا تھا کہ مجھ کو کھیل سمجھ رہی ہے، ہر وقت ڈانتی ہے۔ تین طلاق جا یا یہ کہا کہ اب مجھ کو ڈانٹے گی تو تین طلاق جا۔ یا یہ کہا اب سے مجھ کو ڈرائے گی مجھ پر غصہ کرے گی تو تین طلاق جا۔ یا یہ کہا ہر وقت ڈانتی ہے تین طلاق جا۔ اسی طرح سے کوئی اور بات کہی ہے۔ بہر حال کچھ بھی ہو کچھ خیال میں نہیں آیا کہ کیا کہا تھا ہاں ذرا سا شک ہے کہ یہ کہا اب سے مجھ کو ڈرائے گی تو تین طلاق جا۔ اور بہت سخت غصہ کی وجہ سے بغیر قصد کے بے اختیار زبان سے نکل گیا تین طلاق۔ اس کے بعد بیوی نے شوہر پر غصہ کیا ڈانتی یا برا بھلا کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں؟ ایک طلاق ہوئی تو کونسی طلاق ہوئی رجعی یا بائن طلاق ہوئی۔

(۲) واقعہ مذکورہ بالا میں جماع پر بیوی کے ورغلانے سے اور طلاق نہ ہونے کے خیال سے یا طلاق رجعی کے خیال سے رجعت کی نیت سے جماع کیا تو اس کے بارے میں اللہ ورسول کا کیا حکم ہے؟

(۳) واقعہ صورت مذکورہ بالا میں تین طلاق واقع ہو جانے کی صورت میں اگر پھر بیوی آپس میں ازدواجی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے تو کیا صورت ہے؟ کتب معتبرہ کے حوالہ سے روشن جواب تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی محمد انور

الجواب

صورت مسئولہ میں تین طلاق جو یا د ہو وہ تو فوراً پڑ گئی کہ شبہ دوسرے الفاظ میں ہے اور تین طلاق جا کار اس کو پورا خیال ہے اور طلاق انہیں الفاظ سے پڑتی اور جس بات فوراً پڑ جائے گی کا علم نہ ہو وہ لغو ہو جاتی ہے اور جس کو جان رہا ہو وہ معتبر ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے: " علم انه حلف ولم يد ربطلا ق او غيرها لغا كما لو شك اطلق ام لا وشك واحدة ام اكثر بنى على الاقل " اور صورت مسئولہ میں تو شک والی صورت میں بھی نہیں طلاق کو غصہ ہونے پر معلق کیا ہے اور شوہر کو اقرار ہے کہ اس کے بعد بھی عورت کو غصہ ہوا اور اس نے شوہر کا ڈانٹا، پس طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور صریح طلاق کے لیے نیت کی ضرورت نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے: " وتقع بها وان نوى خلافها اولم ينو " اور عدت کے اندر جو صحبت کیا حرام کیا، اور اگر توبہ صادقہ نہ کی تو عذاب الٰہی کے مستحق ہوں گے اور حکومت اسلامیہ ہوتی تو سخت سزا پاتے اور تین طلاق کے بعد حلالہ کے سوا دوبارہ شادی کی کوئی اور سبیل نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۸ رشعبان ۱۳۹۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

مسئلہ (۷): کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی کے متعلق غصہ کے عالم میں تین مرتبہ طلاق کہا حالانکہ اس وقت زید کی بیوی اس کے سامنے موجود نہ تھی اور زید مذکور کا کہنا ہے کہ بحلف یہ کہتا ہوں کہ مجھے اس بات کا مطلق خیال نہ تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اب سوال یہ ہے کہ آیا طلاق پڑی یا نہیں اور اگر طلاق پڑ گئی تو حلالہ کی کیا صورت ہو گی دوسری بات یہ کہ زید کی بیوی اعلیٰ خود بھی زید کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو اس کی کیا سبیل ہے کہ زید بیوی کے ساتھ زندگی بسر کر سکے اور طلاق پڑ جانے کی صورت میں عدت گذارنے کے وقت کیا زید اس کے ہاتھوں کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے۔ المستفتی عبدالحمید بہار بستوی یکم رمضان المبارک ۹۰ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ زید کی عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں، اور اب بغیر حلالہ وہ اس سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد عورت شوہر کے لیے اس وقت حلال ہو گی کہ عدت کے بعد وہ دوسرے شوہر سے شادی کرے وہ اس سے صحبت کرے پھر وہ طلاق دے تو عدت گذار کر پہلے

کے لیے حلال ہوگی، عدت کے دوران اگر عورت کھانا پکائے تو زید کھا سکتا، مگر اس کے سامنے نہ آنا چاہئے اور اس سے کسی قسم کے تعلقات سے زن وشوئی وصحبت حرام ہے غصہ میں اس وقت طلاق نہیں پڑتی کہ آدمی کی عقل جاتی رہے اور اسے کچھ ہوش وحواس ہی نہ ہو اور ایسا بہت نادر ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۵ر رمضان المبارک ۹۰ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

کیا کسی شخص نے اپنی زوجہ کو محض دھمکی کی وجہ سے ایک طلاق اس خیال سے دے دی کہ وہ گالی گلوچ سے باز آئے، قریب یہ چودہ ماہ کا قصہ ہے میاں بیوی خوشی خوشی ساتھ میں رہتے ہیں، لہٰذا اس کا جواب دیں۔ فقط سوال کنندہ محمد ظہور عرف جھوری موضع لنگڑا پورا اعظم گڑھ

الجواب

غصہ کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ مگر صورت مسئولہ میں چونکہ طلاق ایک بار ہی دی تھی اس کے بعد میاں بیوی کی طرح رہتے بھی ہیں اس لیے رجعت ہوگئی وہ عورت بدستور اس مرد کی بیوی ہے کہ اب اگر کبھی دو مرتبہ بھی اس کو طلاق دے دیگا تو مغلظہ ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے بحالت غصہ میں اپنی بیوی کی ماں کی موجودگی میں کہا کہ یہ آپ کی امانت ہے اسے لوا لے جائیں اور اس کا جو حق دستور ہوگا میں دے دوں گا۔ پس ایسی صورت میں زید کی بیوی زید کے نکاح میں ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا
سائل علی احمد حسین آباد ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۹ء

الجواب

سوال میں ذکر کئے بعض الفاظ سے طلاق پڑسکتی ہے اگر اس کے بولتے وقت شوہر نے طلاق کی نیت کی ہو، اور نیت طلاق نہ ہو تو ان الفاظ سے طلاق نہ پڑے گی، اس لیے دار ومدار شوہر پر ہے اس کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور عذاب آخرت سے خوف کرنا چاہئے اور جو بات ہو سچ سچ بتائے تا کہ اس کے موافق عمل کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے اپنی بیوی کو غصے کی حالت میں ایک مرتبہ طلاق دیا تھا کہ اسکی بیوی نے زید کا منھ بند کردیا پھر دوبارہ کہتے کہتے منھ بند کردیا پھر اسکے بعد زید کے بھائی اور ماموں دونوں آدمی زید کو الگ لیجا کر سمجھا رہے تھے کہ زید نے کہا کہ اس کو نہیں رکھوں گا میں اس کو طلاق دے دوں گا طلاق دے رہا ہوں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ المستفتی، پرویز احمد

الجواب

صورت مسئولہ میں سوال کی عبارت سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ زید کی بیوی پر دو طلاق واقع ہو گئیں، اگر اس سے پہلے کوئی طلاق نہ دی ہو تو عدت کے اندر جعت کرسکتا ہے۔ اور اگر عدت ختم ہوگئی ہو تو عورت کی رضامندی سے دوبارہ شادی ہوسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے ہندہ سے نکاح شرعی کیا اور کچھ زمانہ تک وہاں ہندہ مقیم رہی تھی لیکن بتاریخ ۳ر جولائی ۱۹۶۵ء زید نے ہندہ کو طلاق دے دیا جو پورے ثبوت کیساتھ صفحہ میں مندرج ہے اور ہندہ اس وقت ۳رماہ کے حمل سے تھی کیا ایام حمل میں طلاق واقع ہوجاتی ہے؟ پورے ثبورت کے ساتھ مطلع فرمائیں فقط۔ خاکسار حاجی رحمت اللہ سبزی فروش پوسٹ ومقام اوسکا بازار ضلع بستی یوپی ۱۷ر اگست ۱۹۶۵ء

الجواب

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ ہدایہ (۳/۳۶۰) میں ہے: "طلاق الحامل یجوز" اور اس کی عدت وضع حمل ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾[الطلاق: ٤]۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مفقود الخبر کے احکام

(۱۔۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسائل میں کہ
(۱) اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۵۰۰ پر مفقود الخبر کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ جس عورت کا مرد پانچ چھ سال سے زیادہ تک نامعلوم وبے نشان ہے۔ اس کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے مذہب میں وہ نکاح نہیں کرسکتی جب تک کہ شوہر کی عمر ۷۰ رسال گذر کر اس کی موت کا حکم نہ دیا جائے۔ ایسی صورت میں حرج عظیم کی وجہ سے دورۂ حاضرہ کے علماء امام مالک رحمۃ اللہ

تعالی علیہ کے مسلک پر عمل کرتے ہیں ان کا مسلک یہ ہے چار برس کے گم ہونے کے دن سے نہیں بلکہ قاضی کے یہاں مرافعہ کے دن سے اگرچہ مرافعہ سے پہلے بیس برس گزر چکے ہیں ان کا اعتبار نہیں۔

اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ چار سال کے بعد کسی عورت نے قاضی کے پاس یہ دعوی کیا کہ میرا شوہر مدت مذکورہ سے لاپتہ ہے تو قاضی شرع مقدمہ کے وقت سے مزید چار سال تک اس عورت مدعیہ کو رکنے کا حکم دے گا مگر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ قاضی شرع ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار چار سال عرصہ گزرنے کے بعد مقدمہ دائر کرنے پر تین نوٹس وارث شوہر کے پاس یا بذریعہ اخبار شائع کرا دیتے ہیں۔ معلوم ونشان وحاضر نہ ہونے پر تفریق کردیتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو قاضی موصوف کس جزیہ کے تحت اس عظیم امر کو انجام دیتے ہیں۔

(۲) اگر سسر نے معاذ اللہ اپنی بہو کے ساتھ زنا کرلیا تو وہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی شوہر اس کو چھوڑ دے دوبارہ بھی نہیں نکاح کرسکتا۔ اس مسئلہ میں عرض یہ ہے کہ وہ شوہر اس کو طلاق دے کر چھوڑے گا یا نہیں؟ اگر چھوڑے اور چھوڑنا ہی ہے تو کیا اس پر عدت بھی ضروری ہے، مطلب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں وہ شوہر طلاق دینے کا مجاز ہے یا نہیں؟ بغیر طلاق دیئے ہوئے کسی اور سے نکاح کرلیگی تو وہ درست ہے یا نہیں۔ فقط

محمد نجم الدین قادری دار العلوم اہل سنت اشاعت الاسلام

الجواب

(۱) مفقود الخبر کی عورت کے سلسلہ میں آپ نے فتاوی رضویہ کے ص ۵۰۰ حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے وہی اس وقت کے علماء کا فیصلہ ہے۔ میں ادارۂ شرعیہ کی اس میٹنگ میں خود شریک ہوا تھا جس میں حضور مفتی اعظم نے مضطر ومجبور عورت کے لیے امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مسلک پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور حکم شرع یہی ہے کہ بضرورت کسی دوسرے امام کی تقلید جس مسئلہ میں کی جاتی ہے اس میں اس امام کے مذہب کی رعایت امور واجبہ میں ضروری ہوگی۔

وقد قال فی البزازیة الفتوی فی زماننا علی قول مالك وقال الزاهدی كان بعض اصحابنا يفتون به للضرورة لكن قدمنا أن الكلام عندتحقق الضرورة حيث لم يوجد مالكى يحكم به۔ (شامی ج۶/۳۵۸)

اس کے علاوہ اور کوئی جزئیہ نہیں ہے۔ ادارۂ شرعیہ کے قاضی اگر اس کے خلاف کرتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ میں اس سے قبل لکھ چکا ہوں، کہ آپ ان سے براہ راست استصواب کریں کہ ایسا کیوں کرتے ہیں کتب فقہ میں اس کے لیے فسخ اور تفریق دو لفظ آئے ہیں۔

(۲) ایسی صورت میں شوہر کو یہ حکم ہے کہ وہ متارکہ کرے یعنی یہ کہے کہ میں نے اس کو چھوڑا یا ترک کیا یا ایسے سے علیحدہ کیا خاص لفظ طلاق کی ضرورت نہیں۔

درمختار میں ہے: "بحرمة المصاهرة لایرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج بآخر الابعد المتارکة وانقضاء العدة"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق کا لفظ کہنے کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

(۳-۴) **مسئله**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کی شادی ہندہ سے ہوئی تھی رخصتی کے بعد سے زید سات سال کا زمانہ گزار چکا کہ وہ لاپتہ ہے، ہندہ کہتی ہے کہ اب میرا کوئی انتظام کیا جائے، ورنہ میرا ایمان خطرہ میں ہے یہ بات والدین سے کہہ رہی، ایسی صورت میں ہندہ کیا کرے؟ اس کو بالتفصیل بیان فرمائیں ہندہ کی ابھی عین جوانی ہے۔

(۲) زید کی شادی فاطمہ کے ساتھ بغیر زید کے والد کی مرضی کے نکاح کردیا گیا زید کا باپ آج بھی اس سے ناراض اور ناخوش ہے زید اور فاطمہ دونوں نابالغ ہیں ایسی صورت میں کیا وہ نکاح ہوا یا نہیں؟ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد مقدس کیا ہے جواب جلد مرحمت فرمائیں عین نوازش ہوگی

المستفتی عاشق علی صاحب

الجواب

(۱) ایسی صورت میں حنفی مسلک میں تو بڑی لمبی مدت تک انتظار کرنا ہوتا ہے مگر موجودہ علماء نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب پر ایسے مقدمات کا فیصلہ کرنا شروع کردیا ہے آپ عورت سے ایک درخواست لکھا کر دارالقضاء نوادہ قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کے پتہ پر بھیج دیں قاضی صاحب معاملہ سنکر ۴ رسال مزید انتظار کرنے کا حکم دیں گے اس کے بعد نکاح فسخ کردیں گے اور عورت کی شادی دوسری جگہ ہوسکے گی، اس دوران عورت زیادہ روزہ رکھے شریعت نے اس کا یہی علاج بتایا ہے۔

(۲) صورت مسئولہ میں نکاح موقوف ہوا تھا۔

شامی میں ہے: "کل عقد صدر من فضولی وله مجیز وقت العقد انعقد موقوفا" [۱۶۴/۴]

اور جب والد اس سے ناخوش ہے تو اس کے رد کردینے سے رد ہو جائے گا، یعنی وہ یہ کہدے کہ میں نے یہ نکاح ختم کیا تو نکاح ختم ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
شاہینہ خاتون کی شادی تقریبا سات سال قبل ہوئی تھی بوقت نکاح شوہر کا دماغی توازن ٹھیک نہ تھا۔ وہ ایک بچہ کا باپ بھی بن گیا۔اس کا دماغی توازن بگڑتا گیا اور وہ پوری طرح پاگل یعنی ہوش وحواس کھو بیٹھا۔
آج سے تین سال قبل وہ گھر سے دیوانگی کے عالم میں نکل گیا۔آج تک کچھ پتہ چلا شاہینہ اپنے بچہ کو لے کر بے حد پریشان ہے۔گذارہ کا کوئی ذریعہ نہیں ہے وہ اپنے میکہ میں رہتی ہے اور اس کا بھائی ماں بچہ کا خرچہ چلا رہا ہے۔ایسی حالت میں کیا شاہینہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں مطلع فرمائیں۔عین کرم ہوگا۔
المستفتی: حافظ ڈاکٹر نعیم احمد عظیم باغ قصبہ بلتھرا روڈ بلیا یوپی مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۲۰۰۰ء

الجواب

شادی شدہ عورت کا نکاح کسی دوسرے آدمی کے ساتھ اپنے شوہر سے طلاق حاصل کئے بغیر جائز نہیں۔عالم گیری (۱/۳۵۸) میں ہے:"لا یجوز للمرأة ان یتزوج زوجة غیرہ"
اور پاگل آدمی اپنی عورت کو نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص اس کی عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔درمختار (۴/۳۳۱) میں ہے:
"و لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبدہ والمجنون والصبي" الخ۔
مالک اپنے غلام کی عورت کو طلاق دے یا پاگل اپنی عورت کو طلاق یا بچہ اپنی عورت کو طلاق دے طلاق واقع نہ ہوگی۔
پس صورت مسئولہ میں شاہینہ کا دوسرا نکاح تھا۔مگر آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس کا پاگل شوہر لاپتہ ہے تو ایک صورت ہے کہ شاہینہ اپنا معاملہ اُس علاقہ کے بڑے عالم کے پاس جو سنی صحیح العقیدہ ہو پیش کرے۔اور وہ تحقیق کے لیے عورت کو مزید چار سال انتظار اور شوہر کے تلاش کی مہلت دے۔معاملہ عالم کے سامنے پیش ہونے کے ٹھیک چار سال بعد تک اگر شوہر کا پتہ نہ چلے تو وہ عالم شاہینہ کا نکاح فسخ کردے اور شاہینہ عدت گذار کر دوسری شادی کرے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم
عبدالمنان اعظمی خادم شمس العلوم گھوسی ۱۴ر رجب ۱۴۲۱

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
زید کا لڑکا تقریبا تیس سال سے غائب ہے۔اب تک کوئی خبر نہیں ہے۔اب اس کی بہو اور اس کے گھر والے دوسری شادی کے لیے تیار ہیں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا یہ شادی ہو سکتی ہے؟ یا یہ

شادی جائز ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔
المستفتی: عبدالعزیز راج گڑھ ضلع گورکھپور یوپی

الجواب

مفقود الخبر کی عورت کے لیے شوہر کی عمر ستر سال ہونے تک انتظار کا حکم ہے۔ لیکن آج کل زمانے کی حالت اور عورت کی ضرورت دیکھتے ہوئے۔ علمائے اہل سنت نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے، وہ یہ ہے:

عورت یا تو کسی مقررہ قاضی اسلام کے پاس جائے۔ قاضی نہ ہو تو اپنے علاقے کے معتبر عالم اہل سنت کے پاس جائے اور اپنے شوہر کے مفقود ہونے اور اپنی مجبوری کو بیان کرے۔ عالم مذکور مزید چار سال کی مدت مقرر کرے۔ اس دوران عورت اور اس کے اقارب شوہر کا پتہ چلاتے رہیں۔ وہ مل جائے تو مسئلہ ہی حل ہو جائے نہ ملے تو قاضی اس عورت کا نکاح فسخ کر دے۔ اور عورت عدت گذار کر دوسرے مرد سے شادی کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۶ رشوال ۱۴۲۲ھ

(۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کو گئے قریب چار پانچ برس ہوئے خالد (ایک مولوی امام) نے زید کو مفقود الخبر قرار دے کر فتویٰ منگایا فتویٰ آنے کے بعد ابھی زید کی بیوی کا دوسرا نکاح کرنے والے تھے ایک شخص نے کہا تین برس ہو گئے میں نے زید کو بمبئی میں دیکھا ہے، ایک شخص نے کہا پونے دو برس ہو رہا ہے میں نے اسے بھیونڈی میں دیکھا ہے۔ تیسرے شخص نے کہا تقریباً نو مہینے ہو رہے ہیں میں نے اسے سورت میں دیکھا ہے۔ عمر نے سورت خط روانہ کیا۔ جواب آیا کہ زید یہاں نہیں ہے۔ خالد نے مذکورہ بالا فتویٰ پر زید کی بیوی کا نکاح کر دیا۔ بکر کہتا ہے کہ زید مفقود الخبر ہے ہی نہیں۔ نہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کے موافق اعلان ہوا نہ عورت نے عدت گزاری۔ ایسے مولوی سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے اور امام نہیں بنانا چاہئے چاہے خالد، عمرو زید وغیرہ سب کے سب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر ہیں۔ کہ امام مالک کے مذہب میں آسانی دیکھ کر ان کی تقلید کر لی جائے اور آسانی کی ضرورت ہو تو وقتی طور پر مجتہد بنالیں۔ آیا یہ کہاں تک درست ہے۔ المستفتی نور الہدیٰ محمد مصطفیٰ بھیرہ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں بلاشبہ امام مالک کے مسلک پر بھی عمل نہ ہوا، ان کے وہاں جس دن حاکم کے سامنے معاملہ پیش ہوا اس کے بعد چار برس مزید انتظار کرنا ہوتا ہے، پھر حاکم فسخ نکاح کرتا ہے تب

عدت گزار کر دوسرا نکاح ہوتا ہے۔ اور یہاں یہ سب کچھ نہ ہوا اضطراب اور شدید مجبوری کے عالم میں کسی دوسرے امام کے مسئلہ پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔ زید کا مفقود الخبر ہونا مشکوک ہے اور اگر اس کو مفقود الخبر مان لیا جائے تو بھی یہ نکاح غلط ہوا۔ یہ نکاح نہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک پر صحیح ہوا نہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر، دونوں فوراً جدا ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور، ۲۷ر صفر ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ سے شادی کیا، ایک بار ہندہ زید کے یہاں گئی۔ بعد زید کمانے کے لیے بھمڑی گیا چار سال سے زائد مدت گزر گئی وہ گھر نہیں آیا۔ البتہ گاؤں اور محلہ کے کئی لوگوں سے ملاقات ہوتی رہی اور لوگوں نے چار سال قبل ملاقات کا بیان دیا ایک سال ایک آدمی ایک سال قبل ان حالات میں چند امور استفتاء ہیں۔

(۱) زید مفقود الخبر قرار دیا جا سکتا ہے؟۔

(۲) مفقود الخبر ہو تو بلا قضائے قاضی یا بلا فسخ جماعت مسلمین اسکا نکاح دوسرے شخص سے کیا جا سکتا ہے؟۔

(۳) اور بلا قضائے قاضی اور بے فسخ نکاح دوسرے سے کر دیا تو درست ہے یا نہیں۔ اور اب اس کے لیے کیا کرنا چاہئے؟۔

(۴) فسخ کے بعد عدت گزارنا بھی ضروری ہے یا نہیں؟۔

(۵) ایسے نکاح کا شرعاً کیا حکم ہے؟ سائل مولوی عبد الجبار ولید پور اعظم گڑھ

الجواب

ہدایہ (۱۳۳/۲) میں مفقود الخبر کی تعریف یہ ہے: "اذا غاب الرجل فلم یعرف له موضع ولا یعلم احی هو ام میت" اور زید کے بارے میں تو جو چیزیں ہیں اس کے بھمڑی میں موجود اور ملاقات ہونے کی خبر ہے۔ پس وہ ہرگز مفقود الخبر نہیں ہے۔

(۲) اس بارے میں ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک یہ ہے: "اذا تم له مبعین سنة حکمنا بموته واعتدت عدة الوفاة" (۱۳۶/۲ ہدایہ مع الفتح) امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہاں: "واذا مضی له اربع سنین یفرق القاضی بینه وبین امراته وتعتد عدة الوفاة ثم تتزوجت من شائت" اور چار سال انتظار کی مدت معاملہ قاضی کے سامنے پیش ہوا نہ اس نے موت کا

حکم دیانۃ تفریق کا فیصلہ تو یہ دوسرا نکاح بالکل باطل ہوا۔

(۴-۵) عورت بدستور زید کی بیوی ہے اور دوسرے شخص سے تعلق حرام ضرور حرام ہے اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد ولدالحرام۔ فقط واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶ر جمادی الاولی ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک لڑکی جس کی شادی ہوئی اور میل ملاپ نہیں اس کا شوہر تقریبا چھ سال سے غائب ہے نہ خط وغیرہ آتا ہے کہ کچھ پتہ لگے یعنی بالکل لاپتہ ہے تو ایسی صورت حال میں کیا کرنا چاہئے قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ بغیر طلاق لیے اس کی شادی ہوسکتی ہے کہ نہیں۔ بینوا وتوجروا فقط والسلام

المستفتی، حافظ سلیمان انصاری

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر عورت ضرورت مند اور مجبور ہو تو اپنا معاملہ اس علاقہ کے کسی سب سے بڑے سنی عالم کے سامنے پیش کرے، اگر کوئی ایسا عالم نہ ملے تو معاملہ کو دارالقضاء مبارکپور میں پیش کرے قاضی صاحب معاملہ سن کر چار سال کی مدت مقرر کریں گے اس دوران بھی شوہر کا پتہ نہ چلے تو پھر قاضی صاحب کے پاس جائے تو شوہر کی موت کا حکم کردیں گے اس کے بعد عورت اپنی شادی کسی دوسرے سے کرسکے گی فقط۔ واللہ تعالی اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی، ۹ر صفر المظفر ر ۱۴۲۳ھ

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

کہ زبیدہ کی شادی نو سال قبل بکر سے ہوئی ایک سال ساتھ رہنے کے بعد بکر اپنے والد ووالدہ سے جھگڑا کر کے لاپتہ ہے، بکر کے گھر والوں نے زبیدہ کو میکے پہنچادیا بکر کے گھر والوں نے بکر کو کافی تلاش کیا لیکن پتہ نہیں چلا، پھر بعد میں یہ پتہ چلا کہ بکر تبلیغی جماعت سے کافی دلچسپی رکھتا ہے بکر کے گھر کے تمام لوگ سنی ہیں، ایسی صوت میں زُبیدہ کیا کرے۔ والسلام

المستفتی، انیس احمد خان رضوی مقام بلڈیہری ضلع پلاموں (بہار)

الجواب

خالی دلچسپی سے مطلب حل نہیں ہوگا اگر یہ معلوم ہو کہ بکر دیو بندیوں کے عقائد کفریہ کا ماننے والا ہوگیا یا ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو نکاح ختم ہوگیا، اور زبیدہ دوسری شادی کرسکے گی

ورنہ بکر سے طلاق حاصل کرنی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی　　۲۰ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنے لڑکے کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور وقت معینہ پر لڑکا تولد ہوا۔ اب لڑکے کے لیے اس کی بیوی جائز ہے کہ نہیں اور زانی کی کیا سزا ہونی چاہئے؟

الجواب

شوہر کے باپ کے اس فعل سے عورت ہمیشہ کے لیے شوہر پر حرام ہوگئی شوہر اس کو طلاق دیدے، زانی کی سزا اگر شادی شدہ ہو تو رجم ہے۔ لہذا اس کی سزا رجم ہی تھی لیکن اسلامی حکومت نہیں، اب ندامت کے ساتھ توبہ کرے ماخوذ از فتاوی رضویہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم:

عبد العزیز عفی عنہ خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ ۱۳ ذی الحجہ ۸۹ھ

الجواب صحیح　　عبد المنان اعظمی

(۱۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوا اور ہندہ چار پانچ سال تک سسرال میں رہی اور حقوق شوہری بھی ادا کرتی رہی۔ زید چونکہ بدکردار تھا اس کا تعلق دوسری عورت سے ہوگیا، جس کا ثبوت ہے۔ اس لیے ہندہ اور زید کے درمیان کچھ کشیدگی بڑھی اور ہندہ اس درمیان اپنے گھر جانے سے روکتی رہی اس پر زید نے ہندہ کو مار کر مکان سے بھگا دیا۔ ہندہ اپنے میکہ چلی آئی اس وقت سے زید لاپتہ ہوگیا۔ ڈھائی سال سے پتہ بہت لگایا گیا لیکن نہ معلوم ہو سکا کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے۔ ہندہ نے عدالت میں خرچہ کے دعوی کیا عدالت نے زید کے نام وارنٹ جاری کیا اخبارات کے ذریعہ اعلان کیا۔ پھر بھی زید عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔ عدالت نے ہندہ کے نام ڈگری دے دی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ کے لیے کیا صورت ہے کیا وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ مفصل جواب تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب

موجودہ کچہریاں نہ شرعی دار القضاء نہ ان کے حاکم شرعی قاضی اسی لیے ان کا فسخ کیا ہوا نکاح فسخ نہیں ہوتا ہے۔ مفقود الخبر کی عورت کے بارے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں اس وقت تک انتظار کرنے کا حکم ہے کہ شوہر کے پیدائش کے دن سے اس کی عمر ستر سال کی ہوجائے۔ اس کے بعد

اس کی موت کا حکم دے دیا جائے گا۔ پھر وہ عدت گذار کر شادی کر سکے گی۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک میں معاملہ جس قاضی کے سامنے پیش ہوا اس وقت سے چار سال کی مہلت قاضی دیگا۔ اگر اب بھی شوہر نہ آیا تو قاضی تفریق کر دیگا۔ اور عورت عدت گذار کر شادی کر سکے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی ۔خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳ ذی الحجہ ۸۵ھ

الجواب صحیح: عبدالروف مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

(۱۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

لڑکی نابالغ ہے اس کے نکاح میں چچا اجازت دینے سے انکار کرتے ہیں۔ بڑا بھائی موجود ہے اور بالغ بھی ہے، لڑکی کے نکاح کی اجازت اس کا بھائی بھی دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

صورت مسئولہ میں بھائی کی اجازت سے نکاح ہوسکتا ہے۔ شامی میں ہے: "فیتقدم ابن المجنونة علی ابیها وابن الابن کالابن ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم اخ الشقیق" واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب صحیح: عبدالروف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

شوہر کی غیبت میں اس کے چھوٹے بھائی نے عورت کو رکھ لیا اور بچے پیدا ہوئے شوہر مفقود الخبر ہے۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

المستفتی اراکین کمیٹی دارالعلوم خواجہ غریب نواز اہل سنت موضع بچار ضلع دیوریا یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کا بھائی زنا کا مرتکب ہوا۔ اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو وہ جرم ثابت ہوجاتا تو اس کو سو کوڑے مارے جاتے مگر اب یہی سزا ہے کہ اگرچہ اس عورت کو علیحدہ نہیں کرتا تو لوگ اس کا بائیکاٹ کریں۔ اس پر جو پانچ سو روپیہ جرمانہ لگایا گیا ہے وہ ناجائز وحرام ہے۔ اسے واپس کریں۔ عورت پر بھی واجب ہے کہ اس مرد سے فوراً علیحدہ ہوجائے اور اپنی یہ درخواست کہ اتنے دنوں سے میرا شوہر غائب ہے دارالقضاء مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کو لکھیں وہاں سے ایک فارم بھیجا جائے گا، اس فارم کی قاعدہ سے خانہ پوری کرے، پھر واپس اس دفتر میں بھیجیں۔ وہاں تاریخ پڑے گی تاریخ پر حاضر ہوں وہاں چار سال کی مدت مقرر ہوگی چار سال کے بعد قاضی شرع اس معاملہ کا فیصلہ شرع کے مطابق کرے گا تب

عدت گذار کر زید کے بھائی یا کسی دوسرے سے نکاح کرے گی یہ اتنا آسان نہیں ہے کہ پنچوں کو پانچ سو روپیہ دے دو اور نکاح پڑھالو۔

زید کے بھائی کے لیے اس زمانہ میں یہی حکم ہے کہ عورت سے الگ رہے اور دونوں سچے دل سے اپنے گناہ سے توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو، ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

عدت کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میری ہمشیرہ رشیدہ خاتون بنت شیخ حاجی عظیم الحق صاحب (مرحوم) ساکن محلہ بھیکھورہ قصبہ سکندر پور ضلع بلیا کی ہے۔ میری بہن کی شادی ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء میں شیخ انور ابن شیخ عاشق حسین ساکن روپن پور موضع نیم ڈار ضلع اعظم گڑھ کے ساتھ ہوئی تھی۔ میری بہن میکے میں آئی تھی کہ اس کا شوہر محمد انور اپریل ۱۹۸۴ء کو لفافہ میں بند ایک رقعہ اس مضمون کا بھیجا کہ "رشیدہ خاتون۔ گذارش یہ ہے کہ ہماری زندگی تم سے بسر ہو نہیں سکتی کیوں کہ جب سے شادی ہوئی ہے تب سے میں تمہاری پوزیشن کو دیکھتے آرہا ہوں میں کب تک ایسا رہوں گا اس معاملے میں ہماری بھی کوئی غلطی نہیں ہے۔ اس لیے میں طلاق طلاق طلاق دے رہا ہوں" اس رقعہ میں کوئی گواہ بھی نہیں ہے، انور نے اپنا عقد ثانی بھی کرلیا ہے۔ انور یا اس کے گھر والے آج تک نہ میری بہن کے جہیز کا سامان واپس کیا اور نہ مہر دین ادا کیا اور نہ عدت خرچ ادا کیا (مہر دین پانچ سو روپیہ دو اشرفی سکہ رائج الوقت ہے) کیا شرعی طلاق میری بہن پہ عائد ہوگئی ہے یا نہیں جبکہ میری بہن کے شوہر کا بڑا بھائی میری بہن کو رخصت کرانا چاہتا ہے کیا شرعاً اس کے یہاں بھیجنا جائز ہے یا ناجائز علمائے دین متین اس مسئلے میں کیا رائے صادر فرماتے ہیں۔ فقط والسلام

المستفتی شیخ محمد غلام رشید محلہ بھیکھورہ ساکن سکندر پور ضلع بلیا یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر اقرار کرے کہ میں نے اس تحریر سے اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق پڑجائے گی اور اگر قسم کھا کر اس تحریر سے انکار کرے تو قسم کے بعد اس کی بات کا اعتبار کیا جائے گا، طلاق واقع ہونے کی صورت میں جہیز کا سامان اور مہر کی رقم عورت کو ضرور ملنا چاہئے، عدت چونکہ شوہر کے گھر نہیں گذاری، اس لیے عدت کا خرچہ شوہر پر عائد ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی ۲۳ رجمادی الاخری ۱۴۰۶ھ

(۲) **مسئلہ** : کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ
زید کی بیوی ہندہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے اس نے شوہر زید سے طلاق کا مطالبہ کیا۔زید نے چاروناچار دے دیا ایسی صورت میں عورت مہر وعدت اور نان نفقہ کی حقدار ہوگی یا نہیں۔
المستفتی محمد مصطفیٰ نیاپورہ سرواں اعظم گڑھ

الجواب

اگر زید نے بیوی کے مطالبے پر طلاق دے دی اس کا مطلب یہ ہے کہ خلع ذکر نہ ہوا نہ مہر اور خرچ کا ذکر ہوا، بلکہ عورت نے طلاق مانگی اور شوہر نے بلاشرائط طلاق دے دی تو ضرور مہر اور عدت کا خرچ دینا پڑے گا۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۳) **مسئلہ** : کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
گذارش ہے کہ برادر ریاض الدین صاحب کی لڑکی کو شوہر کارڈ میں طلاق لکھ کر بھیج دیا ہے لڑکی کا نام صفیہ خاتون ہے اور اس کے شوہر کا نام سراج الدین ہے اور طلاق دیا بھی ہے تو زمانہ حمل میں لڑکی حمل سے تھی اور خط کا مضمون یہ ہے۔اور کارڈ اپنے والد کے نام بھیجا اور وہ کارڈ لڑکی کو ہاتھ لگ گیا اور پڑھا کر سن بھی لیا لکھا ہے والد صاحب کو معلوم ہو کہ ہم نے صفیہ کو طلاق دے دیا ہے اب تجھ سے ضرورت نہیں ہے میں نے صفیہ کو طلاق دیدیا ہے اب ضرورت نہ ہے ہم سے تم کو اور لڑکی ابھی تک اسی مکان میں ہے یعنی اپنی سسرال میں ہے بہرحال قاضی صاحب سے گذارش ہے کہ طلاق ہوا یا نہیں اور دین مہر ادا کرنا واجب ہے یا نہیں اور لڑکی اس کے گھر میں رکھنا جائز ہے یا نہیں اور یہ واقعہ قریب دو ماہ کا ہے جو کہ کارڈ آیا اور ہم لوگوں کو دوتین روز بعد میں معلوم ہوا اور ہم لوگ اب کیا کریں وہاں سے لڑکی کو لے آئیں یا نہیں اطلاع کر سکیں مفتی صاحب بڑی مہربانی ہوگی جلد اطلاع دیں کہ طلاق ہوا کہ نہیں فقط والسلام۔ ریاض الدین کیراف محمد اسلام قادری مقام ڈالم متواڈیہ ڈاکخانہ آوردگیروا ضلع ہزاری باغ بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں ضرور طلاق پڑ گئی شوہر پر مہر ادا کرنا واجب ہے عدت بھر لڑکی کو اس کے گھر میں رہنا چاہئے آپ لوگوں کو لانے کی ضرورت نہیں بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت ختم ہوجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۱۳/ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
الجواب صحیح عبدالروف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زیداور اسکی بیوی ہندہ کے درمیان آپس میں جھگڑا ہوا مار پیٹ تک ہوگئی۔
زید نے غصہ میں آکر محلہ کی کسی مسجد میں لوگوں کے سامنے کہا کہ ایسی عورت کو نہیں رکھوں گا اور طلاق دے دی زید مسجد سے باہر آیا تو لوگوں نے دریافت کیا کہ کہو کیا ہوا اور کیا بات ہے تو زید نے کہا کہ جو کچھ ہونا تھا ہو گیا، زید پر غصہ کی کیفیت ایسے ہی پندرہ یوم تک غالب رہی اس پندرہ دن کے درمیان جب بھی کوئی پوچھتا تو زید وہی پہلا جملہ کہتا یعنی جو کچھ ہونا تھا ہو گیا میں نے طلاق دے دیا۔ طلاق کے بعد ہندہ اپنے خالہ کے گھر چلی گئی اور بیس یوم کے قیام کے بعد ہندہ اپنے بھائی کے ساتھ اپنے میکے میں چلی آئی۔ زید کا غصہ جب ٹھنڈا ہوا تین ماہ گذرنے کے بعد زید اپنی سسرال ہندہ کے پاس بغرض رخصت آنا شروع کیا اور ہندہ بھی زید کے ساتھ جانے کو تیار ہوگئی مگر شرعی فیصلہ وفتوی نہ ہونے کے باعث رخصت نہ ہوسکی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید نے لوگوں کے دریافت کرنے پر مختلف مقام جملہ مذکورہ کا کئی بار اعادہ کیا ہے اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی حلالہ کی ضرورت ہے کہ نہیں؟

محمد ثناء اللہ مقام وڈاکخانہ سکری گنج ضلع گورکھپور

الجواب

زید نے جب مسجد میں اپنی بیوی ہندہ کے لیے کہا " طلاق دے دیا اس سے رجعی واقع گئی، اور اس کے بعد لوگوں کے دریافت کرنے پر پھر کہا طلاق دے دیا تو اگر یہ انشاء طلاق کے لیے کہا، یعنی طلاق دینے کی نیت سے بولا تو اس سے بھی طلاق ہو جائے گی اور چونکہ کئی بار ایسا ہوا، اس لیے طلاق مغلظہ ہو جائے گی اور بغیر حلالہ ہندہ سے نکاح جائز نہ ہوگا۔ لیکن اگر زید کا یہ قول طلاق دینے کے لیے نہیں تھا، بلکہ اسی مسجد میں دی ہوئی طلاق کی خبر دینے کے لیے تھا تو وہی ایک طلاق رجعی ہوگی اور بعد عدت نکاح ہوسکتا ہے۔ طلاق کی عدت تین حیض ہے۔

قرآن مجید میں ہے:﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾[البقرة:۲۲۸]
طلاق کی عدت تین حیض ہے اگر طلاق کے بعد تین حیض پورے ہو گئے تو عدت ختم ہوگئی۔ اگر ایسا ہے تو رجعت جائز نہیں۔ نکاح ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، مبارکپور اعظم گڑھ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہٗ ۲۶ شوال ۷۹ھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ
ایک شخص کی بیوی شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کے گھر میں آگئی۔ اور تقریباً ۱۰ ماہ سے اسی کے ساتھ

ہے۔اسی غیر کے نطفہ سے اس عورت کو حمل بھی ہے۔جس کی تصدیق میں اس شخص سے کر چکا ہوں اور اس دوسرے شخص نے شوہر سے طلاق بھی حاصل کرلی ہے۔کیا اب کوئی سبیل ہے کہ اس عورت کا نکاح اس زانی سے ہو سکے۔فقط۔ حافظ عبد الرحیم خطیب مسجد موضع بابر کھیڑا ضلع نینی تال پوسٹ ٹونڈا

الجواب

صورت مسئولہ میں وہ عورت اور یہ دوسرا شخص سخت گناہ گار اور بے توبہ مرے تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے کے مستحق ہیں۔اسلامی حکومت ہوتی تو ان دونوں کو عبرت ناک سزا ملتی۔ان پر ضروری ہے کہ اپنے گناہ سے صدق دل سے توبہ کریں اور دونوں علیحدہ ہو جائیں۔اب جبکہ اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے اور عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔درمختار میں ہے:" فی حق الحامل مطلقاً ولو امة او کتابیة او من زناء وضع حملها،، حاملہ عورت چاہے آزاد ہو یا باندی اس کا حمل صحیح النسب یا زنا سے ہو سب کی عدت بچہ پیدا ہونے سے ہے عدت ختم ہونے کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی ۱۹؍ربیع الثانی

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ

(۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جبکہ زید کی عورت عرصہ چھ سات سال سے اپنے میکہ میں ہے زید اپنی بیوی کو چاہتا ہے لیکن ماں باپ کی مجبوری یا بذات خود عورت نے جانے سے انکار کیا۔اس درمیان میں شوہر نے دوسری شادی کرلیا۔زید اب بھی اپنی بیوی کو چاہتا ہے مگر اس مدت میں کچھ خرچ یا اس کے ذمہ جو فرائض ہیں ادا نہیں کیا مجبور ہو کر طلاق دے دیا۔ماں باپ نے عدت کے اندر ہی عورت کی دوسری شادی کردی برات کے وقت جتنے لوگ موجود تھے سب کو معلوم تھا کہ عدت کے اندر شادی ہو رہی ہے۔نکاح ہوا کہ نہیں؟

حافظ مختار احمد عفی عنہ اشرف پور اعظم گڑھ

الجواب

شرع شریف میں حیض والی عورتوں کی عدت مہینوں سے نہیں حیض سے ہے۔قرآن شریف میں ہے:﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ﴾[البقرة:۲۲۸] مطلقہ عورتوں کی عدت تین حیض ہے۔تین مہینہ تیرہ دن جو عوام میں مشہور ہے وہ غلط ہے۔

اس اصلاح کے بعد اصل مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں نکاح ہوا ہی نہیں۔عالمگیری (۳۵۸/۱) ہی میں ہے:" لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیره و کذا

لك المعتدة سواء كانت العدة عن الطلاق۔

اوران دونوں پر واجب ہے کہ فوراً علیحدہ ہو جائیں اور انھیں کے ساتھ وہ سب لوگ بھی گنہگار ہوئے جو جان بوجھ کر اس میں شریک ہوئے یا کسی قسم کی مدد کی۔ اور عورت چونکہ زید کی نافرمان اور ناشرہ تھی اس لیے زید پر اس کا کسی قسم کا خرچہ اور ذمہ داری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالسنان اعظمی اشرفیہ مبارک پور ۱۲ر رجب المرجب ۱۳۸۰ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ

(۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ھندہ سے نکاح کیا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ پھر ناراضگی کی وجہ سے زید ھندہ کو میکے بھیج کر باہر چلا گیا ھندہ تقریباً پانچ برس میکے میں رہی پھر زید باہر سے اپنے گھر آیا۔ اور دوسری شادی کرلیا۔ جب ھندہ کو معلوم ہوا کہ میرا شوہر زید آیا ہوا ہے۔ تو اپنے شوہر سے ھندہ گھر ملنے گئی اپنے شوہر زید کے ساتھ شب گزاری اور گفتگو کیا ھندہ نے شوہر سے پوچھا کہ آپ نے دوسری شادی کرلی ہے میرا گزر کیسے ہوگا تو زید نے ھندہ کو جواب دیا کہ جیسے میں نے دوسری شادی کر لی تم بھی دوسری شادی کر و میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے، اب ایسی صورت میں ھندہ دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟۔

شاکرہ بیگم۔ بھادر پور ربیع الثانی ۸۷ھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی شاکرہ بیگم عدت گزارنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالسنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۹ ر ربیع الثانی ۸۷ھ

الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

گذارش ہے کہ ہمارے شہر میں ایک شخص علی شیر نام کا ہے جس نے بغیر طلاق دی ہوئی عورت سے عقد کیا تو اس وجہ سے ہم لوگوں نے اس کو برادری سے الگ کر دیا اور اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا جو تین چار سال کا عرصہ ہوا اور اسی عرصہ میں ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد پہلے شوہر سے طلاق نامہ بھی لکھوایا اور ملنے کی کوشش کیا تو عالموں کا کہنا یہ تھا کہ تین ماہ تیرہ دن عدت گذارے بعدہ پھر نکاح کرے اور برادری میں ملے مگر جو لڑکا پیدا ہوا وہ حرامی ہی رہے گا، یہی سوال ہم لوگوں کا بھی اس کے ساتھ رہا چند دنوں بعد ہم ہی لوگوں میں سے چند آدمی جھگڑے کی بناء پر الگ ہوئے وہ شخص موقع مناسب پاکر

کوشش کیا وہ لوگ کسی عالم کو طلاق نامہ دکھوا کر اور تین ماہ تیرہ دن عدت گذر جانے کا گواہ پا کر فتوی لے آیا اور میلاد وغیرہ پڑھ کر اس کے ساتھ ملنا درست سمجھا اور ہم لوگوں کے سامنے اس کی تحریر جھوٹا ہونے کی سبب سے فتوی کامل نہ رہا۔ تو ہم لوگوں کو شریعتاً فیصلہ لکھنے نہ تو ان لوگوں کے ساتھ کھانا پینا کرتا ہوں نہ تو ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں اس لیے ایک شرعی فیصلہ چاہتا ہوں جو ہم لوگوں کے عقیدہ میں پختگی آ جائے۔ فقط آپ کا خادم: عبدالرحمٰن قادری محمد حمید انصاری مقام کان منگاری سیلاؤ مظفر پور۔

الجواب

اگر علی شیر نے طلاق نامہ لکھوانے کے بعد تین حیض گزار کر دوبارہ نکاح کر لیا تو اب حرام کاری نہیں کر رہا ہے اور اس کے مسلسل زنا کرنے کا جرم ختم ہو گیا اگر وہ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اس کو برادری میں شامل کر لینا چاہیے طلاق نامہ حاصل کرنے سے پہلے جوڑ کا پیدا ہوا وہ ضرور حرامی ہوگا، لیکن اگر علی شیر اور وہ عورت توبہ کر لیں تو انکا گناہ ختم ہو جائے گا اور خود اس لڑکے نے کوئی گناہ نہیں کیا تو جو کچھ ہے اس کے ماں اور باپ نے کیا، اس لیے ان کے گناہ سے باز آجانے اور توبہ کر لینے کے بعد برادری سے الگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۱ ر جمادی الاخری ۸۳ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

سعید نے زینب کی طلاق عمرو سے حاصل کر لی۔ زینب نے عدت میکے کے بجائے سسرال میں گزاری چونکہ زینب کا کوئی ایسا سہارا نہیں جو اس کا بار گراں برداشت کر سکے والدہ صرف باحیات ہیں وہ بھی بیوہ۔ اور بھائی والدہ سے جدا۔ اور زینب کے ساتھ بچوں کی طبیعت شدید خراب ہے ان تمام وجوہات ومجبوری کی بناء پر اگر زینب نے اپنی عدت سعید کے گھر گزاری اس کے بعد سعید سے شادی کیا تو کیا شرع کے رو سے زینب مجرم ہے یا وہ جو کہ زینب کی تمام مجبوریوں کا جاننے کے باوجود زینب کو لعن طعن کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کا خلاصہ وجواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

امام علی مقام پوسٹ راجہ سہار نپور ضلع فیض آباد یوپی

الجواب

زینب کو عدت سعید کے گھر کی بجائے عمرو کے گھر گزارنی تھی جس نے اس کو طلاق دی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿لا تُخرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ﴾ [الطلاق: ۱] اس لیے زینب خود مجرم ہوئی البتہ اس

سے اسکے نکاح پر اثر نہیں پڑے گا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۶ر جمادی الاولی ۹۰ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہندہ زید کی بیوی تھی اور وہ ہمیشہ زید سے پریشان رہتی تھی دونوں میں آئے دن جھگڑے ہوا کرتے تھے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ زید کے ساتھ ہندہ کی زندگی دشوار نظر آنے لگی آخر ہندہ ناراض ہو کر اپنے میکے چلی آئی اور سالوں اپنے میکے میں رہی زید کی تمنا تھی کہ میں ہندہ کے ساتھ ہی اپنی زندگی بسر کروں، مگر ہندہ کسی صورت سے بھی راضی نہیں ہوئی اب محلہ کے چند لوگوں نے دیکھا کہ اگر ہندہ اس طرح اپنے میکے میں بیٹھی رہی تو اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اس لیے زید کو بلا کر طلاق دینے کے لیے کہا مگر زید کسی طرح راضی نہ ہوا آخر ہندہ نے ایک مولانا کے پاس تحریر فریاد کی کہ میرا شوہر میرا نان ونفقہ نہیں دیتا ہے، اس لیے میں چاہتی ہوں از روئے شرع زید سے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے مولانا صاحب نے حالات کو معلوم کیا تو پتہ چلا کہ واقعی زید ہندہ کو نان ونفقہ نہیں دیتا ہے جس کی وجہ سے ہندہ پریشان رہتی ہے اب مولانا صاحب نے یہ سوچا کہ زید کو بلا کر اس کو سمجھا دوں ممکن ہے کہ زید کی سمجھ میں آ جائے اور یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ لہٰذا مولانا صاحب نے کئی مرتبہ زید کو بلایا مگر نہیں آیا تو مولانا صاحب نے محلہ کے کچھ لوگوں کو گواہ بنا کر نکاح کرنے کا حکم دے دیا زید کو جب معلوم ہوا تو دوسرے دن اس نے محلہ کے پندرہ آدمیوں نیز مولانا صاحب پر عدالت میں دعویٰ کر دیا کہ جب ہندہ میری بیوی ہے تو مولانا صاحب کو نکاح توڑنے کا حق کس طرح ہوتا ہے۔ ادھر عدالت میں مقدمہ چلتا رہا ادھر جس تاریخ کو نکاح ٹوٹنے کا حکم ملا تھا اسی دن سے عدالت کی تاریخ پوری کر کے ہندہ نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا، اور محلہ کے لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اگر اسی طرح مقدمہ چلتا رہا تو بڑی پریشانی ہوگی، اس لیے جس طرح ہو سکے زید کے ساتھ معاملہ طے کر لیا جائے، چنانچہ زید کو کچھ روپیہ دے کر اس معاملہ کو طے کر لیا اور زید نے حاکم عدالت کے سامنے یہ لکھا کہ اب ہندہ کے ساتھ میرا کسی طرح بھی تعلق نہ رہا۔

سوال (۱) یہ ہے کہ جس روز مولانا صاحب نے نکاح فسخ کر دینے کا حکم دیا تھا اس دن ہندہ کا نکاح زید سے ٹوٹ گیا یا اس دن نکاح ٹوٹا جس دن زید نے تحریر لکھی۔

سوال (۲) یہ ہے کہ زید کو جو روپیہ دیا گیا اس سے مولانا صاحب بھی باخبر تھے لہٰذا تحریر فرمائیں از روئے شرع مولانا صاحب پر کیا حکم ہوتا ہے۔ المستفتی انوار اللہ بنارس مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۷۲ء

الجواب

(۱) عدت اسی روز سے شمار کی جائے گی جس دن سے شوہر نے عدالت کے سامنے تحریر لکھی، اور اگر عدت پوری کئے بغیر نکاح ہوا تو جائز نہ ہوا۔ عالمگیری (۱/۳۵۸) میں ہے:" لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ"

(۲) اس سوال کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اگر زید کو روپیہ دے کر طلاق حاصل کی گئی تو اس سے مولانا صاحب پر کیا الزام آتا ہے کہ ان کے بارے میں شرعی حکم کیوں پوچھا جا رہا ہے۔ مولانا صاحب پر یہی الزام ہو سکتا ہے کہ انہوں ایسی صورت میں نکاح فسخ کیوں کیا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی منکوحہ نابالغہ ابھی تک زید کے پاس نہیں آئی تھی اپنے میکے میں ہی رہتی ہے۔ زید نے اس کو طلاق دے دیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ: زید کی منکوحہ کا مہر زید کے ذمہ آدھا ہے یا پورا اور عدت کا خرچہ کتنے دن کا زید کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ از روئے شرع بحوالہ کتب جواب ارسال فرمائیں۔

بینوا توجروا محمد فاروق جہانا گنج ۲۵ رشوال ۹۲ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں جب غیر مدخولہ عورت ہے عدت ساقط ہے اور مہر مقررہ کا نصف دینا واجب ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۷ رشوال ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور۔

(۱۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی تھی کچھ دنوں کے بعد آپس میں اختلاف ہو گیا۔ طلاق کی باری آگئی زید نے کہا میں طلاق اس شرط پر دوں گا کہ ہندہ مہر معاف کر دے جب ہندہ نے سنا تو زید کے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہو گئی تو کچھ لوگ زید کی طرف سے ہندہ کو لوانے گئے۔ ہندہ نے کہا مجھ کو طلاق دلا دیجئے۔ میں ان کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ مذکورہ حضرات نے زید سے طلاق نامہ لکھوایا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو طلاق اس شرط پر دیتا ہوں کہ مہر معاف کر دے۔ یہ حقیقت تین جگہ لکھا اور فوراً ہی اس سے

طلاق کا لفظ کہلوایا مگر طلاق کہلواتے وقت مہر کا ذکر نہ کہلوانے والے نے کیا نہ زید نے اور ابھی تک ہندہ نے مہر معاف نہیں کیا ہے۔ لہٰذا دریافت یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی محمد یاسین مبارکپور

الجواب

جب زبان سے الفاظ طلاق کہتے وقت شرط کا ذکر نہ کیا تو فوراً طلاق واقع ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۳) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میری مرضی کے مطابق کام نہ کرے گی تو تم پر تین طلاق ہے۔ اور زید کی بیوی نے زید کے خلاف کیا لہٰذا طلاق ہوگئی؟ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی بیوی اب کتنے دن عدت گذارے جب کہ زید کی بیوی طلاق کے بعد تین مہینہ بارہ دن زید کے پاس رہ چکی ہے۔ اور بیوی کے پاس نو مہینہ کا ایک بچہ بھی ہے۔ اور ابتداء پیدائش میں ڈیڑھ دو برس بعد حیض آتا ہے، پھر ماہوار ہو جاتا ہے۔

(۲) حلالہ کی کیا صورت ہے۔ کیا شوہر خود تلاش کر کے نکاح کرائے یا بیوی کی طرف سے کوئی دوسرا نکاح کرائے؟

(۳) زید اپنی مطلقہ مغلظہ کو عدت کے اندر اپنے گھر میں رکھنا چاہتا ہے اور خود کہیں دوسرے شہر میں جا کر گذارنا اور عورت کو خرچ دینا اور وہ عورت حلالہ کر کے تین حیض گذارے یا عدت طلاق۔

المستفتی عثمان بھیروی۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

الجواب

جس عورت کو حیض آتے ہوں، یعنی وہ حیض کے لائق ہو، کم سن اور آئسہ نہ ہو، حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت حیض پر ہے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ [البقرۃ: ۲۲۸]

پس صورت مسئولہ میں زید کی بیوی تین حیض آنے تک عدت گذارے، چاہے اس میں کئی برس گزر جائیں، پھر وہ کسی آدمی سے شادی کرے دوسرا شوہر کوئی تلاش کرے اس سے فرق نہیں پڑتا اور وہ شوہر اس عورت سے نکاح کے بعد صحبت کرے پھر طلاق دیدے پھر عورت عدت گذارے تب زید اس سے دوبارہ شادی کر سکے گا۔

(۳) عدت گزارنے کا شرعی طریقہ یہی ہے کہ عورت شوہر کے گھر ہی رہے۔ اور شوہر خرچہ دے مرد اس سے الگ رہے اور پرہیز کرے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یکم ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق دیا ہندہ حاملہ تھی ایک مہینہ بعد اس کو بچہ پیدا ہوا۔ زید دوبارہ ہندہ سے نکاح کرنا چاہتا تھا، اس لیے بطور حلالہ ہندہ کا نکاح عمر سے کردیا گیا، بعدہ عمر نے ہندہ کو طلاق دے دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ اپنے پہلے شوہر زید کے گھر میں عدت گزارنے کے لیے رہ سکتی ہے یا نہیں۔ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی، لیاقت علی حامد پور گھوسی

الجواب

صورت مسئولہ میں ہندہ کو عدت شرعا اسی گھر میں گزارنا چاہئے۔ جس میں عمر نے اس کو رکھا تھا۔ ہاں اگر عمر زبردستی ہندہ کو طلاق دینے کے بعد اپنے گھر سے نکال دے تو ہندہ کسی بھی محفوظ جگہ عدت گزار سکتی ہے۔ پہلے شوہر زید کے گھر بھی، مگر اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ زید سے اس کا سامنا نہ ہو بات چیت نہ ہو۔ کہ زید اسکے لیے اجنبی ہے۔ اس لیے ایسا ہی پرہیز ضروری ہے جیسا غیر مردوں سے پرہیز ہوتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

(۱۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی ہندہ کو شوہر کی نافرمانی وبد چلنی کے سبب یا بعد مسلسل فہمائش اور اصلاح کی ہر تدابیر اختیار کرنے کے طلاق دے دی گئی ہے (مغلظہ) اور اب وہ ایام عدت میں موقع پاکر شوہر کی املاک کو ضائع کر رہی ہے تو کیا ایسی صورت میں شوہر اپنی قیمتی اشیاء اندر گھر کے سامان کی حفاظت کی غرض سے کسی اور محفوظ مکان میں عدت گذارنے کے لیے مطلقہ کو مجبور کر سکتا ہے چونکہ عدت کے مکان سے اپنے سامان کو منتقل کرنا ایک دشوار امر ہے اور کیا بوجہ نشوز کے اس مطلقہ معتدہ کو نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی، ذبیح اللہ خان ولد عبد الوحید خان مرحوم مدا پور گھوسی مئو۔ ۱۷ مارچ ۱۹۹۹ء

الجواب

عورت طلاق سے پہلے جس گھر میں شوہر کے ساتھ رہتی تھی طلاق کے بعد اسی گھر میں عدت

کے دن پورے کرنا عورت پر واجب ہے درمختار (۱۷۹۵) میں ہے "ولا تخرج معتدة رجعی وبائن بای فرقة کانت علی ما فی الظهیریة من بیتها اصلاً لالیلا ولا نهارا" جس عورت کو رجعی بائن طلاق دی گئی، مطلب یہ ہے کہ جس قسم کی علیحدگی ہو عدت میں عورت اپنے گھر سے نہ دن میں باہر جائے نہ رات میں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ﴾[الطلاق:٦] عورتوں کو وہاں رکھو جہاں تم رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انھیں ضرر نہ دو نہ ان پر تنگی کرو۔ اور درمختار اور شامی کے حوالہ سے بہار شریعت میں ہے طلاق بائن (وہی حکم مغلظہ کا ہے) کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر اور عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف عورت رہے اور دوسری طرف شوہر عورت کا اس کے سامنے بدن چھپانا کافی نہیں، اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں، بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہ ہو کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اتنے دنوں تک مکان چھوڑ دے یہ نہ کرے عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے، تو عورت کو اسی مکان میں رہنے کا اتنا تاکیدی حکم ہے، اور آپ عورت کو ہی مکان سے علیحدہ کر دینے کی صورت نکال رہے ہیں، آپ جن اشیاء کے نقصان کے خطرہ سے عورت کو اسکے محفوظ مکان میں بھیجنے کا حکم پوچھ رہے ہیں ان میں قابل استعمال سامان کو اسی محفوظ مکان میں منتقل کر دیں اور جو سامان منتقل نہ ہو ان کی دیکھ ریکھ کے لیے بھروسہ کی عورت کو مقرر کر دیں تاکہ وہ عورت موقع نہ پائے اور شوہر کے املاک کو نقصان نہ پہونچائے اور یہ بھی ہے کہ آپ کی جو چیز جان کر مطلقہ تلف کر دے اور آپ کے پاس اس کا شرعی ثبوت ہو تو آپ عورت سے تاوان وصول کر سکتے ہیں، ناشرہ کے معنی آپ نے غلط سمجھے ہیں جس ناشرہ کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں وہ وہ عورت ہے جو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے غائب ہو جائے درمختار اور اس کے حاشیہ شامی میں ہے "لا نفقة لخارجة من بيته بغير حق وهی الناشزة بالمعنی شرعی" جو عورت شوہر کے گھر سے ناحق غائب ہو جائے شریعت میں اسکو ناشرہ کہتے ہیں ایسی عورت کا نفقہ شوہر پر نہیں اور آپ عورت کو اسکے عدت کے گھر سے باہر کرنے کا مسئلہ پوچھ رہے ہیں اور پھر اسکو ناشرہ قرار دے کر اس کا نفقہ روکنا چاہتے ہیں وہ تو آپ کے گھر میں رہنا چاہتی ہے آپ اس کو نکال بھی دیں گے تو اس کا عدت کا خرچ آپ پر واجب ہوگا آدمی آدمی کو چرب زبانی سے غلط فہمی میں ڈال سکتا ہے۔ اللہ عالم الغیب والشهادة ہے۔ وہ فرماتا ہے ﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾[البقرة: ۲۲۰] وہ خوب جانتا ہے کہ فساد پیدا کرنے والا کون اور اصلاح کرنے والا کون اسی سے ڈرے اور قرآن شریف کی آیت ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا

تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ﴾[الطلاق:٦ پر غور کیجئے فقط والسلام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲۸ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ

(۱۶) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق مغلظہ دے دی ہے اور مطلقہ بے سہارا ہے۔ماں، باپ، بھائی نہیں ہیں اس کے صاحب اولا دلڑکے ہیں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ جس گھر میں زید رہتا ہے اور اس میں اس کے صاحب اولا دلڑکے بھی رہتے ہیں کیا مطلقہ اس گھر میں اس صورت میں کہ زید مطلقہ کے کمرے یا آنگن میں نہ جائے صرف باہری کمرے میں رہے عدت گذار سکتی ہے جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی، مقیم اللہ پورہ صوفی مبارک پور ضلع اعظم گڈھ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

الجواب

عورت پر از روئے شرع ضروری ہے کہ ایام عدت اسی مکان میں گذارے جس میں وہ رہتی ہے اور شوہر نے جہاں طلاق دی ہے اور شوہروں کو حکم دیا گیا ہے ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم﴾ [الطلاق:٦] شوہر کا سامنا البتہ نہ ہونا چاہئے اس کا انتظام رہے سوال میں جو صورت مذکور ہے نہ صرف یہ کہ شرعاً جائز بلکہ شریعت نے اسی کا حکم دیا ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

(۱۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کا آبائی وطن ایک دیہات میں ہے مگر تقریباً ۵۰ رسال سے دوسرے شہر میں بغرض ملازمت گیا اس کے بعد وہاں بھی مکان وغیرہ بنالیا اور اپنے پورے اہل وعیال کے ساتھ وہیں رہنے لگا اپنے آبائی وطن گاہے بگاہے آتا جاتا رہا ہے۔زید ایک ہفتہ کے لیے اپنے آبائی وطن آیا اور یہیں پر انتقال ہو گیا مگر اس کے تمام اہل وعیال شہر والے مکان ہی میں رہتے ہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی بیوہ اپنی عدت کہاں گذارے گی زید کے شہر والے مکان میں یا آبائی مکان میں چونکہ بھی اولا دو ہیں پر کاروبار کرتے ہیں اس لیے اپنی ماں کو شہر والے مکان میں لے جانا چاہتے ہیں۔آبائی وطن پر بیوہ کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ایسی صورت میں ورثا کیا کریں شریعت مطہرہ کے مطابق جواب سے نوازیں۔

المستفتی: اسراء الحق خان فتح پور تال نرجا مئو یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوہ کو عدت اس کے آبائی وطن میں ہی گزارنی چاہئے عالم

گیری (۱/۶۴۱) میں ہے۔ لو سافر بھا ثم مات عنھا ان کان کل واحد من الطرفین فی سفر وکانت فی مصر لم تخرج بغیر محرم وان کان معھا محرم لم تخرج عند ابی حنیفة وھو الاظھر۔

شوہر عورت کو ساتھ لے کر سفر میں گیا اور سفر میں ہی شوہر کا انتقال ہو گیا۔ جہاں انتقال ہوا اور گھر میں ۹۰ رکلومیٹر کی دوری ہو اور وہ جگہ آبادی ہو تو عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو یا نہ ہو عورت وہیں عدت پوری کرے۔ (عالم گیری) اور ایسا ہی بحرالرائق (۴/۲۶۱) میں ہے:

مات عنھا فی سفر فلو کانت فی مصر تعتد ثمة فتخرج بمحرم۔

سفر میں شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس مکان اور شوہر کے جائے قیام میں مدت سفر کی دوری ہو۔ اور صورت مسئولہ میں تو یہ وفات کی جگہ شوہر کا آبائی مکان ہے جہاں مدتوں یہ عورت اپنے شوہر کے ہمراہ رہ چکی ہے چار مہینہ دس دن کی مدت کوئی لمبی مدت نہیں اور عورت اپنے گھر میں رہے گی دیکھ ریکھ کے لیے پٹی دار وہ نہ ہوں تو محلہ والے لوگ بھی کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کو شریعت کے حکم پر ہی عمل کرنا چاہیے اور آبائی وطن میں ہی عدت گذارنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۴ر محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

(۱۸) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کی شادی زید سے عرصہ بارہ سال ہوا ہوئی عرصہ دس سال کا ہوا کہ ہندہ کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی ہفتہ عشرہ ہوا کہ زید نے ہندہ کو طلاق دے دیا اور ہندہ اپنی لڑکی کو ساتھ لے کر اپنے میکے چلی آئی خسر وساس ہندہ اور اس کی لڑکی کی جدائی برداشت نہ کر سکے اور ہندہ اور اس کی لڑکی کو اپنے گھر واپس لے جانے کے لیے ہندہ کے پاس آئے ہیں اپنے ساس وسسر کے ساتھ جب کہ عدت کی مدت ابھی باقی ہے اپنے میکے سے جاسکتی ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے ہندہ کے ساس اور خسر کا ارادہ ہے کہ عدت کی مدت پوری ہونے پر زید کے چھوٹے بھائی سے ہندہ کا نکاح کردیا جائے۔ جواب جلد ارشاد فرمائیں۔

محمد عطا بیگ موضع دساور ۱۳ر مارچ ۶۳ء

الجواب

ہندہ کو عدت اپنے شوہر کے گھر ہی گذارنی چاہیے۔ طلاق کے بعد میکے آکر اس نے نیا جرم کیا فوراً واپس ہو جائے۔ عالم گیری (۱/۶۴۰) میں ہے: "علی المعتدة ان تعتد فی المنزل الذی یضاف الیھا بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت و لو کانت زائرة اھلھا او کانت فی غیر بیتھا

لامر حين وقوع الطلاق انتقلت الى بيت سكناها بلا تاخير" زید کے چھوٹے بھائی کے ساتھ عدت گذارنے کے بعد ہندہ کا نکاح ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۸ر شوال ۸۳ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

نذیر احمد ولد محمد علی ساکن رسول پور نے اپنی عورت بدر النساء بنت عبد الشکور محلّہ پورہ صوفی ۱۲ر مارچ ۱۹۶۴ء کو طلاق مغلظہ دیا اور بدر النساء نے مہر معافی لکھوا کر دست خط بھی کر دیا۔ بدر النساء کا بیان ہے کہ ۲۵ر یا ۲۶ر ذو القعدہ ۱۰ر یا ۱۱ر ذی الحجہ ۲۶ر یا ۲۷ر ذی الحجہ، ۲۰ر یا ۲۲ر محرم کو حیض آیا۔ مسئلہ کی رو سے عدت ہوئی یا نہیں؟ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ فقط، محمد حسین و محبوب حسین قصبہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں مسماۃ بدر النساء ۵ر صفر گذار کر جب چاہے شادی کر سکتی ہے۔ اس کی عدت ۵ر صفر کو ختم ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۵ر ذی الحجہ ۸۳ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دیا اور بوقت طلاق عورت کی گود میں دو ماہ کا بچہ تھا اب اس وقت وہ بچہ چھ ماہ کا ہے مگر اب تک نفاس کے بعد عورت کو حیض نہیں آیا عورت مظفر پور کی رہنے والی ہے اور شادی بنارس میں ہوئی ہے۔ اور حیض دو دو چار چار ماہ رک کر آتا ہے اور عورت کو اس وقت حمل کا بھی کوئی اندیشہ نہیں ہے کیا عورت شرعاً عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ علی اکبر محلّہ اوری پورہ بنارس

الجواب

صورت مسئولہ میں جب تک تین حیض نہ آئیں عدت ختم نہ ہوگی اور دوسرا نکاح جائز نہ ہوگا۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾[البقرة: ۲۲۸] یہ ساری پریشانیاں اس کی ہیں کہ جو شرعی حکم ہے اس پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ جب تک عدت ختم نہیں ہوتی رہنے اور کھانے کا بندوبست طلاق دینے والے کے ذمہ ہے اسی طرح بچے جس شخص کے ہیں خرچ اس سے ہی

وصول کیا جائے گا۔ تو ساری پریشانیاں ختم ہو جائیں گی یا پھر مسلمانوں سے اس پریشان حال عورت کے لیے اپیل کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۵ رجب ۱۳۸۲ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہ

(۲۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

ہندہ کی زید سے شادی ہوئی باہمی اتفاق کی وجہ سے ہندہ تین سال میکہ میں رہی۔ ہندہ کے گھر والے جب لڑکے کے پاس گئے اور لڑکی کے بارے میں پوچھا کہ لڑکی کا کیا ہوگا۔ وہ میکے میں رہے گی یا سسرال میں تو ہندہ کے شوہر نے کہا یہ طلاق نامہ اور سامان لے جایئے۔ لیکن طلاق نامہ اور سامان نہیں دیا تقریبا ڈھائی مہینہ کے بعد ہندہ نے دوسری شادی کرلی دوسرے والے شوہر نے پہلے والے شوہر سے طلاق نامہ لیا تو اس میں ایک مہینہ گیارہ دن کا طلاق نامہ دیا۔ اس صورت میں لڑکی کا نکاح فسخ ہو جائے گا یا برقرار رہے گا۔

المستفتی محمد زبیر جوگر ضلع مئو

الجواب

نامہ میں طلاق دینے کی تاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء درج ہے۔ اور نکاح نامہ کی ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء اس طرح کل ایک ماہ چھ دن طلاق کو گذرے تھے کہ ہندہ نے دوسرا نکاح کرلیا۔ یہ نکاح عدت کے اندر ہوا، اس لیے ناجائز ہوا۔ عالم گیری (۱/ ۳۵۸) میں ہے: لایجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ او معتدتہ

صورت مسئولہ میں دوسرے شوہر پر لازم ہے کہ فوراً یہ کہہ کر عورت سے علیحدہ ہو جائے کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب ان دونوں میں علیحدگی ہو جائے عورت پھر عدت گزار کر جس سے چاہے شادی کرسکتی ہے اور زوجین اور نکاح پڑھانے والے اور ساتھ دینے والے سب اس حرام کام سے توبہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۱۱ رجب المرجب ۱۹۹۳ء

(۲۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید اپنی ہندہ کو ہوش وحواس درست رکھ کر تین طلاق مغلظہ دے دیا ہندہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ ایک ماہ بعد زید نے یہ فیصلہ کیا کہ بعد عدت کے شرعی طور پر حلالہ کر کے اس کو اپنی زوجیت میں رکھ لونگا۔ طلاق کے بعد صرف ۲ ماہ گذرا ہے ہندہ اور زید ایک ساتھ ہی گھر میں رہتے ہیں۔ جبکہ زید کے گھر پر کوئی تیسرا شخص نہیں ہے۔ گھر کا سارا کام بیوی ہی کرتی ہے کھانا پکانا اور گھر کا کام بھی انجام دیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح دونوں کا باہم زندگی گزارنے کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔ زید کے کھانے

دعوت اور جنازہ میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے۔

المستفتی محمد حسین

الجواب

عورت کو عدت تو اسی مکان میں گذارنی چاہئے۔ جس مکان میں وہ شوہر کے گھر رہتی تھی، قرآن عظیم میں ہے: ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم﴾ [الطلاق:٦]

مگر تین طلاق کے بعد عورت مرد کے لیے اجنبی ہو جاتی ہے، اس لیے عورت اور مرد کا سامنا نہ ہونا چاہئے۔ جس حصہ میں عورت رہتی ہے اس میں مرد کو نہ جانا چاہئے۔ مکان میں اگر علیحدہ حصہ ہو تو مرد اس میں رہے۔ ورنہ گھر سے باہر رہے۔ اور عورت کے ساتھ کوئی ایسی ذمہ دار عورت رکھدی جائے جو فتنہ کے روکنے پر قادر ہو۔ یہ تفصیلات بہار شریعت حصہ ششم ص ۱۳۲ میں ہیں۔ مطلقہ عورت اور طلاق دینے والا مرد اگر ان ہدایات پر عمل نہ کرتے ہوں تو ان کا بائیکاٹ کیا جا سکتا ہے، بلکہ کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۰ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

حلالہ کا بیان

(۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاقیں دیا پھر بکر نے کم و بیش چار ماہ کے بعد بے حلالہ کے اس کا نکاح پڑھا دیا اور زید اپنی بیوی کو اپنے گھر رکھے ہوئے ہیں زید کے گاؤں کے کئی مرد اور عورتوں نے سنا کہ زید نے تین طلاقیں دیا ہے اور یہ بات عام ہو چکی ہے کہ اس نے طلاق دیا ہے اسی بنیاد پر گاؤں کے کچھ لوگوں نے اس کے وہاں کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور کچھ لوگ فتوی کا انتظار کر رہے ہیں کہ بغیر فتوی کے ہم لوگ آگے قدم نہیں بڑھاتے ہیں اب ایسی صورت میں تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی علی احمد مقام نرہے پوسٹ راج گڈھ ضلع گورکھپور یوپی ۱۴ رذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی ایسے شخص کا یہی حکم ہے کہ مسلمان اس کا معاشرتی بائیکاٹ کریں تا اینکہ وہ توبہ صادقہ نہ کرے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام:٦٨]

معلوم ہو جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ کبھی نہ بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ہمارے اور والد صاحب کے درمیان کاروباری سلسلے میں جھگڑا ہورہا تھا دوران بحث والد نے طعنہ دیا کہ میں تمہارے بچوں کو کما کر کھلاتا ہوں نہیں تو تم بھیک مانگو گے پھر وہ اس بات پر غصہ کی حالت میں میں نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاق دے دیا دو دن کے بعد زید نے صلح کرادی کہتا ہے کہ مولانا شمس الدین احمد صدر المدرسین مدرسہ حنفیہ جون پور نے اپنی کتاب قانون شریعت حصہ دوم میں بحوالہ درمختار لکھا ہے کہ انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق نہیں ہوئی، اس کے برعکس عمر کہتا ہے کہ طلاق واقع ہوگئی بغیر حلالہ کے تمہاری بیوی ناجائز وحرام ہے تمہارے گھر کا کھانا پینا ناجائز وحرام ہے اور ہمارا مکمل بائیکاٹ کردیا ہے کیا عمر کا یہ رویہ قرآن وسنت درست ہے یا نہیں یا حلالہ کے لیے حضرت رفاعہ والی حدیث جو بخاری ومسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سند لیتے ہیں زید کہتا ہے کہ حدیث رفاعہ سے حلالہ کا جواز درست نہیں۔ کیونکہ جو حلالہ کا عام رواج ہے کہ ایک پروگرام کے تحت نکاح کراتے ہیں کہ مطلقہ عورت اپنے پہلے والے شوہر کے لیے جائز ہوجائے ناجائز حرام ہے زید کہتا ہے کہ جب حیا ایمان کا حصہ ہے۔ دیور سے بے پردگی موت ہے حدیث میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے لباس ہیں۔ تو کیا جس کے ساتھ حلالہ کے بہانے ایمان کا شیرازہ تار تار ہوگا۔ بے پردگی اور موت کا باعث نہیں بنے گا۔

ہمارے لیے حنفی مسلک اختیار کرنا قرآن وسنت کی روشنی میں کیا ہے۔ جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عہد اربعہ صحابہ کرام کی زندگی کی شب وروز سے دیں۔ جواب نامہ پردستخط ومہر ثبت فرمائیں

المستفتی غلام رسول ڈاکٹر علاء الدین خان صاحب

الجواب

زید کے خیالات نہایت غلط خود داری پر مبنی ہیں اور قرآن وحدیث کے من گھڑت معانی پر مبنی ہیں بے شک قانون شریعت میں یہ لکھا ہے کہ انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی۔ لیکن یہ بھی معلوم کرنا چاہیے تھا کہ انتہائی غصہ کب کیا جاتا ہے۔ مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاذ حضرت مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب بہار شریعت میں لکھتے ہیں اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہی تو واقع نہ ہوگی تو انتہائی غصہ یہ ہوا کہ آدمی پاگل ہوجائے پتہ ہی نہ چلے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں طلاق دے رہا ہوں۔ یا دعا دے رہا ہوں وہ مزید لکھتے ہیں۔

مطلقا غصہ کا اعتبار نہیں معمولی غصہ میں طلاق ہوجاتی ہے وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے

بہت نادر ہے لہذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہنے پر اعتبار نہ کرے۔ اب مسئلہ صاف ہوگیا۔ اگر دیکھنے والے گواہی دیں کہ وقت طلاق سائل پاگل ہوگیا تھا۔ یا گواہ نہ ہوں سائل قسم کھائے کہ مجھے بالکل پتہ نہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو کیا الفاظ کہے۔ میرا غصہ پاگل پن کی حد تک تھا۔ تو زید نے جو صلح کرائی ٹھیک ہے طلاق واقع نہیں ہوئی اور سائل کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلی۔

اور اگر غصہ اس کا نہ رہا ہو جیسا کہ سائل کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس کو اپنی بیوی کو تین طلاق دینے کا خیال ہے جبھی تو اس کو بیان کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں عمر نے ٹھیک کہا۔ اور سائل کی بیوی بغیر حلالہ اس کے لیے حلال نہیں سائل خود سوچے دنیا کی زندگی اور عیش چندروزہ ہے اور آخرت کا عذاب سخت ہے اور دائمی ہے۔ قیامت کے دن زید کی چرب زبانی سائل کے کام نہیں آئے گی اب اس کو اپنے کیے کی سزا خود بھگتنی پڑے گی اگر واقعی اس کا غصہ پاگل پن کی حد تک نہ پہونچا ہو۔ تو انجام کتنا بھیانک ہوگا اس بات کا فیصلہ تو زید خود اچھی طرح کر سکتا ہے۔

تین طلاق دینے کے بعد عورت حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہاں بھی نکاح سے نکل جاتی ہے اور بے حلالہ کے حلال نہیں ہوئی زید غلط کہتا ہے کہ امام شافعی کے مسلک سے رجوع کرلو چاروں اماموں کا یہی مذہب ہے کہ زید کی ایک مجلس میں تین طلاق تین ہی ہے اس کے بعد بغیر حلالہ رجوع جائز نہیں، زید یہ بھی غلط کہتا ہے کہ حلالہ کا جواز درست نہیں یہ زید کا قرآن وحدیث پر افتراء ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰]

اگر شوہر نے تین طلاق دے دی تو عورت شوہر کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے صحبت نہ کرے۔

دیکھئے قرآن نے مطلقہ ثلاثہ کے شوہر اول پر حلال ہونے کی وہی ترکیب بتائی جس کو آج کل حلالہ کہا جاتا ہے اب یہ کہنا کہ اللہ ورسول نے اس کا حکم نہیں دیا افتراء ہوا یا نہیں۔

حدیث رفاعہ میں ہے: انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دے دی عورت نے کسی دوسرے صاحب سے نکاح کرلیا پھر دربار رسالت میں آئیں اور کہا۔ میرا دوسرا شوہر عورت کے لائق نہیں ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس لوٹنا چاہتی ہو عورت بولی ہاں حضور نے فرمایا جب تک یہ دوسرا شوہر تم سے صحبت نہ کرے ایسا نہیں ہوسکتا۔

دیکھئے یہ بالکل سائل کے کیس جیسا ہے۔ کہ اس نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی ہے

۔سائل اپنی بیوی کو لوٹانا چاہتا ہے جس طرح رفاعہ کی بیوی لوٹنا چاہتی تھی۔ اور وہ حلالہ کا آدھا کام کرچکی ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک صحبت بھی نہ ہو جائے لوٹنا جائز نہیں اور یہاں سائل کی عورت کا نہ دوسرا نکاح ہوا نہ صحبت لوٹنا چاہا تو زید کہتا ہے ہاں ہاں یونہی لوٹ جاؤ عورت کو رکھ لو اور عورت کو اب حلال ہونے کی جو شرط اللہ ورسول نے مقرر کی ہے اسکی کچھ ضرورت نہیں اللہ اکبر کس درجہ ڈھائی ہے۔ قرآن وحدیث پڑھ کر ایمان اور عزت کی دہائی دے کر صریح حرام کاری کی حمایت ہو رہی ہے اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے جو فتوی دے کر خود گمراہ ہوں گے اور دوسرے کو گمراہ کریں گے۔

زید صاحب کہتے ہیں کہ حلالہ جائز نہیں۔ تو کیا تین طلاق دے کر عورت کو بے حلالہ گھر میں رکھ لینا جائز ہے؟ پس یہ کہاں کی دین داری اور ایمان پروری ہے کہ ایک حلال چیز کو حرام کہہ کر اس سے روکیں اور دوسرے صریح حرام قطعی میں مبتلا کرنے کی جدو جہد کریں بلکہ درمیان میں پڑ کے دوسرے حرام میں پھنسا دیں ہمارا جی چاہتا ہے کہ زید صاحب کا شعر پھر انہیں کو سنا دیں۔

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی ☆ جہاں میں آگ لگاتی پھر یگی بولہبی

زید صاحب کی یہ کوشش بھی آگ لگانے کی ہی جدو جہد ہے دنیا کی آگ نہیں جہنم کی آگ اسی طرح زید کا یہ کہنا کہ اس نیت سے شادی کرانا کہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے حرام و نا جائز ہے شریعت پر افتراء اور بہتان ہے۔ جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے ہے ہرگز زید صاحب پیش نہیں کر سکتے اور اس کو بے حیائی قرار دینا خود بے حیائی ہے۔ ﴿ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ﴾[الاحزاب:۵۳]

اللہ تعالی حق بیان فرمانے سے حیا نہیں فرماتا۔

تو پھر آپ کون ہوئے شرم کرنے والے ایک مجلس میں تین طلاق دیتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آئی کہ اللہ ورسول نے اس سے منع فرمایا۔ اب اس کی سزا برداشت کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ زید صاحب کہتے ہیں کہ دیور سے نکاح کرنا شرم وحیا کے خلاف ہے میں پوچھتا ہوں دنیا میں ہزاروں کیس ایسے ہیں کہ بڑا بھائی مر گیا چھوٹے بھائی نے بھابھی سے شادی کی یا ایک بھائی نے عورت کو طلاق دیا دوسرے نے اسے بیاہ کر رکھ لیا۔ تو کیا یہ سارے نکاح وبیاہ زید صاحب کی شریعت میں بے حیائی ہیں اور نا جائز وحرام ہیں۔

ثانیاً۔ اگر آپ کو ایسی شرم دامنگیر ہے۔ تو حلالہ کے لیے دیور ہونا ضروری نہیں۔ کسی اجنبی آدمی کے ذریعہ یہ کام ہوتا کہ آپ کی وہمی بے شرمی بھی متحقق نہ ہو۔

ثالثاً۔ حلالہ نہ فرض ہے نہ واجب آپ نے عورت کو چھوڑ دیا چھوڑ دیا۔ اس کو جانے دیجئے۔ کون کہتا ہے کہ اس کو رکھئے اور رکھنا چاہیں گے۔ تو وہ کرنا پڑے گا جس کو اللہ و رسول نے ضروری قرار دیا ہے۔

الغرض زید کے خیالات بے حد جاہلانہ اور گمراہ کن ہیں اس کی صحبت سے پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۱ ذو القعدہ ۱۴۰۹ھ

(۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

گزارش عرض یہ ہے کہ میں ان پڑھ آدمی ہوں مسئلہ سے واقف نہیں بالکل انجان ہوں میری شادی ہوئی بیوی گھر لایا بعد میں دونوں میں جھگڑا ہوا میں نے غصہ میں آکر تین طلاق دے دیا لوگوں نے کہا کہ اب عورت حرام ہوگئی ان سے بات چیت نہیں کر سکتے اس کی مہر ادا کردو اور اس کو اس کے گھر روانہ کردو میں نے ویسا ہی کیا مگر میں اب بھی اس کو چاہتا ہوں اور میری عورت بھی ہم کو چاہتی ہے تو اب میں کیا کروں کس رو سے میں اس کو لا سکتا ہوں؟ تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

الجواب

اس عورت کو دوبارہ لانے کی یہ صورت ہے کہ وہ کسی مرد سے نکاح کرے عدت کے بعد وہ دوسرا مرد اس سے صحبت کرے پھر اسے طلاق دے دے تو عدت کے بعد سائل اس عورت سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے فقط۔ واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۷ / صفر ۸۷ھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴-۱۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید اپنی منکوحہ ہندہ کو جو دو بچوں کی ماں ہے طلاق دے دی مطلقہ ہونے کے بعد بھی ہندہ زید ہی کے گھر میں رہتی ہے زید اسے پھر اپنے نکاح میں لانا چاہتا تھا عدت گزر جانے کے بعد زید نے اپنے بھائی سے ہندہ کا نکاح پڑھا دیا دو ہفتہ کے بعد زید کے بھائی نے بھی طلاق دے دیا اور طلاق دینے کے دو ماہ بعد زید کے بھائی کا انتقال بھی ہو گیا انتقال کے چار ماہ بعد ہندہ نے پھر زید اگلے شوہر سے نکاح پڑھا لیا لہذا از راہ کرم شرعی حکم سے آگاہ کیا جائے کہ ہندہ کا نکاح درست ہوا یا نہیں۔؟

(۲) میرے گاؤں میں کل پچیس یا تیس گھر مسلمانوں کی آبادی ہے جس میں زیادہ لوگ غریب ہیں یہ لوگ جو کہ غریب ہیں قسط پر روپیہ لے کر تجارت کرتے ہیں سو روپیہ کا قسط ماہانہ دس روپیہ ہے اس طرح بارہ ماہ میں سو روپے کا سوا سو روپیہ قسط پر روپیہ لینے والوں کو دینا پڑتا ہے۔ لہذا شرعی حکم سے مطلع فرما

ئیں کہ قسط پر روپیہ لے کر تجارت کرنا یا اور کوئی کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) مذکورہ بالا گاؤں کے قسط پر روپیہ لے کر تجارت کرنے والے مسلمانوں نے ایک دینی مکتب بھی قائم کیا ہے جس میں دنیا کی تعلیم ہوتی ہے مدرس مکتب باہر کے رہنے والے ہیں انہیں باری باری سب کے گھر کھانا پینا پڑتا ہے اگر مدرس مکتب کھانا پینا سے انکار کردے تو مدرسہ بھی بند ہو جائے اور مدرس کو گھر جانا پڑے گا۔ لہذا شرعی حکم سے مطلع فرمائیں کہ مدرس مکتب اس مسئلہ میں کیا کریں۔

(۴) خصی اور دنبہ چھ ماہ کا فربہ ہو کہ سال بھر کے خصی کے برابر ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست ہوگی کہ نہیں؟

(۵) میرے یہاں ایک چھوٹی سی کتاب ہے جس کا نام "زیور زیب النساء" ہے اس میں ناشر کتاب نے "بہشتی زیور" کو مطالعہ کرنے کے لیے ترغیب دیا ہے لہذا "زیور زیب النساء" کے مسئلوں پر او اسی کتاب پر سنی مسلمانوں کو عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۶) فجر اور عصر میں فرض نماز کے بعد مصلیوں کو آپس میں مصافحہ کرنا کیسا ہے اور جو لوگ اس عمل کو برا اور ایسا کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں اس کے بارے میں شرعی فیصلہ فرمادیں۔؟

(۷) نماز فرض جماعت سے پڑھنے کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے اسے بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سننا چاہئے اس کے بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

(۸) کتنی عمر کی لڑکی اور لڑکے کا نکاح بذریعہ ولی پڑھایا جائے؟

(۹) محفل نکاح میں نکاح پڑھانے سے قبل نکاح خواں اور گواہوں گواہوں اور طرفین کے ناموں کا اعلان کھڑے ہو کر کرنا ہے ایسا کرنا شریعت کی رو سے درست ہے یا نہیں نکاح کرنے کے جم شرعی حکم بتائیں

(۱۰) گھڑی کا چین یا اور کوئی دھات کا ہو تو باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں اور نماز ہوگی نہیں شرعی حکم فرمائیں؟　منجانب مسلمانان موضع بدر پور تحصیل فرنید ضلع گورکھپور　مورخہ ۱۲ر جولائی

الجواب

اگر بھائی نے ہندہ سے صحبت کر لی تھی تو حلالہ صحیح ہو گیا اور اب پھر عدت کے بعد زید کا نکا ہندہ سے ضرور صحیح ہوگا۔

(۲) سود لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: "احل الله البیع و حرم الربا" ا روپے سے کاروبار کیا جائے گا وہ ضرور خبیث اور غیر طیب ہوگا، مسلمانوں کو اس سے بچنا اور حلال رو

حاصل کرنا چاہئے۔

(۳) ان لوگوں کی ساری کمائی خبیث وحرام ہے۔ تو ان کے وہاں کھانا نہیں ہے اور اگر وہ لوگ مولوی صاحب کے لیے حلال روزی فراہم کریں۔ مثلاً قرض لے کر ہی کھلا دیا کریں تو جائز ہوگا۔ عالم گیری میں ہے:" فان كان الغالب هو الحرام ينبغي ان لا ياكل الطعام ولا يقبل هدية الا ان يخبر بالحلال "

(۴) صرف بھڑیا دنبہ کے لیے یہ حکم ہے بکری کے لیے نہیں ہے۔ عالم گیری میں ہے:" الا الجذع من الضان خاصة اذا كان عظما "

(۵) ہم نے وہ کتاب دیکھی نہیں ہے جس میں بہشتی زیور کی تعریف ہے مگر اس سے بچنا چاہئے کیونکہ بہشتی زیور جس کی تعریف کی گئی ہے وہ نہایت غلط کتاب ہے۔ والجنس يميل الى الجنس "

(۶) ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ '' اعلم ان المصافحة مستحبة عند كل لقاء واما ما اعتاده الناس بعد صلوة الصبح والعصر فلا اصل له في الشرع على هذا الوجه ولكن لا باس به فان اصل المصافحة سنة وكونهم حافظوا عليها في الاحوال وفرطوا في كثير من الاحوال لا يخرج ذالك البعض عن كونه من المصافحة التي ورد الشرع باصلها "

(۷) بیٹھ کر سننا چاہئے جب موذن حی علی الصلوۃ کہے تب کھڑا ہو۔ عالمگیری (۱/۴۷) میں ہے:" اذا دخل الرجل عند الاقامة يكره له الانتظار قائما ولكن يقعد ثم يقوم اذا بلغ الموذن قوله حي على الفلاح "

(۸) ہمیشہ ولی کی رضا مندی سے نکاح ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے:" لا نكاح الا بولي " لیکن جب تک لڑکا لڑکی نابالغ ہے اس وقت تک ولی کو ولایت کا اختیار حاصل ہے کہ جہاں نکاح کردیں لازم ہوگا اگر ولی باپ دادا ہوں۔ اور دوسرے کردیں تب جائز ہوگا، مگر لازم نہیں ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد لڑکے اور لڑکی کی رضا بھی بہت ضروری ہے ان کی رضا کے بغیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

(۹) یہ اعلان نہ شرعاً منع ہے نہ ضروری ہے کیا تو کچھ ضروری نہیں نہ کیا تو یہ بھی کچھ ضروری نہیں۔

(۱۰) نماز مکروہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ) واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۴ر جمادی الثانی ۹۰ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق مغلظہ دیا پھر بعد عدت خالدہ نے زید کی منشاء پر حلالہ کی غرض سے عقد ثانی کیا پھر اس سے بھی طلاق مغلظہ حاصل کر کے زید سے عقد ثانی کرنا چاہتی ہے۔ مگر قبل عقد خالدہ زید سے تنہائی میں ملی اور دوران گفتگو میں زید کو اس کے پوچھنے پر کہ عقد ثانی کے شوہر نے مباشرت کی تھی۔ زید کے ایسے سوال پر خالدہ نے ازراہ شرم وجہالت یہ کہہ دیا کہ مباشرت نہیں ہوئی تھی بعد میں جب خالدہ کو یہ معلوم ہوا کہ زید سے نکاح نہیں ہوسکتا، اس لیے شرط حلالہ پر یہ نہیں ہوئی تو خالدہ نے خدا کی قسم کھا کر عورتوں میں کہا کہ مباشرت ہوئی تھی ہم نے شرم سے انکار کیا تھا۔ خالدہ کا عقد ثانی جس سے ہوا تھا زید نے خط لکھ کر اس سے دریافت کیا تو وہ لکھتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ مباشرت ہوئی تھی ایسی صورت میں شوہر ثانی کا قول صحیح یا خالدہ کا قول اول یا قول ثانی صحیح ہے اور حلالہ ہوا نہیں۔

محمد اسلام ٹیچر پرائمری اسکول قصبہ مینھ نگر ضلع اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں خالدہ زید کے لیے حلال نہ ہوئی۔ عالم گیری (۱/۵۸۱) میں ہے:" ولو کان با لقلب بان انکرت واقرا الزو ج لا تحل " عورت نے جماع کا انکار کیا اور شوہر نے اقرار کیا تو عورت شوہر اول پر حلال نہ ہوئی اور صورت مسئولہ میں چونکہ وہ پہلے عدم جماع کا اقرار کر چکی ہے، اس لیے اب وہ اپنے اس اقرار میں جھوٹی قرار دی جائے گی اور شرعا اس کا قول معتبر نہ ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۵ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
محمد حنیف کا بیان میں نے اپنی بیوی مسماۃ سائرہ کو ۲۳ر جون ۱۹۶۸ء بروز اتوار صبح سات بجے غصہ میں گھریلو جھگڑا کی بنا پر طلاق دے دیا تھا اور گھر سے باہر کر دیا پھر سعید خاں حاجی محمد اطہر خاں صاحبان کے سامنے طلاق دیا بیوی اپنے میکہ جا رہی تھی راستے میں دو تین دن بعد سنا میری والدہ نے اسے وہاں روک لیا مجھے نہیں معلوم مجھے یہ کس غرض سے روکا پھر میں نے سنا کہ ۹ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو میرے چھوٹے حقیقی بھائی عبدالرحمن نے اس مسماۃ سائرہ سے نکاح پڑھالیا میرے چھوٹے بھائی سے رنجش نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہتے تھے پھر میں نے سنا کہ گیارہ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو میرے بھائی عبدالرحمن نے طلاق دے دیا مسماۃ سائرہ کو طلاق کے بعد پھر وہ میکہ چلی گئی، اپنی بیوی سے مسماۃ سائرہ اور ان

کے لوگ کوشش کرتے ہیں اور میں بھی تیار ہوں طلاق دینے کے بعد پھر سے شادی کرنے کو مسئلہ مبارک پور مدرسہ سے پوچھا جو گیدن کے حوالے ہے مجھے پنچ اجازت دے کہ میں اپنی مطلقہ بیوی مسماۃ سائرہ سے نکاح پڑھا لوں ۱۹ر جنوری ۱۹۶۹ء محمد حنیف عبد الرحمٰن کا بیان جب میرے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دیا اور جب وہ میکے جارہی تھی تو میری ماں نے ان کو گھر میں روک لیا عدت گذارنے کے بعد اپنی ماں کے کہنے سے اپنی بھاوج مسماۃ سائرہ سے نکاح پڑھا لیا اپنی بھاوج مسماۃ سائرہ سے شادی کرنے کے علاوہ میری پہلی شادی دو ڈھائی سال قبل ہو چکی ہے ابھی اس کو بچہ نہیں ہوا ہے میں نے مسماۃ مذکورہ سے شادی اس لیے کیا کہ میں اسے رکھوں گا پھر میں نے ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو طلاق دیا پھر میں نے اپنے گھر سے نکال دیا اور وہ میکہ چلی گئی اور میں نے اس کے ساتھ حلالہ کیا دونوں رات میں نے حلالہ کیا میں سارا بیان حلف کی رو سے یہاں کیا ہے۔ عبد الرحمٰن ۱۹ر جنوری ۱۹۶۹ء

الجواب

صورت مسئولہ میں حلالہ صحیح ہو گیا اور مسماۃ سائرہ کا نکاح دوبارہ محمد حنیف سے ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۶-۱۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کی بیوی عارفہ بہ اجازت اپنے شوہر میکے گئی زید کچھ عرصہ بعد رخصت کے لیے اپنی سسرال گیا رخصتی کے سلسلہ میں زید کے سسر سے کچھ تو تو میں میں ہو گئی۔ اور رخصتی نہ ہو سکی۔ آخر زید غصہ کی حالت میں مکان سے واپس ہوا۔ راستے ہی میں ایک آدمی سے طلاق نامہ لکھوا کر بغیر گواہ کے اپنے سسر کے پاس بھیج دیا۔ ان زید کو بیوی کی محبت نے پریشان کیا اور زید نے محسوس کیا کہ میں نے بہت بڑی غلطی کی۔ زید کی بیوی کا بیان ہے کہ میں زید کے مکان پر جاؤں گی اور اب زید کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ تو وہ بھی اپنی بیوی کو رکھنے کے لیے راضی ہے۔ اور اپنی اس حرکت ناشائستہ پر نادم وشرمندہ ہے۔ میاں بیوی دونوں راضی ہیں۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ زید کے لیے عارفہ حرام ہو گئی تو اب اس کو حلال کرنے کی کیا صورت ہے۔ یا ایام عدت کے اندر رجعت کی جا سکتی ہے۔ اپنے فتویٰ سے مستفیض فرمادیں۔

(۲) آسیہ کا نکاح اس کے باپ نے نابالغی میں بکر کے ساتھ کر دیا اب آسیہ بالغہ ہے اس کا بیان ہے کہ میرے شوہر کے ساتھ کئی وجوہات نظر آرہے ہیں جس کی وجہ سے میں شوہر نابالغ کے گھر نہیں جانا چاہتی۔ وجوہات بظاہر مختصر یہ ہیں۔ میری نابالغی میں شادی ہوئی جس کا مجھے علم نہ تھا میرے شوہر نے دوسری

بیوی رکھ لی ہے۔ جو احکام شرعیہ کا پابند رہ کر دونوں کے ساتھ انصاف کر سکے ناممکن ہے۔ بلکہ میرے لیے وبال جان ہو جائے گی آرام تکلیف سے بدل جائے گی۔ اس لیے میں اپنے شادی شدہ شوہر کے مکان پر نہیں جاؤں گی۔ کیا آپ اپنے نکاح کو جو نابالغی اور کمسنی میں ہوا تھا فسخ کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے۔

ایسی صورت میں آپ کے فتویٰ کی ضرورت ہے۔ مستفیض فرمادیں۔ بینوا توجروا

شیس گڑھ ضلع گورکھپور ۱۸ فروری ۱۹۶۹ء

الجواب

(۱) اگر زید نے تین طلاقیں لکھوائیں ہوں تو بغیر حلالہ دوبارہ شادی نہیں ہو سکتی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] ہاں اگر دو یا ایک طلاق لکھوائی ہو تو عدت کے اندر رجعت ہو سکتی اور بعد عدت نکاح ہو سکے گا۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾[البقرة: ۲۲۸]

(۲) باپ دادا کا کیا ہوا نکاح بالغ ہو کر توڑ نہیں سکتے۔ "وللولی انکاح الصغیر والصغیرة ولزم النکاح" [شرح الوقایه: ۲/۲۷] واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸۔۲۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیا اب ان کے یہاں شوہر کے لیے ہندہ حلال ہوئی یا نہیں شرع کیا حکم دیتی ہے۔

(۱) ہمارے شوہر نے ہم سے کہا کہ تمہارے ابو او رامی ہمارے گھر آگئے تو تمہارا (باب تعلیق) طلاق تو ہمارے ابو اور امی ہمارے شوہر کے گھر آئے اور ہم کو ساتھ لے آئے۔

(۲) اگر اپنے ابو اور امی سے تم نے کہا کہ ہمارے شوہر نے مارا ہے اور بھوکا پیاسا رکھا ہے تو تمہار طلاق یہ سب بات ہم نے اپنے ابو اور امی سے کہہ دیا۔

(۳) اگر اپنے دولھا بھائی کے سامنے ہو جاؤ گی تو تمہارا طلاق ہم اپنے دولھا بھائی کے سامنے ہو گئے۔ المستفتی، عشرت جہاں، محمد الیاس صاحب محلہ رگھوناتھ پورہ مئوناتھ بھنجن یوپی

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں ہندہ اپنے شوہر کے نکاح سے نکل گئی اور بغیر حلالہ وہ

شوہر پر حلال نہیں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرة: ۲۳۰] تین طلاق کے بعد عورت شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں کہ عدت کے بعد وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرلے دوسرا شوہر اس سے صحبت کرکے طلاق دیدے اور عدت گزر جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۲۳ ربیع اول ۱۴۱۲ھ

(۲۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید نے اپنی منکوحہ بیوی کو تین طلاقیں دیں بعدہ انکار کر بیٹھا حتیٰ کہ اسی طرح رہنے لگا علاوہ ازیں ایک رجسٹرڈ قاضی جو غلط فتاوے صادر کرتا رہتا ہے اسکا کہنا ہے کہ طلاق نہیں ہوئی صرف نکاح ہی پر کام چل جائے گا لہٰذا ایسے قاضی کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ (۲) مرد وعورت دونوں نے اقرار کیا کہ تین طلاقیں دی گئیں علاوہ ازیں لڑکے کے والدین نے بھی گواہی دی اس کے باوجود قاضی نے فتویٰ صادر کردیا کہ صرف نکاح کافی ہے لہٰذا اس قاضی کو کیا کہنا چاہیے شریعت کا کیا حکم عائد ہوگا۔ بینوا توجروا

المستفتی، محمد عرفان حسین قادری آسام

الجواب

تین طلاق کے بعد عورت شوہر پر بے حلالہ حلال نہیں ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره﴾ تیسری طلاق کے بعد عورت جب تک دوسرے سے شادی نہ کرلے اور وہ اسے صحبت کے بعد طلاق نہ دے پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی جس نے ایسا کیا کہ بے حلالہ تین طلاق دے کر عورت کو گھر میں ڈال لیا حرام کاری کا مرتکب ہوا، ان دونوں پر واجب ہے کہ فوراً علیحدہ ہوجائیں، اگر وہ ایسا نہ کریں تو مسلمان انکا بائیکاٹ کریں اور جس قاضی نے تین طلاق کے بعد صرف نکاح کافی ہونے کا فتویٰ دیا مسلمانوں کے اجماعی مسئلہ کے خلاف کیا، قرآن عظیم کے خلاف کیا، اس کو اس عہدہ سے علیحدہ کردینا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

(۲۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے غصہ کی حالت میں چند گواہوں کے سامنے اپنی بیوی سے اس طرح کہا کہ۔ میں نے تجھے طلاق دیا دیا۔ دیا۔ دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ کیا زید اپنی اس بیوی سے عدت کے اندر رجعت یا عدت گزر جانے کے بعد بغیر حلالہ دوبارہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔؟ حکم شرع ظاہر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سائل محمد محفوظ خاں محلہ چھیپانہ یوپی۔ ۲۲/ جون ۹۳ء

مذکورہ سوال سے متعلق کانپور اور مقامی علماء کے متعدد جواب آچکے ہیں۔ مگر وہ جوابات آپس میں تضاد کا شکار ہو کر ایک بڑے خلجان کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ افسوس کی چیز یہ ہے کہ مذکورہ جوابات میں رجعی، بائن، مغلظہ تینوں قسم کی طلاقوں کا قول کیا گیا ہے۔ اور بڑے افسوس کی چیز یہ ہے کہ جواب دہندہ تینوں مفتیان کرام علمائے سنت و جماعت کے ہی زمرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مذکورہ جوابات میں وہ جواب جس میں طلاق مغلظہ کا قول کیا گیا ہے۔ اس پر مولانا مفتی نظام الدین صاحب الہ بادی نیز چند دیگر علمائے اہل سنت و جماعت کی تصدیقات مع مواہیر بھی موجود ہیں۔ اس میں سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۶۵۹ (مطبوعہ رضا دارالاشاعت بہیڑی بریلی شریف) کا حوالہ بھی موجود ہے۔ خیر اب آپ کو تکلیف دی جارہی ہے براہ کرم اپنے فرض منصبی کا خیال فرماتے ہوئے صحیح اور درست جواب سے جلد از جلد مطلع فرمائیں تا کہ یہ فتنہ ختم ہو اور عوام جو کالانعام ہیں، وہ علمائے اہل سنت سے متعلق کسی قسم کی تنفر یا کسی شرعی کے رد و انکار کی وبا سے بچ سکیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپکو دارین میں اس کی بھرپور جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

الجواب

سائل کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ ایک ہی سوال کے تین جواب آئے ہیں۔ ہمارے نزدیک اسی جواب کو ترجیح ہے جس میں اعلیٰ حضرت کے فتوے کا حوالہ ہے۔ ہم جلد پنجم سے بقدر ضرورت جواب نقل کرتے ہیں۔

سوال:- زید نے اپنی بیوی کے دروازے پر جا کر بآواز اپنی زوجہ کے متعلق کہا کہ میں نے فلاں کی بیٹی فلاں کو طلاق دی۔ شوہر کہتا ہے کہ میں نے یہ لفظ ایک دفعہ محض خوف دلانے کے لیے کہا تھا۔ اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ ہم نے دی۔ دی۔ دی، کا لفظ تین بار سنا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں تین طلاق ہوئیں یا ایک طلاق رجعی؟

جواب:- اگر واقعی میں تین بار "دے" کا لفظ کہا تو اس پر فرض یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے۔ اور بے حلالہ ہاتھ نہ لگائے۔ اگر خلاف کرے گا مبتلائے زنا ہوگا اور مستحق عذاب شدید۔

دیکھئے یہاں ٹھیک وہی صورت حال ہے جو سوال میں مذکور ہے۔ کہ شوہر نے ایک دفعہ طلاق دی کہا اور اس کے متصل ہی دی دی کی تکرار کی۔ اس کا دوٹوک جواب اعلیٰ حضرت بھی فرماتے ہیں۔ کہ اگر دی دی کی تکرار ہوئی تو عورت بلا حلالہ کے جائز نہ ہوگی۔ حلالہ کے بغیر اگر عورت سے قربت کی تو زنا ہوگا۔ لھذا اس صاف وصریح حکم کے بعد رجعی یا بائن کا کیا امکان ہوگا۔ صریح طور پر حضرت نے طلاق مغلظہ کا حکم

صادر فرمایا۔

اکابر علمائے اہل سنت فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالی نے اعلی حضرت کے قلم کی حفاظت فرمائی ہے ان کے جوابات بے خطا ہوتے ہیں وہ باتفاق علمائے اہل سنت چودھویں صدی کے مجدد تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اعلی حضرت کا یہ مسئلہ جان کر کوئی سنی مولوی اختلاف کریگا۔ اور بے علم کی اور بات ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اعلیحضرت نے تو اگر کے ساتھ جواب دیا ہے کہ اگر واقع میں تین بار دی کا لفظ کہا اس کی وجہ یہ ہے سوال میں شوہر کو اس لفظ کے کہنے سے ہی انکار تھا۔ اور جو مسئلہ آپنے پوچھا ہے اس میں شوہر کے انکار کا ذکر نہیں۔ صاف صاف یہ تحریر ہے کہ ایک بار طلاق دیا اور تین بار دیا دیا کا لفظ دہرایا۔ تو اس مسئلہ میں اگر مگر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک صاف اور سیدھا جواب یہ ہے کہ ایک لفظ طلاق دیا ۔اور دو مزید طلاقیں لفظ دیا دیا سے پڑیں اور عورت پر طلاق مغلظہ ہوگئی۔ اور یہ فتوی اعلی حضرت نے اپنے گھر سے نہیں دیا در مختار (۴/۳۹۰) میں ہے۔ "کرر لفظ الطلاق وقع الکل" اس کے بعد حاشیہ شامی (۴/۳۹۰) میں ہے:"بان قال للمدخولة انت طالق" یعنی جو آدمی اپنی عورت سے صحبت کر چکا ہے۔ اس نے اپنی عورت کے لیے طلاق کے الفاظ دہرائے۔ مثلاً تجھ کو طلاق تجھ کو طلاق تو اس کی عورت پر اتنی بار طلاق پڑ جائے گی جتنی بار طلاق کے الفاظ دہرائے۔ یہ اور بات ہے کہ تین کے بعد عورت طلاق کا محل نہیں رہے گی۔ اگر کوئی عامی آدمی یہ سوچے کہ درمختار والے مسئلہ میں تو طلاق کا لفظ دہرانے کی بات ہے۔ اور صورت مسئولہ میں لفظ طلاق تو دہرایا نہیں لفظ دیا دہرایا ہے پھر درمختار کا جواب صورت مسئولہ کا جواب کیسے ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زبان کا تھوڑا سا بھی علم رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ بات موقع سے تین طرح کی جاتی ہے۔ اور مطلب سب کا ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلا شوہر نے بیوی سے بغیر کسی سوال و جواب کے کہا کہ، میں نے تجھ کو طلاق دیا۔ اس صورت میں پورا جملہ مذکور ہوا کہ طلاق کا لفظ بھی ہے۔ اور دیا فعل بھی مذکور ہے۔ اور کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیا دیا آپ نے جواب میں کہا طلاق۔ یہ جملہ مکمل مذکور نہ ہوا۔ کہ اس میں صرف طلاق کا لفظ مذکور ہوا۔ اور لفظ دے دیا فعل کو آپنے ذکر نہیں کیا مگر مطلب اس کا بھی یہ ہی ہے کہ طلاق دے دیا؟ لفظ دے دیا گو مذکور نہیں ہوا مگر مراد وہی ہے کسی نے آپ سے پوچھا کہ اپنی عورت کو طلاق دے دیا؟ آپ جواب میں صرف اتنا کہا کہ دے دیا اس کا مطلب بھی یہی ہے طلاق دے دیا گو لفظ میں صرف دے دیا ہے۔ اسی طرح سے صورت مسئولہ میں پہلی دفعہ تو مکمل جملہ کہا میں نے تجھے طلاق دے دیا۔ بعد والے دے دیا کا مطلب بھی وہی ہے کہ طلاق دے

دیا۔ لفظ طلاق بعد میں بھی محذوف ہے مگر مراد ہے۔ اور صاحب درمختار کا قول " کرر الطلاق " تینوں صورتوں کو عام ہے کہ طلاق کا لفظ مذکور ہو یا محذوف ہر صورت میں تکرار پائی جائے گی۔

ہمارے سامنے رجعی یا بائن قرار دینے والے علمائے کرام کے دلائل نہیں ہیں۔ خیال ایسا ہوتا ہے کہ انہیں صاحب درمختار (۳۹۰/۴) کے اس قول " وان نوی التاکید دین " سے دھوکا ہوا۔ جو ان کے قول کرر الطلاق کے متصل بعد ہی ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شوہر نے بعد والے لفظ دے دیا سے پہلی والی طلاق کی تاکید مراد لی ہو تو دیانۃ مان لیا جائے گا۔ اور قضا اور دیانۃ کی تفریق کا ان علماء نے مطلب یہ نکالا ہو کہ اگر یہ معاملہ قاضی کے سامنے پیش ہو تو وہ شوہر کی نیت کا اعتبار کر کے ایک طلاق کا حکم نہ دے گا، بلکہ تین طلاق قرار دے گا، لیکن ہم مفتی لوگ اس کی نیت کا اعتبار کر کے بعد والے الفاظ دے دیا کو پہلے والے لفظ دے دیا کی تاکید قرار دے کر ایک طلاق کا حکم دے سکتے ہیں۔ "القاضی یحکم بالقضاء والمفتی یفتی بالدیانۃ" لیکن ایسا خیال کرنا غلط ہے۔ تاکید کی گنجائش تب ہوگی جب شوہر کہے کہ میں نے بعد والے لفظ سے تاکید مراد لی تھی حالانکہ یہاں سوال میں اس امر کی تشریح نہیں کہ شوہر نے یہ لفظ بولتے وقت علیحدہ علیحدہ تین مراد لی تھیں۔ یا پہلے والے کی تاکید کی نیت تھی۔ یا یہ لفظ بولتے وقت خالی الذہن تھا ذہن میں کوئی بات نہیں تھی۔

پس ایسی صورت میں اس کو اپنی طرف سے تاکید قرار دینا صحیح نہ ہوگا۔ شامی (۳۹۰/۴) میں ہے "وقع الکل قضاء و کذا اذا طلق ای بان لم ینو استئنافا ولا تاکیدا" تاکید کی نیت والی صورت میں قضاءً تین طلاق کا بھی حکم ہوگا۔ اور خالی الذہن ہو کچھ ارادہ نہ ہو تب بھی تین طلاق کا حکم ہوگا۔

اسی طرح بصدق دیانۃ کا بھی یہ مطلب نہیں کہ مفتیان کرام بغیر حلالہ وصحبت یا نکاح ثانی کا حکم دے دیں۔ بالکل اسی طرح ایک مسئلہ میں امام ملک العلماء فرماتے ہیں (بدائع جلد اول ص ۳) "ولو قال لھا انت طالق ثم قال اردت انھا طالق من الوثاق لم یصدق فی القضاء لما ذکرنا ظاھر الکلام الطلاق عن قید النکاح فلا یصدقہ القاضی فی صرف الکلام عن ظاھرہ و کذا لایسع للمرأۃ لانہ خلاف الظاھر ویصدق فیما بینہ وبین اللہ ان تصدقتہ لانہ نوی ما یحتملہ فی الجملۃ ۔ واللہ تعالی مطلع علی قلبہ" دیکھئے صاف صاف فرمارہے ہیں کہ قاضی اس کی بات نہیں مانے گا نہ بیوی اس کی بات تسلیم کر سکتی ہے دونوں اس کو طلاق ہی قرار دیں گے۔ اسی طرح یہاں بھی دونوں اسکو تین طلاق ہی مانیں گے۔ اور عملاً حلالہ ضرور ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۵ ربیع الاول ۱۴ھ

(۴۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ہندہ نے حلالہ کروایا دراں حالاں کہ ہندہ کی گود میں ایک بچہ بھی ہے اور دودھ پلانے کے ایام میں حیض نہیں آتا ہے تو کیا عدت کے دن بغیر حیض آئے شمار ہو نگے یا حیض کے آنے کے بعد والے ایام شما رہو نگے نیز سابق شوہر سے عدت کے ایام گزر جانے کے بعد نکاح کرائے یا کوئی اس کی مدت ہے قرآن حدیث کی روشنی سے مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی، محمد احمد اعظمی کریم الدین پور گھوسی ضلع مئو۔

الجواب

سوال مبہم ہے اگر سابق شوہر نے اسی حالت میں طلاق دی ہو کہ بچہ ہندہ کی گود میں ہو اور اس کو دودھ پلانے کے ایام میں حیض نہیں آئے تو حلالہ غلط ہوا اور ہندہ شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی کیونکہ اس کا حلالہ عدت کے اندر ہوا ہندہ کی عدت شوہر اول سے اس وقت ختم ہوگی جب اس کو تین حیض آئیں اس میں چاہے جتنے دن لگیں، در مختار میں ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اس کو تین حیض نہ آئیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی (بحوالہ بہار شریعت ہشتم) اور جب حلالہ صحیح نہیں ہوا تو سابق نکاح جائز ہونے کا کیا سوال۔ ہندہ پر لازم ہے کہ شوہر اول کے طلاق کے بعد تین حیض کا انتظار کرے پھر کسی دوسرے سے نکاح کرے وہ صحبت کے بعد اس کو طلاق دیدے تو پھر تین حیض تک عدت گزارے اس کے بعد شوہر اول سے شادی ہو سکے گی۔

اور اگر صورت واقعہ یہ ہو کہ پہلے شوہر نے حمل کی حالت میں طلاق دی ہو اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہندہ نے دوسری شادی کی ہو اور صحبت کے بعد شوہر ثانی نے طلاق دی ہو تو اب اس سے ہندہ کو تین حیض انتظار کرنا پڑے گا، جتنے دن میں تین حیض پورے ہوں، تب عدت ختم ہوگی اور سابق شوہر سے شادی ہو سکے گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم — عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی

(۴۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

کسی مجبوری کے سبب یونس نے اپنی بیوی کو طلاق ثلثہ دیدیا گو ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا طلاق دے دینے کے بعد بھی عورت یونس کے گھر میں رہنے لگی اور یونس اس سے الگ رہنے لگے کچھ روز کے بعد گاؤں کے کچھ برادری والوں نے کہا کہ پھر نکاح پڑھوا کر دونوں مل جل کر رہو اس پر حلالہ کی بات آئی تو برادری نے کہا کہ جس شخص سے حلالہ کا نکاح ہوگا اس شخص کو برادری کو کھانا کھلانا پڑے گا اس وجہ سے کوئی حلالہ کے نکاح کو تیار نہ ہو رہا ہے اب گاؤں والوں نے یونس کا بائیکاٹ کر دیا ہے اب یونس کون سا راستہ

اختیار کرے اس مسئلہ میں شرعی حکم مفصل بیان فرما کر ممنون کرم فرمائیں۔
المستفتی، محمد شہید پوسٹ مقام ضلع گورکھپور یوپی۔

الجواب

محمد یونس کے لیے اپنی مطلقہ سے دوبارہ رشتہ قائم کرنے کے لیے حلالہ کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں۔قرآن میں ہے:﴿ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ﴾[البقرة: ۲۳۰] نکاح کرنے والے کو اپنی منکوحہ سے شب زفانہ منانے کے بعد دعوت ولیمہ کرنا ضرور مسنون ہے، لیکن نہ تو ضروری اور لازم ہے نہ پوری برادری کے لوگوں کو کھانا کھلانے کی شرط چار آدمیوں کو کھانا کھلا دینے سے بھی دعوت ولیمہ کی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ برادری کے لوگوں نے پوری برادری کے لوگوں کو کھانا کھلانے کی شرط لگا کر ظلم وزیادتی کیا اور اگر اسی پر اڑے رہے اور زبردستی کیا اور بے توبہ مرے تو خدائے تعالی کے عذاب میں گرفتار ہوں گے کوئی بھی مسلمان حلالہ کرے شرعاً اس پر پوری برادری کو کھانا دینے کی کوئی پابندی نہیں، اگر سائل کا یہ قول سچا ہے کہ اس عورت کے گھر میں رہنے کے باوجود بھی یونس اس سے الگ رہنے لگے اور یونس کا نہ سامنا نہ بات چیت کبھی بھی نہ ہوا۔تو صرف شبہ کی بنا پر یونس کا برادری سے بائکاٹ کر دینا دوسرا ظلم اور گناہ ہے یونس کے لیے راستہ یہی ہے کہ وہ حلالہ کے بعد ہی اس عورت سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے،اس گاؤں میں ممکن نہ ہو تو کسی دوسرے گاؤں میں کچھ دن رہ کر حلالہ کے مراحل پورے کرے۔واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع و۔۲۵ محرم الحرام ۱۵ھ

(۲۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غیر وطن سے تحریری طلاق نامہ بھیجا جس میں یہ تحریر تھا کہ خلاصہ طلاق دیتا ہوں یہ خط ایک مولانا صاحب کو دکھایا گیا انہوں نے فیصلہ دیا کہ اب کوئی گنجائش نہیں اب شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا مگر فریقین میں نکاح کی گفتگو ہوتی ہے پھر دوسری مرتبہ وہی طلاق نامہ اسی مولانا صاحب کو دکھایا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک طلاق پڑی بعد اول شوہر سے بغیر حلالہ کے نکاح پڑھا دیا گیا یہ نکاح از روئے شرع جائز ہوا کہ نہیں۔ مفصل جواب تحریر فرمائیں۔

نوٹ:-بعد میں لوگوں نے مولانا صاحب سے اعتراض کیا کہ آپ نے کیسے کہہ دیا تھا۔کہ اب کوئی گنجائش نہیں تو مولانا صاحب نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کیوں کہہ دیا کہ اب کوئی گنجائش نہیں۔
المستفتی، مہتاب عالم صدیقی شام پور ضلع دیوریا یوپی۔

الجواب

بر تقدیر صدق مستفتی مولانا صاحب کا پہلا فتوی غلط اور دوسرا صحیح ہے ان پر لازم ہے کہ آئندہ فتوی دینے میں احتیاط کریں اور بجائے خود فتوی دینے کے کسی ادارہ سے فتوی منگا دیا کریں رسول اللہ ﷺ نے آخری زمانے کی نشانی بتائی کہ۔ "اتخذ الناس روسا جھا لا فا تواھم فضلوا واضلو" آخری زمانہ میں لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے اور ان سے فتوی لیا کریں گے تو وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسرے کو گمراہ کریں گے۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو۔ ۱۱ر جمادی الآخری ۱۵ھ

(۲۶) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے کسی عورت سے شادی کی اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر وہ عورت انتقال کرگئی اور زید نے دوسری شادی کر لی اور اس سے چند بچے بھی پیدا ہوئے پھر زید کا پہلی بیوی سے ہونے والا لڑکا زید کی دوسری بیوی سے زنا کر لیا اب زید اپنی بیوی کو طلاق دے دیا تو اس سے حلالہ کی کوئی صورت شریعت میں ہو تو آگاہ کردیں۔ المستفتی، محمد ولی مقام بھٹنی ضلع دیوریا (یوپی)

الجواب

صورت مسئولہ میں حلالہ کی کوئی صورت نہیں وہ عورت اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔ عالم گیری (۱/۳۵۱) میں ہے: "فمن زنی بامرأۃ تحرم المزنی بھا علی آباء الزانی واجدادہ"

واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۲۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے ہندہ کو طلاق دے دیا تھا اور بعد حلالہ اس کو اپنے نکاح میں لے لیا پھر کچھ وجہ کے شریک حیات ہندہ سے کہا کہ میں تم کو شام تک پھر طلاق دے دونگا لیکن طلاق کی وجہ زبان سے ظاہر نہیں کی، لیکن ہندہ سمجھ گئی کہ فلاں وجہ سے زید نے یہ بات کہی ہے۔ شام سے قبل بلکہ ظہر سے قبل ہندہ اس وجہ سے باز آگئی اور یہ معاملہ کچھ دنوں تک چلتا رہا، پھر زید نے ہندہ سے کہا کہ میں پھر تم کو ایک طلاق دیتا ہوں۔ تقریبا چھ ماہ تک زید نے اپنی شریک حیات ہندہ سے ہمبستری نہیں کی، اس صورت میں شرع کا کیا حکم نافذ ہوگا اس سے باخبر کردیں نوازش ہوگی۔ فقط والسلام۔

المستفتی لیاقت علی مقام جامڈیر گھوسی۔ مئو (یوپی)

الجواب

مسئلہ یہ ہے کہ شوہر اول کے طلاق دینے کے بعد جب دوسرے شوہر نے اس عورت سے نکاح

کیا اور دخول بھی کر لیا تو حلالہ مکمل ہو گیا اور شوہر ثانی کے طلاق دینے کے بعد شوہر اول سے اس عورت کا نکاح ہوا تو شوہر اول کو تین طلاقوں کا اختیار رہوگا۔ ہدایہ (۳/۱۶۳) میں ہے۔" اذا طلق الحرة تطليقة او تطليقتين وانقضت عدتها وتزوجت بزوج آخر ثم عادت الى الزوج الاول عادت ثلاث طليقات ويهدم زوج الثانى ما دون الثلاث" پس صورت مسئولہ میں بشرط صدق مستفتی زید کے قول، شام تک میں تجھ کو طلاق دے دونگا، سے کوئی طلاق نہیں پڑی کہ اس لفظ سے طلاق دینے کا وعدہ اور اس کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور وعدہ یا ارادہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حموی شرح اشباہ میں ہے۔" الفعل لا يتم بمجرد النية" ہاں بعد میں جو اس نے کہا کہ میں تجھ کو پھر ایک طلاق دیتا ہوں اس سے طلاق رجعی پڑ گئی سائل کا بیان یہ ہے کہ زید نے تقریبا چھ ماہ تک اپنی شریک حیات ہندہ سے ہمبستری نہیں کی اس سے یہ پتہ چلا کہ شوہر نے وطی کے ذریعہ اس سے رجعت نہیں کی، اگر زبان سے بھی اس سے رجعت نہیں کیا ہو یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ نہ لیا ہو، یا شرم گاہ کی طرف نظر نہیں کی ہو، اور اس دوران میں ہندہ کو تین حیض آئے ہوں تو ہندہ زید کے نکاح سے نکل گئی، اور اگر زید چاہے اور ہندہ راضی ہو تو دوبارہ اس کا نکاح زید کے ساتھ ہو سکتا ہے، اور اگر راضی نہ ہو تو وہ آزاد ہے، وہ اب زید کی عورت نہیں رہی۔ واللہ تعالی اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۴ر جمادی الاول ۱۶ھ

(۲۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید اور اسکی بیوی میں پہلے ہی سے کچھ جھگڑا چل رہا تھا اتفاقاً یہ بات یہاں تک آ پہنچی کہ ہندہ زید کو طلاق دینے پر مجبور کرنے لگی کہ آپ مجھے طلاق دے دیں اسی طرح بات بڑھتے بڑھتے زید نے ہندہ کو طلاق دے دیا اور زید کا کہنا ہے کہ میں نے صرف دو بار طلاق دیا ہے۔ اس کے بعد کتنی مرتبہ دیا ہوش نہیں اور اس وقت کے سامع حضرات کا کہنا ہے کہ طلاق چار پانچ مرتبہ دیا ہے اور ہندہ کا کہنا ہے کہ طلاق صرف دو ہی بار دیا ہے اس سے زیادہ نہیں دیا ہے۔ لھذا حضور والا سے التماس ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت کریں کرم ہوگا۔ المستفتی، حاجی غلام رسول مانک پورا سنا گھوسی۔ مئو۔ ۱۰؍۱؍۹۵

الجواب

زید کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو دو بار طلاق دیا ہے اس کے بعد کتنی مرتبہ دیا یا نہیں زید کو تو دو مرتبہ دینے کے بعد بھی طلاق دینے کا اقرار ہے۔ تعداد یاد نہیں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ جب دو کے بعد دینے کا اقرار ہے تو تین واقع ہو گئیں اور عورت نکاح سے نکل گئی، اب بغیر حلالہ زید سے اس کی دوبارہ شادی نہیں ہو سکتی حمل کی حالت میں بھی طلاق واقع ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں

ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾[البقرة: ۲۳۰] تیسری طلاق کے بعد عورت بے حلالہ شوہر پر حلال نہیں۔ اور اسی میں ہے: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾[الطلاق: ٤]۔ حمل والی عورت کو طلاق دی تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ختم ہوگی، اس سے معلوم ہوا کہ حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۱۲ر جمادی الاول ۱۶ھ

(۲۹) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید اپنی بیوی کو تین طلاق دیا طلاق کے بعد زید کی بیوی گرام پنچایت میں فیصلہ کرا کے اپنی میکہ چلی گئی، پھر کچھ دنوں کے بعد چند آدمیوں اور ایک مولوی صاحب کے کہنے پر زید دوبارہ اپنی مطلقہ کو گھر لے آیا گھر لانے کے بعد زید اس سے وطی کرتا رہا جس کی وجہ سے وہ مطلقہ حاملہ ہوگئی اب جواب طلب امر یہ ہے کہ بچہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم صادر کرتی ہے۔ زید کو اور لوگوں نے مشورہ دیا نیز مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ کوئی بات نہیں ہے۔ دوبارہ لاکر رکھنے کے بارے میں قرآن حدیث کا کیا کہنا ہے۔ اور زید کے گھر کھانے پینے اور اس کے ساتھ معاملات دینوی کس طرح کیا جائے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی، مولوی نصیر الدین مقام کالاجور پوسٹ جگدیش پور دیوگھر (بہار)

الجواب

مطلقہ ثلاثہ سے بغیر حلالہ صحبت کرنا زنا خالص ہے۔ اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولد الزنا ہوگی، اور وہ مولوی اور وہ چند لوگ جنہوں نے مسئلہ بتایا اور اس کو حرام کاری پر آمادہ کیا، سب زنا کے دلال ہوئے۔ فتاوی رضویہ جلد خامس ص ۴۳۹ر میں ہے۔ وہ صحبت زنا ہوگی اور اولاد ولد الزنا ہوگی اور ترکہ پدری سے محروم رہے گی۔ واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

(۳۰) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

ذاکر حسین ابن محمد حسین نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاق دے دیا جب کے موقع پر لڑکے کے والد اور لڑکی کے بھائی موجود تھے بعد طلاق ذاکر حسین نے بغیر حلالہ ونکاح کے دوسرے ہی دن اپنی بیوی کو گھر میں رکھ لیا اور اپنے گھر میں رکھنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد ذاکر حسین ابن محمد حسین نے لڑکے کا ختنہ کروایا جس میں دو تین محلہ کے لوگوں کو دعوت ولیمہ کیا جس میں محلہ کے کچھ مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ جب تک آپ طلاق دی ہوئی عورت کے بارے میں فتویٰ نہیں منگوائیں گے تب تک ہم آپ کی دعوت

منظور نہیں کریں گے، ذاکر حسین ابن محمد حسین مئو جا کر اہل حدیث کے مدرسہ سے فتوی لائے لیکن یہاں کے لوگ اس فتوی پر متفق رائے نہیں ہوئے، لہٰذا کچھ مسلمانوں نے دعوت ولیمہ میں شرکت کیا لہٰذا ذاکر حسین ابن محمد حسین کے یہاں دعوت میں جو لوگ شرکت کئے اور ذاکر حسین ابن محمد حسین پر شریعت کا کیا حکم ہے، لہٰذا حضور والا سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم صادر فرما کر شکریہ کا موقع فراہم کریں عین کرم ہوگا۔ المستفتی محمد نظام الدین شاہ ابن عین اللہ شاہ، مئو

الجواب

صورت مسئولہ میں ذاکر حسین کی مطلقہ بغیر حلالہ ذاکر حسین کیلیے حلال نہیں۔قرآن شریف میں ہے:﴿ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ﴾[البقرة: ۲۳۰]

تیسری طلاق کے بعد عورت مرد کے لیے جائز نہیں جب تک عورت حلالہ نہ کرائے، حلالہ یہ ہے کہ عدت گذار کر ذاکر حسین کی مطلقہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے، پھر عورت عدت گذارے تب ذاکر حسین اس سے دوبارہ شادی کر سکے گا، موجودہ صورت میں مسلمان اس کا اس وقت تک بائیکاٹ کریں کہ وہ اپنی اس حرکت سے باز آئے اور عورت کو اپنے سے جدا کردے، موجودہ حالت میں جان بوجھ کر جو لوگ اس کا ساتھ دے رہے ہیں سخت مجرم وگنہگار ہیں مسلمان ان سے بھی قطع تعلق کریں۔غیر مقلد گمراہوں کی جماعت ہے ان کے فتوے پر عمل اہل سنت وجماعت مسلمانوں کو جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۹محرم الحرام ر۱۴۱۷ھ

(۳۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

میرے لڑکے غلام مصطفےٰ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا، آج تقریباً سات ماہ ہو گئے۔اب زوجین اس بات پر راضی ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کریں۔اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا بھتیجہ (غلام مصطفےٰ کا چچازاد بھائی) سے اس عورت کا نکاح کردیا جائے۔آیا شریعت طاہرہ میں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور بعد طلاق عورت اپنے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: عبداللہ مقام رام پور پوسٹ بھیرو ضلع مئو یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر غلام مصطفےٰ کے چچازاد بھائی سے نکاح ہوسکتا ہے۔نکاح کے بعد غلام مصطفےٰ کا چچازاد بھائی عورت مذکور سے صحبت کرے، پھر وہ طلاق دیدے تو عدت کے بعد غلام مصطفےٰ کی شادی مسماۃ مذکور سے ہوسکتی ہے۔قرآن شریف میں ہے:﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ

تَنکِحَ زَوجاً غَیرَہ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰] واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو ۱۲ر صفر ۱۴۱۸ھ

(۳۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور عرصہ دو سال کے بعد دونوں میاں بیوی راضی ہو گئے ساتھ رہنے یعنی پھر سے نکاح کرنے کے لیے۔ تو شرعی لحاظ سے عورت نے ایک دوسرے سے نکاح کیا اور مرد پاس عورت کے رات بھر رہا اور ایک بار ہمبستری کیا اور ایک ماہ کے لیے وہ مرد کسی ضرورت سے باہر چلا گیا جب پلٹ کر واپس آ گیا تو عورت کو طلاق دے دیا زبان سے اور تحریری دونوں اور پھر اسی دن تاریخ سے عورت عدت میں بیٹھی کچھ دن عدت میں رہی تھی کہ مرد نے کہا کہ ہمارے ساتھ ہمبستری تو ہوا ہے مگر اچھی طرح جیسے چاہئے نہیں ہوا ہے۔ لہذا اس کو پھر سے راضی کیا جائے کہ وہ میرے ساتھ ایک رات اور رہے اور شرع کے لحاظ سے اس نے عورت کو طلاق بھی دے دیا تھا۔ ایسی حالت میں مسئلہ کیا کہتا ہے عورت اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں کیوں کہ دوسرے خاوند کا کہنا ہے کہ جب تک میں پھر سے نکاح کر کے ہمبستری نہ کرونگا وہ پچھلے شوہر سے نکاح نہ کر سکے گی۔ اس عورت کی عدت بھی اب پوری ہو گئی ہے۔ لہذا جو مسئلہ کہتا ہو جواب عنایت فرمائیں اور اگر پہلے مرد سے نکاح ابھی جائز نہیں ہے تو کیا پھر اس دوسرے خاوند سے ہی نکاح کرے گی یا کسی دوسرے مرد سے؟

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر وطی میں حشفہ داخل ہو گیا ہو تو عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال ہو گی۔ عالمگیری (۱/۵۷۹) ہی میں ہے: "ویشترط ان یکون الایلاج موجبا للغسل وهو التقاء الختانین"۔ دوسرے شوہر کی بکواس کا کچھ اثر نہ پڑے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۸ر ذی الحجہ ۸۳ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۳۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق دے دیا۔ ہندہ نے عدت گزارنے کے بعد بکر سے حلالہ کے لیے نکاح کیا۔ پھر دو ایک روز بعد بکر نے ہندہ کو طلاق دے دیا۔ اس کے بعد زید نے پھر عدت گزرنے کے بعد ہندہ سے نکاح کر لیا پھر زید و ہندہ میاں بیوی کی طرح رہنے لگے۔ کچھ دنوں کے بعد پتہ چلا کہ بکر نے ہندہ سے قربت ومجامعت نہیں کیا تھا۔ زید کو معلوم ہونے کے بعد کہ بکر نے قربت نہیں کیا ہے۔ ہندہ

سے الگ ہوگیا۔ پھر اس کے بعد ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ ہوا۔ عمر و ہندہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہنے لگے۔ ایک ماہ کے بعد پتہ چلا کہ ہندہ کو حمل ہے دایہ کو دکھانے کے بعد دایہ کی تحقیق کے مطابق معلوم ہوا کہ چار ماہ کا حمل ہے۔ اب ایسی صورت میں عمر کے ساتھ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ اور ہندہ کونسی عدت گزارے کہ پھر زید کے ساتھ نکاح ہو سکے۔ المستفتی محب اللہ معلم الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد

الجواب

صورت مسئولہ میں حکم شرع یہ ہے کہ ہندہ وضع حمل کا انتظار کرے۔ اور وضع حمل کے بعد کسی اور سے نکاح کرے۔ وہ صحبت کے بعد طلاق دیدے تو عدت گزار کر پھر زید سے نکاح ہو سکے گا۔

کیونکہ دو حال سے خالی نہیں۔ ہندہ کو حمل زید کے طلاق دینے سے پہلے کا ہے یا بعد کا۔ پہلی صورت میں محلل اول اور ثانی کسی کا نکاح ہی صحیح نہ ہوا۔ تا بہ حلالہ چہ رسد۔

عالم گیری (۱/۳۵۸) میں ہے: لایجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ او معتدته۔

اور ظاہر ہے کہ جب ہندہ طلاق کے وقت حاملہ تھی اور دونوں نکاح اس حالت میں ہوئے تو دونوں نکاح عدت کے اندر ہوئے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤]

اور حمل زید کے طلاق کے بعد مستقر ہوا ہو تو محلل اول کا نکاح تو ہندہ سے صحیح ہو گیا۔ مگر چونکہ اس نے ہندہ سے صحبت نہیں کی۔ اس لیے وہ زید کے لیے حلال نہ ہوئی۔

حدیث شریف میں ہے: حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتك۔

اور اس کے بعد زید نے ہندہ سے دوبارہ اس گمان پر نکاح کیا کہ ہندہ اس کے لیے حلال ہو چکی ہے۔ اور اس سے ہم بستر بھی ہوا۔ تو وطی بالشبہ ہوئی۔

درمختار (۶/۳۳) میں ہے: ولا یحد بوطی اجنبیة زفت الیه وقیل هی عرسك وعلیه مهرها بذلك وعلیها العدة۔

بہار شریعت میں جوہرہ کے حوالہ سے وطی بالشبہ کی ایک صورت یہ بھی تحریر کی ہے کہ تین طلاقیں دے کر بغیر حلالہ اس سے نکاح کر لیا۔ اور یہاں یہی صورت تو جب زید نے محلل اول کی وطی نہ کرنے کی خبر پا کر اس سے علیحدگی اختیار کی تو ہندہ عدت میں ہو گئی۔ اور تفریق کے وقت چونکہ یہ حاملہ تھی اس لیے یہ عدت بھی حمل سے ہو گی۔ تو محلل ثانی کا یہ نکاح نکاح فاسد ہوا۔ اور صحت حلالہ کے لیے محلل کا نکاح صحیح ہونا ضروری ہے۔ عالم گیری (۱/۴۷۹) میں ہے:

وان کان الطلاق ثلاثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا۔

تو یہ دوسرا حلالہ بھی فساد نکاح کیوجہ سے صحیح نہ ہوا۔ تو لازم ہوا کہ پھر از سر نو حلالہ کیا جائے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۶ رذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

(۳۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید اپنی بیوی کو طلاق ۲۱ جون ۱۹۹۲ء کو دیا حلالہ کے لیے ایک حافظ صاحب نے ۲۲ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ایک تقریبا دس سال کے لڑکے سے یعنی اپنے بڑے ابا کے لڑکے سے نکاح کر دیا۔ صبح کو پتہ چلا کہ لڑکا بھی طلاق دے دیا۔ پوچھوانے پر کہ کیا لڑکے نے وطی کیا پتہ چلا کہ شرم کی بات ہے کون پوچھے گا۔ اب زید سے نکاح کے لیے عدت پوری ہو رہی ہے اس کے بعد زید کے لیے اور نکاح کرنے کرانے اور پڑھنے پڑھانے والے کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے شرع کی حکم جو ہو لکھنے کی زحمت کریں۔

زید کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ لڑکا ۱۶ ر سال کا ہے۔ پوری تفصیل سے سمجھا دیں۔ اللہ کی رحمت ہوگی۔

المستفتی خادم ڈاکٹر ابو الکلام ڈالاسو نھد ریو پی

الجواب

زید کے طلاق کے بعد ۲۲ ستمبر تک اگر تین حیض آچکے ہوں تو اس لڑکے کا نکاح زید کی بیوی سے صحیح ہو گیا، رہ گیا عورت کے ساتھ اس کے وطی کرنے کا مسئلہ تو مسائل شرعیہ میں شرم ولحاظ سے کام نہیں چلتا۔ کم از کم زید کو اپنی مطلقہ سے یہ تصدیق ضروری ہے کہ دوسرے شوہر نے اس سے صحبت کی یا نہیں، اگر وہ اقرار کرتی ہے تو حلالہ صحیح ہو گیا۔

اب اگر لڑکے کی عمر سولہ سال کی ہو جیسا کہ اس کے گھر والوں کا کہنا ہے تو طلاق بھی صحیح ہو گئی اور زید عدت کے بعد اس سے شادی کر سکتا ہے۔ اور اگر دس سال کی ہو جیسا کہ سوال میں یہ بھی تحریر ہے۔ تو شادی نہ ہو سکے گی۔ لڑکے کی عمر کی تخصیص بھی وہاں کے لوگوں کے ذمہ ہے ہم یہاں سے کیا بتا سکتے ہیں۔

جس صورت میں حلالہ صحیح اور طلاق درست ہو، نکاح پڑھنا کوئی جرم نہیں، اور صحیح نہ ہو ایسی صورت میں نکاح میں کسی قسم کی شرکت ضرور گناہ وجرم ہے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی مئو ۲۵ رجمادی الاولی ۱۴۱۳ھ

(۳۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق مغلظہ دیا بایں وجہ کہ زید کسی غیر لڑکی سے ناجائز تعلق رکھتا تھا۔ ہندہ نے اسے ناجائز فعل سے منع کیا۔ لیکن زید باز نہیں آیا اور ہندہ کو طلاق مغلظہ دیا ہے۔

ہندہ سے دو بچی مزید حمل بھی تھا وضع حمل کے بعد زید مطلقہ بیوی کو اپنے گھر لے آیا اور دستور کے مطابق رہنے لگی چند دنوں کے بعد محلہ کے لوگوں نے لعن طعن کیا، بعدہ حلالہ کرنا چاہا، زید کا چھوٹا بھائی بکر ہے اور یہ بھی شادی شدہ ہے اسی سے عقد کروایا اور بکر اور ہندہ دونوں الگ الگ رہے پھر صبح کو بکر نے ہندہ سے پانی طلب کیا ہندہ انکار کر گئی اور پانی نہیں دیا بکر نے ایک ہی مجلس میں تین طلاق مغلظہ دیا عدت گذر جانے کے بعد پھر زید نے عقد مسنونہ کے ساتھ رکھا ہے۔

آپ حضور والا سے جواب طلب یہ ہے کہ زید کے طلاق دینے کے بعد اپنے گھر اور زوجیت میں رکھنا، نیز بکر اور ہندہ کے ساتھ شادی کرنا حلالہ کے نام پر ہونا، اور دونوں الگ الگ روم میں رہے، پھر بعد عدت زید اپنے نکاح میں لیا، یہ تمام تر فعل کہاں تک درست ہے، معتبر کتابوں کے حوالے سے جواب سے نوازیں کرم ہوگا۔

نوٹ: ایسے شخص سے سلام وکلام کھانا پینا کیسا ہے نیز امام صاحب جو یہ تمام باتیں جانتے ہوئے نکاح پڑھایا ان کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے۔ کتبہ

مولانا محمد مختار عالم صاحب مدھوپور۔ دیوگھر بہار ۱۶ ؍اگست ۱۹۹۹ء

الجواب

ہندہ کو طلاق مغلظہ کے بعد زید کا بغیر حلالہ کے اپنے تصرف میں رکھنا سخت ناجائز وحرام تھا۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ [البقرۃ: ۲۳۰]

اب جو اس نے حلالہ کرایا تو سائل کے بیان کے موافق میاں بیوی یعنی بکر اور ہندہ میں یکجائی اور صحبت نہیں ہوئی۔ اور صحبت کے بغیر حلالہ صحیح نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: ایک ایسی عورت نے جس کو اس کے پہلے شوہر نے طلاق دے دی تھی ایک دوسرے شخص سے نکاح کیا جو اس کے ساتھ صحبت کرنے پر قادر نہیں ہوا۔ عورت نے حضور ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "اتریدین ان ترجعی الی رفاعة قالت نعم قال لاحتی تذوقی عسيلته ويذوق عسيلتك" کیا تم پہلے شوہر کی طرف لوٹنا چاہتی ہو۔ عورت نے کہا ہاں تو حضور نے فرمایا جب تک یہ دوسرا شوہر تم سے صحبت نہ کرے تم پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں۔

اب جب زید نے حلالہ صحیح کے بغیر اس سے نکاح پڑھالیا تو یہ ناجائز وحرام ہوا۔ اور جان بوجھ کر جتنے لوگ اس میں شریک ہوئے سب مجرم وگنہگار ہوئے۔ زید پر لازم ہے کہ ہندہ کو فوراً علیحدہ کردے۔ اور زید اور امام صاحب جنہوں نے سب کچھ جانتے ہوئے نکاح پڑھایا اور گواہ بھی اگر ان کا حال بھی یہی

ہو سب پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ ہندہ پھر سے عدت گزارے پھر وہ کسی دوسرے سے نکاح کرے اور وہ اس کے ساتھ صحبت کرے اور طلاق دے، تب زید مزید عدت کے بعد ہندہ سے شادی کر سکے گا۔

اور اگر زید و ہندہ یہ نہیں کراتے ہیں۔ اور موجودہ حرام کاری کی زندگی پر ہی راضی ہیں۔ تو مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾[الانعام:٦٨] واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۲۱ رجمادی الاولی ۱۴۲۰ھ

خلع کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کے پاس اس مضمون کا خط بھیجا، خیریت کے بعد اس طرح مضمون شروع ہوتا ہے۔ میں اپنے حال و مستقبل کے اندھیروں میں روشنی ڈالنا چاہتا ہوں یعنی اب جو کچھ میں ذیل میں لکھنے والا ہوں جو شرطیں لکھوں گا اس کو توڑنے کے بعد تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی وہ بھی اس صورت میں کہ مہر اور نان نفقہ اور جہز کا سامان اور روپیہ وغیرہ جو کچھ بھی تمہارے گھر والوں نے مجھے دیا ہے ان سب سے تمہیں ہاتھ دھونا پڑے گا، اس لیے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا کہیں ایسا نہ ہو تمہیں کافی نقصان سے گزرنا پڑے میں صرف زندگی کا سکون چاہتا ہوں یہ لڑائی جھگڑا مجھ کو بالکل پسند نہیں، زندگی بھر لڑنے سے پہلے بہتر تو یہی ہے کہ دونوں آزادی کی زندگی گزاریں گھٹ گھٹ کر مرنے سے کیا فائدہ اب تم اپنے میکے میں بیٹھ کر اپنی ویلیو پاؤ تمہارا ویلو تم کو مبارک میرے لکھنے کے باوجود تم میرے گھر نہیں گئیں، شاید جانا ہی نہیں چاہتی میں بہت سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھاتا ہوں یہ خط ملنے کے بعد۔

نوٹ:۔تم نے اگر خالہ سے بات کیا یا ان کے گھر گئی یا ان کے سامنے ہوئی جان بوجھ کر یا انجان میں اور اپنی ممی آس پاس بات کیا تو جہیز کے سامان اور مہر اور نان نفقہ یعنی ان تمام چیزوں کے بدلے تم پر خلع واقع ہو جائے گا یعنی تم میرے نکاح سے خلع کی صورت میں خارج ہو جاؤ گی اور اس کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔ واضح ہو رجسٹری لفافہ جسے زید نے بھیجا جس میں یہ خط تھا اس کو خالہ یا کسی اور نے کھولا اور پڑھا اور ہندہ جہاں موجود رہی نیز اس کی آپا ممی بھی موجود تھی ان کے درمیان بات چیت بھی ہوئی مذکورہ صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں بصورت اثبات کونسی طلاق واقع ہوگی اور کتنی واقع ہوگی نیز یہ کہ مذکورہ صورت خلع کی ہے یا نہیں خلع کی صورت میں کونسی طلاق واقع ہوگی۔ بینوا وتوجروا

المستفتی حکیم عبدالسلام کریم الدین پور گھوسی اعظم گڑھ

الجواب

صورت مسئولہ میں شوہر نے اپنی عورت کے خلع کو چند شرائط پر معلق کیا ہے ہندہ خالہ کے پاس تھی اور خط ملا تو یہ شرط کا توڑنا نہیں قرار دیا جائے گا بلکہ وہاں سے آکر پھر جائے گی تو شرط توڑنا لازم آئے گا ۔فتاوی رضویہ

اسی خط کے سننے کے بعد منی آپا سے بات کی ہو تو شرط توڑنا لازم آئے گا بہر حال خلع خود طلاق کو عورت کے قبول پر معلق کرتا ہے، اس لیے اگر ہندہ ان چیزوں کے بدلے جن کا زید کی تحریر میں ذکر ہے خلع قبول کرے گی اس پر طلاق پڑ جائے گی ۔ بہار شریعت ۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنکی شادی ہمارے گاؤں میں ہوئی ۔

میرے داماد نے میرے لڑکے کی ساس پر الزام لگایا کہ تم میرے چچا سے پھنسی ہو اور تمہارا چھوٹا بچہ میرے چچا کا ہے ۔شبہ اس بنا پر تھا کہ داماد کے چچا کا میرے لڑکے کی سسرال میں آنا جانا تھا ۔

جیسا کہ رشتہ داری میں ہوتا ہے میرے لڑکے کی ساس میری لڑکی سے بہت محبت کرتی تھی ۔اس لیے میری لڑکی شروع سے ہی ان کے گھر آتی جاتی ۔اب شاید ان کو میرے داماد سے انتقام کی سوجھی اور اس نے اپنے لڑکے کے ساتھ میری لڑکی کو متہم کیا ۔اور پورے گاؤں میں یہ بات خوب پھیلائی ۔اور بات یہاں تک پہونچی کی میرے داماد نے میر لڑکی کو طلاق دے دی ۔اور کچھ سامان بھی واپس نہیں کیا ۔

ادھر ہم لوگوں کی غیر موجودگی میں میرے لڑکے کی سسرال والوں نے ہمارے گھر والوں پر حملہ کیا ۔مارا پیٹا اور اپنی لڑکی یعنی میری بہو کو بھی ساتھ لے گئے ۔اور ہمارے گھر بھیجنے سے سخت انکار کر دیا ۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ ہمارے مطلقہ لڑکی کا ایک مناسب رشتہ ہم کو مل گیا ۔اور اسی کے ساتھ اپنے بچے کی دوسری شادی بھی ہم نے کر دی ۔

اب صورت حال یہ ہے کہ ہمارے لڑکے کی پہلی بیوی والوں کی طرف سے طلاق کا سخت مطالبہ ہے ۔اور ہمارا کہنا ہے کہ ہم اس کو بھی خوش اسلوبی سے رکھیں گے ۔آپ اس کو رخصت کر دیں ۔اور اگر طلاق پر ہی اصرار ہے، تو آپ لوگوں نے اس سلسلہ میں ہم کو بہت نقصان پہنچایا ہے، اس لیے اس کا معاوضہ دیں تو ہم طلاق دیں گے ورنہ نہیں ۔

الجواب

شریعت اسلامیہ میں زنا کے ثبوت کیلیے چار شرعی گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

﴿لَوْلَا جَاؤُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاء﴾[النور:۱۳] اس بات پر چار گواہ کیوں نہیں لائے ۔اور گواہ بھی ایسے ہونے چاہئے۔ جو اس طرح بیان کریں کہ ہم نے دونوں کو اس طرح مصروف دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ اور ایسے گواہ پیش نہ کر سکیں تو الزام غلط اور جس پر الزام لگایا گیا وہ بری ہے۔

اگر شریعت اسلامیہ کی حکومت ہوتی تو ایسے بہتان تراش جھوٹوں کو اسی (۸۰) اسی (۸۰) کوڑے سزا ملتی۔ قرآن شریف میں ہے:﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاء فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾[النور:٤]

جو پاکدامن بیویوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں اگر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ہمیشہ کے لیے ان کی گواہی قبول نہ کرو۔

صورت مسئولہ میں آپ کے سابق داماد جنہوں نے آپ کے لڑکے کی پہلی خوش دامن پر الزام قائم کیا۔ اور آپ کے لڑکے کی خوش دامن جنہوں نے آپ کی لڑکی پر الزام لگایا دونوں اگر مذکورہ بالا چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو ان کی شرعی سزا وہی ہے جو ہم نے اوپر ذکر کی لیکن آج کل شریعت اسلامیہ کی حکومت نہیں تو کون یہ سزا دے۔ آج کل جو سزا ممکن ہے وہ یہی اس بستی کے سب لوگ ان دونوں کا بائیکاٹ کریں جب تک کہ وہ اپنی اس حرکت سے توبہ نہ کریں اور جن پر الزام لگایا ان سے معافی نہ مانگیں ۔معافی مانگ لیں اور توبہ کر لیں تب بائیکاٹ ختم ہو۔

قرآن شریف میں ہے:﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾[الانعام:٦٨] یاد دلانے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

مگر آج کل گاؤں اور برادری کے لوگ بھی ظالموں کا ہی ساتھ دیتے ہیں جیسا کہ آپ کے بیان سے ظاہر ہے اس لیے سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اللہ پاک اس کا اجر دے گا۔ خوشدامن اور آپ کی لڑکی دونوں اس الزام سے بری ہیں۔ البتہ ان پر اس بات کا گناہ ضرور ہے کہ وہ کیوں اجنبیوں کے ساتھ خلاء ملاء رکھتی ہیں اور غیر محرموں کے ساتھ وہ کیوں بے پردہ رہیں یا تنہائی میں رہیں یہ بھی بڑا بھاری گناہ ہے۔ آپ کے والد کو ہی نہیں چاہئے تھا کہ اس طرح میل ملاپ کی راہ ہموار کرتے جادو اور ٹونے کا اثر ہوتا ہے اور اس طرح کسی مسلمان کو اذیت پہنچانا حرام اور گناہ ہے مگر اس کا الزام بھی خالی شبہ کی بنا پر کسی پر ڈالا نہیں جا سکتا آپ کے لڑکے کی پہلی خوش دامن نے آپ کی لڑکی پر الزام لگایا اس لیے اس کا معافی مانگنا

سمجھ میں آرہا ہے۔آپ کے لڑکے کے سابق خسر کے معافی مانگنے کی بات کا شرعا وجوبی حکم نہیں دیا جاسکتا آپ کے لڑکے کی پہلی بیوی طلاق کا مطالبہ کررہی ہے آپ معاوضہ کی رقم کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔

قرآن عظیم میں ہے:﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾[البقرۃ:۲۲۹]

میاں بیوی میں نباہ کی صورت نہ ہوتو عورت مال دے کر طلاق حاصل کرسکتی ہے مگر شوہر نے جتنا مہر ادا کیا ہے اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔آپ کی لڑکی کے پہلے شوہر نے آپ کی جو رقم دبالی ہے۔اگر وہ از قسم جہیز ہے۔تو اس کے مطالبہ کا آپ کو حق ہے مگر اسی داماد سے۔آپ کے لڑکے کی سسرال والوں سے نہیں اور شادی کے سلسلے میں جو زائد اخراجات ہوں مثلا کھلانے پلانے آنے جانے میں اس کا مطالبہ شرعا کسی سے نہیں کرسکتے۔واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ

(۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کی شادی ہوئے پانچ سال ہوگئے مگر دو سال سے ہندہ اپنی سسرال نہیں گئی ہے اور نہ جانے کے لیے تیار ہے۔وجہ یہ ہے کہ ہندہ کا خاوند شرابی وبدکار ہے کام وغیرہ مطلقا نہیں کرتا جس کی وجہ سے ان کے والدین بھی پریشان رہتے ہیں اور ہندہ الگ پریشان رہتی ہے کیونکہ بہت سمجھایا بجھایا گیا مگر اپنے فعل سے باز نہیں آتا اسی بنا پر ہندہ اپنی سسرال جانے کو راضی نہیں ہے کہ ہم کیا کھائیں گے کیا پہنیں گے ان کے والدین مجھے الگ طعنہ دیتے ہیں کہ تم اپنا انتظام کرلو کیونکہ ہمارا لڑکا ہمارے بس میں نہیں ہے تب ہندہ نے اپنے خاوند سے یہاں تک کہا کہ آپ مجھے طلاق دے دیجئے میں مہر اور جہیز کے سارے سامان کو واپس نہیں لوں گی،مگر پھر بھی شوہر طلاق دینے پر راضی نہیں ہے کہتا ہے کہ میں طلاق نہیں دوں گا اور نہ اس کے سدھرنے کے آثار ہیں،کیونکہ میں تین مرتبہ لوگوں سے توبہ کراچکا کہ اب نہیں پیونگا،مگر پھر بھی وہی حال ہے،لہذا ہندہ خلع چاہتی ہے تو اس کی کیا سبیل ہوسکتی ہے،یا ہندہ یہ خلع نامہ تحریر کرکے اپنے خاوند کے پاس بھیج دے کہ میں فلاں بنت اپنے خاوند فلاں بن فلاں کو تحریر کے ذریعہ بتانا چاہتی ہوں کہ میرا مہر جو آپ کے پاس ہے اسے بھی لینا نہیں چاہتی ہوں،آج سے ہمارے اور آپ کے بیچ جو زوجیت کا رشتہ تھا وہ ختم کرتی ہوں،اب آپ ہر طرح میرے تعلق سے آزاد ہیں اور میں بھی آپ کے تعلق سے،اس خلع نامہ کے ذریعہ لاتعلق ہوتی ہوں۔اس خلع نامہ پر دو گواہوں کو بھی پیش کرتی ہوں تاکہ تحریر کے ساتھ یہ گواہ بھی شہادت کا کام کریں تو اس خلع نامہ سے ایک حیض گزرنے کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔کرم ہوگا۔ المستفتی: حسین انصاری

الجواب

سوال میں جو خلع کی صورت لکھی ہے شرعا یہ خلع نہیں ہے شوہر کا خلع میں راضی ہونا۔اور یہ کہنا کہ میں مال کے عوض خلع کرتا ہوں ضروری ہے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾[البقرة:۲۲۹]

ارشاد فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلع بھی یک طرفہ نہیں ہے اس میں بھی شوہر کی شرکت ضروری ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ،۲۵ر رجب ۱۴۰۹ھ

(۴) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید اپنی بیوی ہندہ کو نہ نان ونفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق ہی دینے کو تیار ہے۔طلاق اس وقت دینے کو تیار ہے جب کہ ہندہ اپنا مہر معاف کردے لیکن ہندہ مہر معاف کرنے کو تیار نہیں ہے اور گناہ کے ڈر سے طلاق طلب کرنا بھی نہیں چاہتی ہے اور ہندہ کے ساتھ ایک لڑکا بھی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ کی شادی ثانی کی کیا صورت ہے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمائیں۔

المستفتی عبدالسبحان اشرفی مقام انباڈیہ پوسٹ سکھی وایا سرنبر ساراج ضلع سہرسہ بہار

الجواب

عدم نباہ کی صورت میں عورت کا شوہر سے طلاق طلب کرنا کوئی گناہ نہیں،اور جب شوہر مہر کے بدلے طلاق دینا چاہتا ہے تو عورت مہر کے بدلے خلع کرائے۔"قال الله عزوجل "

﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَن يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾[البقرة:۲۲۹]

اس کے بعد عورت عدت گذار کر دوسرے شوہر سے شادی کرسکے گی۔واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ ۶ر ذی القعدہ ۱۴۰۹/ھ

(۵) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

رابعہ ایک بالغ عورت ہے اور امیر ایک بالغ مرد ہے دونوں نے ۲ نومبر ۱۹۸۸ء کو بعوض مہر مبلغ بیس ہزار روپے پر نکاح کیا کچھ دن بعد دونوں میں اختلاف ہو گئے رابعہ نے دو جولائی ۱۹۸۹ء کو ایک مجمع میں امیر سے طلاق کا مطالبہ کیا امیر نے طلاق سے انکار کرتے ہوئے مفاہمت اور مصالحت کرتے ہوئے حقوق زوجین قائم رکھنے کی درخواست کی مگر رابعہ نے انکار کردیا امیر نے طلاق سے انکار کیا۔البتہ خلع کی

پیش کش مجمع میں رکھی جسے رابعہ نے قبول کرلیا اور مجمع کے درمیان مندرجہ ذیل تحریر اپنے قلم سے لکھی۔

میں کہ رابعہ بی المعروف احمد نساء بیگم بنت محمد علی خاں ساکن ومقام فلاں اپنے شوہر امیر خاں ولد عزیز احمد خاں ساکن ومقام فلاں سے دو نومبر ۱۹۸۸ء کے نکاح کی بنیاد پر اپنے مہر مبلغ پچیس ہزار روپے اور دوسرے مطالبات اگر بذمہ شوہر واجب ہوں، کے عوض خلع طلب کرتے ہوئے طلاق حاصل کرنے کی درخواست کرتی ہوں ۲ جولائی رابعہ المعروف احمد نساء بیگم زوجہ امیر احمد خاں۔ گواہ اول۔ گواہ دوم

مندرجہ بالا تحریر ایک مقامی عالم نے مجمع میں پڑھ کر سنائی جواب میں مندرجہ ذیل تحریر اپنے قلم سے لکھی۔

میں کہ امیر احمد خاں ولد عزیز احمد خاں ساکن ومقام فلاں اپنی زوجہ رابعہ بی بنت محمد علی خاں ساکن ومقام فلاں کے خلع طلب کرنے پر مہر مبلغ پچیس (۲۵) ہزار روپے اور دوسرے مطالبات وواجبات جو میرے ذمہ نکلتے ہوں کہ عوض میں دو نومبر ۸۸ء کے نکاح سے الگ کرتے ہوئے طلاق بائن یعنی دو طلاق دیتا ہوں ہوش وحواس کی حالت میں ۲ جولائی ۸۹ء امیر احمد خاں ولد عزیز احمد خاں

گواہ اول۔ گواہ دوم۔ چند وضاحتیں کیفیات، وممکنات اشکال بسلسلۂ رابعہ۔

(۱) رابعہ ہر قیمت پر امیر سے طلاق و چھٹکارہ چاہتی تھی۔

(۲) تحریر لکھتے وقت رابعہ کو بخوبی علم تھا کہ اس کی مہر کی رقم مبلغ ۱۰ دس ہزار روپے امیر کے ذمہ واجب جس کی دستاویز خود رابعہ کے پاس تھی رابعہ نے دستاویز اپنے پاس ہونا مجمع میں تسلیم کیا۔

(۳) رابعہ کی کچھ رقم بطور قرض امیر کے ذمہ واجب تھی۔

(۴) رابعہ کا عذر ہے کہ تحریر لکھتے وقت اس کے ہوش ہواس بجا نہ تھے۔

(۵) رابعہ طے شدہ معاوضہ ادا کرنے یا خلع کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں۔

چند وضاحتیں بسلسلۂ امیر

(۱) امیر رابعہ کو طلاق دینا نہیں چاہتا تھا بلکہ وہ نکاح باقی رکھتے ہوئے تعلق ورشتہ رکھنے کا خواہشمند تھا۔

(۲) امیر کے ذمہ رابعہ کے صرف دس ہزار روپے مہر واجب تھے۔

(۳) رابعہ سے امیر کوئی پیسہ وصول نہیں کرسکا جب کہ اس نے طلاق کی تحریر ۲۵؍ ہزار روپے کے عوض لکھی

(۴) امیر جو پیسہ طے شدہ تھا نہ ملنے کہ سبب طلاق واپس لینا چاہتا ہے۔

(۵) رابعہ کو بخوبی علم تھا کہ اس کا مہر صرف دس ہزار روپے امیر پر واجب ہے جس کا کہ اس نے مجمع میں اظہار نہیں کیا اور پچیس ہزار روپے میں طلاق لینے کی درخواست اپنے قلم سے لکھی گزارش، برائے

مہربانی متذکرہ حقائق واقعات کیفیات ممکنہ اشکال اور دستاویزات کی روشنی میں قانون شریعت اور شرع کے مطابق فتوی دیتے ہوئے شرعا وقانونا مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں۔

سوالات

(۱) کیا رابعہ کو طلاق ہوگئی؟۔ (۲) کیا رابعہ بعد عدت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے؟۔ (۳) کیا رابعہ امیر کی منکوحہ بیوی نہیں رہی۔ (۴) کیا رابعہ کا مہر ومطالبات امیر کے ذمہ سے ساقط ہوگئے

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں یہ بات تو قطعی ہے کہ خلع صحیح ہوگیا اور رابعہ پر طلاق پڑگئی۔

ہدایہ (۴/۱۸۸) میں ہے: "فاذا فعلا ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها"

خلع کرتے ہی طلاق واقع ہوجائے گی اور عورت پر مال واجب ہوجائے گا۔ یہ سوچنا کہ چونکہ اس نے پانچ ہزار روپیہ ادا نہیں کئے اس لیے خلع رد ہوگیا۔ جاہلانہ خیال ہے۔ خلع میں طلاق مال کی ادائگی پر موقوف نہیں ہوئی بلکہ عورت کے اس قول پر موقوف ہوتی ہے کہ میں معاوضہ دونگی۔

فتح القدیر میں ہے: "لوقال انت طالق بالف او على الف او خلعتك اوبارأتك او طلقتك بالف او على الف يقع على القبول فى مجلسها وهو يمين من جهة فيصح تعليقه واضافته ولا يصح رجوعه ولايبطل بقيامه عن مجلسه لانه تعليق الطلاق بقبوله"

[باب الخلع :۴/۱۹۴]۔ ملخصا

شوہر نے عورت سے کہا کہ تجھے ایک ہزار کے بدلے یا ایک ہزار پر طلاق ہے، یا یہ کہا کہ میں نے تجھ سے خلع کیا، یا مباراۃ کی یا طلاق دیا تو اس کی صحت کے لیے عورت کا قبول کرنا ضروری ہے، اور شوہر کی طرف سے یہ طلاق معلق ہے تو اس کو عورت کے قبول پر موقوف کرنا صحیح ہے۔ شوہر اسے رجوع کرنا چاہے تو رجوع صحیح نہیں اور اگر عورت کے قبول سے قبل شوہر مجلس خلع سے ہٹکر چلا جائے تو خلع باطل نہ ہوگا۔ الغرض خلع کی طلاق صرف قبول خلع پر موقوف ہے۔ عورت نے قبول کرلیا خلع متحقق ہوگیا۔ اب اسکے بطلان یا فساد کی کوئی صورت نہیں، عورت اگر بدل خلع از خود ادا نہ کرے تو شوہر قاضی کے یہاں دعوی کر کے وصول کرسکتا ہے۔

(۲) جب طلاق واقع ہوگئی تو رابعہ عدت کے بعد دوسری شادی بھی کرسکتی ہے۔

(۳) اس خیال سے کہ چونکہ عورت خلع مال معین پچیس ہزار پر کیا تھا، اس لیے اس کو پانچ ہزار روپے اپنی جیب سے دینا پڑے گا غلط ہے ہم نے بہت غور سے عورت اور مرد دونوں کی تحریریں دیکھی

دونوں نے خلع مہر مبلغ پچیس ہزار پر کیا ہے تو خلع مال متعین پر نہیں ہوا مہر متعین پر ہوا ہے، اب یا تو کہئے کہ مقدار بتانے میں دونوں نے غلطی کی ہے تو ایسی صورت میں عورت پر تاوان شریعت اسلامیہ کے مزاج کے خلاف ہے۔

(ہدایہ اولین ۳۸۵) میں ہے: "ان بطل العوض فی الخلع مثل ان یخالع المسلم علی خمر فلاشئ للزوج ۔ والفقه انه شریف فلم یشرع تملکه الا بعوض اظهاراً لشرفه فاما الاسقاط فنفسه شرف فلاحاجة الی ایجاب المال"

خلع میں اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ بدل خلع باطل ہو مثلاً شراب پر خلع کیا تو شوہر کو کچھ نہیں ملے گا۔ (اور اس شبہ کا جواب دیا کہ نکاح میں بہرحال مہر واجب ہوتا ہے) سر یہ ہے کہ نکاح عورت کا ایک حصہ جسم شوہر کی ملک میں جاتا ہے تو اس کی شرافت کا تقاضہ ہے کہ بے معاوضہ کسی کی ملک اس پر ثابت نہ کی جائے اور خلع میں اسی کو آزادی ملنے والی ہے تو اس کے لیے معاوضہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ عورت نے جب اپنا مہر پچیس ہزار لکھا اور شوہر نے بھی اپنی تحریر میں اسے باقی رکھا تو اقرار کیا کہ میری عورت کا مہر پچیس ہزار ہے۔ "والمرأ ماخوذ باقراره"

اب عورت کا مہر پچیس ہزار ہو گیا اور اتنے ہی شوہر پر باقی تھے اور وہ سب بھی خلع کو معاوضہ میں داخل ہوئے۔ الگ سے اس کو مزید روپے کے مطالبہ کا کیسے حق ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو ۳؍ ربیع الاول ۱۰ھ

(۶۔۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) ایک عورت حلیمہ اس کا شوہر اس کے پاس آتا نہیں اور زندگی کے اخراجات بھی چلاتا نہیں۔ اس لیے حلیمہ اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے۔ میکے والے بھی جا کر سمجھائے مگر وہ گھر آتا ہی نہیں۔ اس لیے حلیمہ کے بھائی اور حلیمہ اپنے شوہر سے طلاق چاہتی ہے مگر طلاق دیتا نہیں۔ اور حلیمہ اپنی طرف سے خلع کرانا چاہتی ہے۔ مگر وہ اس پر بھی راضی نہیں، نہ طلاق دیتا ہے نہ خلع لیتا ہے۔ نہ ہی حلیمہ سے ملکر رہتا ہے سارے لوگ سمجھا کر خاموش ہو گئے ایسی صورت میں کیا کریں۔ کسی نے کہا کہ نکاح فسخ کرا سکتے ہو مگر حلیمہ کے بھائی اور محلہ والے جانتے نہیں کہ فسخ کیا ہے؟ اور کیسے کیا جاتا ہے؟ اس لیے اس کا تفصیل سے جواب لکھیں تو مہربانی ہوگی۔

(۲) دو ہندو میاں بیوی نے ایک ہی ساتھ اسلام قبول کیا ہے اب ان کو پھر سے نکاح قبول کرنا پڑے گا یا نہیں؟ کیونکہ یہ میاں بیوی ہندو رسم ورواج کے مطابق اپنی بہن کی لڑکی ہی سے شادی کیا تھا۔

ایسی صورت میں اسلام کا کیا حکم ہے؟　المستفتی: خادم مسلک رضا محمد سرمد بادشاہ قادری کرناٹک

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں حلیمہ کو طلاق کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ [البقرۃ: ۲۳۷] نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ اگر زبردستی بھی شوہر سے طلاق کے الفاظ کہلا لیے گئے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ خلع کا مطلب بھی یہی ہے کہ عورت کہے کہ خلع کے بدلے میں نے مہر معاف کیا اور شوہر کہے میں نے مہر کے بدلے خلع کیا۔ اور فسخ کی صورت یہاں ممکن نہیں کہ شوہر موجود ہے۔ اور ظلماً، نہ اس کو ساتھ رکھتا ہے نہ خرچ دیتا ہے۔ اور فسخ اس صورت میں ہوتا ہے کہ مرد مفقود الخبر ہو یا نامرد ہو۔ ایک صورت اگر ہو سکے تو یہ ہو سکتی ہے کہ پنچایت کر کے عورت پر ظلم کرنے کی وجہ سے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جائے۔ اس کے میت جنازہ شادی بیاہ میں شریک نہ ہوا جائے۔ تاکہ وہ راہ راست پر آجائے۔ یا اپنی عورت کو طلاق دیدے۔

(۲) صورت مسئولہ میں باہم دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت نہیں۔ عورت چونکہ مرد پر حرام ہے اس لیے دونوں کو علیحدہ ہونا پڑے گا۔ وہ میاں بیوی بن کر نہیں رہ سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو　۱۳ر جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

(۸)　**مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی شادی تقریباً چھ سال قبل ہندہ کے ساتھ ہوئی تھی اس بیچ ہندہ ایک بچی کی ماں بھی ہے۔ ادھر کچھ دنوں سے ہندہ نے اپنے والدین سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ میں اب زید کے پاس نہیں جاؤنگی اس لیے کہ مارتا پیٹتا ہے۔ اور مردانگی میں بھی کمی ہے۔ چند مہینے پہلے لڑکے اور لڑکی کے گاؤں کے چند با اثر لوگوں نے اس معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کی کہ ایک اور موقعہ دے دیا جائے۔ فی الحال لڑکی اپنے سسرال میں ہی ہے۔ لڑکے کے گھر والے قطعی یہ نہیں چاہتے کہ طلاق ہو۔ اس کے برعکس لڑکی کے والدین بضد ہیں کہ طلاق لے کر ہی دم لیں گے۔ کیونکہ لڑکے میں بہت سی خامیاں ہیں۔ لڑکا نہ تو اپنی بیوی سے کھانا منگواتا ہے نہ خوش اسلوبی سے رکھتا ہے۔ اور نہ ہی خوش فعلیاں کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ وہ نامرد ہے۔ لڑکی کے والدین اور کچھ لوگوں کی زبانی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق کا مطالبہ لڑکی کی طرف سے ہے تو اس طلاق کی نوعیت کیا ہوگی؟ کس طرح سے ہوگا۔ اس کی شکل کیا ہوگی۔ اس میں دین لین کا مسئلہ ہوگا لڑکے پر کیا بنے گا اور لڑکی پر کیا بنے گا۔ برائے کرم مختصر میں طلاق کی قسمیں اور لین دین سے متعلق۔ قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی

روشنی میں جواب دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔ سعید احمد

الجواب

سب سے پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ شوہر اگر عورت کے حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ عورت کو طلاق دے کر اس کا چھٹکارا کر دے۔ اس کا پورا مہر ادا کرے۔ اور عدت کا پورا خرچ بھی دے۔ اس کے جہیز کا جو سامان محفوظ ہے۔ اس کو بھی واپس کرے۔ اور جو استعمال سے ٹوٹ پھوٹ گیا اس کا کوئی تاوان نہیں بچی سات سال کی عمر ہونے تک عورت کی پرورش میں رہے گی۔ تو اس کا پورا خرچہ بھی دے۔

قرآن شریف میں ہے: ﴿فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾[البقرة:۲۳۱]

اور ایسی صورت میں طلاق دینے کے بدلے میں مال لینا شوہر کو منع ہے کہ کوتاہی شوہر کی طرف سے ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿و لا تضاروهن﴾ اور اگر قصور شوہر کی طرف سے نہ ہو عورت کی طرف سے ہو زیادتی ہو اور وہ بے سبب طلاق کی خواستگار ہو کہ وہ گنہگار اور مجرم ہوگی۔ اور شوہر اس کے مطالبہ پر اس کو طلاق دے تو وہ معاوضہ میں۔ عورت سے رقم طلب کر سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں بھی حکم شرع یہ ہے کہ جتنا مہر دیا ہے اس سے زیادہ معاوضہ نہ لے۔

اور آج کل عموماً شوہر مہر ادا نہیں کرتے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر شرعی گواہوں کے سامنے عورت سے یہ کہے کہ میں نے مہر کے بدلے تجھ سے خلع کیا۔ یا یہی تحریر کر کے عورت کو دیدے۔ عورت یہ کہے کہ میں نے یہ خلع قبول کیا۔ خلع ہو گیا اور عورت نکاح سے نکل گئی۔ وہ عدت گذار کر جس مرد سے چاہے شادی کرے۔ اس صورت میں شوہر کو مہر نہیں دینا پڑے گا۔ البتہ جہیز اور میکہ کے زیورات واپس کرنے پڑیں گے۔ اور عدت کا خرچہ اور پرورش کرے تو اس کے مصارف بھی دینے ہوں گے۔ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾[البقرة:۲۲۹]

آج کل مرد عورتوں پر ظلم کرتے ہیں۔ عورت کے مظلوم ہونے کی صورت میں بھی شرع کی مقرر کردہ رقم (مہر) سے زائد مانگتے ہیں۔ عورت کے مظلوم اور شوہر کے ظالم ہونے کی صورت میں شرع کی مقرر کردہ رقم (مہر) سے زائد لینا مرد کے لیے ناجائز و ممنوع ہے۔ لیکن اگر کوئی عورت گلو خلاصی کے لیے زاید رقم پر بھی خلع کرا لے تو اس کا چھٹکارا ہو جائے گا۔ اور خلع کے بعد عدت گذار کر دوسرے سے شادی کر سکے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۲۳ھ

(۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کے لڑکی کی شادی بکر سے ہوئی شادی کے وقت بکر کے والدین نے زید کی لڑکی کو زیورات دے کر اپنے لڑکے کی طرف سے جیسا کہ رسم پہلے سے اس علاقہ میں چلا آتا ہے اور زید نے لڑکی رخصت کے وقت اپنے لڑکی کے شامل جہیز کا سامان دیا کچھ نقد اور برتن، بکس چارپائی وغیرہ۔ زید کی لڑکی کچھ روز سسرال میں رہی پھر واپس آئی اسی طرح سے کئی دفعہ آئی اور گئی ایک دفعہ اس کے سسرال والے سے کچھ ناچاقی ہو گئی اور شوہر نے بھی کچھ تکلیف دیا تو زید نے اپنی لڑکی کی دیکھ کر روک لیا اور کہا کہ میری لڑکی کا دین مہر دیں تو بکر کے وارثوں نے کہا کہ زیور اس نے دیا ہے دین مہر لڑکا دیگا اب یہ بتایا جائے کہ از روئے شریعت کے یہ زیور کس کی ملکیت ہوئی اور جہیز کا مالک کون ہوگا اور بکر کے وارثوں یا والدین کا زیور طلب کرنا کیسا ہے اور بکر کو اپنی بیوی کو کہاں تک اور کس حالت تک سزا دینا جائز ہے۔ اب لڑکی بہت بیزار ہے اس تکلیف کو دیکھ کر اس لیے زید نے لڑکی کو سسرال جانے سے روک دیا ہے، اور واضح کر دیا جائے کہ ایسے تکلیف میں لڑکی کو سسرال بھیجنا کیسا ہے؟ امید ہے کہ جواب باصواب سے مستفیض فرمائیں گے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی۔ احقر محمد حبیب الرحمان اشرفی صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ پورنیہ بہار تاریخ ۵ رتمبر ۶۶ء

الجواب

عورت کی کوتاہیاں اگر واقعی کوتاہی ہو تو پہلے اس کو سمجھانا چاہیے اگر اس کے بعد بھی نہ مانے تو اس کے ساتھ سونا چھوڑ دے اگر اس پر بھی راہ راست پر نہ آئے تو تنبیہ کیلیے مار سکتا ہے، لیکن ایسی مار نہیں کہ کچھ ٹوٹ پھوٹ جائے یا شدید تکلیف پہنچے، رخسار پر قطعا نہیں مارنا چاہئے، اگر میاں بیوی میں نباہ کی شکل نہ ہو تو شریعت میں ان کے لیے خلع کا مسئلہ ہے اگر کوتاہی شوہر کی طرف سے ہو تو شوہر کو طلاق دے دینی چاہیے اور اگر کوتاہی عورت کی جانب سے ہو تو شوہر طلاق دینے کا معاوضہ وصول کر سکتا ہے جو کسی حالت میں مہر کی مقدار سے زیادہ نہ ہوگا، جہیز اور زیور کا حکم عرف پر ہے ہمارے دیار کا عرف یہ ہے کہ شوہر کی طرف سے جو زیور عورت کو ملتے ہیں عورت اس کی مالک نہیں ہوتی صرف پہننے کیلیے دیتے ہیں، اس لیے زیور واپس کرنا ہوگا اور جہیز لڑکی کا ہوتا ہے، اس لیے شوہر کو جہیز کا سامان وغیرہ واپس کرنا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ ۲۵ رجمادی الاول ۸۶ھ
الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۱۰) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

کیا خلع کے بعد عورت عقد ثانی کر سکتی ہے؟ بینوا توجروا

الجواب

خلع کی صورت میں ضرور عورت کا عقد ثانی ہوسکتا ہے۔ عالمگیری میں ہے: "وحکمہ الطلاق البائن۔ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے تو جس طرح سے طلاق کے بعد عورت کا نکاح ثانی ہوسکتا ہے اسی طرح یہاں بھی۔ اگر اسی شوہر سے عقد ثانی کیا تو عدت کی بھی ضرورت نہیں ورنہ عدت گزارنی ضروری ہے۔

(۱۱) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہکر راضی نہیں اور شوہر طلاق نہیں دیتا اس صورت میں پھلواری شریف امارت شرعیہ پٹنہ خلع کر کے دوسرا عقد کرنے کو اجازت دیتا ہے بلکہ دو لڑکی کا نکاح بھی ہوا ہے کیا یہ عقد درست ہے اگر درست نہیں ہے تو کون شخص گنہگار ہوگا کیونکہ ہر شخص اتنا علم نہیں رکھتا کہ فتویٰ دینے والا کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ زید نے سنا ہے کہ امارت شرعیہ جو ہے وہاں وہابیہ دیوبندی بھر گئے ہیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ گدی نشین بن گئے کہاں تک یہ بات درست ہے کہ غلط اور وہاں کے فتویٰ کا ماننا چاہئے کہ نہیں

اگر شریعت نے خلع کا حکم دیا ہے تو ٹھیک ہے اگر بغیر طلاق کے دوسرا عقد نہیں ہوسکتا تو ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ اس عورت کے یہاں سے دعوت آئے تو قبول کیا جائے کہ نہیں اس کے بطن سے جو بچہ تولد ہو تو شادی بیاہ کیا جائے یا نہیں۔ براہ کرم جواب سے مطلع کریں۔

۲۔ جامع مسجد قائم ہے اس کے باوجود چند آدمی ایک دوسرے محلہ میں نماز جمعہ پڑھتے ہیں کیا یہ درست ہے اور کیا نماز ہو جائے گی حالانکہ بہت سے شخصوں نے منع کیا مگر وہ چند آدمی اور ان کے امام مسجد جو ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ہم اہل سنت ہیں اور پھر بھی دیوبندی وہابی کو دیندار پیشوا ورہبر سمجھتے ہیں ان کا دین وملت بھی درست ہے ایسا شخص امامت کے لائق ہے؟ بہت شخص ان کی اقتدا نہیں کرتے ہیں نہ ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں یہ پوچھنا ہے اگر وہ امام مسجد ہیں اور جماعت پڑھاتے ہیں تو ان کی جماعت میں شریک ہونا چاہئے کہ نہیں اگر وہ امام صاحب صرف پھلواری شریف کے فتاویٰ مانتے ہیں اور بریلی شریف کے فتاویٰ سن کر سخت ان کو رنج پہنچتا ہے جب کہ ان کا دعویٰ اہل سنت ہے تو پھر کیوں بریلی شریف کے فتویٰ کو نہیں مانتے کیونکہ بریلی شریف تو مرکز اہل سنت کا ہے ایک عالم صاحب نے ان کی بابت بتایا جب کہ انہوں نے ان سے گفتگو کے دوران کہا یہ شخص امامت کے لائق نہیں ہے کیونکہ سنی صحیح العقیدہ نہیں تو اس شخص کی اقتداء کرنا کیسا ہے جواب سے آگاہ کیا جائے۔

شرابی شخص جو روزانہ شراب پیتا ہے اس کو عقد میں لڑکی دینا کیسا ہے اور اس کے نکاح میں شریک ہونا چاہئے کہ نہیں جبکہ ہم کو علم نہیں۔

الجواب

بلاشبہ صورت مسئولہ میں مذہب حنفی کے اعتبار سے شوہر کے طلاق دئے بغیر خلع کی کوئی صورت نہیں۔قرآن عظیم میں ہے:﴿ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾[البقرۃ:۲۳۸]امارت شرعیہ نے جو کیا ناجائز کیا۔گنہگار تو امارت شرعیہ والے ہوئے،انہوں نے غلط کاری کی۔حدیث شریف میں ہے:" من افتی بغیر علم فاثمه علی من افتاه "[سنن ابو داؤد۔باب العلم ۸۔مشکاۃ المصابیح:ح۲۴۲] لیکن اس پر عمل کرنے والے بھی بالکلیہ بری قرار نہیں دئے جاسکتے۔دنیا کے معاملے میں تو کوئی اتنا بھولا نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص کی بات مان لے پھر دین کے معاملے میں یہ سادگی کیوں کہ جس کے سر پر دستار دیکھی عالم دین سمجھ لیا۔قرآن عظیم میں جاہلوں کو اہل ذکر اور اہل علم سے پوچھنے کا حکم ہے نہ کہ علم کے نام پر گمراہی بانٹنے والوں سے۔

امارت شرعیہ والے پھلواری میں تو کیا مونگیر چلے جائیں تو بھی آج کل جو لوگ اس ادارے پر قابض ہیں عقیدۃً دیوبندی اور گمراہ لوگوں میں ہیں ان کے فتوے اور فیصلوں پر ہرگز عمل نہ کرنا چاہئے بلکہ ان کی گمراہی پر مطلع ہو کر ان کو عالم سمجھ کر ان سے فتوی پوچھنا گناہ ہے۔حدیث شریف میں ہے:" من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام "[اتحاف السادۃ:۶/۱۹۶]

اگر اس عورت نے دوسرے شوہر سے بعد علم علیحدگی اختیار کر لی تو وہ اپنی کوتاہی سے معذرت خواہ ہے دعوت قبول کر سکتے ہیں ورنہ نہ کریں نسب کا معاملہ شریعت میں نہایت اہم ہے اس لیے نسب ان لڑکوں کا دوسرے آدمی سے ہی قائم ہوگا۔

سوال میں دوسری جماعت قائم کرتے والے امام صاحب کی جس حالت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے واقعتا وہ گمراہ اور بدتہذیب معلوم ہوتے ہی اگر وہ دیوبندیوں کی گمراہیوں پر اور کفر پر مطلع ہو کر ایسا کرتے ہیں تب ان کی امامت اور نماز سب اکارت ہے اور جو علیحدہ نماز ادا کرتے ہیں حق پر ہیں۔ان کو امام نہ بنانا اور بشرط استطاعت امامت سے علیحدہ کرنا ضروری ہے۔

شرابی فاسق ہے کسی دیندار لڑکی کا کفو نہیں ہے لیکن کسی نے اگر شادی کر دی تو نکاح ہو جائے گا اگر کوئی دیندار آدمی اس خیال سے کہ میں شریک نہ ہوں گا تو اس پر اثر نہ پڑے گا اور وہ شراب چھوڑ دے گا نہ شریک ہو تو شرعا حرج نہیں بلکہ کیا اچھا ہو کہ عام مسلمان اس قسم کے گناہ کرنے والے سے قطع تعلق کریں کہ یہ گناہ بند ہوں۔واللہ تعالی اعلم عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے حیدری نامی کی ایک عورت سے آج سے دس سال قبل عقد کیا۔ ۹/۱/۱۹۷۱ء سن سے زن وشوہر کے تعلقات بہت ہی خوش گوار رہے اور دو بچے بھی پیدا ہوئے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ادھر چند سالوں سے حیدری کی بدچلنی کا راز افشاں ہونے لگا حیدری کو اپنے آپ کی طرف خوف پیدا ہونے لگا ایک روز حیدری اپنے شوہر زید کے گھر سے میکے پوشیدہ طور سے ایک شوہر نمبر دوم اویس نامی کے یہاں چلی گئی جس سے حیدری کا ناجائز تعلق ہے نمبر دوم اویس کے یہاں حیدری رہتی تھی حیدری اپنے شوہر سے طلاق دین مہر اور خرچہ عدت کا مطالبہ کرتی ہے اور دونوں بچوں کے متعلق بھی اپنے شوہر سے دست برداری چاہتی ہے ان حالات میں زید کو شرعی نقطہ نگاہ سے کیا کرنا چاہئے اور شرعا کیا حکم ہونا چاہئے۔

الجواب

چونکہ طلاق کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہے اور کوتاہی بھی عورت کی طرف سے ہے ایسی صورت میں شریعت خلع کا حکم دیتی ہے، خلع کی صورت یہ ہے کہ شوہر مال کے بدلے میں طلاق دے اور وہ مال اتنا ہی ہونا چاہئے جتنا مہر ہو اور عدت کا خرچ اس وقت واجب ہوتا ہے جب عدت شوہر کے گھر گذارے موجودہ صورت میں وہ نافرمان ہے، اس لیے یہ خرچ بھی زید پر واجب نہیں ہے اور بچے جو کہ زید کے ہیں اس لیے ان سے دست بردار ہونے کا کوئی سوال نہیں اور موجودہ صورت میں چونکہ عورت فاجرہ ہے اس لیے بچوں کو اس کی تربیت میں نہیں دینا چاہئے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۳/رمضان ۹۱ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۳) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

میری شادی شمس الحق ولد عبد الرب سے ہوئی۔ شادی کے دوسرے دن میں رخصت ہو کر سسرال گئی ۳/شب وروز وہاں رہی۔ لیکن مدعا علیہ مجھے بالکل ملتفت نہ ہو سکے۔ میں بالغ ہونے کے باوجود شرم وحجاب کے باعث خاموش رہی چوتھے دن مجھے میکہ واپس لایا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر اپنے شوہر کے ساتھ ان کے گھر آسنسول لے جائی گئی اور ۲۵/دن میرا ان کے یہاں قیام رہا اس درمیان میں بھی باوجود ایک کمرہ میں رہنے کے کسی دن وہ مجھ سے ملتفت نہیں ہوئے۔ میکہ میں گھر والوں نے اصرار کیا تو میں نے

واقعہ بیان کیا گھر کے سارے لوگ متحیر ہو کر رہ گئے۔ بہر حال گھر کے لوگ اس خیال سے خاموش ہو گئے تھے کہ موقعہ ملنے پر پردہ کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کیا جائے گا۔ چنانچہ بتاریخ ۱۶ راگست ۱۹۶۷ء کو مدعا علیہ مجھے رخصت کرا کر لے جانے کے لیے آئے۔ چنانچہ میرے والد بزرگوار میرے شوہر کو اپنے ہمراہ ڈاکٹر کے یہاں لے گئے۔ ڈاکٹر سے والد صاحب نے سب کچھ بتا دیا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ آپ اچھی طرح جانچ کر کے علاج کریں علاج میں جو کچھ بھی خرچ ہو گا میں ادا کروں گا۔ چنانچہ ڈاکٹر نے جب اس مسئلہ پر شمس الحق سے گفتگو کی تو انہوں نے جانچ کرانے اور علاج کرانے سے قطعاً انکار کر دیا اور ناراض ہو کر چلے گئے۔ گھر آ کر بھی ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ لوگ رخصت نہیں کرنا چاہتے تو میں جاتا ہوں اپنی والدہ کو بھیج دوں گا یہ کہہ کر وہ شام کو آسنسول جانے کے لیے ہمارے یہاں سے رخصت ہو گئے پھر رات کو واپس آئے کہا کہ ٹرین نہیں ملی اس لیے آج قیام کروں گا کل صبح جاؤں گا۔ اس شب کو انہوں نے مجھے اپنے کمرہ میں بلایا اور تھوڑی گفتگو کرنے کے بعد میرے سینے پر چڑھ بیٹھے اور میرا گلا دبایا تو میں نے مدد کے لیے ماں کو آواز دی۔ میری والدہ اور گھر کے دوسرے لوگوں نے دروازہ پر بہت پکارا اور دستک دی کواڑ پیٹے لیکن انہوں نے برابر میرا گلا دبائے رکھا منھ میں کپڑا ٹھونسے رکھا اور دروازہ نہیں کھولا۔ گھر والوں نے کافی دیر کے بعد جب پکارتے پکارتے مایوس ہو گئے تو دروازہ اکھاڑ دیا۔ اس وقت بہت سے لوگ گھر میں داخل ہو گئے سبھی نے دیکھا کہ وہ میرا گلا دبائے ہوئے ہیں جب لوگ داخل ہوئے تو مجبوراً مجھے چھوڑا ورنہ شاید میری جان لے کر ہی چھوڑتے۔ اس وقت رات ہی کو میرے گھر سے چلے گئے دوسرے روز ان کی والدہ کچھ لوگوں کے ساتھ آسنسول سے آئیں۔ پنچایت ہوئی آسنسول کے لوگ اس بات پر آمادہ ہوئے کہ لڑکے کا ڈاکٹر سے جانچ کرایا جائے۔ اس فیصلہ پر لوگوں نے شمس الحق سے گفتگو کی۔ ان لوگوں میں کیا گفتگو ہوئی یہ تو معلوم نہ ہو سکا۔ لیکن اس روز شام کو سارے لوگ واپس ہو گئے واپس آنے کے بعد انہوں نے وکیل کے ذریعہ نوٹس دی کہ ایک ہفتہ کے اندر لڑکی کو پہنچا دیا جائے ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ نوٹس کا جواب یہاں سے دیا گیا لیکن پھر معاملہ خاموشی اختیار کر گیا، اب صورت حال یہ ہے کہ میری شادی ہونے کے بعد بھی جب میں کنواری رہی تو ایسی شادی کا کیا نتیجہ ہوا اور یہ زمانہ فتنہ کا ہے جس سے ہر وقت خوف واندیشہ ہے۔ میرے معاملہ پر غور فرما کر ناکارہ شوہر سے نجات دلائیں یعنی نکاح فسخ کر دیں۔

الجواب

صورت مسئولہ میں شرعی طریقہ یہ ہے کہ شوہر سے طلاق لی جائے۔ وہ رضا ورغبت سے طلاق دے کچھ روپیہ لے کر طلاق دے یا زبردستی اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں ہر طرح سے طلاق

ہو جائے گی۔ ہدایہ (۳/۳۶۹) میں ہے: "طلاق المکرہ واقع" اور شوہر طلاق نہ دے تو عورت اپنا معاملہ وہاں کے سنی عالم باعمل کے پاس رکھے وہ عورت کا بیان لے کر شوہر کے لیے ایک سال کی مدت مقرر کرے اگر اس دوران میں وہ عورت سے صحبت کر لے تو ٹھیک ورنہ اس لائق نہ ہو تو سال بھر کے بعد اس کا نکاح توڑ دے تب عورت عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکے گی۔ نکاح توڑنا اتنا آسان نہیں کہ آپ نے خط لکھ دیا اور ہم نے نکاح توڑ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۹ر شوال ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۴-۱۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

عظیم میاں ایک مزدور ہیں یہ باہر جا کر کہیں مزدوری کیا کرتے تھے اتفاق سے ایک مرتبہ اپنے گھر پر آئے اپنی بیوی شہیدن سے کہا کہ باہر ہم کو کھانا بنانے میں بہت تردد ہوتا ہے تم بھی ساتھ چلو صرف ڈیرا میں رکھ کر کھانا بنتی ہوں اس بہانے سے اپنی بیوی شہیدن کو اور ساتھ ہی ساتھ دولڑکیاں تھی سب کو ساتھ لے کر عظیم میاں نے اپنے گھر سے بہت دوری پر ایک دوسرے ضلع میں جا کر ایک مسلمان کے یہاں جا کر ڈیرا کیا اور اسی مسلمان کے ہاتھ اپنی بیوی کو فروخت کر دیا مبلغ ایک ہزار روپیہ لے کر اپنی بیوی سے کہا کہ تم کھانا بناؤ گی ہم کام پر جا رہے ہیں اس بہانے سے اپنی دونوں لڑکیوں کو بھی لے کر اپنے گھر چل دیا دوپہر کے وقت کے بعد شہیدن بیوی کو بہت گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ ابھی تک نہ میرے بچے آئے اور نہ میرے شوہر گھر کی کسی عورت سے اس بات کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تمہارے شوہر نے ایک ہزار روپیہ میں تجھ کو بیچ ڈالا اور وہ روپیہ لے کر گھر کو چلا گیا یہ بات سنکر شہیدن بی بی نے بہت زور شور سے رونا چلانا شروع کیا تمام بستی والوں کو معلوم ہوا کہ شوہر چپکے سے بیچ کر چلا گیا۔ گاؤں میں ایک مسلمان کھیا بھی تھا اس بات کا اس کے ہاتھ میں فیصلہ دیا گیا کھیا نے شہیدن بی بی کو نیر (میکہ) بھیج دیا اور شہیدن بی بی صحت و سلامت اپنے گھر پہنچ گئیں آج عرصہ تقریباً سولہ یا سترہ ماہ گزر رہا ہے اور شہیدن کی عمر بیس سال کی ہے یہ بات معلوم نہیں کہ شوہر نے طلاق دیا ہے یا نہیں لیکن شہیدن بی بی کہتی ہے کہ ایک مرتبہ ہم کو پہلے ہی طلاق دے دیا تھا اب ہم لوگ شہیدن کی بات سنکر دوسرے سے نکاح کر دینا چاہتے ہیں کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ غلط راستے پر قدم اٹھ جائے۔ عظیم میاں جب کہ دونوں لڑکیوں کو وہاں سے لے کر چلے تو راستے میں ایک چھوٹی لڑکی کو ایک ندی میں بے آب ودانہ لاوارث بیٹھا کر چلے آئے کچھ دیر بعد ایک عورت لاوارث پا کر اس بچی کو اٹھا کر لے گئی اور پرورش کرنے لگی گورمنٹ بھی خرچ دے رہی ہے اور ابھی تک لڑکی موجود ہے۔

(۲) ایک عورت اپنے شوہر سے چھ ماہ تک علیحدہ رہی اسی حالت میں اس کے شوہر نے طلاق دے دی تو عدت کے اندر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) گائے بھینس خصی مرغی مرجائے تو قیمت لے کر بکری کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۴) ایک شکاری نے ایک ہرن کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر بندوق سے مارا ہرن بھاگ کر کچھ دور چلا گیا اور گر کر مر گیا شکاری اس کو ذبح کرنے کے لیے تلاش کر رہا تھا تو مرا پایا ایسی صورت میں حلال ہوا کہ نہیں؟

المستفتی محمد امیر حسین پلاموں (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں جب تک عظیم میاں مسماۃ شہیدن کو طلاق نہ دیں ان کی دوسری شادی نہیں ہو سکتی شہیدن بیوی کی یہ بات کہ پہلے ایک دفعہ طلاق دی تھی نا معتبر ہے اگر طلاق دی تھی تو ان کے ساتھ رہتی کیوں تھی اور ان کے لیے رونا پیٹنا کیوں تھا الغرض طلاق حاصل کی جائے شوہر کو سمجھا بجھا کر اس کو کچھ روپیہ پیسہ دے کر یا جبراً اس سے طلاق کے الفاظ کہلائے جائیں ہر طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۲) صورت مسئولہ میں عدت کے اندر دوسرا نکاح نہیں کر سکتا۔ عدت پوری کرنا ضروری ہے۔

قرآن عظیم میں ہے: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ [البقرة:۲۲۸]

اس میں معلقہ اور غیر معلقہ کی کوئی تفصیل نہیں ہے اس لیے سب کا یہی حکم ہوگا۔

(۳) مردار مال نہیں ہے اس لیے اس کی بیع حرام ہے: "وكذا بيع الميتة والدم والحر باطل لانها ليست اموالا فلا تكون محلا للبيع" (ہدایہ ۳/۳۳)

(۴) بندوق سے مرا ہوا جانور مردار ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۶/ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک لڑکی کی شادی ہوئی لیکن وہ کبھی رخصت ہو کر اپنے شوہر کے پاس نہیں گئی اور اس کی طلاق ہو گئی اس کو عدت کے دن گذارنے ہوں گے یا نہیں؟

سائل ذاکر حسین محلہ کٹرہ

الجواب

صورت مسئولہ میں اس کی عورت پر عدت گذارنا واجب نہیں۔ عالمگیری (۱/۶۳۲) میں ہے: "

اربع من النساء لا عدة علیهن المطلقة قبل الدخول " واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۱۹) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید اپنے تمام سامان مع زیورات کے اپنی اہلیہ کی والدہ کے سامنے جواسے رخصت کرانے کے لیے آئی ہوئی تھیں اپنی اہلیہ کے حوالے کر کے مورخہ ۶ رجون ۱۹۶۸ء بروز جمعرات سات بجے صبح بمبئی روانہ ہوگیا اس کے دو سرے روز اس کی اہلیہ اپنے اور شوہر کے اکثر وبیش تر سامان کے ساتھ اپنے میکے چلی آئی۔ زید ایک ماہ تین دن کے بعد اپنے وطن واپس لوٹا اور اپنی اہلیہ کو بلوا بھیجا مگر وہ مسلسل انکار کرتی رہی۔ چند روز کے بعد زید کے خسر نے معتبر ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لڑکی کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے لڑکی کسی حالت میں شوہر کے ساتھ رہنے کو تیار نہیں بلکہ یہ کہتی ہے کہ اگر میں والدین پر بار ہوں تو زہر کھالوں گی مگر شوہر کے یہاں نہیں جاؤں گی لڑکی طلاق چاہتی ہے ۔زید کو اس جملے سے روحی تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی طلاق دینے کو تیار نہ تھا لیکن ادھر سے طلاق دینے کا تقا ضا بڑھتا گیا اور زید کو جہاں تک اتنے دنوں میں اہلیہ کے مزاج سے واقفیت تھی اس کا اندیشہ محسوس ہوا کہ ایسا ہو جا ئے تو خواہ مخواہ میں گنہگار ہوں گا اسی درمیان میں طرفین کے چند آدمیوں کی گفت وشنید کے بعد طرفین کے سامان کا تبادلہ ہوگیا یعنی زید کے یہاں اس کی اہلیہ کے جہیز کی جو چیزیں رہ گئی تھیں وہ زید نے واپس کردیا اور زید کی اہلیہ نے زید کا جو سامان اپنے ہمراہ لے گئی تھی اس نے زید کو واپس کردیا اور ہر ایک نے اپنا اپنا سامان پانے کی رسید لکھ دی اور یہ طے پایا کہ اب ایک روز کے اندر ہی طلاق کا معاملہ بھی انجام پا جائے گا۔ زید چونکہ طلاق دینا نہیں چاہتا تھا اپنی اہلیہ اور اس کے ورثہ کے اصرار پر آمادہ ہوگیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہم اس شرط پر طلاق دیں گے کہ میری اہلیہ اپنا دین مہر جو میرے ذمہ ہے اور ایام عدت کا نفقہ اور چونکہ حاملہ بھی ہے اس لیے ولادت کے اخراجات معاف کردے ہم خلع کریں گے اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں زید کو شرعاً یہ حق حاصل ہے یا نہیں؟ اور زید کا یہ معاملہ صحیح ہے یا نہیں۔

المستفتی فخر الزماں یکم ستمبر ۱۹۶۸ء

الجواب

جب طلاق کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہے تو شوہر مہر کی معافی کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ﴾ [البقرۃ:۲۲۹] اس سے زیادہ جو طلب کرے گا مکروہ ہوگا۔ ہدایہ (۱۹۴/۲) میں ہے:" وان کان النشو ز منها کرهنا له ان یاخذ منها اکثر مما آتاها " اور صورت مسئولہ میں شوہر پر عدت کا خرچ

بھی نہیں یہ ان عورتوں کے لیے ہے جو طلاق کے بعد بھی شوہر کے گھر ہی رہیں (عالم گیری) اور دائی کا خرچ (پیدائش) اس کے بلانے والے پر ہے (شامی) جب یہ میکہ میں ہے تو شوہر سے کیا مطلب۔
الغرض ہمارا نیک مشورہ یہ ہے کہ شوہر کے مطالبات مان لے اور طلاق حاصل کر لے۔ واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۲۳/ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ
الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲۰-۲۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید کی شادی سکینہ کے ساتھ چند سال پہلے ہوئی تھی مگر آپسی ناراضگی کے باعث سکینہ بار بار اپنے میکے جانے لگی بعد میں میکے والوں نے یہ طعنہ کر لیا کہ اب سکینہ اس گھر میں نہیں جائے گی اس سے اچھا ہے کہ طلاق لے لیا جائے جبکہ لڑکا طلاق دینے پر راضی نہیں ہے ایسی حالت میں شرعی طلاق کس طرح سے تحریر کیا جائے اور لڑکے کے اوپر کون سے خرچ دینے کا حکم عائد ہوتا ہے یا لڑکی کے اوپر کون سا خرچ جس کی دلیل چاہیے۔

(۲) ایک آدمی نے شراب کے نشہ میں عورت کو طلاق دیا صبح کو چند آدمی اکٹھا ہو کر پوچھا کہ تو عورت کو طلاق دیا ہے اس نے اقرار کر لیا کہ ہاں ہم نے طلاق دیا ہے ایسی حالت میں اگر طلاق مان لیا جائے تو حلالہ کرنا ہو گا یا نہیں۔

(۳) دونوں کو ایک جگہ رکھنا اگر نا جائز ہے تو دوسری بہن ہے جس کا نکاح دوسری جگہ ہوا بغیر طلاق کے اپنے بہنوئی کے ساتھ رہنے لگی نکاح پڑھوا کر عقد کیا وہ دوسری عورت کا نکاح ہوا کہ نہیں ہوا تو جو اسکی اولاد پیدا ہوئی ہے اس کا حق شوہر یعنی بہنوئی کے جائداد میں ہوا کہ نہیں ساتھ ہی ساتھ ایسے آدمی کے ساتھ رسم ورواج رکھنا جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ دوسری اولاد مل جل کر سب کے ساتھ یعنی آپس میں رہتا ہے کہ ہم جائز اولاد ہیں اور ہمارا حصہ ہوا علاوہ اس کے اگر اس کو جائز قرار دے کر رسم ورواج رکھا جائے کہ مسلمانوں میں آپس کی برائی میں ایک فرد زیادہ شمار کیا جائے گا تو ایسے لوگوں کیساتھ کیا سلوک کیا جائے ان مسلمانوں کے کھان پان رسم ورواج کے زیر رکھا جائے کہ نہیں گذارش ہے کہ فقیر کیساتھ اطمینان بخش جواب عنایت کریں غلطی معاف فرمائیں۔ المستفتی، ڈاکٹر محرم علی صدر انجمن اراکین ضلع دیوریا (یوپی)

الجواب

صورت مسئولہ میں میاں بیوی میں علیحدگی کا طریقہ خلع ہے۔ عالم گیری (۱/۵۹۴) میں ہے
"اذا تشاقق الزوجان وخافا أن لا یقیما حدود اللہ فلا باس بان تفتدی نفسها منه بمال

یخلعها به فاذا فعلا ذالك وقعت تطليقة بائنة و لزمها المال فان كان النشوز من قبل الزوج فلا يحل له اخذ شيء من العوض على الخلع فان اخذجاز ذلك في الحكم و لزم حتى لا تملك استرداده وان كان النشوز من قبلها كرهنا له ان يا خذ اكثر بما اعطاها من المهر ولكن مع هذا يجوز اخذالزيادة في القضاء ولا تقع البرأة عن نفقة العدة في الخلع"

اگر زوجہ اور زوج میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہیں کریں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لینگے تو طلاق بائن ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا وہ عورت پر اس کا دینا لازم ہے اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور عورت کی طرف سے زیادتی ہو تو مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے پھر اگر زیادہ لیگا تو قضاءً جائز ہے عدت کا نفقہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی شرط کر دی تو یہ بھی ساقط ہو جائے گا (بہار شریعت)

(۲) نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے ہدایہ (۳/۲۷۰) میں ہے: "طلاق السكران واقع" ایک یا دو طلاق دی ہو تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے یعنی زبان سے چند آدمیوں کے درمیان کہ دے کہ میں نے لوٹا لیا اور عدت گذر گئی ہو تو عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور تین طلاق دے دی ہو تو حلالہ کی ضرورت پڑے گی قرآن شریف میں ہے ﴿الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان ... فان طلقها فلا تحل له من بعده حتى تنكح زوجاً غيره﴾۔ [البقرة: ۲۳۰]

(۳) دو سگی بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے اور سوال میں جو صورت ذکر ہے اس میں تو ایک خرابی یہ بھی ہے کہ وہ دوسرے کے نکاح میں ہے اور اس نے طلاق نہیں دیا ہے۔ عالم گیری (۱/۳۵۸) میں ہے: "لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره" تو اگر یہ اہلیہ عورت کی بہن نہ ہوتی تب بھی اس کا نکاح اس آدمی کے ساتھ نہ ہوتا چہ جائیکہ یہ اس کی بہن ہے لاکھ نکاح پڑھوائے یہ اس کی عورت نہیں ہو سکتی اور اس کے بچوں کا نسب اس مرد سے ثابت نہ ہوگا حدیث میں ہے کہ "الولد للفراش وللعاهر الحجر" نہ یہ اس کے وارث ہوں گے اگر یہ شخص دوسری بہن کو اپنے سے علیحدہ نہیں کرتا تو مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ۱۹ جمادی الاخر ۱۴۱۲ھ

لعان کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کی شادی ہندہ کے ساتھ ہوئی تقریباً بارہ سال کا عرصہ ہو گیا۔ اس درمیان بچوں کی ولادت

بھی ہوئی بعد اس کے کہ زید بسلسلہ ملازمت باہر چلا گیا اس کے جانے کے بعد بارہ مہینے کے اندر ایک بچے کی ولادت ہندہ کے شکم سے ہوئی اس درمیان بکر کی والدہ کو حمل کی خبر ملی تو ہندہ کے گھر گئی اور سوال کیا تو ادھر ادھر کی بات کرنے لگی اور بولی کہ عنقریب ولادت ہونے والی ہے مگر بارہ مہینے کے آخر میں بچہ کی ولادت ہوئی ہے۔اب بکر کے والدین اور بکر کا کہنا ہے کہ یہ ناجائز بچہ ہے ہم اس کے وارث نہیں ہیں کئی بار سماجی طور پر پنچایت عمل میں آئی اور بکر اور اس کے والدین کا کہنا ہے کہ اگر ایک ماہ کا فرق رہتا تو ہم اس ہندہ کو اپنی بہو اور بکر اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔ ہندہ سے دریافت کرنے پر وہ خاموش رہتی ہے اور زیادہ کہنے سننے پر کہتی ہے کہ میں اس گھر میں والدین کو چھوڑ کر نہیں جاسکتی ہوں یا تو خودکشی کرلوں گی یا والدین کے یہاں زندگی گزاروں گی۔اب حضور سے استدعا ہے کہ بچہ ہندہ کی گود میں ہے کس کا تصور کیا جائے اور اس صورت میں ہندہ مع مہر اور سامان پانے کا حق رکھتی ہے یا نہیں؟ اسلامی دستور سے واقف کریں کرم ہو گا۔

سائل جناب محمد حبیب بمقام کلگھر اشکر مدھوبن بازار ضلع مئو یوپی

الجواب

شریعت میں حمل کی مدت دو سال تک ہے عام کتب فقہ میں ہے" اکثر مدة الحمل سنتان" [۳۲۵/۴] تو شریعت میں وہ بچہ زید ہی کا قرار دیا جاتا۔لیکن سوال میں مذکور ہے کہ ماں باپ کے ساتھ شوہر بھی کہتا ہے کہ بچہ میرا نہیں ایسی صورت میں شوہر نے عورت پر زنا کا الزام عائد کیا عام حالات میں اس کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن میاں بیوی میں ایسی صورت ہو تو شریعت میں لعان کا حکم ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی قاضی شرع کے یہاں میاں بیوی جمع ہوں اور پہلے شوہر چار بار یہ الفاظ ادا کرے، میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی ہے اس میں سچا ہوں۔۔اور پانچویں بار یہ کہے کہ خدا کی لعنت اگر میں اس کو زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہوں۔پھر عورت چار بار یہ الفاظ ادا کرے کہ میں شہادت دیتی ہوں کہ اس نے مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس میں جھوٹا ہے۔اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت اگر یہ شخص تہمت لگانے میں سچا ہو اسکے بعد قاضی میاں بیوی دونوں میں تفریق کردے گا۔

مہر کا روپیہ اور عدت کا خرچ شوہر کو دینا ہی پڑے گا۔حدیث شریف میں ہے:" بما استحللت بھا فرجھا" واللہ تعالی اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی مئو

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

نکاح اور طلاق ایک شرعی امر ہے۔افادیت کے تحت نکاح کو نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت بیان

فرمایا ہے اور طلاق کو ایسے حالات میں نکاح کے مفاد کے منافی بھی ہو اور بجائے نفع کے نقصان ہو۔ تو ایسی حالت میں ابغض المباحات کہہ کر اس کی اجازت بھی فرمائی ہے اگر منشائے نبوی کو نظر انداز کر کے نکاح اور طلاق کو اتنا عام کر لیا جائے کہ نہ تو نکاح کے احادیث کے تحت سنت نبوی کا خیال ہو اور نہ بحالت مجبوری اور نہ اجازت نبوی کا خیال ہو تو کیا شریعت میں اس کی بھی گنجائش ہے کہ لوگ ایسا نہ کر سکیں کہ جب چاہیں نکاح کر لیں جب چاہیں طلاق دے دیں۔ بڑی مہربانی ہوگی قرآن وحدیث کی روشنی میں اس پر نظر ڈالیں واقعہ یہ ہے:

زید کا نکاح ہندہ سے ۱۴؍ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو ہوا ہندہ کے باپ نے لگ بھگ ایک لاکھ روپیہ خرچ کر کے جہیز کا سامان اور اس کے لوازمات کسی طرح پورا کیا۔ اس میں اس کو کچھ قرض بھی لینا پڑا ہندہ رخصت ہو کر زید کے یہاں گئی اور دس دن تک زید کے وہاں رہی پھر ہندہ رخصت ہو کر میکہ آئی اور فوری طور پر پھر دو دن میں رخصت کرا کر زید لے گیا اور لگ بھگ ڈیڑھ دو ماہ دونوں ساتھ رہے اس کے بعد باہر چلا گیا۔ ابتدا ہی میں چونکہ حیض سے تھی اس لیے حیض ختم ہونے پر دونوں کو صحبت کا موقع ملا۔ اس طرح ہفتہ دس دن اس میں لگے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حیض ختم ہونے پر دونوں کو میاں بیوی کے تعلقات کا موقع ملے تو حمل قرار پا جاتا ہے۔ ایسا ہی ہوا اور ہندہ حاملہ ہوگئی، سات مہینہ سے کچھ اوپر ہندہ کے وہاں بچہ لڑکے کی پیدائش ۳؍ جون ۲۰۰۱ء میں ہوئی زید کے گھر والوں نے خوشیاں منائی۔ پھر اس کے میکے والے اس کو اپنے وہاں لائے کبھی کوئی بات نہیں ہوئی۔

اچانک زید باہر سے گھر آیا تو ایک پلان بن گیا لڑکا چونکہ سات ماہ ہی پر تندرست ہوا ہے اس لیے ہمارا نہیں ہے۔ اور غلط ہے، دوسرے کا ہے۔ اس۔ لیے ہم اس کو نہیں رکھیں گے طلاق دیں گے۔ ظاہر بات ہے ایسی باتیں سننے کے بعد ہندہ کے ماں باپ اور ہندہ خود جو شریف ہیں ان کو دھکا لگا کہ پریشان ہیں۔ ہندہ کا تو یہ عالم ہے کہ اپنی بے عزتی اپنی عصمت دری کے باعث خود بچے کو لے کر خودکشی کا موقع تلاش کر رہی ہے۔ اس سے اس کے میکے والے اور پریشان ہیں، سب لوگ چاہتے ہیں کہ برادری کے لوگ اسے بیٹھ کر سمجھ لیں۔ اگر زید کا الزام صحیح ہے تو اسی حساب سے اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ شرارت ہو تو اس حساب سے اسے سمجھ لیا جائے۔ لگ بھگ مہینہ ہو رہا ہے باوجود بار بار کوشش کے زید کے لوگ اس کا موقع نہیں دے رہے ہیں۔ اور ہندہ اور اس کے میکہ والوں کی یہ حالت ہے۔

ایسے حالات میں اگر برادری نے اس پر دھیان نہ دیا تو مجبوراً دوسری کاروائی کرنی پڑے گی۔ یا ہندہ اپنے نوزائدہ بچے کے ساتھ خودکشی کر سکتی ہے۔ اور گھر والے الگ برباد ہو جائیں گے۔ ان حالات

کے مدنظر آپ سے امید ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب بھی دیں گے۔ اور اپنی رائے سے بھی نوازیں گے کیا کیا جائے بڑی مہربانی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب

برتقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں وہ بچہ زید کا ہے اور اس کا نسب شرعاً زید سے ثابت ہے۔ شریعت اسلامیہ میں حمل کی کم سے مدت چھ مہینہ ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ [الاحقاف: ۱۵] بچہ کے حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس مہینہ ہے۔ تیس مہینہ میں سے دو سال دودھ پلانے کے نکال دیئے جائیں تو حمل کی مدت کل چھ مہینہ بچتی ہے۔ اور یہ بچہ تو سات مہینہ میں پیدا ہوا ہے۔ تو اس کا نسب زید سے کیوں نہ ثابت ہوگا۔

ہدایہ (۴/۳۲۵) میں ہے: "اکثر مدۃ الحمل سنتان واقلہ ستۃ اشھر"

حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے اور کم سے کم چھ مہینہ۔ یہ تو ہے اس بچے کے نسب کا شرعی حکم، لیکن اگر اس کا باپ بچے کے اپنا لڑکا ہونے سے انکار کرے اور معاملہ پنچایت میں پہنچے تو پنچ پہلے شوہر سے کہلائے میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی ہے۔ اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں، یہ الفاظ چار مرتبہ شوہر سے دہروائے جائیں۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی، جھوٹ بولنے والوں میں سے ہوں۔ پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے مجھے جو زنا کی تہمت لگائی جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو کچھ مجھ پر زنا کی تہمت لگائی ہے۔ اس کے بعد پنچ یہ کہیں کہ ہم نے تم دونوں کو علیحدہ کیا تو دونوں علیحدہ ہو جائیں گے۔ عورت مرد سے عدت کا خرچ پائے گی۔ جہیز کا سامان ہر حال میں عورت کا ہے جو وہ لے گی، پورا مہر بھی اس کو ملے گا۔ لڑکا اپنی ماں کے پاس رہے گا اور اس کی نسبت ماں کی طرف ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۳ر جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

متارکہ کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

عتیہ خاتون بنت عبد اللطیف موضع لبجر یا ضلع ہریہ کی شادی کو تقریباً سترہ برس ہو رہا ہے۔ اس کے شوہر منیر الدین پسر وحید الدین موضع کھجریا ضلع سہرسا ابھی تک حقوق زوجیت ادا نہ کر سکا اسکا مقدمہ

دار القضاء پھلواری شریف پٹنہ میں کیا گیا نامردی کے نام سے لیکن لڑکا نامرد نہیں ہے۔ چھان بین کے بعد پتہ چلا کہ دونوں رضائی بھائی بہن ہیں، چونکہ رضائی ماں ترک سکونت کر کے دور جا چکی ہے رضائی ماں نے دس بارہ سال قبل اس کا اعلان کیا تھا مگر بستی کے آدمیوں نے اسکو دبا دیا اور دونوں کی شادی نابالغی میں ہوئی تھی۔ لڑکی چار پانچ برس سے میکے میں ہے، اب لڑکا آپس کی نا اتفاقی کی وجہ سے لڑکی کو لاتا اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ محمد شعیب اشرفی پرتپور اٹولہ کھجورہا۔ ضلع سہرسا

الجواب

بر تقدیر صور المستفتی صورت مسئولہ میں وہ عورت یہ کہہ دے کہ میں نے وہ حرام نکاح چھوڑا۔ اور اگر صحبت ہو چکی ہو تو عدت گزارے پھر دوسرا نکاح کر سکے گی۔ رضاعت کا ثبوت اگر گواہوں سے ہو تو وہ حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا اور اگر گواہوں سے ثابت نہ ہوا تو عورت کو متارکہ کا حق حاصل نہ ہوگا واللہ تعالی اعلم۔

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

الجواب صحیح عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۲) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ شوہر کے بڑے بھائی کے لڑکے کے ساتھ دو ماہ تک ادھر ادھر رہی رشتہ کے اعتبار سے لڑکا اپنی چچی کے ساتھ بری نیت سے ادھر ادھر رہا اب ہندہ اپنے شوہر کے پاس آگئی ہے۔ شوہر اور ہندہ دونوں ایک ساتھ رہنا بھی چاہتے ہیں۔ شرعی رو سے کس طرح دونوں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: حفیظ اللہ کرولی بانسی اعظم گڑھ۔ ۱۵ ربیع الآخر شریف ۱۴۰۸ھ

الجواب

بدکاری کیوجہ سے عورت نہ تو اپنے شوہر کے نکاح سے باہر ہوتی ہے نہ شوہر پر حرام ہوتی ہے ہاں شوہر کے باپ دادا اصول یا لڑکے پوتے فروع اگر عورت کو شہوت سے چھوئیں یا صحبت کریں تو عورت البتہ اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور شوہر پر اس عورت کو علیحدہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

در مختار اور شامی (۴/۸۱) میں ہے:

"اسباب التحریم قرابة مصاهرة تحرم موطوآت آبائه واجداده وان علوا ولو بزنی وموطوآت ابنائه وابناء اولاده وان سفلوا ولو بزنی و کذا المقبلات والملموسات بشهوة لاصوله وفروعه"

اور چونکہ بھتیجا نہ تو ہندہ کے شوہر کا اصل ہے نہ فروع اس لیے ہندہ کے ساتھ حرامکاری سے ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوگی۔ نہ نکاح میں کوئی خلل پڑے گا اور اگر شوہر اس حال میں بھی ہندہ کو رکھ سکتا ہے شرعاً ممانعت نہیں۔ درمختار میں ہے: "ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ"

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آنکھ پسارے سب کچھ دیکھتا رہے شوہر پر لازم ہے کہ عورت پر سختی کرے اور کسی ایسے رشتہ دار کا گھر میں آنا جانا بند کردے جس سے کسی قسم کا خطرہ ہو خواہ عورت کا بھانجا بھتیجہ یا شوہر کا عزیز وقریبی کیوں نہ ہو اور عورت کو کہیں آنے جانے نہ دو اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عورت کے ساتھ گناہ میں شریک ہوا۔ اور دیوث کہا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

ایلاء کا بیان

(۱) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ماجد نے اپنی بیٹی ماجدہ کو کسی کام کا حکم دیا ماجد کی بیوی کا بھائی یعنی ماجدہ کا ماموں (امجد) اس جگہ موجود تھا، امجد نے اپنی بھانجی ماجدہ سے کہا اس وقت تم میرے یہاں ہو میرا کھاتی ہو اور کام اپنے باپ کا کرو گی جاؤ بھاگو اس پر بات بڑھ گئی، ماجد نے اپنے سالے امجد سے کہا کہ اس وقت میری بیوی بھی تمہارے یہاں اقامت پزیر ہے اس لیے اب تم میری بیوی کو ہمیشہ کے لیے اپنے یہاں رکھ لو میں اسے طلاق دیتا ہوں، نیت مخاصمانہ تھی اس پر امجد نے کہا کہ طلاق ہی دے دو گے تو کیا بگڑ جائے گا میرے ہی یہاں رہ کر زندگی بسر کرلے گی، تو ماجد نے کہا قسم خدا کی اب میں تمہاری بہن کی صورت تک نہیں دیکھوں گا اور نہ اس سے کسی قسم کا تعلق ہی رکھوں گا، اگر میں نے کسی قسم کا لگاؤ رکھا یا اپنا رشتہ قائم رکھا تو اللہ ورسول کی لعنت مجھ پر ہو، امجد نے کہا زیادہ دھمکی مت دو، پھر ماجد نے کہا اللہ ورسول کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ بارہ سال تک تمہاری بہن کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا یا اسے قریب کرنا اپنی ماں بہن کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہوگا۔ صورت حال یہ ہے کہ ماجد کی بیوی اپنے بھائی امجد کے یہاں بہت پہلے سے مقیم ہے ماجد اور امجد کا مکان ایک دوسرے کے آمنے سامنے بالکل متصل ہے۔ جس وقت یہ ہنگامہ اور تکرار ہو رہا تھا اس وقت ماجد کی ساس اور اس کی بیوی اور دوسری بہت سی عورتیں سن رہی تھیں، بالکل سامنے میں اس نوک جھونک سے پہلے ماجد اپنے سسرال بھی اپنی بیوی سے ملنے جایا کرتا تھا، مگر اس واقعہ کے بعد سے دونوں میں قطع تعلق ہو گیا مگر دو ماہ کے اندر دونوں کے درمیان ظاہری رسم ورواج ہونے لگی، اور آج جب کہ پانچ ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا اور بقول ماجد اس نے وطی نہیں کیا ہے یا وہ وطی سے تعلق غلط بیانی سے ہی کام لے رہا

ہو تو اس پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟ اور ماجد کو شریعت کے حکم کے مطابق کون سی صورت اختیار کرنی ہوگی؟ جواب مدلل خوش خط اور سلیس عبارت میں اپنی پہلی فرصت میں اللہ مرحمت فرمائیں عین نوازش ہوگی
محمد قیس حاجی محمد اسلام صاحب جنرل مرچنٹ مالا گاؤں (نیپال) سون بارسہ مظفر پور

الجواب

سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے ایلا کی ہے، اگر ماجد نے جیسا کہ اس کا بیان ہے اب تک وطی نہیں کیا اور پانچ ماہ سے زیادہ ہو گئے تو ماجد کی بیوی پر ایک بائن طلاق پڑ گئی، اور اب دوبارہ اس سے نکاح کرے گا تب اس کی زوجیت میں آسکے گی۔ قرآن عظیم میں ہے: ﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرۃ: ۲۲۶/۲۲۷]
اور درمیان میں رسم ورواج پیدا کر کے جو قسم توڑی اس کا کفارہ بھی دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۲؍رجب ۱۳۹۲ھ
الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

(۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
زید اپنی بیوی ہندہ سے کسی رنجش کی بنا پر کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تیرے پاس آؤں نہ تجھے کلام کروں ہندہ نے بھی کہا کہ اگر تو میرے پاس آئے یا کلام کرے تو اپنی ماں بہن کے پاس آئے اور کلام کرے تقریباً دس ماہ گذر گئے کہ زید وہندہ میں کسی قسم کا زن وشوہر کا تعلق قائم نہ ہو سکا، بلکہ ہندہ اسی وقت سے اپنے باپ کے وہاں چلی گئی۔ زید دریافت کرنے پر اب بھی یہ کہتا ہے کہ ہندہ میری بیوی نہیں ہے۔ لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مسؤلہ میں ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں بحوالہ کتب معتبرہ شرعی حکم بیان فرمایا جائے۔ بینوا وتوجروا المستفتی: محمد سعید پیش امام مسجد موضع عبداللہ پور ڈاکخانہ ماتو پورہ ضلع مرادآباد

الجواب

سوال میں عبارت سے ظاہر یہی ہے کہ زید نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اس کی مدت چار ماہ ہے۔ اور جب وہ چار ماہ بلکہ دس ماہ تک بیوی کے پاس نہ گیا، یعنی زن وشوہر کے تعلقات قائم نہ کئے تو اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن پڑ گئی۔ ہدایہ (۴/۱۶۸) میں ہے: "واذا قال الرجل لامرأته والله لا اقربك فهو مول و ان لم يقربها حتى مضت اربعة اشهر بانت منه بتطليقة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳؍ربیع الاول ۸۳ھ
الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ مدرس اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ الجواب صحیح: عبدالعزیز

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

جہانگیری

صحیح بخاری شریف

8 جلدیں مکمل

20 کُتب سے تخریج

ترجمہ

قدوۃ علماء المحققین
زبدۃ فضلاء المدققین
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006